MG15 .N9743t

INSTITUTE
OF
ISLAMIC
STUDIES
32905 ⋆
McGILL
UNIVERSITY

3339910

ک

(سب حقوق محفوظ ہیں)

بل کذبوا بما لم یحیطوا بعلمہ ولما یاتہم تاویلہ ویل یومئذ للمکذبین

Nūr ... Dīn

تصدیق براہین احمدیہ

Tasdiq-i barahin-i Ahmadiyah

جلد اوّل

Vol. 1

بجواب

تکذیب - خبط - تنقیہ وغیرہ

از

عمدۃ المتکلمین حکیم مولوی نور الدین ملازم سرکار جموں وکشمیر

مصنف کتاب فصل الخطاب لمقدمۃ اہل الکتاب (دو جلد)

و رسالہ ابطال الوہیت مسیح وغیرہ وغیرہ

سنہ ۱۳۰۷ھ مطابق سنہ ۱۸۹۰ء

پنجاب پریس سیالکوٹ مین غلام قادر فصیح مالک و مہتمم کے اہتمام سے چھپی

جلد ۱۲

3339910
Islm
v.1

DEPOT
PRICE
5/8/
DELHI

...(تعداد اشاعت ۷۰۰)......... (قیمت بلا محصول عہ)

MG15
N9743t

فہرست مضامین تصدیق

9-7-68

مضمون — صفحہ

ن اور بیرون مین اگر جنگ ہو
خر راستبازہی فتحیاب ہوتے
.... ۱
موسے علیہ السلام کا قصہ اور یہ کہ
ت منع ہے اور موسے علیہ السلام
ن کیطرف کیون بھیجے گئے... ۷
قیہ- اذ قال اسمہ احمد یا ئیبنے- مین
لام اور اہل اسلام کی نسبت
گوئی.......... ۸
ان اور ایران کی روحانی حالت ۱۰-۳۸
ن کی روحانی حالت...... ۱۱-۳۹
انی حالت اور شرک کے بد نتائج ۱۳-۴۰
لی پشین گوئی اور آپکی معجزے ۱۴
ب ابتار مورث آئے تہے
، اور اب ہم کیسے ہین... ۱۸
ابد نتائج.......... ۲۰
مدکی کامیابی اور برہمو
ق.......... ۲۱
کے ہوشیاروں کا حال ۲۲
کتاب اللہ مین تدبر کی
ف کا سبب...... ۲۳
زدیک ابدی نجات
.... ۲۶
بوت اور دیانند کے
.... ۲۸
طاب کہ وہ کبھی
سے باہم بھائی
ہی نا فہمی سے
.... ۳۰

مضمون — صفحہ

مناظرہ کرتے وقت قرآن مجید کن آداب
کی تعلیم دیتا ہے.......... ۳۰
صبر کی تاکید قرآن مین...... ۳۵
عفو کے بارے مین قرآنی تعلیم حکیمانہ ہے ۳۶
باوجود دعوے الہام حضور علیہ الصلوۃ
والسلام کی بنظیر کامیابی آپکا معجزہ ہے ۳۸-۴۱
اسلامی جنگون کی مختصر وجہ...... ۴۰-۴۱ ۴۷-۵۴
ہادی اسلام کی ایک خرق عادت کا ثبوت
اور اس امر کا بیان کہ آپکی پاک تعلیم ہی ایک
آیت نبوت ہے-.......... ۴۲-۴۳ و ۴۴
اسلام کا وعدہ غلمان کی نسبت...... ۴۵
اسلامی جنگ سلطان محمود غزنوی اور
اور عالمگیر کا مختصر تذکرہ........ ۴۷-۵۲
حتی لاتکون فتنۃ کے معنے...... ۴۹
دیانندی بہاشی کے رو سے ویدون مین
جنگ-قتل-قید.......... ۵۰
استیصال اعداء- لوٹ-جبر اور زور سے اپنی ساتہ ملانے کی
تاکید اور خطرناک سزا دینکا حکم...... ۵۱
وید کی اخلاق کا ایک نظارہ...... ۵۲
اسلامی جنگون مین اخلاقی اصول کا
لحاظ.......... ۵۳
قومی ہمدردی جسکو عام لوگ جہاد کہتے
ہین اسکی اصل مصنف کے نزدیک ۵۴
اسلام ہی دنیا مین پورا مذہب ہے.... ۵۹
الہام ہوتا رہا اور ہوتا ہے اور ہوتا رہیگا
اور نبوۃ تشریعی اس لئے ختم ہوگئی کہ
انسانی تربیت انسانی قوت کی طرح
محدود ہے.......... ۵۸
ہندو-آریہ کے لفظ پر بحث اور حضرت

مضمون — صفحہ

لقمان کا قصہ اور اسمین پاک تعلیمات کا
تذکرہ-.......... ۶۰
ذو القرنین کا قصہ اور اس امر کا بیان کہ
وہ رومی سکندر نہ تہا-........ ۶۳
یاجوج ماجوج کی نسبت مصنف کی یقینی رائے... ۶۸
ایک پشین گوئی انگریزون کی نسبت ۷۱
روح اور مادہ کے قدم پر تکذیب والے
کے مقدمات اور انکا ابطال.... ۷۶
قدم صفات کی بحث اور قدیم کے معنی ۷۹
صفات کی تقسیم.......... ۸۱
قدم ارواح کی دلیل مین مکذب کی
غلطیان.......... ۸۴
مکذب کے دعوے نمبر ۵ کی تردید.... ۸۸
روح کو اللہ تعالے نے کب بنایا روح مطلق ۹۰-۹۸
اور روح بمعنے انسان یا حیوان کا بیان ۱۱۱-۱۱۳ و ۲۱۳
انسان ایک روح مرکب اور اسکی ترکیب
کی دلیل.......... ۹۸
مخلوق کیون پیدا ہوئی...... ۹۱
مادہ عالم کی بحث........ ۱۰۱
دوسری دلیل........ ۱۰۳
آیۃ یسئلونک عن الروح مین روح
قرآن ہے.......... ۱۱۱
زندگی اور موت کا محاورہ...... ״
روح کے اور معانی........ ۱۱۳
ابو الانبیاء سیدنا آدم علیہ السلام کے
قصہ پر تکذیب کے اعتراضات کا خلاصہ ۱۱۶
ابونا و ابو الانبیاء سیدنا آدم علیہ السلام
کے قصہ پر اعتراضات کا جواب.... ۱۱۹
سجدے کے معنے.......... ۲۹

مضمون	صفحہ
آدم علیہ السلام جس جنت مین تہے وہ جنت زمین مین تہا نہ جنت الخلد - اس مسئلہ مین اختلاف بے مگر مصنف کا اعتقاد یہی ہے...	۱۳۱
لفظ جبیر و قدیر پر چند ریمارک......	۱۳۷
ثبات صانع مین مکذب کی دلیل....	۱۳۹
ذب نے غلطی سے دعوے کو دلیل سمجہا -	۱۴۰
یک لطیف نوٹ - اس امر مین کہ عام اہب نے صفات باری مین نقص کہایا اور اسلام نے اس بیان کی تکمیل کی	۱۴۳
ذب کی ویدک دلیل کا لفظی ترجمہ	۱۴۴
انع عالم کے اثبات مین متکلمین کا رز................	〃
اسات مین قرآن کریم استدلال بالاولی سے کام لیتا ہے - اور قرآنی دلائل خاصہ...........	۱۴۵
ن عام حیوانات سے کن باتون مین ممتاز ہے	۱۴۶
سان کا وجود صانع کا مثبت ہے اور محنت پر اشارہ اللہ تعالے کامیاب ے................	۱۴۷
ت صانع مین قرآنی دلیل.....	۱۴۸
سری دلیل..........	۱۴۹
ری اور چوتھی دلیل اور پانچوین	۱۵۰
ل اتاک حدیث موسی اذ رای نارا سیر..............	۱۵۱
ی کی دوسری دلیل اثبات صانع مین ئیتری کا ترجمہ جو مکذب نے کیا...	۱۵۶
ہ - اسپر کہ لفظ اوم کے معنی اگر خالق ی مین...........	۱۵۸
ہ اسپر کہ لفظ اوم تمام برکات کا چشمہ ہی	۱۵۹
ین - الملک القدوس السلام کے ر دیکھنے ہون تو دیکھو تصدیق صفحہ ۲۵...........	〃
لطیفہ - اسپر کہ اللہ تعالے ایک دیش نہین حالانکہ وید مین لکہا ہے - کہ زمین و آسمان کے کسی تیسری جگہہ مقیم ہے...	۱۶۰
الٰہی اسما - القہار - الجبار کے معنے....	۱۶۴
نوٹ قرآنی الفاظ کے معنی کرنے مین مخالف لوگون کی غلطی.........	۱۶۵
قربانی - جو ایک قسم کی مہمان نوازی اور الٰہی فرمانبرداری ہے..........	۱۶۶
گائیتری کا لفظی ترجمہ.........	۱۶۹
سورہ فاتحہ کو مکذب نے اثبات صانع کی دلیل سمجہا ہے.............	〃
قتل و غارت پر وید کی تاکید مین نیز دیکھو تصدیق صفحہ نمبر ۵ و ۵۱ —......	۱۷۰
گوشت کے کہانے مین عقلی دلایل حیوانات کا ذبح کرنا حیوانات پر رحم ہی پہر انسانی ذبح کیون مستثنی ہے...	۱۷۴
یوم الدین کی تفسیر.........	۱۷۸
ایک لطیف کلام اسپر کہ مکذب نے صراط مستقیم کے معنی - لواطت کئے ہین......	۱۸۴
قرآن کریم تعلیم علوم کی بہت ترغیب دیتا ہے	۱۸۶
قسمون کا مختصر بیان..........	۱۸۹
سورہ والنجم کے پہلے رکوع کی تفسیر.	۱۹۱
کسی شخص یا ہادی پر اعتبار نہ کرنیکے وجوہ................	۱۹۳
توحید اور تثلیث کا اصلی بہید.....	۱۹۵
قاب قوسین کے معنے.........	۱۹۶
ما اوحی - اور سدرۃ المنتہے کے معنے..	۱۹۸
وید کے لفظ سترتیئے دہام سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالے زمین آسمان کے اوپر کسی تیسرے مقام مین ہے.....	۲۰۳
آیۃ یوم یکشف عن ساق کی تفسیر...	۲۰۴
توجیہ کی دوسری اور تیسری وجہ.....	۲۰۵
چوتہی توجیہ مصنف کی اپنے مسلک پر...	۲۰۶
آیۃ فی ستۃ ایام پر مکذب کے چند اعتراض	۲۰۷
آیۃ فی ستۃ ایام مین زمین و آسمان کی بناوٹ کا ذکر ہے - اور یوم بقول کن مین قیامت کا.............	۲۰۸
روح کے چند معنی ہین اور لوگ بس تقسیم کے نجاننے سے روح کی حقیقت کے بیان کرنیمین حیران ہوجاتے ہین...	۲۱۳
فی ستۃ ایام کی وجوہ - اور یوم کے محاورات	
آیۃ فی ستۃ ایام مین ایک لطیف قصہ..	۲۱۸
قل انما انا بشر کی تحقیق اور [illegible] کا مسئلہ	۲۲۲
ید اللہ فوق ایدیہم کی تفسیر.......	۲۲۷
ہمارے سید و مولے حضور علیہ السلام کی عبودیت کا بیان...............	۲۲۸
ویدک توحید بطور اعتقاد تنقیہ دماغ...	۲۳۱
ید اللہ فوق ایدیہم کی اور تفسیر	۲۳۲
اسکندریہ کے کتب خانہ پر مفصل مضمون	۲۳۸
قرآن کی تعلیمات کا خلاصہ ہستی صانع	۲۴۷
قرآن کریم کے ترجمہ کرنیکا خاص طرز ان تمام آیات مین دکہایا گیا ہے......	〃
باری تعالے کے وجود پر دلائل....	۲۴۸
شرک کا رد..................	۲۵۰
شرک کی غلطی پر دلائل.........	۲۵۲
اللہ تعالے کی صفات کا بیان.....	۲۵۳
الٰہی عبادت کی تاکید..........	۲۵۵
اخلاق فاضلہ کا بیان..........	۲۵۷
سیاست کے احکام.........	۲۶۴
بغاوت کی برائی - اور اصول تمدن..	۲۶۶
غیر قومون سے تعلق.........	۲۷۳
مومنین کی صفات.........	۲۷۵
تعلیم و تعلم کی تاکید.........	۲۷۷
یتامے کے حقوق کی تاکید.........	۲۷۹

مضمون	صفحہ
ن دارڈمس اور حجر	۲۸۰
....	۲۸۲
حسان عام	۲۸۳
-- اسراف - عیاشی - حق تلفی کی	
رتا ہے	۲۸۶
م ضرورت کے مصنف سے بحث	۲۹۲
قرآن - قرآن کریم افضل ہے ...	〃
الہامی مشنریونکا عرب یا قریش	
ت پڑا تہا	۲۹۷
رورت قرآن مجید نے الہامی	
ں مین اختلاف کو دور کیا	۳۰۰
رت توحید الوہیت کی تکمیل کی	
تنزکرا و مختصہ مخلوط ہوگئے تہے	
یقہ کی حفاظت نہین رہی تہی	
نے تلافی کی	۳۰۴
رت قرآن مجید جامع تعلیمات	
ہین قرآن کی نسبت اقتباس	
م کا جواب دیا ہے	۳۰۶
ایک عجیب یادداشت - آریہ کو قدامت	
کا گہمنڈ - بالکل غلط ہے	۳۱۸
سبع سموات کا ثبوت - آریون کے	
مسلمات سے سبع سموات کی نسبت	
ایک اور توجیہ	۳۲۱
اختلافات قرانیہ کا جواب	۳۲۹
ادر ایک پرانے آشنا کا قصہ	۳۳۱

انسانی یا حیوانی وہ روح جس کا بیان تصدیق کے صفحہ نمبر ۲۱۴ مین ہے اسپر یہہ حاشیہ اس لئے قابل ازدیاد ہے کہ بعض احباب کو وہ معنے مصنف کا خاص عندیہ معلوم ہوتے ہین - الروح - الذی اعتمد علیہ عامۃ المتکلمین من اہل السنۃ انہ جسم لطیف فی البدن سار فیہ سریان ماء الورد فیہ وعن الاشعری النفس الداخل الخارج قسطلانی جلد اول صفحہ نمبر ۲۸۶ باب وما اوتیتم من العلم الا قلیلا" اور یہہ بہی یاد رہے کہ عقل اہل اسلام کے نزدیک - ایک صفت ہے وصوفیہ وفلاسفہ کہ بیان وحی کروند آن چیزیست از مکاشفات انبیاء است اگر ہست شریعت نفس تزئین انسان رامی گوید چنانچہ ولا تقتلوا انفسکم وقوا انفسکم موجود -

تمت

اغلاط نامہ

سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷	الله	لله	۳۰	۱۰	۳۰۲	۲ و ۳	۶۶	۶	دوسرا سمندر	سمندر
۱۸	بہی	ابہی	۳۲	۱	اول یہود	یہود	۷۰	۱۴	اپنی قوم	قید
۶	دان	ان	۳۵	۴	من	بمن	۷۴	۱۳	نیشلیٹی	پنیشلیٹی
۱۲	وعلیہا ما اکتسبت	ولکم ما کسبتم	۳۶	۵	عقو	عفو	۷۵	۲	مرسلے	مہاپرلے
۳	مود	ثمود	۳۷	۱۲	برادرون	برداروں	۷۷	۱۷	یا	آیا
۲۰	-	کانوا	۵۲	۱۲	سلام	اسلام	۷۹	۱۰	شاخ	شاخ اور ایک انسا صف
۹	یومَ	یومِ	۵۵	۷	ہین	نہین	۸۹	۱۵	حاہتی	نہتہی
۱۱	المنظِرین	المنظَرین	۶۳		خردِل	خردَل	۹۰	۱۵	تیرے	تیسرے
〃	یومَ	یومِ	۶۳	۲۰	شگزار	شکرگذار	۹۱	۱	خاص	+
۹	السموات مطویّٰت	السموات	۶۵	۳	مسائل	سائل	۹۱	۱	انسانی	+

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۲	۱۴	موفت	موصوف	۱۷۸	۱۰	کہ	جو	۲۲۵	۱۳	ہی کی	کی ہی
۹۳	۵	ہین	ہین	〃	۱۱	تسلط بخشتا ہے	بخشتا ہے	〃	۱۹	خدا ہی اجنا	+
〃	۱۸	ہستی	نیستی	〃	〃	اُس وقت	+	۲۲۶	۱۶	حالۃُ	حالۃِ
〃	۱۹	صفتین	معنے-	۱۸۱	۱	المرسکین	المرسلین	۲۲۷	۱۱	لوگون	لوگونپر
〃	〃	موجو	موجود	〃	۱۷	عَادیہا	خادیہا	۲۳۵	۳ و ۷	بُرَیرَہ	بَرِیرَہ
۱۰۹	۱۰	دہ	مادہ	۱۸۶	۵	نقسے	نقشے	۲۴۸	۱۶	مختلطہ	مختلفہ
〃	۱۳	کےخلق	خلق کے	۱۸۸	۱۲	نمر	نمبر	۲۵۶	۱۰	تم	تم سے
۱۱۳	۶	ایمان ن	ایمانا	〃	۱۴	مس	اس	۲۵۷	۴	فاصلہ	فاضلہ
〃	۱۱	مِنْ	مَنْ	۱۸۹	۱۷	کراتے	کرتے	۲۹۵	۱	کے	کے احکام
〃	〃	المستقیمُ	مستقیمٍ	〃	۱۹	ہین	ہین	۲۹۵	۱۱	گہرانے تمام	گہرانے سے تمام
۱۱۸	۱	کاقو	کاقول	۱۹۰	۱۹	الاسے	ایسے	〃	۱۵	ہون	ہو-
〃	۶	شیطان شیطین	شیطان	۱۹۱	۱۵	ہین	ہین	۲۹۸	۱۶	قرانی ضرورت نے	نے قرانی ضرورت
〃	۱۹	شیطان	شیطان سے	۱۹۷	۲۰	قاب	ایک قاب	۳۰۳	۱۹	تیری	میری
۱۱۹	۴	لاتعبدُ	لاتعبدوا	۱۹۸	۹	لہ	علہ	۳۰۴	۲	اس	اس الہامی
۱۳۸	۳	پہر	بلکہ	۲۰۱	۱۷	بیدکے	بدلے	〃	۱۲	خیالات	مختصہ خیالات
۱۳۹	۸	پریم	برہم	۲۰۲	۵	لتیر دہام لوگ	دہام لوگ	〃	۱۶	میوی راحت	و راحت
〃	۱۸	بہی	ہے	۲۰۴	۱۹	افسوس	افسون	۳۰۵	۱	اور ہمین	اب ہمین
۱۴۴	۲	شنیبی	پشینتی	۲۰۶	۵	کہیے	کہتے	〃	۱۷	الیونکو..	ایسونکو
۱۵۰	۲۰	زند	زندہ	〃	۸	معلہ	معاملہ	۳۰۶	۲	الکتا	الکتاب
۱۵۶	۹	قیول	قیوم	۲۰۷	۱۳	لگار	لگا	۳۰۷	۱۱	ہی آجتک	آجتک
۱۵۷	۲	پر	پرکاش	۲۰۸	۷	اود	اور	۳۱۱	۷	نجانے.	نہ مانے
۱۵۸	۵	قران	کیا قران	۲۱۰	۱۳	پرمیشر	پرمیشر کے	۳۱۲	۱۶	اسی اس لفظ کو	اسکا یہہ لفظ
۱۶۰	۱۶	تراتیئے	ترتیئے	۲۱۱	۱۷	تیسرے	چوتہی	۳۱۴	۳	اور حد	حد
۱۶	۱۷	ہوایقین	یقین	۲۱۲	۱۴	الارض	الارض کا جملہ	۳۱۵	۱۱	اگہسرہ	انگرہ کس گتی
۱۶	۱۶	ہندیون	ہندیون بلکہ ایرانیون	۲۱۷	۱۶	تویت	توریت	۳۱۶	۷	وہ	اسکے وہ
۱۶	۱۳	تکذب	تکذیب	۲۲۱	۱۷	کہن	کُن	۳۱۷	۱۵	کابیان	کا
۱۷	۹	صفت	صنعت	۲۲۲	۱۵	کے بنانے	بنانے کے	۳۱۸	۸	ساتیر	دساتیر
۱۷	۱۹	گوڑا گرگٹ	حشرات الارض	۲۲۴	۶	وانطلق	وانطلق	۳۲۸	۱۳	مین اپنا	ہین
۱۷	۱۰	ہم نہین سمجھتے حیوانات کو	حیوانات کے	〃	۸	اختلاق	اختلاق پ ۲۳ سورہ ص				
۱۷۴	۱۰	کرنے سے	کرنے ہین	〃	۱۰	یظنون	یظنون پ ۲۵ سورہ جاثیہ				
〃	۱۱	منع کیا جاوے	مستثنےٰ کیا گیا								

تمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ
رب العلمین الصلوٰۃ علیٰ نبیہ الامین

انٹروڈکشن

جہانتک تاریخی واقعات - قدیمہ اور جدیدہ آثار - اور عقل شہادت دیتی ہے اِس دنیا مین اضداد کا **مقابلہ** ہوتا رہا - اور یقینی طور پر کہہ سکتے ہین کہ آیندہ بھی کسی مدت تک **ایسا** ہی ہوتا رہیگا -

کیمسٹری[1] کی گواہی ذرّات عالم کی نسبت اِس وقت چھوڑ دو - اِنسانی گروہ پر نظر کرو **سعید** کے ساتھہ **شقی** یا **ورٹیوسٹ**[2] کے ساتھ **ڈلیشیو**[3] کب سے مقابلہ کر رہا ہے مومن و کافر کا جھگڑا - اور عالم و جاہل کا تنازع کوئی پہلے قسم سے جدا **فساد** نہین یہہ الفاظ - سعید اور شقی - بھلے اور برے یا ورٹیوسٹ اور ڈلیشیو کے ہی عنوان ہین اور ان کا مخاصمہ **وہی** اضداد کی باہمی جنگ ہے یہہ باہمی حملہ بڑے بڑے نتائج کا موجب اور **خدا ترس** پر سمجھ والون کے واسطے انواع و اقسام فوائد کا باعث ہے

---

[1] علم الکیمیا ۱۲ منہ [2] اچھا ۱۲ منہ [3] ڈلیشیو = برا ۱۲ منہ

32905

اِن منافع کا تذکرہ جو اِس جدال و قتال سے اِس حملہ کے **مجاہدین** اور شہدا کے حق مین پیدا ہوتے ہین اِس رسالے مین ناموزون ہے - مگر قدرت کے کارخانہ مین جب اختلاف موجود ہے پھر ایسی قوت اور طاقت کے ساتھہ ہوتا ہے کہ مخلوق مین کوئی بھی نہین گذرا اور نہ ہے - جسنے اس اختلاف کو مٹایا ہو -

بلکہ یہہ سچا الہام

وَلَایَزَالُوْنَ[1] مُخْتَلِفِیْنَ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ - اِس جنگ کے قیام کی خبر دیتا ہے -

کارخانہ قدرت کا کام چونکہ خبیر و علیم اور عزیز و حکیم کے صفات کا نتیجہ اور انہی کا اثر ہے - اور اسواسطے ظہور پذیر ہے کہ اللہ تعالی کی کاملہ صفات کا **اقتضا** پورا ہو اور وہ صفات منتج نتائج اور مثمر ثمرات ثابت ہون نہ نکمی اور بیکار !

اِسلئے

ممکن ہی نہین کہ بیوجہ اور بدون حکمت ہو - بلکہ ضروریہ الٰہی کام بھی انواع و اقسام **حکمتون** پر مبنی ہوگا - اور ظاہر ہے کہ اختلاف اور تضاد کے وقت دونون گروہ ایک دوسرے کے مغلوب کرنے مین **اولوالعزمی** سے کام لیتے ہین -

پس ضرور ہے کہ اِن مین سے ایک فتحیاب ہو اور دوسرا شکست پاوے - گو ایک کی کامیابی اور دوسرے کی ناکامی کچھ دیر کے بعد اور دونون کا فیصلہ بعضون کو محنتی مجاہد غازی اور شہید اور بعض کو اسیر اور مقتول بنا دینے کے **پیچھے** ہی کیون نہو - اور یہہ بھی عیان ہے کہ اِن دونون گروہون کی **لڑائی** گو ہر زمانے مین نئے رنگ سے شروع ہوتی ہے دونون نئے انکی وردیان نئی - زبانین نئی ہتھیار بھی نئے ہوتے ہین مگر اصلی دعوون پر گہری نگاہ کرو تو وہی پرانے دعوے ہین ہان طرز بیان مین کچھہ

---

[1] اور ہمیشہ رہینگی اختلاف مچاتے مگر جنپر رحم کیا تیرے پروردگار نے - پ۱۲ - سورہ ھود - ع ۱۰

ایسی تراش وخراش ہوجاتی ہے کہ سرسری نگاہ والا اِن دعوون کو نئے دعوے اور اثبات ونفی کے سوالون اور جوابون کو نئے سوال اور نئے جواب خیال کرتا ہے۔ مگر متامل جانتا ہے کہ یہہ وہی **آدم اور شیطان** والا پورانا جھگڑا ہے جو نئے رنگ سے رنگین کیا گیا ہے یہہ امر بہی شاید **فروگذاشت** کے قابل نہوگا کہ ان حملون کے دیکھنے والے دو قسم کے لوگ ہوتے ہین۔ کمزور۔ کم حوصلہ۔ ناتجربہ کار۔ یا قوی۔ بلند حوصلہ اور تجربہ کار۔ گو پہلے گروہ کا یہی خیال ہوتا ہے کہ مومن اور سرشیٹ آج نہ گرے تو کل پس پا ہونگے۔

کیونکہ یہہ مقدس گروہ ابتدا مین بلحاظ اپنی سوسائیٹی کے بہت ہی **قلیل** اور اسپر غربا اور ضعفا کا مجمع ہوتا ہے۔ دنیاوی سامان کے لحاظ سے اس جماعت کے عام ممبر ابتدائی حالت مین ہیچمیرز نظر آتے ہین۔ مال ومنال اور حصص سلطنت مین اس گروہ کے اعضا کم **قدر** دکہائی دیتے ہین۔

اِسلئے اِن مخلصون اور سچے اہل ایمان کو انکے مخالف حقارت کی نگاہ سے دیکہتے ہین اور کہتے ہین۔

لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَی الْمَدِیْنَةِ لَیُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ

مگر عاقبت اندیش اللہ تعالیٰ کی صفت عدل اور رحم اور صفت فوقیت علی الکل پر ایمان رکھنے والا فتح ونصرت کا مالک صرف اللہ تعالی کو یقین کرنے والا۔ تمام نظام عالم کا قابض اور متصرف صرف ایک الہ الحق قدوس رب کو سمجھنے والا اللہ تعالی ہی کو حق اور راستی کا حامی اور مددگار جاننے والا جانتا ہے۔ کہ الہی امداد انجام کار راستبازی

---

[1] اگر ہم شہر مین گئے تو ضرور معزز لوگ ان ذلیلون کو وہان سے نکال دینگے۔ پ ۲۸ سورہ منافقون۔ ع۔ ۱۔

[2] فرشتون ۱۲

[3] شیاطین ۱۲

کے ساتھ ہے- حق ہی کی عمارت مستحکم چٹان پر قایم ہے سچائی کامیابی سے مآل کار[1] علیحدہ نہین ہوتی- اور وہ الہام الٰہی بالکل سچ ہے جسمین ہے-

وَالاٰخِرَۃُ عِندَ رَبِّكَ لِلمُتَّقِینَ ۝

متمول مگر کافر کے مقابلہ مین بہی مفلس مگر مومن آخر کا دولتمند ہوا کرتے ہین- ابتدائی حالت مین ظاہر کے ذلیل مگر اللہ تعالی کے سچے فرمانبردار ہی ظاہری عزت سے بہی معزز ہوتے ہین-

سُبحَانَ اللّٰہِ- وَالعَظمَۃُ لِلّٰہِ تَعَالیٰ !!!

یہہ عجیب و غریب راستی اور راستبازی کی معیار- یہی ہمیشہ ہر ملک مین تعجب انگیز- اور راحت بخش معجزہ اور الٰہی نشان ہے ! اور

یہی بہلون کو برون سے مقابلہ کرتے وقت یقیناً تسلّی دِہ رہا اور ہے اور رہیگا-

آدم سے پہلے ملائکہ- دیوتا[2]- اسرون[3] کے سامنے جن- شیاطین اور اسرون[3] کی جو گت ہوئی اور جس ذلت کو وہ پہونچے آثار صحیحہ اور اپنشدون[4] سے عیان ہے-

پہر آدم علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام کی عداوت سے جو وبال ابلیس پر آیا- اور اسکی شرارت کے بدلے شیطان کی جو حقارت ہوئی وہ غالب عمرانات کے زن و مرد بلکہ بچے سے بہی مخفی نہین مگر آدم علی نبینا و علیہ الصلوۃ آخر اہل ایمان کے مورث اعلے بنے- اور اللہ تعالی نے آپکی اولاد مین ہزارون ہزار انبیا- اور ملوک اپنے پیارے پیدا کئے-

اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ اَللّٰھُمَّ اجعَلنَا مِنھُم وَاحشُرنَا مَعَھُم- آمِینَ-[5]

---

[1] آخر کار کامیابی خدا کے پاس پرہیزگارون ہی کا حصہ ہے ۱۲
[2] فرشتون ۱۲ [3] شیطان ۱۲ [4] ویدون کے خلاصے یا تفاسیر ۱۲
[5] ترجمہ — اے اللہ ہمکو بہی انہین سے کر اور انکے ساتھ اٹھا- اور ہمارے عرض قبول کر-

ہم ہرگز اِس سے اِنکار نہین کر سکتے کہ شیطان کی اولاد بہی چلی اور اِن مین بہی بڑے بڑے شہنشاہ (اخنے الاسماء) اور فرعون پیدا ہوئے جو ہمہ تن شیطان کے **مظہر**۔ اِسکے مِلّۃ اور تعلق کے باعث شیطان اور شیطان کی ذُرّیت کے اولیا۔ اُن ملاعنہ کے اعضا ہتہیار انکے پیادے اور سوار ہوئے۔ اور کسی وقت تک **رہین گے**۔

مگر کیون ہوئے؟ غور کرو

اسی نشان کے قایم رکھنے اور یاد دلانے کو کہ پہلون کے مخالف شیطان اور اسکے مظہر اور اسکے اولیا بُرے لوگ کیسے ہی کثیر التعداد قوی اور دولتمند کیون نہون آخر ایسے ذلیل اور خوار ہوا کرین گے جیسے **آدم** علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کی مخالفت مین **شیطان**

کون بتا سکتا ہے؟ حضرت نوح علیہ الصّلوۃ والسلام کے عدو کدہر گئے؟ کچھ کہوج تو لگاؤ کیا ہوئے ؟ سب **بے نام** ونشان ہین اب تاریخ بہی انکی تشخیص سے ساکت ہے۔ اور الٰہی غضب نے پانی کو جو ایک آیت رحمۃ اور حیوۃ کا مدار ہے ایسی شکل بخشی کہ ایک طرف اِس کی خانہ زاد لکڑیون سے **جہاز** بنے جسمین اِس سعید اور مومن کے متبع نوح علیہ الصّلوۃ والسلام کے خدام جا بیٹھے اور پانی نے جوش سے انہین اپنے کندہون پر اوٹہا لیا۔ اور دوسری طرف نوح علیہ الصّلوۃ والسلام کے دشمنون کو۔ نہین نہین راستی کے مخالفون۔ حق کے مقابلہ کرنیوالون کو اون کی بدکرداری کے بدلہ **جہنم** پہونچا دیا۔

حضرت نوح علیہ الصّلوۃ والسلام کا قصہ قرآن کریم مین عقل والون کو **عبرت** دلانے اور نصیحت پہ چلنے والون کو **نصیحت** کے واسطے بار ہا مذکور ہوا۔ سنو۔

[لہ] نہایت مکروہ نام ۱۲

[31] وَیَصْنَعُ الْفُلْکَ وَکُلَّمَا مَرَّ عَلَیْہِ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِہٖ سَخِرُوْا مِنْہُ۔ قَالَ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْکُمْ[32] کَمَا تَسْخَرُوْنَ

نوح علیہ السلام کے نام لیوے اور اوسکی طرف منسوب ہونے پر فخر کرنے والے آجتک موجود ہین اور انمین ہزارون ہزار روحانی معلم اور پراپکاری[33] الٰہی انعامات اور احسانات سے سرفراز اور ممتاز ہین۔ نوح علیہ السلام کے مخالفون کے معبودان باطلہ ودّ۔ سواع یغوث۔ یعوق نسر کا کوئی حامی نہین رہا۔ اور نوحؑ کی تعلیم توحید نبوۃ اور معاد کے ہزارون ہزار ناصر و معین موجود ہین۔ نوح علیہ السلام کے مخالفون حق کے دشمنون پر کمزور اور مظلوم کی وہ آہ اثر کر گئی جسکا بیان آئیہ ذیل مین ہے۔

رَبِّ[34] لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْکَافِرِیْنَ دَیَّارًا ۝

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو برکت پائی وہ ایشیا۔ یورپ امریکہ۔ افریقہ اور بڑے بڑے معلوم اور آباد جزائر کی آنکھہ سے مخفی نہین۔ اور جو وبال اسکے دشمنون پر انکی بدایمانی بدکرداری اور حق کی عداوت کے بدلے پڑا کیا اوس کا یہہ نشان کچھ کم ہے۔ کہ وہ تمام بے نام و نشان ہوگیے؛ ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالی نے فرمایا۔

"اور تجھکو مبارک اور تیرا نام بڑا کرون گا اور تو ایک برکت ہوگا اور جو تجھے برکت دیتے"
"ہین انہپر برکت دونگا اور اونکو جو تجھپر لعنت کرتے ہین لعنتی کرون گا۔ پیدایش ۱۲-۳"

---

[32] کاف سببی معنے دیتا ہے یا مثل کے ۱۲ منہ

[33] خیرخواہ۔ نفع رسان ۱۲

[31] اور وہ (نوح علیہ السلام جہاز بناتا تھا اور جب اوسکے پاس سے نکل جاتے اوسکی قوم کے سردار ہنسی کرتے نوح علیہ السلام سے (نوح علیہ السلام) نے کہا اگر تم ہنسو ہمپر تو ہم ہنستے ہین تمپر یہہ بھی اس لئے یا اتنا جو تم ہنستے ہو۔ سیپارہ ۱۲ سورہ ہود ع ۴

[34] اے میرے رب مت چھوڑ اس زمین پر ان کافرون سے کوئی بسنے والا۔

اور فرمایا- وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهِيْمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ[1]

حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نہایت صحت بخش اور نجات دہ نصائح پر کان نہ رکہنے والے وضع الٰہی کے دشمن فطرت کی مخالفت مین قوے کو برباد کرنے والے خود ہی[2] کدہر گئے؟ اونکی بستی کی بہی خبر ہے جَعَلْنَا[3] عَالِيَهَا سَافِلَهَا

* * *

غریب بعید- اور استبعاد حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی مصری بادشاہ کے اس سخت ظلم و تعدی کو دیکہہ کر جو اسنے آپکی قوم پر شروع کر رکہی تہی اس خیال سے کہ جب بادشاہ کی رعایا ہو کر رہے اس سے بغاوت کرنا اہل ایمان اور سچے اسلام والون کا کام نہین فرعون شاہ مصر سے درخواست کی- اور بجا درخواست کی-

اَرْسِلْ[4] مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ

پر اس نافہم نے حضرت موسیٰ جیسے مومن ناصح کی عمدہ اور بجا درخواست کیطرف توجہ نہ کی اُلٹا بنی اسرائیل کو زیادہ تر دُکہہ دینے لگا بلکہ جناب موسیٰ علیہ السلام جیسے پاک خیرخواہ کی نسبت ناعاقبت اندیشی کے باعث حقارت کی راہ سے کہا

يٰقَوْمِ اَلَيْسَ لِيْ مُلْكُ مِصْرَ وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ[5] تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِيْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ

اَمْ[6] اَنَا خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ مَهِيْنٌ وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ

---

[1] اور ابراہیمی ملت سے کون روگردان ہوسکتا ہے سوا اسکے جس نے اپنے تئین احمق ٹہرایا-

[2] یہہ بدکار لونڈے باز تہے نعوذ باللہ ١٢-

[3] ہمنے اسکو زیر و بالا کر دیا- پ ١٢- سوره ہود- ع ٧-

[4] بنی اسرائیل (میری قوم) کو میرے ہمراہ کر دے اور انہین دکہہ نہ دے- پ ١٦ سوره طٰہٰ- ع

[5] اے میری قوم کیا تم نہین دیکہتے- ملک مصر کا مین مالک ہون اور یہہ ندیان میرے نیچے بہتی ہین- پ سوره ع

[6] بلکہ مین بہت اچہا ہون ابن ذلیل سے اور یہہ تو صاف صاف بول ہی نہین سکتا- پ سوره ع

فَلَوْلَآ[2] اُلْقِيَ عَلَيْهِ اَسْوِرَةٌ[1] مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِيْنَ ۝

اور موسیٰ علیہ السّلام کا ضعیف مگر سعید اور دشمنون کی سختیون پر صابر گروہ آخر اسی قا الٰہی کے مطابق کہ صادق بخلاف کاذب و مکذب کامیاب ہوتا ہے کامیاب ہوا۔

وَاَوْرَثْنَا[3] الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَ مَغَارِبَهَا الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ بِمَا صَبَرُوْا وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ

بےتبن نہایت خاکسار بنی اسرائیل کے گھرانے کے خاتم الانبیا۔ رسول مسیح ابن مریم علیہما السّلام کے قسی القلب دشمن کدہر گئے؟ کوئی انکا پتہ بتا سکتا ہے؟ ان "بے ایمان" "سانپون" اور "سانپون کے بچون" پر فتویٰ لگ گیا! پہر حکم ہو چکا۔ اور حضرت مسیح علیہ السلام کے اتباع جس جاہ و حشم کے ساتھ جناب مسیح علیہ السّلام کے منکرو پر حکمران ہین اس سے ہندوالے کیا تمام آباد دنیا بے خبر نہین۔

ہمارے ہادی (اے ربّ اے رحمٰن اے رحیم مولیٰ کریم مجھے بہی اِسکے خدام مین رکہیو اور اسی کی مرافقت جنت مین عطا کریو!) کے آیات نبوت مین حضرت مسیح کے اتباع اور انکے منکرون کا تذکرہ بطور پیشین گوئی مندرج ہے۔ اسپر غور کرو۔

اِذْ[4] قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۝

---

[1] کنگن اسکے زمانہ مین عزت کا نشان تہا جیسے ہندوستان کی ہندو ریاستون مین اب بہی ہے۔

[2] بہلا کیون نہ ڈالے گئے اسکو سونیکے کنگن۔ اور نہ آئے اسکے ساتہ فرشتے پر باندہ کر۔ پ ٢٥ سورہ زخرف۔ ع ۴

[3] اور ہمنے مالک بنایا۔ موسیٰ کی ضعیف قوم کو مبارک ملک شام کی تمام زمین کا۔ اور پوری ہوئی اچھی بات تیرے ربکی بنی اسرائیل پر اسلئے کہ صابر ہوئے۔ اور خراب کیا اسکو جیسے بنایا فرعون اور اوسکی قوم نے۔ پ ٩ سورہ اعراف۔ ع ١٦

[4] جب اللہ نے فرمایا اے عیسیٰ مین لینے والا ہون تجہکو اور بلند کرنیوالا ہون اپنی طرف اور پاک کرنیوالا تجہے کافرون سے اور کرنیوالا ہون تیرے اتباع کو کافرون کے اوپر قیامت تک

حضرت عیسٰی علیہ السلام کے اتباع اور اونکے ساتھہ والے مسلمان ہین یا عیسای اور اُنکے منکر یا یہود ہین اور تھے یا اِس انڈیا مین آریہ اور مختلف بلاد مین کچھ پارسی اور کچھ بُدہ[1] یہہ تمام منکر قومین حضرت مسیح علیہ السلام کے اتباع کے ماتحت ہین اور ہمیشہ ماتحت رہینگی اور یہہ پیشین گوئی قیامت تک ثابت اور استحکام کے ساتھہ ظاہر رہکر قایل کے واسطے آیت صداقت اور نشان نبوت رہیگی۔

کیا جس **کتاب** مین اس پیشین گوئی کا تذکرہ ہے اور جس کتاب مین اِس پیشین گوئی کا دعویٰ اِسطرح پر ہے کہ قیامت تک اسیطرح رہیگی وہ کتاب ایسے **علیم وخبیر** کی نہین۔ **جو جزئیات اور کلیات پر محیط اور انپر بہ تفصیل واقف ہے؟**

اب مین تمام **سرشٹون**[2] کے سرشیٹ اور تمام اہل ایمان کے سردار **اسعد الخلق** (فداک ابی و امی صلی اللہ علیک وسلم) کے قصہ پر اِس کلام کو ختم کرتا ہون۔

حضور علیہ السلام نے ایسے وقت جب تمام دنیا پر روحانی تمدنی اور اخلاقی حالت کی نسبت ظلمت اور تاریکی چھائی ہوئی تھی اور دنیا کے لوگ گم کردہ راہ بھول بھلیان مین مبتلا تھے۔ **آفتاب** کی مانند طلوع فرما کر راہ نمائی کا بیڑا اوٹھایا۔ اور لگے نکالنے لوگون کو ظلمات سے نور کیطرف۔

خدا کیواسطے ذرا غور تو کرو۔ اِس **سراج** منیر کی نور افشانی کیوقت تمام آباد دنیا کا کیسا حال تھا؟ دنیا کے اشیا جنہین انسان کے خادم کہنا چاہئے اور حسب الحکم۔

---

[1] کچھہ بدہ اور اَور قومین مسیح علیہ السلام سے ہی ناوقف ہین اور انکے پورے منکر نہین ہوئے ہین یاد رہے ۱۲

[2] تمام عمدہ لوگون سے افضل ۱۲

اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ[1] مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ،

انسان کے ماتحت ہین بالعکس انسان کے معبود بنائے گیے۔ غور کرو۔ ہندوستان کا ملک ایسا تہا کہ اس مین پتہر اور درخت پوجے جاتے تہے۔ بلکہ یون کہنا چاہئے کہ آریہ ورت بقول آریون کے ہی ہندوستان ہو چکا تہا۔

حیرانی ہوتی ہے کہ **لنگ**[2] کی مہماں[3] اور اوسکی پوجا کا دور دورہ یہان تہا! **بہگ** اور **شکتی**[4] کی پرستش یہان تہی! **وام مارگ**۔ اگہور۔ کپال ہت کے بانی اور گروہ یہان ہی تہے۔ جین۔ اور ناستکونکا مبدا۔ اور مولد یہی آریہ ورت تہا!

آریون کے یا ہندؤن کے ہمسایہ یا پہلے استاد بلکہ بہائی بند قدیم ایرانی **اگنی ہوتری** تہے۔ جنہون نے آسمانی بروج سیارون ستارون اور خاصکر سورج کو معبود بنا رکہا تہا **بلکہ** انکے نہائت ناپاک اثر سے فارسی **لٹریچر** مین تمام سکہون اور دکہونکو آسمانی گردش کی طرف منسوب کیا گیا تہا۔ اسلام کے مدعی **نالایق ہمنشیون** نے سورج کو حضرۃ **نیر اعظم** وغیرہ مقدس الفاظ سے یاد کیا۔

یہہ لوگ **یزدان** اور **آہرمن** دو خداؤن خالق خیر اور خالق شر کے معتقد تہے مغرب اور شمال بلکہ اندرونی حصہ عرب مین یہود اور عیسائی تہے۔

عیسائیون کا یہہ حال کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا ازلی بیٹا بلکہ خدا یقین کرتے اور اوسکو اصل ایمان جانتے تہے۔ اور ان کا اعتقاد تہا اور ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے

---

[1] کیا تم نہین دیکہتے اللہ تعالیٰ نے مفت تمہاری خدمت مین لگا دیا جو کچہہ آسمانون اور زمین مین ہے پ ۲۱ سورہ۔ لقمان ع ۲

[2] لنگ پوجا حسب اعتقاد عام ہنود کے شیوجی کے عضو تناسل کی پرستش ہے۔

[3] مہماں۔ عظمت۔

[4] عورت کا عضو تناسل۔

وحدہٗ لاشریک لہٗ من کل الوجوہ ایک ہے اور تین ہے۔ پناہم بخدا!!!۔ عیسائی کہتے ہین خدا باپ ازلی۔ خدا بیٹا ازلی۔ خدا روح القدس ازلی۔ تینون خدا ہین پہر خدا ایک ہے!!!

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ؕ[1]

وَمَا يَنْبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا وَاِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ؕ[2]

اُسوقت کیتہولک فرقہ کا عروج تہا اور عیسایون مین بعض ایسے بہی تہے جو صدیقہ مریم علیہا السلام کو متمم تثلیث جانکر انکی تصویر پہ گوٹے کناری کے کپڑے ڈالتے تہے۔ ہند مین بہی بعض لوگ بتون کو گرمی اور سردی کا لباس علیحدہ علیحدہ چڑہاتے ہین۔

پادری کا۔ مذہبی مقدس کا یہہ **رعب** اور یہہ **عظمت** تہی اور ہے کہ عیسایونکا بچہ بدون مذہبی مقدس۔ اُسکے خاص لباس اور اس خاص رسم کے جو مسیحی کلیسیا کے واسطے ضرور ہے کلیسیا کا عضو اور اسکا ممبر نہین ہوسکتا۔

کوہی عیسائی بدون وساطت **پوپ** کے نکاح نہین کرسکتا۔ نماز کے واسطے کنیسہ مین جانا ضرور ہے اور وہان قسیس کا ہونا لازم۔ گناہ گار کو گناہ کی معافی لینے وقت لابُد ہے کہ قسیس کو اپنی بدکرداریونپر واقف کرے۔ اگر بدکار اپنے گناہونپر پادری کو آگاہ نہ کرے تو گناہ گار کا گناہ معاف ہی نہو!

---

[1] قریب ہے کہ آسمان چور چور ہو جائین اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ ذرہ ذرہ ہوکر گر پڑین کہ وہ رحمٰن کا بیٹا پکارتے ہین۔

[2] اور رحمٰن کو سزاوار نہین کہ بیٹا اختیار کرے کیونکہ سب جو آسمان و زمین مین ہین رحمٰن کے حضور مین بندہ بنکر آنیوالے ہین۔ پ ۱۶

مرنے کے بعد دفن کے موقعہ پر اگر پادری موجود نہو تو یہہ لابدّی سفر یہہ آخری منزل طی ہی نہو۔

عیسایون کے اُستاد اور معلم اور اونکے پاک کتاب کے پہلے اور آجتک کے محافظ یہود تھے۔

جنہون نے توحید کو تشبیہ تک اور عبادت کو اُسکے صرف جسمانی مظہر تک اور اخلاق کو قساوت قلبیہ کے ساتہ مختلط اور محدود کر رکہا تہا توحید اور اخلاق فاضلہ کیطرف عام دعوۃ ہرگز نہین کرتے تہے۔

یہود کے کئی فرقے قیامت کے منکر ہی تھے۔ بلکہ انجیل سے واضح ہے کہ جناب مسیح علیہ لسلام سے بہی اِس مسئلہ مین انہون نے تکرار کی۔

اور اکثر یا قریبًا کل اِن نبے اور تمام برایون کے سرچشمہ بد اعتقاد کے معتقد تھے۔ کہ "یہود۔ بنی اسرائیل خدا کی برگزیدہ قوم ابراہیمؑ راستباز کی راستبازی سے انجام کار نجات پائینگے" جسکا قران کریم نے تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ کہہ کر ابطال کیا۔

پہر عیسائی بہی اعتقاد رکہتے ہین کہ حضرت مسیح علیہ السلام جیسا نیک بندہ اور رسول بلکہ عیسائیون کا خدا تمام عیسایونکی **لعنتون** سے ملعون ہوکر اور عیسائی قوم کی بدکاری۔ اور فسق و فجور اور گنہگاری سے **گنہگار** بنکر۔ عیسایون کا کفارہ ہوا۔!!!

---

[1] یہہ وہ لوگ ہین جنکی نسبت آریون اور پادریون کا خیال ہی کہ اسلام بلکہ ہادی اسلام کے معلم تھے اسلام نے اگر اقتباس کیا ہے۔ تو غور کرو کیسی جوہرشناسی اور کامل ہدایت کو کام مین لایا ہے۔ کہوٹے اور کہرے ملے جلے جواہرات مین سے کہرے موتیون کو الگ کرنا کیا چہوٹا سا کام ہے؟۔ غور کرو۔

اسلئے

عربکے لوگ شرک مین ڈوبے ہوئے تہے اور شرک کی ذاتی لازم جہالت مین سخت مبتلا تہے۔ اور اُسکے نتیجہ باہمی اختلاف مین پہنسکر ایک دوسرے پر حملہ کرکے کمزور اور ذلیل اور مفلس بن رہے تہے۔ نہ انمین کوئی ہدایت نامہ تہا نہ کوئی قانون شرابخوری۔ قمار بازی۔ عزت اور فخر۔ اور بہادری کا نشان تہا۔ اور بس۔ تعصب۔ ہٹ۔ ضد۔ اور عداوت۔ گویا انکی فطرۃ ہو رہی تہی۔ ایسے وقت مین حضرت

خاتم الانبیاء۔ اصفی الاتقیا سیّد وُلدِ آدمؑ۔ فخر بنی آدم واعظ سعادت صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ ہدایت اور رہنمائی پر کمر باندہی اور ساتہہ ہی یہہ بہی دعوے کیا کہ مین اللہ تعالی کی طرف سے ملہم ہوا ہون۔ مین بہی اون سعیدون مین سے ایک ہون جنمین **آدم علیہ السّلام۔ نوح علیہ السّلام۔ ابراہیم علیہ السّلام۔ لوط علیہ السّلام موسٰی اور عیسٰی علیہم الصّلوۃ والسّلام تہے۔**

انبیا کے قصے بار بار قرآن کریم مین پڑہکر لوگون کو یاد دلاتے کہ گذشتہ رؤساء اہل ایمان اور اعداء حزب شیطان کی تاریخ پڑہ لو۔

اِس پاک گروہ کے مخالفون کی تباہی سے عبرت پکڑو۔ اِن شرٹون کے قصون کو پڑہ کر نصیحت حاصل کرو۔

یہی قصے میری راستی اور راستبازی کے آیات اور علامات یا بطور محاورہ محدثہ معجزات اور خوارق عادات ہین۔

منکرو! جسطرح پہلے ہمیشہ بُرون کے مقابلہ مین انجام کار فتحیاب ہوتے رہے اور راستی کے دشمن یا انبیا علیہم السلام کے مخالف ہر زمانہ مین آخر شکست پاکر بے نام ونشان ہون

ہوتے رہے ہین ایسے ہی او دشمنون! حق کے مخالفو! میری مخالفت مین تم ذلیل اور خوار ہو جاؤ گے۔

حملہ آورون کے حملون کی خبر دی اور یہہ بہی بتا دیا کہ میرے مخالفو! اگر تم مجھہ پر حملہ آور ہوگے تو نتیجہ یہہ ہوگا۔

سَيُهْزَمُ[1] الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ ؕ

سورہ شعرا وغیرہ مین انبیا علیہم الصّلوٰۃ والسلام کے ان قصص کا بیان ہے جنمین انبیا علیہم السلام کے ساتہہ انکے دشمنون کے مقابلون کا تذکرہ ہوتا ہے اور مخالفون کی بیوجہ تکذیب کا آخری نتیجہ اور دائمی ثمرہ بتایا جاتا ہے۔ اور پہر آخر مین ہر قصہ کے یون کہا جاتا ہے۔

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ[2] لَاٰیَةً وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ

اسی سورہ مین حضرت نوح علیہ السلام کے اعدا نے جب نوح علیہ السلام کو یہہ کہکر وعظ سے روکا۔

لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ[3] یٰنُوْحُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمَرْجُوْمِیْنَ

اسوقت حضرت علیہ السلام نے بھی فرمایا اور اسطرح دعا کی۔

رَبِّ[4] اِنَّ قَوْمِیْ كَذَّبُوْنِ فَافْتَحْ بَیْنِیْ وَبَیْنَهُمْ فَتْحًا وَّنَجِّنِیْ وَمَنْ مَّعِیَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ؕ

---

[1] شتاب ہے وہ وقت کہ میرے مخالفونکی جمعیت ہزیمت پاوے۔ اور پیٹھہ دیکر بھاگین۔

[2] اس قصہ مین بے ریب ایک نشان یعنی معجزہ ہے اور اکثر نہین مانتے۔

[3] اگر تو اس منادی سے اے نوح نہ رکا تو تجہہ پتھراؤ کیا جاوے گا۔

[4] اے میرے رب میری قوم نے مجھے جھٹلایا۔ تو میرے اور اونکے درمیان فیصلہ کردے اور مجھے اور میرے ساتھ والے ایمان والون کو بچالے۔

پہر جو نتیجہ نکلا اوس کا بیان ہے

فَاَنْجَيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ثُمَّ اَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبَاقِيْنَ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً [1]

اسیطرح اِس سورہ شعرا مین قوم عاد کا جناب ہود علیہ السلام سے مقابلہ اور قوم ہودؑ کا حضرت صالح علیہ السلام سے جہگڑا - اور قوم لوط کا جناب لوط علیہ السّلام کے مواعظ حسنہ پر کان نہ دہرنا ایسی ہی طرز سے بیان ہوتا ہے -

سورہ مزمّل مکہ معظمہ مین اُتری جب حضور علیہ السلام بظاہر نہایت کمزوری کی حالت مین تہے اور بظاہر کوئی سامان کامیابی کا نظر نہ آتا تہا - قران نے صاف صاف جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت فرمایا -

یہہ رسول اِس رسول کی مثل ہے جو فرعون کیوقت برگزیدہ اور بنی اسرائیل کا ہادی بنایا گیا - جسطرح اُس رسول حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے دشمن بے نام ونشان ہوگئے - ایسے ہی اِس رسول کے دشمن معدوم ہونگے -

[2] اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِيْلًا فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ

اور جسطرح جناب موسیٰ علیہ السلام کی قوم دشمنون سے نجات پاکر آخر معزز اور ممتاز اور خلافت اور سلطنت سے سرفراز ہوئی - اسی طرح - **ٹہیک اسی طرح** - لاریب اسی طرح اس رسول کے اتباع بہی موسیٰ علیہ السلام کی اتباع کیطرح بلکہ بڑہکر ابراہیمؑ کے **موعود**

---

[1] پہر بچا لیا ہمنے اسے اور اُسکے ساتہہ والون کو بہری کشتی مین اور غرق کردیا اسکے پیچھے سب کو - لاریب اس قصہ مین ایک نشان معجزہ ہے -

[2] - ہمنے ہی بہیجا تمہاری طرف رسول نگران تمپر جیسے بہیجا تہا فرعون کو رسول پہر جب نافرمانی کی فرعون نے اس رسول کی تو سخت پکڑ لیا ہمنے اسے - پہر تم اگر اس رسول کے منکر ہوئے تو کیونکر بچوگے -

ملک بالخصوص اور اپنے وقت کے زبردست بادشاہون پر علی العموم خلافت کرین گے

وَعَدَ[1] اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ[2] وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا ؕ

آخر دیکھہ لو۔ اِس فطرت کے قاعدہ نے۔ اس الٰہی سنت یا عادۃ اللہ نے۔ ناظرین کو وہی نتیجہ دکہایا جو ہمیشہ اہل ایمان کے ساتھہ انکے بے ایمان مخالفون کے بیجا حملون کیوقت دکہاتی چلی آتی ہے۔

ہمارے ہادی۔ بلکہ **ہادی انام** علیہ الصّلوٰۃ والسلام کی قوم مین۔ نہین نہین۔ آپ کے **مولد ومسکن** اور آپکے **ملک** مین آپکا کوئی دشمن نہ رہا۔ دشمن کیسے؟ انکے اثار بہی نرہے! **مکّہ معظمہ** نہین۔ بلکہ جزیرہ نمائے عرب پر نگاہ کرلو تمام عرب آپکے خدام یا خدام کے معاہدین کی جگہہ ہوگیا۔

اللہ اللہ!!!

جیسے آپ بے نظیر ہین ویسے ہی آپکی کامیابی بہی بے نظیر واقع ہوئی!۔

ناظرین!

ایسی کامیابی کسی ملہم۔ کسی مدعی الہام۔ کسی پیغامبر۔ کسی مصلح۔ کسی رسول یا کسی بادشاہ کو کبہی ہوئی ہی؟ ہرگز **نہین**۔ کس مقتدا نے۔ کس بادشاہ نے۔ نام تو لو۔

---

[1] ۔ وعدہ کیا اللہ تعالےٰ ان لوگون کو تم مین سے جو ایمان لائے اور کام کئے انہون نے اچھے ضرور خلیفہ کردیگا ان کو اس خاص زمین مین (جسکا وعدہ ابراہیم سے ہوا) جیسے خلیفہ بنایا انکو جو ان اسلامون سے پہلے تہے اور طاقت بخشیگا انہین اس دین پہیلانے کے لئے جو اللہ تعالےٰ نے انکے لئے پسند فرمایا اور ضرور ہی بدلدیگا انہین خوف کے بعد امن سے۔

[2] ۔ من قبلہم سے وہ قوم موسیٰ کی بنی اسرائیل مراد ہے جنکا ذکر۔ واورثنا القوم الذین یستضعفون مشارق الارض ومغاربہا التی بارکنا فیہا مین ہے۔

وحدت ارادی کی روح پھر الہامی دعوے کے بعد اپنی قوم مین اپنے ملک مین۔ **اوّلاً و بالذات** اسطرح پھونکی ؟۔ کسنے۔ بتاؤ تو سہی۔ اسطرح کی نئی زندگی بخشی؟ کسکے وسیلے ایسی عملی طاقت ظہور مین آئی ؟۔ مذہب والو! کسکا مولد آزاد دیکھتے ہو؟۔

حضور علیہ السلام نے نہ صرف اپنا ملک۔ بلکہ اپنے مورث حضرت ابراہیم علیہ السلام کا موعود ملک آزاد کرالیا!۔

ہمیشہ حق کے مخالف اور متکبر۔ انبیا اور انکے غریب جان نثارون کو ستاتے۔ اور انکے مقابلہ مین ظالمانہ صف آرا ہوتے ہین۔ پر مآل کار وہی کمزور۔ اور مومن غالب ہوتے ہین سچ ہے۔

أَفَمَن كَانَ[1] مُؤْمِنًا كَمَن كَانَ فَاسِقًا لَا يَسْتَوُونَ

یاد رکھو

یہی ایک رحمت بخش **قانون** ہے جو سچائی کا معیار رہا۔ اور رہیگا۔ اور یہی تسلی دہ **معجزہ** ہے جسنے بھلائی اور برائی کو عام نظر کا آدمی بھی امتیاز کرسکتا ہے۔

ہان فتح مندی اور کامیابی کا **تاج** لینے کے واسطے۔ استقامت[ا]۔ حسن ظن[ب]۔ وفاداری[ج]۔ راستی[د]۔ اور کوشش[ہ]۔ **شرط** ہے

[2] إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا۔

[3] الظَّانِّينَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ عَلَيْهِمْ دَائِرَةُ السَّوْءِ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ۔

---

[1] کیا جو مومن ہے وہ فاسق کا سا ہوسکتا ہے۔ نہین وہ برابر نہین۔ پ ۲۱۔ سورہ سجدہ ۲

[2] اللہ کی نسبت بدظن کرنے والے۔ انکی نسبت سخت سزا کا فتوے ہے۔ اور ان پر اللہ کا غضب پڑا۔

[3] یقیناً وہ لوگ جنہون نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر وہ پکڑ رہے انپر فرشتے اترتے ہین کہ خوف نہ کرو اور غم نہ کہا۔ پ ۲۴ سورہ حم سجدہ۔ ع ۱۸۔

ب وَظَنَنْتُمْ[۵۱] ظَنَّ السَّوْءِ وَكُنْتُمْ قَوْمًا بُوْرًا۔

ے۔ وَذَالِكُمْ[۵۲] ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدَاكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ۔

ج اَوْفُوْا[۵۳] بِعَهْدِيْ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ

د يَاۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِيْنَ

ہ وَاَنْ[۵۵] لَيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى

یہہ ایک مختصر تذکرہ ہے جو گذشتہ واقعات پر مبنی ہے جس کی شہادت آثار باقیہ اور تواریخ صحیحہ سے ظاہر ہے۔

یہان۔ انڈیا مین ہمارے مورث آے۔ استقامت۔ باری تعالےٰ پر حسن ظن۔ وفاداری۔ صداقت۔ اور سعی۔ اور سعادت کا مخزن توحید الوہیت اور جزا اور سزا کا مستحکم مسئلہ اور ایمان بالملائکہ اور ایمان بما انزل اللہ اور ایمان بالانبیا کا پاک اعتقاد جو تمام نیکیون کا منشا ہے۔ اور تقدیر کا نہایت سچا مسئلہ جو تمام بلند پروازیون کا سرچشمہ ہے۔ اور مروت شجاعت ہمت عدل۔ اور اخلاص۔ یہہ ساری صفات فاضلہ اپنے ساتھ لائے اُنکا ظاہر و باطن ایک تھا جیسا ایمان۔ اور اخلاص رکھتے تھے

---

[۵۱] اور تم نے بُرا گمان کیا۔ اور تم تھے جا ہونے والے لوگ ہو گئے۔ پ۔ ۲۶۔ سورہ فتح۔ ع۔ ۹۔

[۵۲] اور اُسی گمان نے جو تمنے اپنے رب پے کیا تمہین ہلاک کیا پھر تم زیانکار ہو گئے۔ پ۔ ۲۴۔ سورہ حم سجدہ۔ ع۔ ۱۷۔

[۵۳] میرے عہد کو پورا کرو مین تمہارے عہد کو پورا کرون گا۔ پ۔ ۱۔ سورہ بقرہ۔ ع۔ ۵۔

[۵۴] اے مومنو اللہ سے ڈرو اور صادقون کا ساتھہ اختیار کرو۔ پ۔ ۱۱۔ ع۔ ۴۔

[۵۵] انسان کا بہرہ وہی ہے جو اوس نے کمایا۔ اور اُسکی کمائی دیکھی جاوے گی۔ پ۔ ۲۷۔ سورہ نجم۔ ع۔ ۷۔

ویسے ہی کامیاب بھی ہوتے رہے۔

مگر انکی اولاد نے اپنے آبا، کے اقتدا میں سستی کی۔ بزرگون کی چال نچلے۔ بلکہ حسب

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا[ف۱] الشَّهَوَاتِ۔

حرص و ہوا کے پیچھے پڑے تب انکو حسب الٰہی وعید۔

فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ[ف۲] غَيًّا

بُت پرستون کے رسوم اور عادات لینے کی سزا ملی جس کو آج تم او مسلمانو!۔ دیکھتے ہو۔ اور سُنتے ہو۔ اگر قلب سلیم رکھتے ہو تو فکر کرو۔

البتہ ان مین نہایت نیک اور باایمان بہی تہے۔ اور ہین۔ الآ عام گروہ نافرمان ہوا۔ ہلون کو ان نافہمون کے ساتہہ ملا جلا رہنے اور علیحدہ نہو نیکے باعث برون کی سزا کا حصّہ دار ہونا پڑا اور کیونکر **شریک** نہوتے؟۔

لَا تَرْكَنُوا[ف۳] اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ۔

کی ممانعت پر انکا بہی عمل درآمد نرہا۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ[ف۴] عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا۔

ف۱۔ پہر اُن کے بعد ایسے جانشین پیدا ہوئے جنہون نے عبادت الٰہی کو ترک کیا اور خواہشات کے پیچھے لگ گئے

ف۲۔ جلدی وہ سزا کو بہو بچینگے۔ سورہ مریم۔ پ ۱۶۔ ع ۷۔

ف۳۔ ظالمون کی طرف نہ جہکو کہ تمہین آگ چہوئے گی۔

ف۴۔ اے خدا تو معاف کرنیوالا ہے۔ عفو کو دوست رکھتا ہے۔ ہمسے درگذر فرما۔

ہان- ان اللہ تعالےٰ کے ان پیارے بندون نے اپنی قوم کے نافرمانون کا ساتہہ کیون نچہوڑا ؟- کیون ایسے لوگون سے الگ نہوئے ؟- غالبًا قوم کی خیرخواہی- انکی بہلائی کے خیال سے مگر ہدایت نامہ قوم کے پاس تہا- اور کم و بیش اسیر عملدرآمد بہی تہا- **پاک کتاب** کی زبردست تاثیر کبہی کبہی غافل- مست قوم کو جگاتی رہی- اسلئے انمین اللہ تعالےٰ کے پیارے **راستباز**- اولیاء **کرام**- علماء **عظام**- واعظ حق پیدا ہوتے رہے- اور بقدر استعداد و ہمت سچائی کو پہیلاتے رہے- اور ان کے مجاہدات- دعاؤن- خلوص- اور توجہ کی برکات سے اپنے بیگانے متنبہ ہوتے رہے- اور ان پاک لوگون کی کوششین مثمر ثمرات ہوئین والحمد للہ رب العلمین-

ہندستان کی بُت پرستی- ہندون کا دوراز عقل قصص کو یہود سے بہی زیادہ بمقدس جاننا- دنیا سے مخفی نہین- اور اِن دونون مہلک مرضون سے جو بدنتائج ظہور مین آئے اُنسے دیانندی پنتہہ کو بہی انکار نہین-

توحید الوہیت- اور اعلےٰ درجہ کے علوم- اتفاق- یکتائی کے حاصل کرنے مین یہی دونون- (۱) غیراللہ کی پرستش- (۲) خیالی جہوٹہے افسانون پر یقین کرنا بڑی روک ہوتے ہین- **میرے پیارے بہائی مسلمانو!**- یہی دونون **آفتین**- اب تمکو دامنگیر ہوگئین- اور یہی دونون بربادکن اسباب جو مشرکون اور یہود دونکی بدولت تمہاری سوسائٹی مین در آئے تمہین اُنکے ساتہہ ہی لے ڈوبے-

عاقبت اندیشی کرو!- اللہ تعالےٰ کا خوف کرو!- مشرکون یہودون کی شاگردی سے توبہ کرکے- اور قرآن کریم- اور حدیث نبی رؤف الرحیم کا اتباع اختیار کرکے دیکہہ لو! جیسے کہ اِس اتباع سے تمہارے اسلاف- دین و دنیا کے سلاطین- اور امرا و خلفا بنگئے-

ویسی ہی تم بہی بنجاؤ گے - **یاد رکھو !** - نصرانیت - دہریت - یہودیت - شرک کے اجتماع سے جنسے اب تمہارے اکثر کالجیئز مرکب ہین - کبہی بہی تم کامیاب نہوگے ! -

غرض

ان باہمت ارواح مقدسہ کے قوی اثر سے ہند مین ہمیشہ اسلام پہیلتا رہا - نہ جیسے ہمارے بعض **طلیق اللسان** لکچرارون کا بیان ہے - کہ "اسلام ہند مین بجبر داخل ہوا" ! - زمانہ حال کا تذکرہ ہے کہ مولوی **شیخ عبید اللہ** صاحب سابق پنڈت نے ایک تحریک کی جنسے صدہا اپنے اور بیگانے - بیدار ہوگئے - بلکہ مخالفون کی تعلیم یافتہ سوسائیٹی - ملبند آواز سے پکار اُٹھی کہ "**بُت پرستی - اور لغو افسانے بے ریب تباہی کا موجب ہین**" - مولوی صاحب کا ایک بڑا مکذب اپنا قدیمی طرز ترک کرکے - دیانندی عالیجنابون مین آ داخل ہوا اگر ترقی ہمیشہ بتدریج ہوا کرتی ہے - اور ان نئے جاگنے والون کو پوری راستی پر پہونچ جانا شاید اسلئے بہی نصیب نہ ہوا - کہ قومی تعلقات اور انواع واقسام کی جسمانی ضرورتون نے یکدم قوم سے علیحدگی کی اجازت نہ دی - **برہمو** مذہب والون نے آریہ سے زیادہ جلدی قدم اُٹھایا - بہ نسبت آریہ کے بہت کچھ اسلام کے قریب آگئے - او آریہ برہمونکے ساتہہ اِس لئے بہی شریک نہوئے کہ ذات پات کا امتیاز جو بدظنی - تکبر - اور باہمی تنفر - کا منشا ہے اور بنی نوع کے اتحاد مین سخت خلل انداز ہے - چہوڑ نہ سکے - بلکہ مین کہتا ہون - دفعی جذب اسواسطے بہی نصیب نہ ہوا - کہ دل صرف اللہ تعالےٰ کا طالب نہ تہا - دنیوی آسائش اور نیشینیلٹی کا خیال قوۃ ایمانیہ پر غالب آگیا - ایسے ہی اسبابنے نور فطرت اور سلیم کانشنس کی بینائی کو دہندلا کردیا - اور آخرت یا

پیچہے آنیوالی حالت پر دنیا یا موجودہ خیالی راحت کو ترجیح دیدی !

سبحان اللہ!!!

کسی زمانہ مین آخرت کو دنیا پر ترجیح تہی۔ اور دنیا ایک فانی اور محض خواب خیال سمجہی جاتی تہی۔ اور اب اس زمانہ مین نوجوان کالجیرون اور انکے ہم خیالون مین عام طور پر دیکہا جاوے (الا من عصمہ اللہ) تو صرف چندروزہ دنیوی آسایش ہی نجات اور آرام کی جگہہ ہے!۔ اِن نئے جاگنے والون نے **قصہ مختصر** اسلام کے قریب آتے آتے روگردانی اور اجتناب کیا۔ معلوم ہوتا ہے۔ اور یقینًا ہے ہی یون ہی کہ کسی شریر کی یہہ خواہش۔

اَنْظِرْنِیْٓ[1] اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ

منظور ہوگئی۔ اِس منظوری مین کیا حکمت ہے؟۔ یہہ ایک جدا بحث ہے اور یہہ فرمان بالکل سچ ہے کہ اُسے کہا گیا۔

اِنَّکَ[2] مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ۔

مگر تعجب ہے!

اس گروہ نے جس کتاب کو کافی ہدایت نامہ یقین کیا اسکے پورے سمجہنے والے پنجاب کے منتہا تک نظر کرو کہین نہ ملین گے۔ ویدک سنسکرت کی عبارت بہی نہین پڑہ سکتے۔ مگر یہہ کہے جاتے ہین کہ ہماری ہی کتاب تمام علوم اور فنون کی معلم اور استاد ہے۔ ثبوت پوچہئے۔ تو کیا ہوگا۔!۔

اِس کتاب کے وجود سے آریہ کے ماوراء اور بلاد کے لوگ واقف بہی نہ تہے ہند سے کس ملک مین وید کا ترجمہ پہونچا ؟۔ آریہ صاحبو!۔ کوئی مستحکم دلیل چہوڑ ناقص شہادت ہی پیش کرو

---

[1] ۔ مجہکو بعثت کے دِن تک مہلت دے۔

[2] یقینًا تجہے وقت معلوم کے دن تک ڈہیل دی گئی۔

مسلمانو!

اس حملہ کا باعث جو آریہ جماعت - اسوقت مسلمانونپر کر رہی ہے اور اس تنفر کا موجب جو آریہ نے ظاہر کیا ہے - صرف آریہ ہی نہین - بلکہ تمہاری غفلت اور اپنی پاک کتاب کی خدمت مین علمی اور عملی طور پر بے پروائی ہی اسکی **علت** ہے - تمنے اپنی پاک کتاب کو طاق نسیان پر رکہدیا - جسکا وبال تمپر یہہ پڑا کہ تمہارے کئی فرقے ہو گئے - مین مانتا ہون کہ یہود اور عیسائیون کا سا تمہارا حال نہین - تمکو باہم **الفت** بہی ہے - مگر نہ ایسی جیسی چاہیے - اہل کتاب کا نمونہ دیکہہ لو -!

اللہ تعالے انکے حق مین فرماتا ہے

وَمِنَ الَّذِينَ قَالُوا اِنَّا نَصَارٰیٓ اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ - فَنَسُوا حَظًّا مِمَّا ذُكِّرُوا بِهٖ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ - [سلہ]

سوچو اگر انہین اتفاق ہوتا تو تمام دنیا پر جو چاہتے کرتے - مگر جرمن سے فرانس - روس سے انگلستان کو جو کچہہ کہٹکا ہے ظاہر ہے - باانیکہ سب عیسائی ہین! مسلمانو! تمہارا مالک رازق اللہ ایک - تمہاری کتاب ایک تمہارا رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسا ایک - عیسائی تین کے بندے ہین - آریہ چار کتابون کے متبع - انمین اختلاف ہوتا تو ہوتا - ہم مین ایسی وحدت کے ہوتے اتنا تفرقہ ہی کیون ہوا ؟ -

الحاصل

مشرکون سے نکلتے - توحید کی طرف آتے ہوئے گروہ - بلکہ یون کہئے اسلام کے قریب آنیوالے **دیانندی** پنتہہ کو جب مختلف اسباب سے رکاوٹ ہوئی - اکو دہوکہ ہین

[سلہ] - اور ان لوگون سے جنہون نے کہا ہم نصرانی ہین - ہمنے پختہ اقرار انکا لیا - اس یاد دلائی گئی بات پر عمل کرنا بہول گئے - پہر ہمنے ان مین عداوت اور بیر کو اُکسا دیا -

مبتلا ہوئے۔ تو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے ان مین کے سعیدونکو غلطی سے بچنے کے لئے **حضرت میرزا غلام احمد صاحب مجدد** کو پیدا کیا۔ اور انہین توفیق دی کہ آریہ۔ اور انکے سوا جسقدر اسلام کے مخالف ہین ان سب کو موجہ اقوال سے سمجھاوین۔ اور مغالطات کے مواقع سے انہین آگاہ کرین۔ حضرت میرزا صاحب نے اِس مقصد اعلے کی ابتدائی تحریک کے واسطے ایک کتاب لکھی اور اسکا نام **بُراہین احمدیہ** رکھا۔

اللہ تعالےٰ کے سامان قدرت کو دیکھو غافل قوم کے جگانے کو کیا تدبیر نکالی! اس کتاب کی تکذیب پر ایک پولیسمین کھڑا ہو گیا۔ الحمد للہ تعالےٰ۔ اِس مکذب نے تمام مباحث ضروریہ کو ایکجا جمع کرنا شروع کر دیا۔ آریہ کے عام مذہب مین گو۔ **کاسہ لیسی** اور جوٹھا کھانا ناپسند ہے مگر اِس شخص نے تمام عیسایون اور پادریون کے اعتراض ہی لے لئے۔

اسواسطے

عیسایون کے ایک پیغامبر نور افشان نے تکذیب کی مدح مین کئی صفحے سیاہ کئے ہین۔ ایک جگہ لکھتا ہے۔

"تکذیب براہین ایسی دل چسپ ہے جب اسے ابتدا سے دیکھنا"
"شروع کرو تو دل یہی چاہتا ہے کہ آخر تک دیکھ جاوے"۔

سبحان اللہ کیا سچ ہے!

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتَابِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ
وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰٓؤُلَآءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا

سلہ۔ دیکھو تو ان کتاب والون کو۔ یقین لا رہے ہین ساتھہ بدکارون۔ اور نافرمانون حد سے نکلنے والون کے۔ اور منکرون کو کہتے ہین۔ یہہ اسلامیون اور مومنون سے زیادہ ہدایت یافتہ ہین۔

اگرچہ عیسائیون مین ایسے منصف بھی ہین جنمین سے ایک نے مجھے لکھا ہے

"تکذیب کے ریویو سے اتفاق صرف صاحب ریویو کے سے مزاج والونکا ہوگا"

"تکذیب براہین کو بند دہی دیکھہ چکا ہے بجز یاوہ گوئی کے میرے ہاتھہ تو کچھہ نہین آیا ہان"

"کوئی فحش سیکھنا چاہے تو اچھی کتاب ہے۔ عیسائی اعتراض بہم پہونچا کر۔ اپنی لیاقت"

"ضرور جتائی ہے ایسے مباحثہ سے چکلے کی کہانیان اچھی ہین"۔

خاکسار نے

جب اس کتاب تکذیب کو دیکھا تو وہ کل تکذیب یاد آگئے جو آدم سے لیکر ہمارے ہادی (فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وسلم) تک آپکے اور آپکے سچے اور نیک فرمانبردارون اور جان نثارون کے مقابل گذرے۔ مگر وہی الٰہی سنت اور خدائی قاعدہ کہ انجام کار اہل ایمان اور راستباز ہی فتحیاب ہوتے ہین میرے واسطے جان افزا۔ راحت بخش ہوا۔ ہمارے ہادی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو باری تعالے فرماتا ہے۔

وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰى اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِ الْمُرْسَلِيْنَ[1]

اور جگہہ جب حضور علیہ السلام تنہا مکہ معظمہ مین تہے فرماتا ہے کہ اپنے مخالفون اور بیجا حملہ آورون۔ نافہم مکذبون کو سنا دے۔

سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ[2]

---

[1] بیشک جھٹلائے گئے رسل تجھہ سے پہلے۔ پہر صبر کیا اُنہون نے تکذیب پر اور دکھہ دئے گئے یہانتک کہ آئی اُنکے پاس مدد ہماری۔ اور الٰہی باتین کوئی نہین بدل سکتا۔ اور بے ریب آ چکی تجھے خبر پہلے رسولون کی۔

[2] زمین مین سیاحت کرو پہر دیکھو جھٹلانے والون کا انجام کیا ہوا۔

کوئی دیکھہ لے۔ جو حالت انبیا علیہم السلام کے مکذّبون کی ہوئی اسٹے بڑھکر ہمارے حضور علیہ السلام کے نافہم مکذّبون کی ہوئی۔ جہاں سے مکذّبون نے آپ کو نکالا وہان سے خود ہی ابدالآباد کے واسطے نکل گئے۔ سچ ہے والعاقبة للمتقین۔

حضرت میرزا صاحب خاتم الانبیا اصفی الاصفیا صلی اللہ علیہ وسلم کے سچّے خادم اور اسلام کے باخلاص حامی اس زمانہ کے مجدد و مُلہَم ہین۔

مینے چاہا (اور خدا کے فضل سے یقین ہے کہ میری نیت کا ثمرہ مجھے ضرور ملیگا)۔ کہ راستبازون کا ساتھہ دون اور انکے انصار سے بنون۔ اسلئے براہین کی تصدیق پر کمر ہمت کو چست باندہکر اِس رسالہ کو لکھا۔

وانما الاعمال بالنیات۔ وانما لامرأ مانوے۔ اللہم وفقنی لماتحب وترضی وانت حسبی ونعم الوکیل۔

تکذیب صفحہ اول۔ "انسانیت سے باہر آزادی مبدأ فساد ہے اصل مین وہ آزادی نہین بلکہ آواگون کی بنیاد ہے"۔

مصدق براہین۔ بے ریب انسانیت سے باہر کی آزادی مبدا فساد ہے۔ وہ آزادی نہین۔ بلکہ انواع واقسام کے سزاؤن کی موجب اور تکالیف کی باعث ہے۔ **لیکن آریہ دیانندیو!** بتاؤ تو سہی تمہارے اعتقاد کے بموجب کبھی کوئی انسان اس آزادی اور مبدأ فساد آزادی سے پاک بھی ہوا یا نہین؟۔ بتاؤ وید کا کوئی قاعدہ ہے جسپر عمل کرنیسے کوئی شخص ابدی نجات پاسکتا ہے؟ اور تمہاری مقدس کتاب نے ہی مخلوق کو کوئی ایسا ذریعہ بتایا ہے جس سے انسان آئندہ آواگون سے بچ جاوے؟۔ **مکذب** کی کتاب صفحہ نمبر ۲۲ مین ہے

"محدود ارواح کے اعمال محدود ہین۔ اور محدود اعمالون کا نتیجہ بے حد نہین ہو سکتا"

اسواسطے (بطور دیانندی پنتھہ)

نجات ابدی روح حاصل نہین کر سکتی ۔ اور نہ ابدی دُکھ بھوگ سکتی ہے ۔ اور یہہ بھی آپ لوگونکا اعتقاد ہے ۔

”مہان پرلے کیوقت (جب مرکبات کے اجزا الگ الگ ہو جاوینگے اور اجزا کا باہمی تعلق“ ”ٹوٹ جائیگا) بیج انکر یا تر (بقدر تخم) اعمال اور بُرائی اعمال کے ارواح مین موجود“ ”رہتی ہے اور اسی مقدار اعمال سے مہان پرلے کے بعد جاندار اشیا کا پیدا“ ”ہونا شروع ہو جاتا ہے“ ۔

یاد رہے ۔ ایسے مہان پرلے کا وجود صرف خیالی ہے دیانندیون کے پاس کوئی اِسکی دلیل نہین ۔

مکذب !

تمہاری تحریر اور دیانندیون کی تقریر سے صاف واضح ہوتا ہے ۔ کہ اس مبدا ، فساد اور آواگون کی محکم بنیاد کا حامی ۔ صرف آپکا خیال یا اعتقاد ہے ۔ اور اسی بُرے اعتقاد کا ثمرہ ہے ۔ جو آپکو اُس **مذہب** سے سخت بغض ہو رہا ہے جسمین ابدی **نجات** اور **دایمی** آرام کو جو روح کا اصلی تقاضا اور سلیمہ فطرت کا منشا ہے تسلیم کیا گیا اور جس مذہب نے ایسی مایوسی اور قنوط کو کفر کہا ہے اُسکے مقابلہ مین آپ سر توڑ کوششین کر رہے ہین ۔ اور اموال کو خرچ کرتے ہین ! ۔ اگرچہ مجھے یہہ صدا آرہی ہے *

سَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُوْنَ

اور اس مال کے خرچ کرنے پر یہہ آلہی وعید اُسکے انجام کی خبر دے رہا ہے ۔

لہ ان ظالمون کو پتا لگ جائیگا کہ کیسی گردش ان پر آنے والی ہے ۔

ابد صدا
اندر اندر
[illegible]
[illegible] حضرت [illegible]
[illegible] ۱۹۰۲ [illegible]

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ لِیَصُدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَسَیُنْفِقُوْنَھَا ثُمَّ تَکُوْنُ عَلَیْھِمْ حَسْرَۃً ثُمَّ یُغْلَبُوْنَ ط [1]

تمام سلیم الفطرتون کا اعتقاد ہے۔ جب ارواح اللہ تعالے کے رحم یا عدالت یا دونون سے بری الذمہ اور غیر مجرم ٹہیرین گے۔ یا جب ارواح اپنے اعمال بد کی سزا آلہی عدالت سے پا چکین گے۔ تو وہ نجات پاکر اعلے درجہ کی نیکی۔ حمد اور ثنائے آلہی مین مشغول رہین گے اور ہمیشہ فرمانبرداری کرینگے۔ اور چونکہ نیک اعمال کا نتیجہ ہمیشہ آرام ہی ہوتا ہے اسلئے وہ ہمیشہ کے آرام اور سدیو کال کے آنند مین مسرور ہونگے۔

غیر محدود زمانہ مین۔ اُنکے محدود اعمال کا نتیجہ۔ یا انکے ان غیر محدود اعمال کا ثمرہ جن کو وہ غیر محدود زمانہ مین کرتے رہین گے۔ اللہ تعالے کے فضل سے ابدی نجات اور بے انت سکھہ ہوگا! آپکے پاس کونسی دلیل ہے کہ محدود اعمال کا نتیجہ غیر محدود آرام نہین ہوسکتا؟ ۔ کیا فضل آلہی محدود ہے؟ ۔ غیر محدود نہین؟ یا اسمین کمی ہے؟ ۔ بطور آپکے بھی مین اس مشکل کو حل کردیتا ہون کیونکہ یہان فضل کا بیان ہے۔ آپنے تکذیب کے صفحہ دوسو بتیس۲۳۲ مین ”اعمال محدود کے عوض غیر محدود نجات کا ملنا۔ اسنبھو یا محال کہا ہے“۔ حالانکہ یہہ صرف آپکا دعوے ہے جو دلیل نہین رکھتا اور آپنے محدود کا موہنکا پہل غیر محدود ملنا اپنی عقل سے جسکو آپنے سلیم مان رکھا ہے پسند نہین کیا۔ حالانکہ روح کا تقاضا یہہ نہین۔ حل اشکال یون ہے۔ نیک اعمال کا نتیجہ اللہ کے فضل سے وہ آرام ہوگا۔ جسکو اہل اسلام جنت اور تم لوگ خوشی کا مقام کہتے ہو۔

وَتِلْكَ الْجَنَّۃُ الَّتِیْ اُوْرِثْتُمُوْھَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ [2]۔

---

[1] جو لوگ اپنے مالون کو اسلئے خرچ کرتے ہین کہ اللہ کے رستہ سے روکین۔ سو وہ خرچ تو کرینگے پہر آل کار پشیمان ہوکر مغلوب ہو جاینگے
سورۂ انفال سیارہ ۹۔ رکوع ۱۸۔

[2] اور یہی وہ جنت ہے جسکے وارث اپنے اعمال کے سبب تم ہوئے۔ سورۂ زخرف۔ سیارہ ۲۵۔ رکوع ۱۳۔

انسان کو بلحاظ انسانیت ضرور ہے اپنے خالق اپنے رازق اپنے محسن رحیم اور کریم مالک کی حمد اور ثنا کرے اور اسکے شکریہ مین مشغول رہے۔

اور اُسکے بعد

تمام خلق سے عموماً اور ابناء جنس سے خصوصاً پیار اور محبت کرے اور بنی نوع سے برادرانہ برتاؤ سے پیش آوے۔ اور بغض و کینہ سے پاک رہے۔ قرآن کریم پر نظر کرو اسمین اہل جنت کی نسبت کیا تذکرہ ہے۔ اور اُس آرامگاہ مین پہنچنے کے بعد کیسی صلح آمیز اور باامن انجمن کا ذکر فرماتا ہے۔

[1] اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

[2] وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ۝ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝

جنت مین باہمی تعلقات کیسے ہونگے۔

---

[1] یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کئے اُنکا رب اُنہین راحت کی جنتون مین لیجاویگا جن کے نیچے نہرین بہتی ہون گی۔ اُنکی پکار اُن (جنتون) مین ہوگی "اے اللہ تو قدوس ہے"! اور انکی باہمی دعا و سلام کی باتین امن اور سلامتی ہوگی۔ اور آخری پکار اُن کی یہہ ہوگی کہ اللہ رب العلمین کی حمد ہو!۔

[2] - جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہین جنت کو گروہ گروہ مین اُنہین لیجاینگے۔ جب اُسکے پاس آوینگے اور اُسکے دروازے کھولے جاینگے جنت کے نگہبان اُنہین کہینگے تم پر سلامتی ہو تمنے پاک زندگی بسر کی تو اب ہمیشہ ہمیشہ کیلئے در آؤ۔ اور وہ (بہشتی) کہینگے اللہ کی حمد ہے جسنے اپنا وعدہ ہم سے سچا کیا اور اس زمین کا وارث ہمین بنایا۔ اس جنت مین جہان ہم چاہین ٹھکانا بنالین عاملون کا اجر کیا ہی خوب ہے!

[1]وَ نَزَعۡنَا مَا فِیۡ صُدُوۡرِهِمۡ مِّنۡ غِلٍّ اِخۡوَانًا عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیۡنَ لَا یَمَسُّهُمۡ فِیۡهَا نَصَبٌ وَمَا عَنۡهَا بِمُخۡرَجِیۡنَ

مسلمانو! کیا تم اسی دنیا مین اسلام کی برکت سے اَصۡبَحۡتُمۡ بِنِعۡمَتِهٖۤ اِخۡوَانًا کے مخاطب نہین ہو چکے؟ اب تمکو کیا ہو گیا؟ کیا بغضبہ اعدار تو نہین ہو گئے؟ غور کرو ما ہم عنہا بمخرجین کا جملہ دوام نجات کا مثبت ہے اور جس آیة کو مکذب نے تکذیب کے صفحہ ۲۲۰ مین لکھا ہے اسکا جواب موقع پر دینگے یہان اتنا یاد رہے اِس السّموٰت کا الف ولام جو آیة مادامت السموات والارض مین ہے خصوصیت کے معنے دیتا ہے۔ یعنے جنت کے سموات اور والسموات مطویات کے الف ولام سے دنیا کے سموات مراد ہین جو فنا ہو جائین گے دیکھو آیة یوم تبدل الارض غیر الارض والسموات مطویات وبرزوا للّٰہ الواحد القہار +

تکذیب براہین صفحہ نمبر ۳۰۲ - قرانی کرانی پرانی - تمام الخ۔

مصدق براہین - ناصحانہ گذارش پرداز ہے - مکذب براہین! - اپنی بے باکی کے نتائج پر - جو آپکے دور از اخلاق کلمات ہین سلیم کانشنس یا بے تعصب فطرة کے ساتھہ ن یا غضب اور طمع سے ذرہ الگ ہو کر نظر ثانی کر کے دیکھئے - اور زیادہ نہین اسوقت بقدر امکان راستی اور راستبازی کی خوبی آپکے مد نظر رہے - پھر کہتا ہون - منصفانہ نگاہ سے دیکھئے قران کریم مناظرات اور مباحثات کیوقت کیا پسندیدہ طرز سکھاتا ہے - اور تہذیب و شرافت سے کام لینے کے فواید کیسی حکیمانہ تدبیر سے بیان فرماتا ہے - مکذب! - آپ اپنی بناوٹ سے بے ریب کسیقدر معذور ہین - مگر انسانی ملکی قوے سے اللہ کریم نے آپکو بالکل محروم

---

[1] اُن (اہل بہشت) کے دلون مین کوئی (دنیوی) بغض رہا بھی ہوگا تو ہم اُسے نکال ڈالین گے (وہان) وہ بھائی بنکر چوکیون پر آمنے سامنے بیٹھینگے۔ وہان انہین کوئی دکھہ درد نہو گا اور نہ وہ نکالے جائینگے۔ سورہ حجر۔ سپارہ ۱۴ رکوع ۴

نہین رکہا۔ پس آپ پر فرض ہے کہ اُنسے بہی کام لیا کرین اللہ کریم نے اگر چاہا۔ آہستہ آہستہ بتدریج وہ قوی ہوجاوینگے ؛

انسانی گروہ کمزور ہے۔ اسمین ایسے بہی گذرے۔ جو۔ کلوخ انداز را پاداش سنگ است کا فتوے دیگئے۔ مین انکے کہے پر عمل کرتا تو بدلہ مین گالی گلوچ کی مجہے بہی اجازت تہی مگر قران کریم نے میری دستگیری فرمائی جہان فرمایا۔

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَبَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ
حَمِیْمٌ وَمَا یُلَقّٰىهَا اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَمَا یُلَقّٰىهَا اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ ؕ

غور کرو قرآن کریم کی تہذیب کیسی ہے۔ ٹہوکر کہانے کے اسباب ہین جو بغض آلود دل کی راہ مین بکثرت موجود ہین۔ پر انصاف اور راستی بہی اگر کوئی مثمر برکات ہے تو کیے حق لینے مین بہی کوئی روک نہین ؛

دنیا مین بہ سبب **اختلاف** مذاہب اور **عادات** کے بے شک و ریب یہہ مرض پہیلا ہوا ہے کہ ایک مذہب کا پابند دوسرے مذہب والے کو بُرا نہین بہت ہی بُرا کہتا ہے۔ اپنے مذہب اور اپنے مذہب والون کے سوا دوسرے مذہب اور دوسرے مذہب والون مین کسی خوبی کا وجود تسلیم نہین کرتا!۔

شدت غیظ و غضب مین۔ غالب اشخاص ہمیشہ اپنے مقابل کو یہی کہتے ہین "تو کچہہ راہ پر نہین"۔ افسوس ؟۔ کئی مسلمانون نے بہی باہمی جہگڑون مین بخلاف حکم قرآنی یہی طرز اختیار کر رکہا ہے!۔ مگر قرآن اسلامیون کو اعلے درجہ کی **مُرَیلٹی** اور **وَرْچُوْ** سکہانے کیواسطے

لہ تو بُری بات کو نیک بات کے عوض مین ٹال دے۔ تب جلد تیرا دشمن بہی دلی دوست ہوجاویگا۔ اس کام کا ذمہ اُٹہانا بڑی برداشت والون کا کام ہے۔ اور اسے بڑے حظ والے اختیار کرتے ہین۔ سورہ حم سجدہ ۵۔ سپارہ ۲۴ رکوع ۱۹

اوّل - یہود - اور عیسائیون کے اُس بُرے برتاؤ کو بیان کرتا ہے جو ہٹ اور ضد اور جہالت کا لازمہ ہے - کیونکہ اسلامی تعلیم کے وقت بھی دونون قومین مدعی اتباع کتاب اللہ اور مدعی علوم حقہ ابتداءً جناب خیر خواہ انام علیہ التحیۃ والسلام کے سامنے موجود تھین - جس سے غرض یہ ہے کہ پیروان قرآن کریم بلکہ خواہشمندان راستی اور راستبازی اُس بُری طرز سے محفوظ رہین -

[۱] وَقَالَتِ الْیَهُوْدُ لَیْسَتِ النَّصٰرٰی عَلٰی شَیْءٍ وَّقَالَتِ النَّصٰرٰی لَیْسَتِ الْیَهُوْدُ عَلٰی شَیْءٍ وَّهُمْ یَتْلُوْنَ الْکِتٰبَ کَذٰلِکَ قَالَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝

یہود نے کہا عیسائی کچھ راہ پر نہین اور عیسائیون نے کہا یہود کچھ راہ پر نہین - حالانکہ ممکن ہے بلکہ واقعی یون ہے کہ عیسائیون مین بہت سی خوبیان ہون - پس یہود کا عام طور پر یہ کہنا کہ عیسائی کچھ راہ پر نہین غلطی اور ناسمجھی ہے - ایسا ہی ممکن ہے بلکہ واقعی ہے کہ یہود مین کچھ بھلائی بھی ہو - پس عیسائیون کا علی العموم یون کہدینا کہ یہود کچھ بھی راہ پر نہین بڑی ناسمجھی اور بے انصافی ہے - غرض علی العموم کسی مذہب کو یون کہدینا کہ وہ بالکل ہی بھلائی سے مبرّا ہے - کوئی علمی بات نہین - اسواسطے **قرآن** اور اُسکے لانیوالے محسن خلق نے یہود اور نصارا کی مقدس کتابون کو جہان یاد کیا بڑے انصاف اور راستبازی سے یاد کیا مدح کے الفاظ بولے -

[۲] اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِیْهَا هُدًی وَّنُوْرٌ -

---

[۱] اور یہود کہتے ہین نصاریٰ کچھہ بھی نہین اور نصاریٰ کہتے ہین یہود کچھہ بھی نہین - حالانکہ وہ کتاب (مقدس) کو پڑھتے ہین! نادان ایسا ہی کہا کرتے ہین سورہ بقرہ - سیپارہ (۱) رکوع ۱۴

[۲] ہمنے توریت اتاری اُسمین ہدایت اور نور ہے -

[۱] وَاٰتَيْنَاهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ ط

یاد رہے۔ تمام قران اور صحیح احادیث مین توریت۔ انجیل اور مجوسیون کی مقدسہ کتب کی اہانت کا نام و نشان نہین باانیکہ ان مین انواع و اقسام کا تبدل اور تغیر اور ایزاد ہے۔ بلکہ تمام دنیا کے مقدس کتابون کی نسبت ایسا اشارہ بہی نہین کیا جسکی نسبت خلافِ ادب کا وہم بھی کرسکین۔ حالانکہ اُسوقت بہت سی کتابین اور صُحف دنیا مین موجود تہے جو انبیا کی طرف منسوب کئے جاتے۔ بلکہ بقول داراشکوہ کے جسکو آپنے صفحہ تکذیب نمبری ۷۹ مین نقل کیا ہے۔ اپنشد (وید کے ضمیمہ یا اسکی خلاصے یا کسی قسم کی تفسیر) کو بہی قرآن نے کتاب مکنون اور اُسکے چہونے والون کو مطہرون کہا!۔ گو یہہ قول حاشیہ کا محتاج ہے۔ قران کریم نے تمام مذاہب کے ان معبودون کی دشنام دہی سے جنکو بت پرست پکارتے ہین حکماً قطعی ممانعت کردی ہے جہان فرمایا ہے۔

[۲] وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ

مکذب براہین کے ان عالی جنابون مین سے جنکی فہرست تکذیب کے صفحہ ۲۹ مین دی گئی ہے۔ ایک نے جنکو عربیت کا دعوے ہے مجہے فرمایا ''قران کریم نے اگر گالی سے منع کیا ہے تو تعجب ہے کہ بتون کے توڑنے کا کیون تاکیدی حکم کیا'' اسوقت اُنکی خدمت مین کہا گیا۔ کہ آپ قران دانی کے بڑے مدعی ہین۔ از راہ مہربانی آیت کا نشان دیجیے جس مین قرآن کریم نے بتون کے توڑنے کا تاکیدی حکم دیا ہے۔ ہان کسی تاریخی واقع کے بیان مین اگر قران نے کہا ہے کہ فلان موحّد

---

[۱] ہمنے اُسے انجیل دی اُسمین ہدایت اور نور ہے ؎

[۲] اُن کو جنہین اللہ کو چھوڑ کر پکارتے ہین بُرا مت کہو۔ پہر وہ ضد اور نادانی سے اللہ کو بُرا کہینگے۔ سورۂ انعام۔ سپارہ ۷ رکوع ۱۹

بت پرستی کے دشمن نے اپنے یا اپنی قوم کے بت توڑے تھے تو یہہ امر اَور ہے اور ایک واقع اور نفس الامر کا بیان ہے ؛

"**تکذیب** صفحہ ۴ مین فرماتے ہین "مرزا صاحب کی کتاب (براہین احمدیہ) مین کہین برہمو دہرم کو گالی گلوج
" ہی۔ کسی جگہہ مرزا صاحب عیسائیون کو کوس رہے ہین۔ کسی جگہہ آریون کو بُرا بھلا بتا رہے ہین"۔

برہمو اور عیسائیون کے تو آپ وکیل نہین۔ وہ ہمسے یا مرزا جی سے نبٹ لینگے۔ اگر مرزا صاحب نے ایکو بُرا ہی کہا اور بھلا ہی کہا تو خفگی کی کیا بات ہے۔ بُرائی کے لحاظ سے بُرا کہنا اور بھلائی کی جہت سے بھلا کہنا۔ تو انصاف ہے اور منصف کا کام ہے۔ بُرا ہی کہنا۔ اور بھلائی و برائی ہر دو پر بُرائی کا برتاؤ بے ریب بُرا ہے۔ جو اکثر مقامات مین آپ سے ہوا۔ غور کیجئے۔ آپکے اِس شعر مین جو ذیل مین درج ہے۔ (تمام) کا لفظ کس طرح انصاف کا خون کرتا ہے۔

؛ قرانی - کرانی - پرانی تمام ؛
؛ فتادند ہر یک ز بنا دحشام ؛

اور آپ نے صفحہ ۳۶ مین کس قوت سے کام لیا جہان کہا ہے۔ "خدائے محمدیان بے علم۔ نافہم۔ دہوکہ باز۔ فریبی۔ وغیرہ وغیرہ" باری تعالے اپنے رحم اور فضل سے تمہین ہدایت کرے یا سفاقلوس کے مبتلا عضو کو کاٹ ڈالے۔ آمین۔

کیا آپنے اور آپکے عالیجناب اندرمن نے تہذیب سے کام نہ لینے مین کچھہ کمی فرمائی ہے؟ بالفرض اگر مرزا صاحب نے آپکے نزدیک تہذیب کے خلاف سخت کلامی سے کام لیا تہا تو کیا آپ مرزا صاحب کے پیرو تہے؟ آپکو دعوے ہے کہ آپ ایک کامل کتاب کے متبع ہین!۔ بُرائی کا پیرو کیا آریہ اور سرشٹیٹ ہو سکتا ہے؟۔ کیا آپکی کامل کتاب یہہ چال سکہلاتی ہے جو آپ نے تکذیب مین برتی ہے؟۔

قرانی طرز مباحثات مین جو خوبی ہے۔ کچہ تو آگے بیان کر چکا ہون اور اور گذارش کرتا ہون۔ قران کریم منادی۔ مناظرات اور جدال کیوقت حکم کرتا ہے۔

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ۔

ہر ایک سلیم الفطرت۔ دنیا کے معاملات کا واقف خوب جانتا ہے کہ بعض لوگ صبر سے کام نہین لے سکتے۔ اور یہہ بہی کہ بعض اوقات چشم پوشی۔ صبر۔ درگذر نقصان عظیم کا موجب ہوتی ہے۔ چور۔ باغی۔ اور راستہ لوٹنے والے کو اگر سزا نہ دیجاوے اور صرف رحم ہی اسپر کیا جاوے تو کتنا نقصان ہوتا ہے۔ فطری قوے مین انتقامی طاقت بہی سلیم الفطرۃ انسان کے ساتہ لازمی ہے۔ پہر اگر کوئی قوت انتقام کو ہی کام مین لاوے اور مقابلہ ہی چاہے تو اسے بہی **قرآن کس طرح نیک روی** کی تعلیم کرتا ہے اور کسطرح **صبر** اور **نرمی** کی ترغیب دیتا ہے۔

وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ۔

وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔

---

[1] اپنے رب کی راہ کی طرف حکمت اور اچہی وعظ سے (لوگون کو) بلا اور اُن سے پسندیدہ طرز سے مباحثہ کر۔ تیرا رب انہین بہی خوب جانتا ہے جو اسکی راہ سے بہک گئے اور وہ راہ پانے والون کو بہی جانتا ہے۔

[2] اور اگر تم سزا دو تو اتنی جتنی تمہین دی گئی ہے اور اگر تم صبر کرو تو صابرون کے حق مین تو وہ بہت ہی بہلا ہے ۔

[3] اور تو (اے محمد) صبر کر اور تجہے صبر دینا اللہ کا کام ہے اور ان پر غمگین نہ ہو اور انکی بدسگالیون سے ملول نہ ہو۔ جان لے کہ اللہ ڈرنے والون اور نیکوکارون کے ساتہ ہے۔

فائدہ - قران کی تعلیم سبحان اللہ کس حکیمانہ طرز کی ہے! - اور کیون نہو؟ - عزیز حکیم کی تعلیم ہے! -

صبر کے بیان مین ہی کہین الصابرین مین الف ولام عہد کا لگا کر اور کہین -

فَمَنْ عَفٰی وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَی اللّٰهِ

فرما کر جتا دیا کہ جس عضو مین اصلاح اور سنوار نہو وہ بے جا اور برا ہے اور جسمین اصلاح اور سنوار ہو اسپر اجر ہے اور اسکا اجر اور بدلہ پروردگار دے گا؛

مکذب براہین - محمدی اور عیسوی معجزات اب قدر کے لائق نہین - شعبدہ بازی روتی ہے"۔

مصدق - عیسوی معجزات کے مثبت کمزور نہین اور وہ میرے جواب کے محتاج نہین۔ آپکے مذہب مین یہی دنیا سورگ اور یہی دنیا نرگ ہے - دنیوی عیش وآرام - نیک اعمال اور راستی کا نتیجہ اور اسیکا ثمرہ اور اسی کا پہل ہے - عیسوی معجزات کے قائلین کی سچائی تو بقول آپکے عیسائیون کے عیش وآرام سے ظاہر ہے - محمدی معجزات کی بابت مجھسے سن لیجئے؛

اوّل تو آپنے خود تکذیب کے صفحہ ۱۶۲ مین کئی آیات لکھدیئے ہین جنسے آپنے اپنے خیال مین ثابت کر لیا ہے - کہ قران شریف مین محمد صاحب نے معجزات سے انکار فرمایا - اپنی کتاب خبطؔ نام مین اور ایسے دلائل دیئے ہین جنسے بزعم خود ثابت کر لیا ہے کہ محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) نے معجزات سے انکار فرمایا - پس مین کہتا ہون کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے معجزات سے انکار فرمایا تو آپکا اعتراض کس قدر اور خوبی کا رہا!

لہ جس نے درگذر کی اور سنور گیا تو اُسکا اجر اللہ پر ہے؛

اور بطریق اولی آپ ہی کے قول کے موافق اسلام ہر قسم کے شعبدون سے بری ٹھیرا

دوم۔ یہہ عربی لفظ معجزہ قران کریم مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت نہین آیا۔ اگر معجزے کے معنے شعبدہ بازی اور بہان متی کا تماشا ہے تو مین آپکو یقین دلاتا ہون کہ شعبدہ بازی کا دعوے حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہین نہین فرمایا۔ آپ عربی دانی کے بڑے مدعی ہین **قران کریم** مین کہین دکھلائے کہ حضرت نے شعبدہ بازی کا دعوے کیا ہو۔ بلکہ صحیح احادیث کی اعلے طبقہ کی کتابون **بخاری ومسلم**۔ اور **ترمذی** مین اس لفظ معجزہ کا پتہ دیجئے۔ ہان ایک صورت آپکی تصحیح کلام کی بن سکتی ہے جب ہادی اسلام نے شعبدہ بازی کا دعوے نہ کیا اور اسکو کام مین نہ لائے تو بیشک شعبدہ بازی روتی ہوگی کیونکہ قدر کے لائق نہین رہی۔ اگر قدر کے لائق ہوتی تو اُسے اللہ تعالے کا برگزیدہ۔ **برگزیدون** کا سردار اور **اللہ تعالے کا پیارا** خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم ترک نہ فرماتا۔ جب اونہون نے شعبدہ بازی کو ترک فرمایا اور آپکے کروڑون فرمان برادرون نے آپکی باعثِ نجات پیروی کو اختیار کرکے شعبدہ بازی کو چھوڑ دیا۔ اور لغو جانا تو بےریب شعبدہ بازی روئیگی اور روتی ہے مگر اکثر اہل ہند اور **آریاورت** کا شکریہ کرے جسکی طفیل اسکو **ہند** مین ابتک جگہہ مل رہی ہے۔ اگر انکار ہو تو آپکا اور آپکے بعض عالیجنابون کا **امرتسر** سے تعلق ہے وہان بت پرست آپکے بھائی بند اسکے لئے چندہ جمع کر رہے ہین دیکھ لیجئے۔

سوم۔ معجزہ کے معنے عربی مین دوسرے کو عاجز کر دینے والا ہین۔ آپ لغت عرب مین تحقیق کر لین۔ اور بعد تحقیق کامل اور انصاف محمدی اور عیسوی معجزات کی تصدیق کے واسطے کچھ تو اپنی تاریخ ہند سے کام لین اور کچھ ہمارے آثار دیکھ لین۔

مین یقین کرتا ہون کہ آپکو محمدی اور عیسوی معجزات یا محمدیون اور عیسائیون کے افعال معجزہ سے ہرگز انکار نہوگا - اگر شک ہو تو حسب ہدایت وید مقدس دُشٹ قومون کے نکالنے کے واسطے ذرہ شستر (ہتہیار) اُٹہا کر امتحان کر لیجئے - خوب واضح ہوجاویگا کہ ان دونون اہل کتاب قومون نے بت پرست حریفون کو عاجز کر دینے مین کیا کیا معجزات اور کارہائے نمایان دکہائے ہین اور اب ہی انکا مقتدر ہاتھ ویسے ہی معجزات دکہانے کو تیار رہے - آپ تو صفحہ ۳ مین لکھ چکے ہین کہ آپکو واقفیتِ رزم و آزرم ہے پہر دیر کیا ہے ؟ - یا اسوقت کا انتظار ہے جسکے واسطے آپ چست و چالاک سرپٹ گہوڑے دوڑا رہے ہین -

چہارم - اب اثباتِ معجزہ لیجئے - اور جب معجزہ ثابت ہوگیا تو بھی آپکا اعتراض اُٹھ گیا - یہان مین نے معجزہ کے معنے خرق عادت ہی مان لئے ہین - مگر بغور پڑہئے - آپکو تواریخ عرب سے عیان ہوگا کہ حضور (فداہ ابی و امی) صلی اللہ علیہ وسلم یتیم رہ گئے تہے جس ملک مین آپنے وعظ شروع کی وہان کی بت پرستی ایک خطرناک تہی اور وہان جسقدر لوگ آباد تہے قریبًا کل اسمین گرفتار تہے - اور پہر بھی جیسا بت پرستی کا لازمہ ہے سخت کندے ناتراش اور ضدی جاہل تہے ✤

عرب کے حدود و اطراف کا حال دنیا جانتی ہے مشرق مین ایکطرف یہی آپکا آریہ ورت تہا آپ اچھی طرح اندازہ کر سکتے ہین کہ اُن دنون مین اِس آریہ ورت کی کیا حالت تہی اور اب تک ہے - مگر آئندہ اُمید ہے کہ جیسا اسلام کے فیض و برکت سے کسیقدر بت پرستی کی گنہونی عادت کو چھوڑا ہے کامل موحد دیندار بہی ہوجائینگے دوسری جانب پارسی تہے جنہون نے ستارہ پرستی اور یزدان اور آہرمن دو

جزاکم اللہ

ہمنٹ کی
راسی دُلت
ے آریہ سون
ے ہتوں نے انکار
کیا -

خداؤن کا ماننا ایمان سمجہہ رکہا تہا۔ شمال اور مغرب مین یہود اور عیسائی تہے جنکا تذکرہ گذر چکا اگر اور مطلوب ہے تو اُسکے واسطے قران کریم کی یہہ آیت پڑہ لو جسمین انکی حالت کا خوب فوٹو کہینچا ہے۔

اَلَمْ تَرَ[ل] اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتَابِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰٓؤُلَآءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ۵۱

اُنکے کامل نمونے ہمارے وطنی عیسائی بہائیون کو دیکہ لو نور افشان مین کس زور و شور سے تکذیب کا ریویو دیا ہے۔ اور محض بغض و عناد کی وجہ سے کتاب والون (اہل اسلام) کی مقابلے مین مانی ہوئی بت پرست قوم کی ستایش مین فصاحت کو خرچ کیا ہے یہود کا بچہڑے کی پوجا کرنا موسیٰؑ کے سامنے کا واقعہ ہے اور بعد کی بُت پرستی قاضیون کی کتاب سے جو کتب مقدسہ مین کی ایک کتاب ہے پڑہ لیجئے۔ عیسائیون کی بت پرستی ظاہر ہے کہ وہ حضرت مسیح علیہ السلام جیسے خاکسار نیک بندے کو خدا یقین کرتے ہین۔ اگر بیٹا کہتے ہین تو اول مسیح کو خدا کا ازلی بیٹا اور خود خدا ہان ذاتاً خدا سے متحد بتاتے ہین۔ دوم اسکی انسانیت کے ساتہہ اُسکی الوہیت کے اعتقاد اور پرستش کو ایمان اور باعث نجات یقین کرتے ہین۔ اُس سے استعانت اور نجات طلب کرتے ہین۔ کفّارات معاصی پر جو کچہہ اِن قومون کا خیال ہے۔ وہ ناگفتہ بہ ہے۔ اور اس مسئلہ سے جو خطرناک نتائج پیدا ہوتے ہین وہ عیان۔ یہہ قصہ طول ہے۔ اور اسوقت یہود عیسائیون اور پارسیون سے بحث نہین بلکہ **تاریخی** طور پر اسکا تذکرہ مطلوب ہے۔ میرے مخاطب آریہ تسلیم کرینگے کہ یہہ طرز عیسائیت کا بے زیب **شرک** ہے گو عیسائی اسکا کچہہ ہی جواب دین۔

[ل] دیکہتے ہو اُنکو جنکو کتاب سے بہرہ ملا وہ شیاطین اور ناپاک روحون پر اعتقاد لا رہے ہین اور (ضدین) کافرون کی نسبت کہتے ہین کہ وہ مومنون سے اچہی راہ پر ہین!! سورہ نساء۔ سپارہ۔ ۵۔ رکوع ۶-۵

خود عرب کیا تہے سابق مین کہہ چکا ہون۔ انکے رسومات کا تذکرہ کہین اَوْر جگہہ کرون گا۔ ایسے وقت **حضرت** نے توحید کی وعظ شروع کی۔ ایسے وقت مین **توحید الوہیت** اور صرف باری تعالی کے **معبودِ برحق** ہونے کی منادی اختیار کی بے شک علمی طور پر توحید الوہیت کا وعظ کتب مقدسہ مین موجود ہوگا یا تہا۔ اِلّا عملی حالت بالکل مفقود تہی عملاً تو اعتقادِ توحید پر ظلمت کا ابر چہایا ہوا تہا۔ عیسائیون نے لوتہر کے زمانہ مین کچھ ترقی مذہب مین کی۔ مگر شرک سے پاک نہوئے۔ اور آریہ ورت مین ابتک توحید کا جو کچھہ حال ہے آپسے مخفی نہین۔ گو خدا کے فضل سے برہمو بہت کچھ ہمارے قریب آگئے اور بت پرستی سے بیزار ہو گئے ہین۔ اور قرآنی راستی ظہور پاتی جاتی اور اسکا اصل مطلب پورا ہوتا جاتا ہے اور امید قوی ہے کہ انشاءاللہ کچھ عرصہ کے بعد **آفتاب حق و صدق** ضرور جلوہ گر ہوگا +

حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے وقت مین توحید الوہیت کی طرف بلایا۔ جب چارون طرف اندہیر مچا ہوا تہا۔ اور کہا۔

وَاعْبُدُوا[1] اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا

اِنَّ[2] اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ

وَمَنْ[3] يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا

تمام ملک کے رؤسا، امرا اور بت پرستی کی عادی قومین مخالفت پر کہڑی ہوگئین اور سخت ایذائین دینی شروع کردین جسقدر موحد دیندار جناب رسالتمآب کے ساتہہ ہوئے ان سب کو ملک چہوڑ چہاڑ **ہجرت** کرنی پڑی اور حبش کو چلدئے۔ آخر نوبت

---

[1] ۔ اللہ کی عبادت کرو اور اسکے ساتہہ کسی کو شریک مت کرو۔

[2] ۔ اللہ اسکو کہ اس سے شرک کیا جاوے معاف نہ کریگا اور اس کے سوا جسے چاہیگا معاف کر دے گا۔

[3] ۔ اور جس نے اللہ سے شرک کیا وہ سخت گمراہ ہوا۔

برینجا رسید کہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکّہ چھوڑ مدینے چل بسے بت پرستون نے وہان بھی چین نہ لینے دیا اور استیصال کے درپے ہوگئے تب قران کریم مین حکم ہوا کہ جب مشرکون نے اسلام کا استیصال چاہا - تو اہل اسلام کو بھی اپنے تحفظ پر کمر باندہنی چاہیئے

قَاتِلُوا فِی[1] سَبِیْلِ اللّٰہِ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَکُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ

اور کسی آئندہ زمانہ مین اعتراضات کو دفع کرنیکی خاطر قران کریم نے صریح طور پر مقاتلہ کی وجہ بیان فرمائی ہی جہان فرمایا -

اَلَا تُقَاتِلُوْنَ[2] قَوْمًا نَّکَثُوْا اَیْمَانَھُمْ وَھَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَھُمْ بَدَءُوْکُمْ اَوَّلَ مَرَّۃٍ -

آخر الٰہی **نصرت** شامل اسلام اور اہل اسلام ہوئی کہ صاحب اسلام ہی غالب رہے اور آپکے دشمنون کی ایک نہ چلی - اور آپکی تمام پیشین گویان فتح و نصرت کی پوری ہونے لگین اس نعمت کا بیان آیت ذیل مین دیکھو -

وَاذْکُرُوْٓا[3] اِذْ اَنْتُمْ قَلِیْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِی الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ یَّتَخَطَّفَکُمُ النَّاسُ فَاٰوٰکُمْ وَاَیَّدَکُمْ بِنَصْرِہٖ وَرَزَقَکُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ

حضور علیہ الصّلوٰۃ والسلام کے ہی **معجزات** تھے کہ تمام عرب مقابلہ مین عاجز ہوگئے ! - اور ایسا عجز اختیار کیا کہ اپنے خیالی مذہب سے آخر دست بردار ہوگئے ! - اللہ اللہ کیسے **آیات بینات** ہین اور کیسے **برکات** ہین ! - کیا کوئی قریشی آپکا مخالف دنیا مین موجود ہے - آپکی ساری قوم آپکے سامنے آپکے جیتے جی اس دین مین داخل ہوگئی جسمین داخل کرنیکا آپنے بیڑا اٹھایا تہا - عرب کے ایسے شہر مین جہان آپنے وعظ شروع کی (اقربانت

---

[1] - اللہ کی راہ مین ان لوگون سے لڑو جو تم سے لڑتے ہین اور زیادتی مت کرنا اللہ زیادتی کرنیوالون کو پیار نہین کرتا سورہ بقر سپارہ ۲ - رکوع ۲۴

[2] - تم کیون نہین لڑتے ایسے لوگون سے جنہون نے توڑ دئے عہد اور قسمین - اور فکر مین ہے کہ رسول کو نکال دین - اور انہون نے تمسے پہلے چھیڑ کی - سورہ توبہ سپارہ ۱۰ - رکوع ۲ -

[3] - اور یاد کرو جب تم تھوڑے تھے اور اس سرزمین (مکہ) مین ناچیز سمجھے جاتے تھے تمہین ڈر رہتا تھا کہ لوگ تمہین اچک کر لیجائینگے ایسے حال مین تمکو (مدینہ مین) جگہہ دی اور اپنی نصرت سے تمہاری تائید کی اور عمدہ چیزین مرحمت فرمائین تو کہ تم شکر کرو -

شوم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) یہہ الہام سن لیا!۔

اَلْیَوْمَ یَئِسَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ دِیْنِکُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا

یہہ نصرت کسی ہادی مذہب کو اپنے سامنے - اپنی زندگی مین ہوئی ہے تو اسکی نظیر دو - اس بے نظیر کامیابی مین ہی اعجاز ظاہر ہے - اور عدم نظیر مین اس کامیابی کے خرق **عادت** ہونے مین کونسا شبہ ہے؟ مسیح علیہ السلام کو بڑی کامیابی ہوئی مگر کیا اُنکی اپنی قوم اُس بادشاہت مین داخل ہوئی جسمین داخل کرنیکے لئے **حضرت مسیح** کو بادشاہ بنایا گیا تھا - اور جس کے حصول کی امید مین اُسکے سر پر پاک تیل ڈالا گیا تھا؟ کیا وہ قوم جو ہدایت کے لئے مقصود بالذات اور **مسیح** کی اپنی قوم تھی اس نجاست سے نجات یاب ہوئی؟ - کیا مسیح انکے لئے قربانی ہوا؟ - کیا کھوئی ہوئی بھیڑین اسکے ہاتھہ آئین؟ - نہین نہین - ہرگز نہین - بلکہ اس بیت المقدس مین جہان کبوتر فروشی سے مسیح علیہ السلام نے منع کیا تھا سور کی قربانی ہوئی!!! - کیا بُدھ مذہب کا بانی اس کامیابی پر خوش ہوگا کہ **آریہ ورت** مین اُسنے اپنا کچھ ثبات اور قیام مذہب نہ دیکھا؟ - **ویدون** کے اور **پرانون** کے حامی برابر **آریہ ورت** مین موجود رہے! علاوہ برین اوسنے الہام کا دعوے ہی کیا کیا؟ - کیا یہ نصرت **دیانند جی** کو حاصل ہوئی؟ - ویدون کے حامی نے ہمارے دیکھتے دیکھتے وید کی حمائیت کا بیڑا اُٹھایا مگر اپنی مقدس و پیاری کتاب کا ترجمہ بھی پورا پورا قوم کے سامنے نہ رکھہ سکا! بلکہ اور قوم کی نجات تو ایک خواب وخیال ہے جس کتاب پر نجات کا مدار سمجھا تھا - وہ کتاب

لہ - آج مین نے تمہارا دین تمہاری واسطے کامل کر دیا اور اپنا فضل تمپر پورہ کیا اور اسلام کو دین تمہارے لئے پسند کیا - سورہ مائدہ سیپارہ ۶ - رکوع - ۵ -

بہی پبلک کو دکہا نہ سکا !!!- حسب دعوے آریہ صاحبان ویدون کو اس موجودہ دنیا مین آئے ہوئے دو ارب برس کے قریب زمانہ گذرتا ہے !- پر اس کتاب کی نسبت نصر الہیتہ کا یہہ حال ہے کہ آریہ ورت مین ہی یہہ کتابین پورا رواج نہین پا سکین اور اور بلاد کی نسبت دعوے بلا دلیل ہے- چشم دید حالت سے بڑہکر اونکے خیالی اشاعت کو کوئی کیون کر مانے اور کیونکر یقین کرے- کہ وید ہی کی بدولت تمام دنیا نے سچے علوم سیکہے اور توحید ذاتی اور توحید صفاتی اور توحید الوہیت کا پتہ وید ہی سے لگا !!- ہم تو اب بہی آریہ ورت مین جینیت والون کو اونکا سخت مخالف پاتے ہین پہر اگر اس کامیابی کی جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوئی- اگر نظیر دکہلانے سے عجز ہے اور واقعی عجز ہے تو آپ کے وہ افعال جو کامیابی کے باعث ہوئے بے ریب خرق عادت اور معجزہ ہین !- کون گذرا ہے جس نے ملہم الہی ہونے کا جہوٹا دعوے کیا ہو اور ایک کتاب کو خدا کی بنائی ہوئی کتاب بتایا ہو پہر اپنی قوم اور اپنے ملک پر خاص کر ان عظیم الشان موجودہ سلطنتون پر جو اپنی جگہہ بے نظیر نہین- مثلاً ہمارے ہادی (فداہ- ابی و امی) کے وقت ایرانی سلطنت جو ایشیا کے بے نظیر اور قریباً کل ایشیا پر حاوی اور دوسری روم کی سلطنت جو قریباً کل یورپ اور آباد افریقہ پر متسلط تہی پورا فتحیاب ہوا ہو؟- اور کامیابی جو راستبازی کا معیار تہی حاصل کرچکا ہو-

پنجم- اگر معجزہ کسی علامت نبوت یا نشان رسالت کا نام ہے جسے قرانی اصطلاح مین آیت کہتے ہین تو سنئے آیات رسالت محمدیہ اسقدر ہین اور تہین کہ صاحب آیات کیسے آیات دیکہکر اسقدر لوگ اسکے دین مین داخل ہوئے کہ منکرین کے چہکے چہوٹ گئے- اور حضرت نے اپنے کانون سے سن لیا- الیوم یئس الذین کفروا من دینکم ✣

سبحان اللہ کیا معجزہ ہے:۔

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا[۱]

آپکی تعلیم کچھ کم آیت نبوت ہے؟ - جو تمام نیکیون کا مجموعہ اور تمام برائیون سے مُعرّا ہے۔

كُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ[۲]

قرانی اوامر اور نواہی کی کیفیت کا فوٹو ملاحظہ کرنا ہو تو دیکھو۔

اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰى وَیَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ[۳]

تکذیب صفحہ ۵۔

مکذب۔ ”قومی حمایت بیکار اور بیجا بحر طویل سے قرانی حفاظت دشوار۔ کیونکہ خود حدیث راوی ہے۔ جسقدر فرقے مومنون کے ہین سب دوزخ کی آگ مین جلینگے“ پہر آخر کہا ہے۔ ”اہل تشیعہ اہل تسنن کا خاکہ اوڑا رہے ہین“۔

مصدق۔ کیا آپ کو اپنے آریہ ورت سرشٹیون کے ملک مین اتفاق نظر آیا ہے؟ کیا جنکو آپ پُرانی کہتے ہین۔ آریہ ورتی نہین؟ کیا آپ انکا اور وہ آپ کا

---

[۱] جب اللہ کی نصرت آگئی اور فتح حاصل ہو گئی اور لوگون کو اللہ کے دین مین جوق جوق داخل ہوتے تو نے دیکھلیا تو (بس تو تو اپنا کام پورا کر چکا) اب اللہ کی حمد و ستایش کر اور اس سے استغفار کر کیونکہ وہ توّاب ہے۔ سورہ فتح

[۲] تم ایک اچھی جماعت ہو لوگون کے لئے نمونہ کے طور پر نکالے گئے۔ تم نیکی کا امر کرتے اور بدی سے روکتے ہو اور اللہ پر اعتقاد رکہتے ہو۔ سورہ آل عمران۔ سپارہ ۴۔ رکوع ۳۶۔

[۳] اللہ امر کرتا ہے عدل و احسان کا اور قریبیون کو دینے کا اور روکتا ہے بےحیائی اور منکر اور بدکاری سے تمہین نصیحت کرتا ہے کہ دھیان کرو۔

خاکہ نہین اوڑاتے ہو۔ کیا آپکے قلیل اور کمزور گروہ کے ساتھی جنہین عملی طاقت والے جیسے کچھہ ہین دنیا پر مخفی نہین لِنگ کے پوجاری پرتمان (بت) کے فدا۔ بت پرست۔ وحدت وجود کے قائل ویدانتی۔ سنیاسی۔ بیراگی۔ یوگی۔ سکھہ۔ جین بدھ۔ برہمو۔ وغیرہ وغیرہ اور دہریون کے کئی فرقے۔ آریہ ورتی۔ یا ہندوستانی۔ آریون کے نورچشم آریون کے مخالف آریہ ورت مین موجود نہین؟ اگر آپکا فرمانا سچ ہے تو کیا آپ ہی کے قول کو لیکر آپ کا مخالف کہہ نہین سکتا۔ "دیانندیون کی قومی حمایت بیکار ہے اور بیجا بحر طویل سے وید کی حفاظت دشوار ہے"۔ کیونکہ ہمارا مشاہدہ دکہا رہا ہے۔ کہ انمین باہمی سخت نفاق ہے اور آتش نفاق سے سخت کباب ہو رہے ہین عقل کہتی ہے کہ جس قدر انمین حق کے مخالف ہین وہ اپنے کئے کی سزا ضرور پائین گے +

"تکذیب۔ مسلمان تیغ ابروئی غلمان سے سر بریدہ ہین۔"

مصدق۔ بہشتی نعمتون مین اسلام بیان کرتا ہے کہ بڑی نعمت خدا کی رضامندی ہے۔ (دیکھو قران کریم +

[1]وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ

پس سچے مسلمان الٰہی رضامندی کے گرویدہ ہو کر اوسکی عبادت کرتے ہین نہ اسبات کے لئے جسکی نسبت آپنے کہہ دیا!۔ دنیا کی نعمتین اور دنیوی عیش و آرام اور دولتمندی آریون کے اعتقاد مین نیکیون کا پہل ہے۔ اور ظاہر ہے کہ غلمان بعض دولتمند ہندیون کے لوازمات مین داخل ہین۔ پس کیا یقیناً یہہ الزام آپ لوگون پر نہین ہوسکتا؟ بلکہ جب دیانند کے نزدیک یہی دنیا ہی سورگ اور نیکی کے ثمرات لینے کی جگہہ ہے۔ گو چند اعمال کے بدلے ارواح

---

[1] اللہ کی رضامندی سب سے بڑی چیز ہے۔

چندے شواغل دنیا سے بہی آزادی اور انندمین رہین گے۔ تو اِس صورت مین دیانندی متہہ کے مطابق غلمان نیکی کے ثمرات نہین تو اور کیا ہین !۔ بات یہہ ہے کہ سخت عداوت کے سبب آپکو غلمان کا قصہ سمجہہ مین نہین آیا۔ یا قران کریم کو نہ دیکہا ہے۔ اور نہ سمجہا ہے افسوس اس ادعائے تہذیب کے زمانے مین یہ درشت زبانی !۔ تمام قران کریم مین غلمان کا لفظ صرف ایک جگہہ ستائیسوین سیارہ سورہ طور مین ہے۔ اگر قران کریم کا اُردو ترجمہ بہی آپ دیکہہ لیتے اور تہوڑا سا ماقبل سے پڑہ لیتے تو بشرط انصاف آپ ایسے خلاف تہذیب امر کے مرتکب نہوتے سُنئے۔

[ل] وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَا اَلَتْنٰهُمْ مِنْ عَمَلِهِمْ مِنْ شَيْءٍ۔ كُلُّ امْرِئٍۢ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ۔ وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ۔ يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ط

باری تعالی فرماتا ہے۔ ”بہشتیون کی اولاد ان کے پاس پہر یگی“۔ وہان مومن اولاد کی جدائی کا غم نہ دیکہینگے اور اونکے لئے نہ ترسینگے۔ جب لفظ **ولا تاثیم** صریح اسکی صفت مین موجود ہے۔ جسکے معنے ہین نہ گناہ مین ڈالنا۔ پہر آپ کو ایسا ناشایان خیال کیون گذرا۔ اِس معنے کی تفسیر خود قران کریم نے سورہ دہر مین اور لفظون کے ساتہہ کی ہے۔ اور وہان غلمان کے بدلے ولدان کا لفظ جو ولد یا ولید کی جمع ہے

[ل] اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے بہی ایمان مین ان کی پیروی کی ان کی اولاد کو بہی ہم اُن سے لاحق کردینگے۔ اور انکے عمل سے کچہہ بہی کمی نہ کرین گے۔ ہر شخص اپنی اپنی کمائی کا گردیدہ ہوگا اور ہم اُن کو من بہاتے گوشت اور میوے عنایت کرین گے۔ اُن مین ایسی پیالون کو دور دینگے۔ جن مین (بخلاف دنیوی می) بہکن اور بد خیالات کا اثر نہوگا۔ اور اون کے در مکنون کے ایسے لڑکے بالے اُنکے اِرد گِرد اچہلتے کودتے ہونگے۔ سورہ طور۔ سیپارہ۔ ۲۷۔ رکوع ۳۔

فرمایا ہے -

وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ - إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُورًا

اور سورہ واقعہ مین ہے -

وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ بِأَكْوَابٍ وَّأَبَارِيقَ وَكَأْسٍ مِّنْ مَّعِينٍ

تکذیب - تلوار کی دین اور پیارے دہرم کا مقابلہ کرکے اور جبر واکراہ کو محبت و چاہ کے روبرو لاکر الخ

مصدق - اسلام کے معنے صلح کے ساتھ زندگی بسر کرنا - چین سے رہنا - کیونکہ یہہ لفظ سلم سے مشتق ہے جسکے معنے صلح اور آشتی کے ہین بعضے پادریون کی دشمنانہ تحریر نے - مین سچ کہتا ہون آپ کو دہوکہ دیا ہے - جبر اور اکراہ سے اسلام اور تصدیق قلبی کا حصول ممکن نہین قران کی دوسری سورہ کو جو مدینہ مین نازل ہوئی اور جسمین جہاد کا حکم ہوا ہے پڑہ لیجئے - اور غور کیجئے آپ کا کلام کہانتک سچ ہے -

لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ

اسلام مین شرط ہے کہ آدمی صدق دل سے باری تعالے کی الوہیت اور اُسکی معبودیت اور اُسکے رسولونکی رسالت وغیرہ وغیرہ ضروریات دین پر یقین لاوے تب مسلمان کہلاوے - اور ظاہر ہے کہ دلی یقین جبر واکراہ سے کبھی ممکن نہین ہے - مین بڑی جرأت سے کہتا ہون کہ حضور علیہ السلام اور اُنکے راشد جانشینونکے زمانے مین کوئی شخص جبر اور اکراہ سے مسلمان نہین بنایا گیا - بلکہ محمود غزنوی

۵ا - اور پہرتے ہین انکے پاس بچے سدا رہنے والے جب تو انہین دیکھے خیال کرے انہین موتی بکہرے -

۵ا - اور پہرتے ہین انکے پاس بچے سدا رہنے والے - آبخورے تشتیان - اور پیالے ستہرے پانی کے لیکر -

۵ا - اسمین زبردستی نہین - اور حق و باطل واضح ہوگیا -

اور عالمگیر کے زمانے مین بہی کوئی شخص عاقل وبالغ جبر سے مسلمان نہین کیا گیا۔ دنیا مین تاریخ موجود ہے صحیح تاریخ مین اس الزام کو ثابت کیجئے۔ مین نے زمانہ نبوی اور خلافت راشدہ کے وقت اور محمود و عالمگیر کی تاریخ کو اچہی طرح دیکہہ بہال کر یہہ دعوے کیا ہے۔ زمانہ **رسالت مآب** مین اور خلافت راشدہ مین صلح اور معاہدہ امن کے بعد کل مذہب کے لوگ مذہبی آزادی حاصل کر لیتے تہے۔ خیبر کے یہود بحرین اور غسان کے عیسائی۔ حضرت **خاتم الانبیا** کے اور خلیفہ عمر رضی اللہ عنہ کے وقت شام کے یہود اور عیسائی اسلام کی رعایا تہے اور اپنے مذہبی فرائض کی بجا آوری مین بالکل آزاد تہے۔ عالمگیر کے عہد مین بڑے بڑے عہدہ وزیر ممتاز ہندوستان کے پرانے باشندے اپنی بت پرستی پر قایم دکہلائی دیتے۔ اگر عالمگیر کی لڑائیون سے اسلام پر الزام ہے تو عالمگیر نے تانا شاہ سے جو ایک سید تہا دکن کے ملک مین جنگ کی پہر اپنے مسلمان باپ اور بہائیون کے ساتہہ جو معاملہ کیا وہ مخفی نہین۔ پس عالمگیری جنگ مذہبی جنگ کیون خیال کی جاتی ہے؟۔ عالمگیر نے کبہی کسی ہندو کو تلوار اس سبب سے نہین لگائی۔ کہ وہ ہندو تہا۔ اور کبہی اوسنے زبردستی اونکو مسلمان نہین کیا۔ اونکی جو مذہبی عبادت اور رسومات عہد قدیم سے چلی آتی تہین اونکو نہین روکا۔ محمود کی نسبت کہین تاریخ سے یہہ نہین معلوم ہوتا کہ اوسنے اشاعت اسلام اور دعوت اسلام مین ہمت صرف کی ہو۔ گجرات مین اتنے دنون تک پڑا رہا مگر ایک ہندو کو مسلمان نہ بنایا۔ اپنے بہائی مسلمان امیر اسمٰعیل سے جنگ کی کیا وہ لڑائی بہائی کو مسلمان بنانے کے لئے تہی؟۔ اور ہند کے حملے تو راجہ **جیپال** نے خود کرائے جسنے محمود سے لڑنے مین ابتدا کی۔ والا محمود کا تو یہہ منشا تہا کہ تاتار کے بلاد کو فتح کرے۔ نہ ہند کو۔

اسلام نے اپنے مخالفون پر بے ریب تلوار اوٹہائی ہے۔ مگر کس شرط پر۔ اوس شرط کا

تذکرہ خود قران کریم مین موجود ہے۔

وَقَاتِلُوْا[1] فِیْ سَبِیْلِ اللهِ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَکُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ

وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰی لَا تَکُوْنَ فِتْنَةٌ وَّیَکُوْنَ الدِّیْنُ لِلّٰهِ ط

بخاری جلد ۳ صفحہ ۸۸ مطبوعہ مصر مین لَا تَکُوْنَ فِتْنَةٌ کے معنے تفصیل سے مندرج ہین۔

وَکَانَ[2] الْاِسْلَامُ قَلِیْلًا فَکَانَ الرَّجُلُ یُفْتَنُ فِیْ دِیْنِهٖ اِمَّا قَتَلُوْهُ وَاِمَّا یُعَذِّبُوْهُ حَتّٰی کَثُرَ الْاِسْلَامُ فَلَمْ تَکُنْ فِتْنَةٌ۔

اچھا ہمنے بطریق تنزل یہہ بہی مانا کہ اسلام نے جنگ کی۔ مگر وید مین جنگ کی جسقدر تاکید ہے اور وید کے مخالفون کے استیصال اور اونکے خطرناک سزاؤن کا جسقدر حکم ہے۔ اگر آپ اسکا علم رکہتے بشرطیکہ خوف الہی ساتہہ ہوتا تو آپ اور آپکا کوئی آریہ بہائی اسلام پر جنگ کا الزام دینے کی کبہی جرأت نہ کرتا۔ ایک مختصر تذکرہ سنا کر وید کے چند احکام آپکے دیانندی بہاش سے لکہتا ہون ذرا بغور ملاحظہ فرمائے۔ لیکن مین اس تذکرہ مین پہلے اُن آیات قرآنی کا بہی ذکر کرونگا جنپر ہمارے مخالفون کے خاص اعتراضات ہین۔

فَاقْتُلُوا[3] الْمُشْرِکِیْنَ حَیْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ کُلَّ مَرْصَدٍ۔

---

[1] ۔ اللہ کے رستے مین اُن سے لڑو جو تم سے لڑتے ہین اور حد سے مت بڑہو۔ اللہ حد سے بڑہنے والون کو پیار نہین کرتا۔ اور ان سے (کافران مکہ اور اُنکے خصال وصفات کے آدمی) لڑو جبتک روک ٹوک اُٹھہ جاوے اور دین اللہ کے لئے ہو۔ یعنی فرایض دین بلا روک ٹوک ادا کئے جاسکین اور مخل خلل اندازی چہوڑ دین۔ سورہ بقرہ۔ ۲۔ رکوع۔ ۸

[2] ۔ مسلمان تہوڑے تہے اسلئے یون ہوتا کہ دین مین ستائے جاتے۔ یا تو قتل کئے جاتے یا سخت عذاب مین مبتلا کئے جاتے پہر جب مسلمان بڑہ گئے تو یہہ مصیبت اُٹہہ گئی۔

[3] ۔ ان مشرکین کو جہان پاؤ مارو اُنہین پکڑو اور ان کی راہ مین پوری پوری گہات لگاؤ۔ سورہ توبہ سپارہ ۱۰۔ رکوع ۷

اِس آیت شریف پر ہمارے بعضے آریہ دوستون نے خاص توجہ کی ہے اور بڑے بھاری اعتراض
کا نشانہ اسے بنایا ہے اِسلئے اس آیت کی تصدیق کے واسطے اتمامًا للحجۃ آپکے مقدس
رگوید سے چند منتر لکھتا ہون سُنئے ! - حسب وید مقدس آدمی دو قسم کے ہوتے ہین
ایک سرشِیٹ (اچھے) اور دوسرے دسیُو اور دُشٹ دیکھو منتر ۸ رگوید منڈل نمبر ا سوکت
نمبر ۵۱ اور تکذیب صفحہ ۹ - اور ایسے ہی قرآن نے بھی آدمی کی دو قسمین بیان کی ہین
شقی و سعید - ان دُشٹ اور شترُون کی نسبت جنکو قرآن نے مشرک اور کافر
کہا ہے وید کہتا ہے (۱) سیناَدھکش آدمی لوگ (سپہ سالار) جیسے لوہا گہن
سے لوہے اور پاشان (پتھر) آدکو نکو توڑتے ہین ویسے ہی آدھرمی دشٹ شترؤنکو
(بے ایمان دشمنون کے) انگونکو (اعضا کو) چھن بھن کر دِن رات دھرم آتما پرجا جنو
پالن ہین تت پر ہون جیسے شترو جن ان پرجاؤنکو دکھ دینے کے سامرتھ نہو سکین [۵۱]
اُچھے گن کرم اور سبھاؤ والے سبھادھکش راجہ کو چاہئے کہ راج کی رکھیا نیتی اور ڈنڈ کے
بھَی سے سب منشون کو پاپ سے ہٹا سب شترؤن کو مار اُدِودّوان کی سب پرکار سیوا کرکے
پرجا مین گیان اور سکھ اور اوستھا بڑھانے کے لئے سب پرانیونکو شُبھ گن یکت سدا
کیا کرے [۵۲]" یہہ تو قتل کے احکام مین اب قید کی بابت سنئیے ؛ - جو آریہ کو جملہ
قرآنیہ - واحصروہم - کے ماننے کا انشاء اللہ ذریعہ ہوگا -

دُھارمِک پرشون کو چاہئے کہ تیجسوی سبھادھکش راجہ کے ساتھ ملکے بیگ سے اُن
کے بدارتھونکو ہرنے کھوٹے سبھاؤ یکت اور اپنے وِجے کی اِچھیا کرنے والے ڈاکون کو

---

[۵۱] - دیانندی بھاش صفحہ ۶۹۹ سوکت ۶،۲،۷ -

[۵۲] - رگ وید بھاش صفحہ ۶۹۶

بلا انکو پربیت آدی اکانت استھانون مین بنے ہوئے گہرون مین گہسا کر اور باندہ کے اونکو قید مین کہین[1]

‘‘جیسے سورج انترکہہ سے میگہہ کے جس کو بہومی پر گرا کے سب پرانیون کے لئے سکہہ دیتا ہے ویسے ہی سینا دہکش آدی لوگ دشٹ منش شتروُن کو باندہکر دہارمک منشونکی رکہشا کر کے سکہون کا بہوگ کرین اور کرادین[2]۔

یہہ قید کے احکام گذرے اب استیصال اعدا، کا قصہ سنئے اور غور کیجئے۔ ویدون نے دشمنون کے جلانے کا بہی حکم دیا ہے ذرہ یہان انصاف کو بہی کام مین لاوین۔

‘‘سبہا دہکش آدی راج پرشون اور پرجا کی منشون کو چاہئے کہ جس پرکار اگنی آدی پداتہہ بن آدی کو بہسم کر دیتے ہین۔ (جس طرح آگ جنگل کو جلاتی ہے) ویسا ہی دُکہہ دینے والی شترو جنون کو بناش کے لئے اس پرکار پرتین کرین[3]،،

اب جبر اور اکراہ کا حکم جسطرح وید مین ہے ملاحظہ ہو۔

سنئے۔ اور اپنے پیار اور محبت والے دہرم کا حال پڑہئے ‘‘جیسے بجلی میگہ کے اوّیوُ بدلون کو تیکہن بیگ سے چہن بہن اور بہومی پر گیر کر اسکو وش مین کرتی ہے ویسی ہی سبہا سنیا دہکش کو چاہئے کہ بُدہی شریر بل واہنیا کے بیگ سے شتروُن کے بیگ کو چہن بہن اور شتروُن کی اچہی پرکار پرہار سے پرتہوی پر گرا کر آپنے سمتی مین لاوین[5]،،۔

---

[1] پہاڑون کی کہوہ مین الگ بند کر دے۔

[2] دیانندی بہاشن صفحہ ٧٠٣۔ سوکت ٣٦۔

[3] دیانندی بہاشن صفحہ ٦٢۔

[4] دیانندی بہاشن رگ وید صفحہ ٧٠٣۔

[5] دیانندی بہاشن صفحہ ٦١٦۔

اب نہایت غور سے ویدک اخلاق کی حالت سنئے۔

"وید دشمنون مین **عداوت** اور پہوٹ کرانے کی ترغیب دیتا ہے" "سبہا دہکش کو چاہئے کہ شانتی بچن کہنے دسٹون کو ڈنڈ دینے اور شترؤن کو پرسپر پہوٹ کرانیکی کرایالون سے نیتی کو آچہے پرکار پراپت ہو کے پرجاجنون کی دکہہ کو نت دور کرنے کے لئے اُدّم کرے"[1]

اچھا مین آپکے کانشنس پر چھوڑتا ہون۔ ایک ایسے **جانور** کے بدلے مین جسکی جنس کی تکلیف دینے مین آپکے کانشنکار کمی نہین کرتے۔ آپ ہی کسقدر منصوبے امکان سے ہی زائد انسان کو ایذا رسانی کے باندہ رہے ہین جن مشرکون کی نسبت آیات ذیل مین حکم ہوتا ہے۔

فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ -

وہ وہی **دشمن** ہین جو غالباً موقع پر معاہدہ اور صلح کو توڑ کر اسلام کا استیصال کرتے ہین۔ دیکھو حکم بالا کے آگے فرماتا ہے۔

كَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِهٖۤ اِلَّا الَّذِيْنَ عَاهَدْتُّمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ كَيْفَ وَاِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوْا فِيْكُمْ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً يُرْضُوْنَكُمْ

---

[1] - صفحہ نمبر ۶۶۱ سطر -

[2] - اللہ اور اسکا رسول ان مشرکین کے عہد کی کیونکر رعایت کرسکتے ہین۔ سوائے اُنکے جنسے تمنے مسجد حرام کے پاس عہد کیا۔ سو جب تک اپنے معاہدہ پر قایم رہین تم بہی قایم رہو۔ کیونکہ اللہ ڈر والون کو پیار کرتا ہے۔ کیونکر! - (انکے عہد کی رعایت ہو سکتی ہے) اور اگر وہ تمپر غالب آوین تو تمہارے حق مین کسی رشتے اور عہد کا لحاظ اور نگہداشت نہین کرتے۔ مُنہ سے تو تمہین خوش کرینگے پر جیون مین اُن کے انکار ہے اور اکثر ان مین سے فاسق ہین۔

بِاَفْوَاهِهِمْ وَتَاْبٰی قُلُوْبُهُمْ وَاَكْثَرُهُمْ فَاسِقُوْنَ ۔ اور پہر کہتا ہے

وَاِنْ نَّكَثُوْا اَيْمَانَهُمْ مِّنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْا اَئِمَّةَ

الْكُفْرِ اِنَّهُمْ لَا اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْا

اَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۔

”جنگ جو غضب الٰہی کا نشان ہے اُسمین بہی اسلام نے ہمدردی اور رحم کے اصول کو ترک نہین کیا“
”اسلام جنگ مین بے قصور بچون۔ بوڑہون۔ عورتون۔ مزدورون۔ جانورون کو قتل کی اجازت نہین“
”دیتا دشمن جب جزیہ گزار ہوجاوے یا اسلام قبول کرے تو اسلام جنگ کو موقوف کردیتا ہے۔ اور“
”فاتح و مفتوح برابر ہوجاتے ہین۔ پہر اسلام کو جنگ مین ملک گیری مقصود نہین فقط توحید کی“
”وعظ مطلوب ہے۔ اور جنگ ہی جبتک کہ اسلام کے مخالف مذہبی آزادی کو نہ روکین۔“

غور کرلو۔ جب ابتدائے اسلام مین مسلمان توحید کے اقرار پر بگناہ قتل ہونے لگے ! گہرون سے نکال دیئے گئے !۔ توحید کی منادی سے روکے گئے !۔ اُنکے دشمن باتفاق حملہ آور ہوئے !۔ دشمنون نے مدینہ طیبہ۔ دار النبوۃ کا محاصرہ کرلیا۔!۔ اسوقت اسلام نے تلوار پکڑی“۔ بتاؤ کیا یہہ عقل تہی کہ اسلام اپنے آپکو معدوم کردیتا ؟۔ کیا صاحب اسلام اپنی اصل غرض نبوۃ و رسالت کو چہوڑ دیتا ؟۔ ایسی ضرورۃ مین کوئی دانشمند قوم جنگ سے مانع نہین۔ اِلّا اسلام نے پہر بہی اکراہ سے منع کیا۔ کیا اگر ستنر یونپر ایسی زیادتی ہونے لگے تو عقل والے خداترس باطاقت بادشاہ حملہ آوری نکرینگے ؟

یہہ اسلام ہی کی خوبی ہے کہ جب کوئی حاکم مسلمانون کے دین مین دخل دے

---

۵۱ - ۱۰: اگر وہ عہد کر کے پیچھے اپنی قسمون کو توڑ ڈالین اور تمہارے دین مین طعن کرین تو ان کفر کے سردارون سے جنگ کرو- ان لوگون کی قسمین و سمین کچھہ بہی نہین- تو کہ باز آجاوین- کیا وجہ ہے کہ تم ایسے لوگون سے جنگ نہ کرو جنہون نے اپنی قسمین توڑ ڈالین اور اس رسول کے نکال دینے پر ہمتین لگائین اور اونہون ہی نے تمسے ابتداء (جنگ) بہی کی-

اور ارکان اسلام کو آزادانہ طور پر نکرنے دے تو مسلمانون کا ہر فرد جان دینے کو حاضر اور اور اسمین مرنے کو شہادت جانتا ہے!۔ الحمدللہ اسی اصل جہاد کی برکت سے بڑے بڑے سلاطین مسلمانون کے امور مذہبی مین دخل دینے سے کوسون بہاگتے ہین جہاد کے نام سے انکی روح کانپتی ہے تعجب ہے اس قومی درد اور مذہبی محبت کو بعض جاہل عیب شمار کرتے ہین“ (برکات اسلام)

مکذب - تکذیب صفحہ ۷

”گو پوشیدہ نرہے - اعتراض کرنیسے پہلے فریق ثانی کی کتب کا مطالعہ کرنا شرط اولی ہے مگر وہ معترض نے ”نہین دیکھا“

مصدق - آپ اپنے ایمان سے کہئے - آپنے عربی زبان دانی کی کتابین کسقدر پڑہی ہین؟ - عربی دواوین اور خطبات مین کتنی مہارت پیدا کی ہے؟ - قران اور حدیث کا کتنا علم حاصل کیا؟ -

مرزا صاحب نے دیانند جی سے بڑہکر قدم نہین مارا جنہون نے ستیارتہہ مین اسلام پر اعتراض کئے! - کیا وہ عربی کے ماہر تہے؟ - مجہے یاد ہے ہمینے لاہور مین اپنے کان سے سُنا کہ دیانند جی فرما رہے تہے - ”کہ رحیم اور کریم لوگون کی گہڑت ہے“ - تاریخ کے اتنے بڑے ماہر تہے - کہ ایک جگہہ ستہیارتہہ پرکاش کے صفحہ تین سو ۳۲۱ اکیس مین کہتے ہین کہ ”سلطان محمود غزنوی جب قیدیون کو مکہ مین لے گیا تو فلان تکلیف دی“ !!!

پہر ہوتے ہوئے تو مرزا صاحب نے بہت کوشش سے بقدر امکان وید کو دیکہا سوامی جی کا ترجمہ چار ویدون کا باوجود اتنے قومی جوش کے ابتک ناتمام ہے! - اُسے کون دیکہہ سکے! - جبکہ خود سوامی جی کو عادل اور رحیم بنا، کاری خدا نے کامیابی کا منہہ دکہایا تو دنیا کی آخیر قومین اس ترجمہ سے کب نفع اٹہا سکتی ہین! -

سی طرح
یہ گولمبس
لکھا ہے

اور مرزا صاحب اوس غیر موجود کو کب دیکھہ سکتی ہین!۔ جو ترجمہ دنیا مین موجود تہا اور آپکی قوم نے چہپوایا اسے مرزا صاحب نے دیکھہ لیا۔ دو ارب کے قریب بقول آپکے گذرتے ہین کہ خدا نے ویدون کو الہام کیا۔ یہ خدائی کارخانے پر نظر کیجئے کہ دو ارب برس مین ویدون کے تراجم بہی دنیا مین کیا آریہ ورت کے اندر بہی نہین ملسکتے!! جب اس کتاب کی اشاعت کا یہہ حال ہے تو مرزا صاحب کا کیا قصور۔ آجتک آریہ ورت کے تین ربع سے زیادہ قومین شرعاً گو وہ شرع کیسی صحیح یا غلط کیون نہو۔ وید پڑہنے کے لایق خیال نہین کی گئین۔ تعجب ہے آپ لوگ ویدون کو عام خلقت کے سامنے رکہتے ہین اور لوگون کا لکہا ہوا ترجمہ پسند نہین کرتے۔ بہلا یہہ بے انصافی نہین تو کیا ہے؟۔ کہ خود تو دنیا کی عام زبانون مین ترجمہ کرتے نہین اور جو ترجمے فضلائے یورپ نے کئے ہین انہین پسند نہین کرتے!۔ باقی یہہ خیال کہ تمام دنیا کو اُسی سے فیض پہونچا۔ ایک خوش اعتقادی کا خیال ہے خود آریہ ورت کے باشندے علے العموم محروم ہین پنڈت دیانند جی نے وید کے اشاعت کی کوشش کی مگر اسمین بہی **اوّل** تو غیر بلکہ اپنی بہی قومین محروم رکہی گئین۔ کیونکہ وہ جانتے تہے کہ علے العموم مسلمان اور عیسائی تعلیم یافتہ گروہ بہاشا نہین پڑہ سکتے۔ بلکہ ستیارتہ کا ترجمہ بہی وہ اردو حروف مین پسند نہین کرتے تہے!۔ اور اُردو مین کیون لکہواتے ادہر وید کا عام فہم ترجمہ ہوا اُدہر دیکہو اسکا وہ سارا کارخانہ کان لم یکن شیئاً ہوا!۔ **دوم**۔ باری تعالی نے ہی انکو اتمام ترجمہ کی توفیق ندی ساری دنیا کو کب اور کس دن فائدہ پہونچا؟۔ مین نہایت راستی۔ سچائی اور صاف دلی سے چارون ویدون کا ترجمہ سننا پسند کرتا ہون مگر کوئی صورت اتنی بہی نہین نکل سکتی کہ ایک بار سرسری طور پر ہی سُن سکون!۔ جب کوشش کرتا ہون اور ایک

دو دفعہ ایسا ہوا ہی۔ تو آریہ مہربان بہائی سنانیوالے کی عداوت کو کہڑے ہو جاتے ہین اپنے دلون مین جہک کر انصاف کرلو کہ کہانتک تمہارا دل گوارا کرتا ہے کہ ایک مسلمان وید کی پوری ماہیت سے واقف ہو۔

پہلے اتمام حجت کے لئے چارون ویدون کا ٹہیک ترجمہ جسے آپکے عام علماء تسلیم کرین تیار کیجئے۔ ہم لوگ بہی ویدک اُردو ترجمہ مین امداد کے لئے دلسے حاضر ہین۔ پہر آپکا دعوت دنیا وی کرنا بہی موزون ہوگا۔

مکذب۔ "وید کے روسے دو قومین ہین۔ ایک آریہ دوسری دسیو"

مصدق۔ یہی تقسیم تمام دنیا کے مذاہب نے کر رکہی ہے۔ بلکہ عام عقل کے نزدیک بہی تقسیم مسلم ہے۔ کوئی ویدک خصوصیت نہین۔ دیکہو قران کہتا ہے۔

(فریق فی الجنۃ و فریق فی السّعیر) (ایک فریق جنتی اور ایک فریق ناری)
(فمنھم شقی و سعید) (ان مین سے شقی اور سعید ہین)۔

آریہ کے معنے اگر سریشٹ۔ نیک اور خدا ترس کے ہین تو یہہ ایک لقب ہے جو عمدہ اعمال کے ذریعہ ہر نیک آدمی کو مل سکتا ہے۔ کسی خاص قوم اور ایک ملک والون کے واسطے اسکی خصوصیت نہین۔ ان معنون کے رُوسے بنی اسرائیل کا نیک حق شناس ہادی آریہ ہے۔ گو وہ شام کا رہنے والا ہو یا مصر کا ایک پارسا عیسائی مذہب کا ہادی آریہ ہے۔ گو وہ ناصرت مین پیدا ہوا ہو۔ خیرخواہ بنی آدم واعظ توحید بنی عرب آریہ ہے۔ گو مکّہ معظمہ مین جلوہ گر ہوا۔ اور آریہ ورت کا شہدا۔ پہکڑ۔ خدا کو بُرا کہنے والا دسیو ہے۔

دیکہو صفحہ ۱۶۔ **تکذیب**۔ "اور اگر وید کے معنے اُس ست ودیا کے ہین جس سے باریتعالے کی"

رضامندی کا اور کسی سچی بشارت کا پتہ لگ سکتا ہے اور وہ چیز ہے جو مقدسون کے پڑہنے کے قابل ہے۔ تو تمام مقدسہ کتب ویدہین سب قران ہین ساری کی ساری انجیل ہین۔ **تکذیب صفحہ ۷ تا ۷۱ مین**۔ وید کی قدامت کا بیان ہے۔ مگر ہم کہتے ہین کہ نفس قدامت کسی خوبی کی مثبت نہین ہو سکتی۔ دیکھئے مادہ آپکے نزدیک قدیم ہے حالانکہ جڑہ ہے چیتن نہین تو کیا نفس قدامت کسی خوبی کی مثبت ہے؟۔ اگر ہے تو پہاڑ بہت پرانے ہین اور مادہ بقول تمہارے انسے بہی پورانا ہے! اوّل۔ آپ ثابت کرین۔ کہ وید الٰہی کلام ہے۔ بلکہ ثبوت سے پہلے از راہ کرم دنیا کو دکہلا مین کہ فلان چیز کا نام وید ہے اور اسکے یہہ مضامین ہین پہر دنیا پر ثابت کیجئے کہ وید کے بعد اللہ تعالیٰ کا فیضان جسے الہام کہتے ہین بند ہو گیا!۔ باری تعالیٰ ویدون کے بعد کسی سے کلام نہین کرتا!۔ یہانتک کہ دنیا فنا ہو۔ پہر پرلے آوے سرشٹی اور مخلوق بنے اِس وید کے ماورا جو صرف آریہ ورت مین نازل ہوا۔ کسی اور ملک مین کوئی الٰہی کلام کبہی نہین ہوا!۔ اور نہ ہو سکتا ہے ہم کب منکر ہین کہ ہند کو اللہ تعالیٰ کے فیضان سے محرومی رہی۔ اور اسمین ہادی و واعظ توحید نہین گزرے۔ بلکہ قرآن صاف بتاتا ہے۔

وَلَقَدْ[۱] بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ۔

رہی یہہ بات کہ قران مین انکے قصے نہین۔ تو یاد رہے۔ قران کریم مین سب نبیون کے قصص بیان نہین ہوئے **سنو!**۔

وَلَقَدْ[۲] اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ ، مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ

وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ

---

[۱] ہمنے ہر ایک گروہ مین رسول بہیجا۔ کوئی ایسی امت نہین جسمین کوئی ڈرانے والا نہ گذرا ہو۔

[۲] ہمنے تجہسے پہلے رسول بہیجے بعض کا حال تیرے آگے ذکر کیا بعض کا نہین کیا۔

مگر کلام اس مین ہے کہ ابتداے پیدایش عالم مین یا وید کے بعد جن دنون وید کا نزول ہوتا تہا۔ اُن دنون اور بلاد مین **الہام الٰہی** ناممکن اور محال تہا!۔ اور ویدون کے بعد پہر خدا تعالے چپ ہوگیا!۔ اور اس نے اپنے **فیضان** کو بند کر لیا!۔ یا اُسی **وید** کے سوا کسی اور زبان مین کلام کرنا ممکن نہین!۔ اور نہ اُسنے کیا!۔ یا ہنوز آن ابر رحمت درخروش است کا معاملہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنَ الْمُلْھَمِیْنَ ۔ اٰمِین۔

مختلف بلاد مین مختلف **ہادی** ہوتے رہے صرف ایک **اسلام** ہی کا اعتقاد ہے کہ لَمْ یَزَلْ مُتَکَلِّمًا اللہ ہمیشہ کلام فرماتا ہے۔ اسکے **فیضان خاص** مین کبھی کمی نہین ہوئی۔ ہمیشہ ہمیشہ بندگان خاص سے اسکا **مکالمہ** اور **مخاطبہ** ہوتا رہتا ہے۔ اور ہوتا رہا۔ اور ہوتا رہیگا۔ ختم نبوت نے الہام اور مکالمہ اور مخاطبہ سے مخلوق کو محروم نہین کیا۔ اسلامیون مین ہمیشہ اور ہر زمانہ مین ایسے لوگ ہوتے رہے جو اس **فیض ربانی** سے فیضیاب ہوئے۔ دیکھو حالات **شیخ عبدالقادر جیلانی**۔ **شیخ محی الدین بن عربی**۔ **شیخ معین الدین چشتی**۔ **بابا شیخ فرید شکر گنج** **شہاب الدین سہروردی**۔ **شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی**۔ **شاہ ولی اللہ دہلوی**۔ اور **عبداللہ غزنوی** وغیرہ وغیرہ اولیاء کرام۔ اور ہمارے اس زمانہ مین **حضرت مرزا صاحب** سلمہ اللہ تعالے انصاف کرین تو **اسلام** ہی قدیم اور بہت پرانا۔ **مذہب** ہے اور یہی سنت اللہ ہے جسکی **قدامت** کی تعیین سے ہندسہ عاجز ہے۔ **اسلام** کیا ہے۔ خدا کا فرمانبردار ہونا۔ وید کے ملہم اگر خدا کے قائل اور اسکے فرمانبردار تہے۔ تو انہون نے بے ریب وہی کام کیا۔ جسکے باعث باریتعالے ابراہیمؑ کی تعریف کرتا ہے۔ اور اُسکے طریق کی خلاف ورزی کو بُرا بتاتا ہے۔

وَمَنْ یَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرَاھِیْمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ وَلَقَدِ اصْطَفَیْنٰهُ

فِي الدُّنْيَا وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ - إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْ قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِينَ وَوَصّٰى بِهَا إِبْرٰهِيمُ بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ يَا بَنِيَّ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ؁

اور بے ریب - بشرط فرمانبرداری باری تعالے کے وید کے ملہم مسلمان تھے - آریہ تھے - اچھے یہودی نئی زندگی سے زندہ عیسائی اور پورے **محمدی** تھے ! - خاص خاص بت پرستی پر بحث کرتے جاؤ مثلاً جسوقت **سری کرشن دیوجی** دنیا مین ظاہر نہین ہوئے تھے - کیا اسوقت کوئی انکی پوجا کرتا تھا ؟ - ہرگز نہین پھر اُنسے پہلے جب تک **سری رامچندر جی** نہ ہوئے کوئی انکا پوجاری ہوا ؟ نہین - بلکہ جب **ہنومان** ہوئے تب انکی پوجا شروع ہوئی جب **گنیش** ہوئے تب انکی پوجا شروع ہوئی - اسی طرح اوپر کا وقت لیتے جاؤ یہانتک کہ خالص باری تعالے کی پوجا کا وقت نکل آوے مثلاً فرض کرلین کہ **برہما جی** سرشٹی کی ابتدا مین یا **وید** کے ملہم اس سرشٹی کے ابتدا مین کسکی پوجا کرتے تھے اگر وہ باریتعالے کے پوجاری تھے اور موحد تھے تب وہ ضرور **مسلمان** تھے - اور لاریب **مسلمان** تھے - والحمد للہ علی ذلک

تکذیب صفحہ ۱۲ تا ۱۷ مین

تکذیب صاحب آریہ لفظ اور ہندو لفظ پر بحث کرتے ہین سو ان الفاظ کی نسبت جو کچھ میرے محسن جناب پادری طامس ہاول بشیر مقیم پنڈدادنخان ضلع جہلم نے ارقام فرمایا ہے میرے نزدیک وہ مضمون نہایت راستی سے لکھا گیا ہے - اس مضمون اور اپنی ایک ابتدائی تحریر کو جو اس بحث پر (لفظ آریہ اور ہندو) کی

لہ - اور ابراہیم کی سنت سے وہی منہ پھیرتا ہے جس نے اپنے تئین بیوقوف بنایا - ہمنے تو اُسکو دنیا مین چن لیا اور انجام مین وہ نیکوکارون مین ہے جب اسکو اس کے رب نے کہا فرمانبردار ہوجا - اُس نے کہا مین رب العلمین کا فرمانبردار ہوا - اور ابراہیم اور یعقوب نے اپنی اولاد کو وصیت کی اے میرے بیٹو اللہ نے یہہ دین تمہارے لئے چن لیا تو تم اسلام (فرمانبرداری الٰہی) پر مرنا -

متعلق ہے جناب پادری صاحب نے دوبارہ بطور رسالہ لکھا ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء پادری صاحب کی پہلی تحریر کو مرزا صاحب نے بھی تحفۂ حق مین نقل کیا اسپر کچھہ اور زیادہ کرنا صرف شیخی بگھارنا ہے۔ مگر اتنا زیادہ عرض کردینا شائد نامناسب نہو کہ آپنے یا آپکے مصلح نے اِس لفظ ہند یا ہندو پر بحث کرنے مین بالکل انصاف سے کام نہین لیا یہہ بحث اسنے مختلف اغراض کے واسطے چھیڑ دی۔ مین راستی سے کہتا ہون کہ مسلمان فاتح لوگون نے اس نام کو اہانتًا اختیار نہین کیا تھا۔ عربی کی مشہور لغت کی کتاب قاموس اللغات ہے۔ اسمین اس لفظ کے مختلف معنے لکھے ہین۔ دیکھو عمدہ عمدہ معنے اسی لفظ ہند کیواسطے موجود ہین۔ ہند۔ سو اونٹ کے گلے کا نام ہے اور ایک عورت کا نام بھی جو عمرو نام بادشاہ عرب کی والدہ تھی۔ بنو ہند ایک قبیلہ عرب کا نام ہے ہند ایک پہاڑ کا نام ہے۔ تلوار کے تیز کرنیکو بھی ہند کہتے ہین اسواسطے مُہنّد اس تلوار کو کہتے ہین جو بہت ہی تیز ہو۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف مین ایک آپکا پیرو آپکے سامنے کہتا ہے۔ انّ الرّسول لنور یستضاء بہ۔ سَیفٌ مهند من سیوف الهند مسلول۔ ہندوان ایک نہر کا نام ہے جو خراسان مین واقع ہے ابو جعفر فقیہ ہندوانی ایک بڑے بزرگ مسلمانون کے مقتدا وہانکے رہنے والے تھے۔ اور تعجب نہین آریہ کے بزرگ اِسی ندی کے کنارے سے آئے ہون۔ اسیواسطے وسط ایشیا کی واقف اور فاتح قوم نے انکو ہندو کہا ہو۔ اور آری لفظ عرب مین کوئی عمدہ مدح کا لفظ نہ تھا کیونکہ عربی آری طویلہ کو کہتے ہین۔ پس کیا تعجب ہے اگر ہمارے بزرگون نے بجائے لفظ آری ہندو کا لفظ اخلاقی شریعت کے حکم سے زیادہ تر برتا ہو۔ یا اور کوئی باعث خاص ہو جو دل آزاری کے سوا ہی۔ اب بھی عرب کے دارالسلام مکہ معظمہ مین ہندی مسلمانونکے

شیخ کو شیخ الہنود کہتے ہین۔ والعلم عنداللہ۔

مکذب نے۔ تکذیب کے صفحہ ۷ مین مرزا صاحب کا قول "وہ (موجودہ آریہ مت) بہ ہئیت مجموعی کسی قدیم ہندو مذہب مین نہین جاتے" نقل کرکے شدت غضب سے سراسیمہ ہوکر عجب بے سروپا جواب دیا ہے حقیقت مین خوش فہمی کی داد دیدی ہے۔ میرے نزدیک خفگی کا کوئی مقام نہین۔

اول تو اسلئے کہ مرزا صاحب فرماتے ہین۔ "ہندو مذہب مین نہین جاتے"۔ اور ہندو ہونے سے خود آپکو اور آپکے معادنین آریہ کو انکار ہے۔ بلکہ تکذیب کے صفحہ ۱۳ مین ایک اپنے فاضل کا نکتہ لکھا ہے۔ اور وہان کہا ہے۔ "کہ جب تک ودیا کا زور اور ایجادون کی ترقی۔ ست دہرم کی طرف توجہ۔ وید مقدس پر عمل درآمد رہا۔ توہمات سے رستگاری ایک پرمیشور کی پرستش رہی۔ یہ ملک آریہ ورت اور اسکے باشندے آریہ یا آرج رہے۔ مگر جب سے اونہون نے طوق غلامی پہنا۔ بت پرستی اختیار کی۔ ہزارون لاکہون۔ کروڑون کے آگے سر جہکانے لگے۔ اصلی کتابون پر نقلون اور فسانون یعنے ویدون پر پرانون کو ترجیح دی۔ تب ہندو بنگئے اور ملک ہندوستان ہوگیا"۔ لاریب یہہ نکتہ صحیح اور درست ہے۔ تو پہر آپ کیون ابہی اس ہندو قوم کو آریہ فرماتے ہین۔ ابہی تو بقول آپکے بہی یہہ ملک ہندوستان اور اسکے باشندے ہندو نظر آتے ہین۔

دوم۔ علے العموم ہندوستانی آپکے بہائی بت پرست ہین اور آپکے مت کے منکر ہین بلکہ جین اور بدہ ہند کے باشندے۔ اس وید کے بہی منکر ہین۔ جسے آپ کلام الہی کہتے ہین۔ ہزارون توہمات مین آپکے برگزیدہ پہنسے ہوئے ہین بلکہ تمام قوم ابہی تک قدیم بزرگون کے نقش قدم پر چل رہی ہے۔ تعلیم یافتہ ہندو جماعت

لفظاً نہ سہی تو عملی طور پر وید کے خاصے منکر ہین - پس آپ غور کیجئے - یہہ ملک ان معنون کے موجب جو آپنے خود کئے ہین کیونکر ابھی **آریہ ورت** ہو سکتا ہے انصاف انصاف!!!

سوم - اگر اس ملک کے لوگ وید کے **مخالف** ہوتے تو غیر مذہب والے یہان بالکل حکومت نکر سکتے - کیونکہ آپ کا دعوے ہے "وید وکت ریتی سے ہمیشہ آرام ملتا ہے" - اور ظاہر ہے کہ رعایا بننے سے بڑہکر کوئی بے آرامی نہین - اور غیر ملک والون کے ماتحت رہنے سے بڑہکر کوئی ذلت و خواری نہین - اگر آپکے بزرگ دیانندی پنتھہ کے پیرو ہوتے تو بقول آپکے اس ذلت و خواری مین مبتلا ہوتے - یا یون کہا جاوے کہ یورپین بادشاہ وید وکت ریتی کے مطابق پوربلی جنم مین بزرگ آریہ تھے اس جنم مین اپنے نیک اعمال کا پہل بہوگ رہے ہین - اور چونکہ بھلائی کا نتیجہ بہی بہلائی ہوتا ہے اور باری تعالے دہوکہ باز نہین اسلئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس دولت اور نیکی کو اونکے لئے وبال نفرماوے گا یا ویدون کی دعائین جو صرف دشمنون کی تباہی - اور ہلاکت کیواسطے ہین سالہا سال سے بیکار ہوگئین بلکہ اولٹی پڑین - پس یا تو دعائین الہامی نہین یا آپکے قدیم آریون کے اعمال نہایت **خراب** تہے کہ انکو دنیوی عیش و آرام کے ساتھہ اصل ارج دہرم پر **ہدایت** نہوا - اصل یہہ ہے کہ آپنے "ہیئت مجموعی" کا لفظ جو مرزا صاحب کے کلام مین مندرج تہا نہین دیکہا - یا اسپر توجہ نہین کی ٭

یہی جواب درست ہو سکتا ہے

مکذب - "قران صرف اقتباس سابقہ کتب کا ہے"-

مصدق - اسکا مفصل جواب ہمنے ردنصارے مین دیا ہے - اور آگے بہی مختلف مقامات پر اسکا جواب دینگے ٭

پہر نمبر صفحہ ۲۰ مین ارقام فرمایا ہے "**لقمان** - اور **سکندر** کے قصص نے (دور از قیاس)

یونانیون کی تواریخون سے جلوہ دکھایا۔ سنئے صاحب!

قران نے لقمان کا قصہ جہان بیان کیا ہے۔ اس سورہ کا نام سورۂ لقمان ہے جو اکیسوین سپارہ مین موجود ہے۔ مہربانی کر کے وہ قصہ سنئے۔ آپکو اپنے انصاف اور نیک نیتی اور استعداد اور عربی دانی کا خود بخود پتا لگ جائیگا۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ۗ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ
وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝ وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ
يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ۝ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ
بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ
وَلِوَالِدَيْكَ ۭ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ۝ وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ
لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۙ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا ۡ وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ
مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ يٰبُنَيَّ
اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي
الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ۝ يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ
بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝
وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۝
وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ۭ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ

لہ ہمنے لقمان کو حکمت (اپنی پہچان) دی کہ تو اللہ کا شکر گذار ہو اسلئے کہ جو شکر گزار ہوا اسمین اسکا اپنا فائدہ ہے۔ اور جس نے کفران نعمت کیا وہ جان لے کہ اللہ غنی ہے تعریف کیا گیا۔ اور جب لقمان نے وعظ کرتے اپنے بیٹے سے کہا اے پیارے بیٹے اللہ کو شرک مت کر کیونکہ شرک بڑا بھاری ظلم ہے۔ ہمنے انسان کو والدین سے حسن سلوک کا حکم دیا ہے۔ اسکی ماں نے دکھہ پہ دکھہ سہکر اسے پیٹ مین رکھا۔ اور دو سال مین اسکا الگ ہونا ہوا۔ تو اب میرا اور اپنے والدین کا شکرگزار ہو۔ اور پھر آنا میری طرف ہے۔ اور اگر تیرے ماں باپ مجھسے شرک کرنے پر تجھے مجبور کرین جس سے تو بالکل نادان ہے تو ان کا کہا مت مان۔ اور دنیا مین انکے ساتھہ نیک سلوک سے

ان آیات کریمہ پر غور فرمائیے۔ اور داد دیجئے۔ نہ صرف داد بلکہ قبول فرمائیے۔ مین آپکو حق کیطرف بلاتا ہون اور بے انصافی کے سخت وبال سے آگاہ کرتا ہون۔ دیکھو!۔ مرنا ہے اور بہلائی اور برائی کا نتیجہ پانا ہے کیا یہہ دور از قیاس ہے؟۔ انصاف سے کہئے۔ بلکہ یہہ قصہ تمام بہلائیون کا مجموعی عطر ہے۔ ہان بت پرست ناشائستہ کج خلق آدمی اسکو دور از قیاس کہے تو ممکن ہے۔ رہا سکندر کا قصہ جسکو آپنے دور از قیاس لکہا ہے۔ مین راستی اور خیر خواہی سے عرض کرتا ہون۔ سکندر کا نام تمام قران کریم مین ہرگز موجود نہین۔ کسی صحیح حدیث مین رومی سکندر کا قصہ جناب خاتم الانبیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین فرمایا۔ پہر کہتا ہون ہرگز سکندر کا قصہ قرآن کریم مین نہین۔ پہر اس رومی سکندر کا جو مشرک اور بت پرست تہا۔ اور آخر کار شراب خوری مین ہلاک ہوا!۔ مجہے یقین ہے۔ کہ یہہ خیال آپکو قران کریم کے مطالعہ اور عربی دانے سے نہین ہوا! بلکہ اس موقع پر آپنے پادری صاحبان یا منشی اندرمن صاحب یا کسی اور صاحب کی خوشہ چینی فرمائی ہے آپنے ذوالقرنین کے قصہ کو جو قران مین موجود ہے۔ سکندر کا قصہ تجویز کیا۔ اور دہوکا کہایا۔ صاحب من وہ قصہ کتاب دانیال کے ایک مشکل مقام کی تفسیر ہے۔

سنئے

دانیال کی کتاب مین۔ جو بائبل کے مجموعہ مین ستائیسوین کتاب ہے۔ اسکے آٹہہ باب

---

۴ بقایا حاشیہ ص ۶۳ سنگت کہ اور میری جانب رجوع کرنیوالون کی راہ کے پیچھے چل پہر تم سب کا لوٹنا میری طرف ہی مین تمکو تمہارے عملون کی خبر دون گا۔ اے پیارے بیٹے اگر رائی کے ایک دانے کے برابر کوئی چیز کسی چٹان کے تلے ہو یا آسمانون مین یا زمین مین اللہ اسکو لے آویگا یقیناً اللہ لطیف و خبیر ہے۔ اے بیٹے نماز کی پابندی کر نیک باتون کا امر کر اور بُری سے روک اور مصیبتون پر صبر کر یقیناً یہہ بڑے حوصلہ کی بات ہے۔ اور لوگون پر اپنی گالین مت چمکا (گھمنڈ مت کر) اور زمین پر اترا کر مت چل یقیناً اللہ مغرور بڑائی جتانیوالے کو پیار نہین کرتا۔ اور اپنی چال مین میانہ روی اختیار کر اور اپنی آواز دہیمی کر (کڑک کر مت بول) کیونکہ بُری سے بُری آواز گدہے کی آواز ہے ؎

۴- آیت مین حضرت دانیال نبی کا مکاشفہ ہے- دانیال کی نبوت اور اُسکا مکاشفہ آپکے نزدیک کیسا ہی ہو اور کچھ ہی وقعت کیون نہ رکھے- الّا یہود اور عیسائیون مین جو قصۂ ذوالقرنین کے مسائل اور مجیب کے مخاطب تھے، یہہ مکاشفہ صحیح اور دانیال کی کتاب صحیح اور مسلم ہے اور اس مکاشفہ مین یہہ بات مندرج ہے-

تُب مینے اپنی آنکھہ اوٹھاکر نظر کی تو کیا دیکھتا ہون کہ ندی کے آگے ایک مینڈھا کھڑا ہے- جسکے دو سینگ تھے اور وہ دو سینگ اونچے تھے اور ایک دوسرے سے بڑا تھا"

پہر دانیال کو جبرائیل نے اُس مکاشفہ اور خواب کی تعبیر بتائی کہ مینڈھا جسے تو نے دیکھا کہ اسکے دو سینگ ہین سو وہ ماد اور فارس کی بادشاہت ہے دانیال (۸-۲۰) قران نے اسی بادشاہ کا تذکرہ کیا- اور نہایت راست اور صاف فرمایا ہے اسمین کوئی دور از قیاس بات مندرج نہین اب مین وہ سارا قصہ نقل کرتا ہون-

[1] یَسْئَلُوْنَكَ عَنْ ذِی الْقَرْنَیْنِ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَیْكُمْ مِنْهُ ذِكْرًا-

تفسیر دو سینگ والا وہی ماد- فارس کی بادشاہت جسکا ذکر دانیال ۸ باب ۴ مین ہے-

[2] اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِی الْاَرْضِ وَاٰتَیْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ سَبَبًا-

الارض کا ترجمہ مینے خاص زمین کیا ہے- جاننے والے تو اسکا سِرّ جانتے ہین مگر ہم کھولے دیتے ہین- کہ الف اور لام عربی لٹریچر مین خصوصیت کے معنے بہی دیتا ہے بلکہ عزرا نبی کی کتاب باب ۱- آیت ۲ سے جسکا ذکر آگے آتا ہے اور یہی قران کی

---

[1] - تجھسے ذوالقرنین (دو سینگ والے) کی بابت پوچھتے ہین تو کہہ مین ابہی اسکا قصہ تمہین سناتا ہون-

[2] - ہمنے زور دیا اسکو خاص زمین مین- اور دیا ہمنے اسکو ہر طرح کا سامان اور وہ تابع ہوا ایک سامان کا-

صداقت ظاہر ہوتی ہے +

حَتّٰىٓ[لہ] اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِىْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا

تفسیر یہ بادشاہ جو دانیال کے خواب مین دوسینگ کا مینڈھا دکھائی دیا اور فارس اور ماد کا حکمران ہوا- اسکا نام **خورس** ہے جب وہ بلاد شام اور شمالی غرب کو فتح کرچکا تو **بلیک سی** یا **بحر اسود** کا دوسرا سمندر اور اسکا کالا دلدل آگے آگیا- اتنے بڑے سمندر کا کنارہ کیقباد کو کہان نظر آسکتا تہا وہان اُسے سورج سمندر مین ڈوبتا دکھائی دیا- قران یہہ نہین فرماتا کہ فی الواقع سورج کالے پانی مین ڈوبتا تہا- بلکہ کہتا ہے کہ اُسنے یعنے **ذوالقرنین** نے سورج کو کالے پانی مین ڈوبتا پایا"- لفظ وجدہا **تغرب** پر غور کیجئے- جسکے معنے ہین پایا اُسنے اسکو کہ ڈوبتا ہے اور یہہ نہین کہا- وَكَانَ هناك تغرب الشمس کہ وہان واقعی سورج ڈوبتا تہا- یہہ ایسا نظارہ ہے جسے ہر ایک بحری سفر کرنے والے کی آنکھ نے دیکھا ہے کہ وسیع اور اتہاہ سمندر مین سورج اُسی مین سے نکلتا اور اُسی مین پہر ڈوبتا دکھائی دیتا ہے اسی قدرتی منظر کو جو **ذوالقرنین** کے پیش نظر واقع ہوا **قدرت** کی صحیح نقل یعنے **قران** نے بیان کیا- **کورس** یا **خورس** کا تسلط پچہم زمین پر ہوا- اول تو دانیال ۸ باب ۴ مین ہے- "مین نے اس مینڈھے کو دیکھا کہ پچہم اتر دکن کو سینگ مارتا ہے"- **دوم**- تواریخ ایران پر نظر ڈالو- اس واقعہ کے مفصل حالات اُس مین ملینگے+

لہ - یہانتک کہ جب وہ پچہم مین پہنچا اُسے ایسا معلوم ہوا کہ سورج دلدل کے چشمہ مین ڈوبتا ہے-

[1] قُلْنَا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ اِمَّا اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّا اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا ۔ قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُكْرًا ۔ فَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَاءَنِ الْحُسْنٰى وَسَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا

تفسیر۔ غرض ماد اور فارس کی سلطنت جب بلاد شام پر فتحیاب ہوئی۔ تو اسکے بادشاہ نے حسب وحی الٰہی اور الہام خداوندی وہان بدون کو سزا اور نیکون کو انعام دئے۔ اگر کسیکو یہود اور عیسائیون سے جو قصے کے مخاطب ہین اس کی نیکی اور بزرگی بلکہ ملہم ہونے مین کلام ہو تو وہ عزرا کی کتاب دیکہے۔ "شاہ فارس خورس یون فرماتا ہے۔ کہ خداوند آسمان کے خدا نے زمین کی سب مملکتین مجہے بخشین اور مجہے حکم کیا ہے" عزرا باب ۱۔ ۲۔ اس سے یہہ ظاہر ہے کہ حسب کتب مقدسہ وہ حکم الٰہی کا پابند اور مملکتون کا بادشاہ تہا۔

[2] ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا حَتّٰى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ لَمْ نَجْعَلْ لَهُمْ مِنْ دُوْنِهَا سِتْرًا كَذٰلِكَ وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا

تفسیر۔ جب خورس بلوچستان مین پہنچا تو وہان کے لوگ بے خانمان یا بے خبر جنگلی چہت آسمان اور بستر زمین تہا یہہ لوگ جب بالکل خانہ بدوش جنگلی تہے۔

[3] ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا حَتّٰى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا

---

[1] ہمنے کہا اے ذوالقرنین تو دو طرح کا برتاؤ کر یا سزا دے اور چاہے تو رحم کر یعنے سزا کے لائقون کو سزا اور رحم کے لائقون پر رحم کر۔ اُسنے کہا ظالمون کو ہم سزا دینگے پہر اپنے رب کے ہان جاکر اُن پر سخت عذاب ہوگا۔ پر مومن اور نیکوکار کے لئے نیک بدلہ ہے اور ہم بہی اُس سے حسن سلوک سے پیش آوینگے۔

[2] پہر وہ ساز سامان کرکے روانہ ہوا جب پورب مین پہنچا وہان سورج کے تلے ایسے لوگ پائے جن پر سورج کے سوا کسی چہت کا سایہ نہ تہا۔ ایسا ہی تہا اور ذوالقرنین کے لاؤلشکر کا حال ہم کو خوب معلوم ہے۔

[3] پہر سامان کیا اور وہ دو خاص پہاڑون کے درمیان پہنچا۔ اور ان پہاڑون کے ورے ایک ایسی قوم کو پایا جو بات سمجہنے مین کمزور تہی۔

لَا یَکَادُوْنَ یَفْقَهُوْنَ قَوْلًا۔

تفسیر۔ یہہ وہ مقام ہے جو ایران کے شمال مین **دربند** کرکے مشہور ہے اور اُسکے قریب ابتک **قبہ** نام ایک بستی اسی **کیقباد** خورس کے نام سے **قرآن** کی تصدیق کے لیئے موجود ہے۔

قَالُوْا[لہ]۔ یٰذَا الْقَرْنَیْنِ اِنَّ یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰٓى اَنْ تَجْعَلَ بَیْنَنَا وَبَیْنَهُمْ سَدًّا۔

تفسیر۔ یاجوج اور ماجوج کون ہین؟ غور کرو!۔ **روضۃ الصفا** کے خاتمہ پر لکھا ہے ”**اقلیم** چہارم مشرق سے شمال **چین** سے گذر کر **تبت** اور جبال کشمیر اور **بدخشان** کے شمال سے اور بلاد یاجوج اور ماجوج کے جنوب سے مغرب کو چلی جاتی ہے“ یہہ تو اقلیم چہارم کا قصہ مختصراً ختم ہوا۔ اب لیجیئے **اقلیم** ششم۔ اسکی بابت لکھا ہے ”بلاد یاجوج و ماجوج سے یہہ اقلیم ششم شمال مین ہے“۔ پس ہر عاقل اب اچھی طرح سمجھ سکتا ہے کہ بلاد یاجوج اور ماجوج اقلیم پنجم مین ہے۔ پس جیسے شاہنامہ مین لکھا ہے کہ باختر کے شمال مین یعنے بخارا کی جانب یاجوج ماجوج کا مسکن ہے بالکل ٹھیک ہے۔ **غیاث اللغات** مین جس سے **مکذب** نے تفصیل مذاہب اسلام کے لیئے کئی ورق نقل کیئے ہین۔ یہہ مضمون صاف لکھا ہے۔ اور **تفسیر** بیضاوی مین لکھا ہے ”وہاں آذربائیکان اور آرمینہ کے ذوالقرنین نے تیس میل کی دیوار بنائی تھی“۔ اور **تفسیر** معالم مین **سُدّی** اور **قتادہ** سے روایت ہے کہ ترک کو ترک اسواسطے

لہ۔ اُنہون نے عرض کیا اے ذوالقرنین یاجوج و ماجوج ہمارے ملک مین آکر فساد کرتے ہین۔ ہم تجھہ کو روپیہ دیتے جو تو انکے اور ہمارے درمیان ایک دیوار کھینچ دیوے۔

کہتے ہین کہ ذوالقرنین نے یاجوج اور ماجوج کے بائیس قبیلون مین سے اُنکو چھوڑکر باقی قومون کے حملون کی روک کیواسطے دیوار بنائی تہی - اور ضحاک سے روایت کیا ہے "یاجوج ماجوج ترکون کی قوم سے ہین - یہہ کچھہ تذکرہ ایشیائی عام اور مشہور کتابون کا تہا جنہین کسی الہامی کتاب سے استدلال نہین کیا - اب سُنئے حزقیلؑ کے ۳۸ باب مین لکھا ہے (یہہ کتاب بائبل کے مجموعہ مین دانیال سے پہلے ہے) اے جوج روس اور مشک (اسکو) "اور طوبال کے سردار مین تیرا مخالف ہون اور مین تجہے پہرا دونگا اور تیرے منہہ مین ہنسیان ماردونگا" ۳ و ۴ - اور اسی باب کی آیت اول و دوم مین ہے - "اے آدمزاد تو جوج کے مقابلے مین جوماج کی سرزمین مین بستا ہے - اور روس اور مسک اور طوبال کا سردار ہے منہہ کر اور اُسکے برخلاف نبوت کر" - اس سے ناظرین یقین کرینگے کہ روس بے ریب یاجوج ہے گویا جوج کی اور قومین ہی ہون - یاجوج کی تحقیق ختم ہوئی - اب ماجوج کا حال سنئے - حزقیل کے ۳۹ باب ۵ و ۶ آیت مین ہے - "اور مین ماجوج پر اور انپر جو جزیرون پر بے پروائی سے سکونت کرتے ہین ایک آگ بہیجونگا -

اُس زمانے مین ایسی دیوارون سے حملون کی روک ہوجاتی تہی - دیکھو چین کی دیوار ایسے حملون اور یاجوجی قومون کی روک کیواسطے اہل چین نے بنائی تہی اور اُنکے لئے اُسوقت کی حالت کے مناسب مفید اور کارگر ہوئی:

قَالَ مَا مَكَّنِّي فِيهِ رَبِّي خَيْرٌ فَأَعِينُونِي بِقُوَّةٍ أَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا

ل - کہا جو قدرت میرے رب نے مجھے دی ہے وہی بہتر ہے - تو تم مجھے صرف اپنے زور سے مدد دو مین تم مین اور ان مین ایک موٹی دیوار بنا دونگا تم میرے پاس لوہے کے ٹکڑے لے آؤ - آخر جب اُس نے دونو پہاڑون مین برابر کردیا کہا دہونکو - آخر جب اُسکو گرم آگ سا کردیا بولا میرے پاس لے آؤ مین اس پر پگہلا ہوا تانبا ڈالون - پہر ان سے نہو سکا کہ اُس سے پہاند جاسکین اور نہ بن پڑا کہ اس مین چہید کرسکین -

جو شہر پناہ مین نہین رکھتے اور بغیر اڑبنگون اور پہاٹکون کے رہتے ہین حملہ کرون گا تاکہ تو لوٹے اور مال کو چھین لے اور تو اپنا ہاتھ ان ویرانون پر جو اب بسے ہین اور ان لوگون پر جو ساری قومون سے فراہم ہوئے (دیکھو اہل مکہ و مدینہ) جنھون نے مال اور مویشی حاصل کئے۔ اور جو زمین کی ناف پر بستے ہین (ہمارے وہ پادری صاحبان جو کہ مکہ کو زمین کی ناف کہنے سے ہنستے ہین یہان ذرا انصاف کرین) چلاوے۔ اور سبا۔ دوان اور ترسیس کے سوداگر اور ان کے سارے شیر ببر تجھے کہین گے۔ کیا تو غارت کرنے آیا؟'' حزقیل ۳۸۔ باب ۱۰۔ ۱۳۔

ہمنے یہہ واقعات اِسلئے لکھے ہین اور یہہ تذکرہ صرف اسی واسطے کیا ہے کہ الہام کی قدر نکرنے والے کچھ کچھ تو اِن زبردست پیشین گوئیون کی صداقت کا لحاظ کرکے الہامی کتابون کی بےادبیون سے باز آوین اور غور کرین کہ یاجوج کے باہمی فساد کا کب اور کس حالت اور کس زمانے مین ذکر کیا گیا جسکا ظہور آج آنکھ سے مشاہدہ کر رہے ہین! ۔ یاجوج اور ماجوج دونون قومون کی نسبت بعض مصنفون نے یہہ بھی لکھا ہے کہ وہ دراز گوش ہین''۔ اِس فقرہ کے سمجھنے مین بہت لوگون نے جو مقدس کتابون کی طرز کلام سے بالکل ناآشنا ہین۔ کئے غلط نتیجے نکالے ہین مگر وہ یاد رکھین کہ دراز گوش گدہے کو کہتے ہین اور جو آدمی علم کے مطابق عمل نکرے اسے بھی الہامی زبان مین گدہے سے تشبیہ دی گئی ہے۔ دیکھو [۱] قرآن مین آیا ہے۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا۔

---

[۱] ان لوگون کی مثال جن پر توریت اُٹھوائی گئی پھر اُنہون نے اُسکو نہ اٹھایا گدہے کی مثال ہے جس پر کتابین لدی ہین۔

اور ظاہر ہے کہ رُوس اور انگریز۔ جرمن اور ڈنمارک والے الٰہیات کے سچے علوم اور روحانی برکات سے بالکل محروم ہین علم الٰہیات اُنکا نہایت کمزور ہے۔ اور مجھے پختہ یقین ہے۔ کہ ہمارے علمی مذاق والے آریہ بھی اِس کے ماننے سے انکار نہین کرسکین گے ؀

تکذیب صفحہ ۱۲ مین

مکذب صاحب ! مرزا صاحب کا قول نقل کرتے ہین۔ ”پہلا اصول اس فرقہ آریہ کا یہہ ہے پرمیشور روحون اور اجسام کا خالق نہین۔ بلکہ یہہ سب چیزین پرمیشور کی طرح قدیم اور انادی ہین“۔ اور پھر اسکے جواب مین فرماتے ہین ”آریون کا یہہ پہلا اصول نہین ہے بلکہ آریون کا پہلا اصول اور ہی ہے“!

مصدق۔ گبھرائی نہین اپنی کتاب تکذیب ہی کے صفحہ ۶۳ پر نظر فرمائیے ”سنسار مین جتنے مذاہب ہین عقل کو صندوق مین بند کر قفل لگانا اپنا پہلا اصول جانتے ہین ان مذاہب مین فسٹ نمبر دین محمدیؐ ہے“۔ غور کیجئے! **تمام مذاہب** پر اپنے یہہ الزام جڑ دیا ہے کہ عقل کو صندوق مین بند کر قفل لگانا انکا پہلا اصول ہے۔ اور اس معاملہ مین محمدیؐ مذہب کو فسٹ نمبر قرار دیا ہے حالانکہ عقل کو بند کرنا اور اس سے کام نہ لینا کسی مذہب کا پہلا اصول نہین!!!۔ اسلامیون کا پہلا اصول اگر آپکو معلوم نہین تو ایک مسلمان بچہ سے پوچھ لیجیئے۔ وہ بھی یہی کہیگا۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یعنے کوئی پرستش کے لائق نہین بجز ایک معبود حق کے عیسائیون اور یہودیون سے پوچھئے وہ بھی یہی کہین گے اور اپنا پہلا اصول یہی بتائینگے کہ ”خدا کو تو سارے دل ساری جان اور ساری قوت سے پیار کر“۔ یہی شریعت کا پہلا اور بڑا حکم ہے۔ (دیکھو متی ۲۲-۳۷ و لوقا ۱۰-۲۷- استثنا ۶-۵-۱۰-۱۲ و ۱۱-۱۳

سوچیئے توسہی آپ اس الزام کا کیا جواب دے سکتے ہین جو اسکا جواب تحریر کرین وہی مرزا صاحب کیطرفسے یقین کرین۔

مرزا صاحب نے جو فرمایا اُنکا منشا یہہ ہے کہ پہلا اصول جسپر اُن کو آریہ سے مخالفت ہے یہی پہلی اصل ہے جسے خود آپ نے بھی مان ایا ہے چنانچہ آپنے عین موقع انکار پر صفحہ ۲۲ سے ۲۶ تک ارواح کے غیر مخلوق اور مادہ عالم کی انادی ازلی ہونیکے دلائل شروع کردئے!۔ باری تعالے کے خالق ارواح ہونے سے انکار کر گئے!۔

تکذیب صفحہ ۲۲ مین

مکذب۔ آریہ محمدی لوگون کی طرح پانچہزار یا چھہ ہزار سال سے خالق۔ رازق مالک۔ رحیم عادل اور قادر مطلق نہین مانتے‘‘

مصدق۔ تمام قران کریم اور حدیث نبی رؤف الرحیم مین سے یہہ بات نکال دیجئے۔ کہان اسلام نے کہا ہے؟ کہ خدا پانچ چھہ ہزار سال سے خالق رازق۔ مالک۔ رحیم۔ عادل اور قادر مطلق ہے۔ خدا کیواسطے کچھہ تو خوف الٰہی کو دل مین جگہہ دو! عدالت الٰہی کا دھیان کرو! صرف نیشلٹی اور صرف دنیوی پالسی کس کام آویگی باری تعالی عالم الغیب اور انتریامی اور عادل ہے علیم بذات الصدور ہے۔ راستی پر اپنے فضل سے آرام کا داتا ہے۔ مسلمان تو اللہ تعالے کو ہمیشہ سے خالق رازق مالک عادل رحیم قادر یقین کرتے ہین بلکہ ایک جم غفیر مسلمانون کا عینیت صفات کا قائل ہے جسسے صاف عیان ہے کہ صفات اپنے موصوف سے علیحدہ نہین ہوسکتین۔ گو راقم عینیت صفات کا قائل نہین۔ مگر یہہ اعتقاد رکھتا ہے کہ اللہ تعالے اپنی صفات سے کبھی خالی نہین ہوسکتا بلکہ کوئی موصوف کسی وقت اپنے لازم

صفات سے خالی نہین ہوسکتا- اگر اللہ تعالے کا خالق رازق ہونا بلحاظ انسانی پیدائیش کے آپ لیتے ہین تو بتائیے مرنے کے وقت انسان کہان ہوتے ہین جبکا وہ خالق رازق ہوتا ہے ⁘

ہم زیادہ بحث نہین کرتے- پانچ چھ ہزار برس سے کل مخلوق کی پیدائیش کا زمانہ بلکہ انسانی پیدائیش کا زمانہ قرآن کریم یا حدیث نبی رحیم سے نکال دیجئے پس اسی پر فیصلہ ہے- تعجب ہے- کہ آپ نے خود صفحہ ۲۳ مین ارقام فرمایا ہے- "یہہ امر مسلم فریقین ہے کہ پرمیشور اور اسکی صفات اور علم اور ارادہ قدیم ہین اسواسطے اسپر بحث کی ضرورت نہین"- پھر مین کہتا ہون- اگر یہہ بات مسلم فریقین ہے تو آپ نے صفحہ ۲۲ مین کس بنا پر اسلام کو الزام لگایا کہ محمدی پانچہزار سال سے اللہ تعالے کو خالق رازق جانتے ہین!- غرض اسلام تو اللہ تعالے کی اتنی مخلوق کا قائل ہے- جو حد و شمار سے باہر ہے- دیکھو قرآن کریم مین صاف موجود ہے

آریہ آرادہ

[1] وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ- وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ

اور اسلامیون کی مسلم الثبوت اور اعلے درجہ کی کتاب صحیح بخاری مین كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا کے یہہ معنے لکھے ہین-

کتاب التفسیر سورہ حم سجدہ

[2] لَمْ يَزَلْ كَذٰلِكَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُرِدْ شَيْئًا اِلَّا اَصَابَ بِهِ الَّذِيْ اَرَادَ-

منشی لیکھرام صاحب ویانندی مسافر یا انکے کسی معین شرما صاحب یا کسی اور ورما صاحب نے ارواح اور مادہ عالم کے قدم اور مادہ اور ارواح کے غیر مخلوق ہونے پر تکذیب براہین مین کئی صفحہ لکھے ہین اور ایسی نئی (اقلیدس) ایجاد کی ہے کہ

---

[1] - تیرے رب کے لشکرون کو سواے اسکے کوئی نہین جانتا اسکے کسیقدر علم کا بھی احاطہ نہین کرسکتے-

[2] - یعنی اللہ تعالی ہمیشہ ایسا ہی ہے بیشک اللہ تعالے جب ارادہ کرتا ہے وہ کام ہو ہی جاتا ہے- (بخاری تفسیر سورہ حم سجدہ-

مفقود رسالہ کی پوری تلافی کردی ہے اور ثابت کر دیا ہے کہ واقعی ہندوستان علوم قدیمہ کا مخزن ہے حسب طرز اقلیدس کے قبل دعاوے اور دلائل کے علوم متعارفہ قایم کئے ہین اس سے پہلے تو مین نے سنا ہوا تہا کہ علوم متعارفہ وہ علوم ہوتے ہین جو عرفا مانے ہوئے اور علے العموم مسلم ہون مگر مکذبین کے علوم متعارفہ مانند انکے اور انکے بہت سے کامون کے نرالے اور بس ایجاد بندہ ہی ہین۔ کیونکہ یہہ علوم متعارفہ نہ سب کے سب عرفا مسلم ہین اور نہ علے العموم عقول سلیمہ کے نزدیک معتبر ہین اور پسند ہین۔ بلکہ بجز دو تین علوم کے اکثر **غلط** اور اکثر نہایت **مہمل** اور سخیم ہین اور ہرگز معہود اظہار حق کے لئے کافی نہین ہوسکتے۔ **خاکسار** نے صرف بغرض اظہار حق انکو مع اپنی کلام کے بیان کیا ہے۔ **پہلا علم**۔ ”جو چیز جہان ہوتی ہے وہی وہان سے برآمد ہوتی ہے“ **دوسرا علم** ”جو چیز جہان نہین ہوتی وہ وہان سے برآمد ہی نہین“۔

مصدق مین کہتا ہون یہان اتنا یاد رہے۔ تمام **ارواح** اور سارے اشیاء جو ظاہری وجود مین آئین اور آتی ہین اور آوین گی ہمیشہ سے اللہ تعالے کے **علم** مین موجود ہین اور موجود رہینگی۔ اللہ تعالے **علیم** اور **خبیر** موجود ہے اور اسکا علم جو اسکی **صفت** ہے وہ بہی **موجود**۔ **اللہ تعالے** کے سچے اور واقعی ست گیان ست ودّیا **حقیقی علم** کے مطابق اسکی کامل قدرت سے وہ اشیاء جو الٰہی علم مین موجود ہین اور موجود تہین حسب اسی **تقدیم**۔ تاخیر اور ترتیب کے خارجی وجود پاکر **موجود** کہلاتے ہین جو اللہ تعالے کے علم مین پہلے تہی۔ **جو چیز** اللہ تعالے کے علم مین موجود ہے وہی علمی وجود سے برآمد ہوتی ہے۔ اور جو چیز وہان موجود **نہین** ہوتی وہ ہرگز ہرگز برآمد ہی نہین ہوتی۔ اللہ تعالے تمام سموات اور زمین کا **خالق** اور **نور** ہے۔

وہی تمام سرشٹی اور مخلوق کا پرکاشک ہے۔ عدم محض نہ کسی چیز کا خالق اور نہ کسی چیز کا مادہ اور نہ کسی شئی کا جزو نہ عدم محض کوئی مخلوق ہے۔ ساری مخلوق اللہ تعالے کے علم مین موجود تھی معدوم محض نہ تھی۔ علمی وجود کے بعد مخلوق کو اپنے خالق سے بتدریج خارجی وجود عطا ہوتا ہے۔ جیسے بقول دیانندجی پنتھ کے پرلے کیوقت اُس سرشٹی سے پہلے جو اِس پرلے خاص کے بعد ہوگی وید صرف اللہ تعالے کے علم مین موجود رہتے ہین۔ پہر جب مرکب سرشٹی یعنے مخلوق پیدا ہوتی ہے اور اگنی۔ وایو۔ سورج اور انگرہ ملہمان وید (بقول تسلیم کنندگان وید) کو خدا تعالے نے وجود عطا فرمایا وہ وید علم الٰہی کے مطابق اِن چارون رشیون کے گیان مین ظاہر ہوئے اور انہین کے ذریعہ آج معتقدان وید کے پاس موجود ہین۔ لیکن اِن ویدون کے باری تعالے کے علم کے ورا موجود ہونے نے اس علیم وخبیر ذات کو ویدون سے بے علم نہین کیا بلکہ اسوقت بہی وید علم الٰہی مین ایسے ہی موجود ہین جیسے پہلے تہے۔ اور مخلوق کے پاس بہی موجود ہین۔ ایسا ہی یعنے ویدون کی طرح ساری مخلوق کا حال ہے جو کبھی صرف علم مین ہے اور کبھی علم اور خارجی وجود دونون مین موجود ہوتی ہے +

تیسرا اور چوتھا علم۔ "جو کل مین ہوتا ہے وہ جزو مین ہوتا ہے جو کل مین نہین وہ جزو مین بہی ناممکن ہے"!

مصدق۔ یہہ دونون علوم متعارفہ نہین بلکہ محض خیالی اور سراسر غلط اعتقادات ہین!۔ کیونکہ اِن علوم مین یہہ تفصیل نہین کی کہ کون کل مراد ہے؟۔ یا بسیط یا مرکب۔ مجرد یا غیر مجرد نانا پرکار کے قوے رکہنے والا۔ اور انواع واقسام قوے کا جامع کل یا ایک قوت کا منشا؟۔

مکذب نے کچھ تذکرہ اور تفصیل نہین کی - بلکہ دوسرے دعوے کی دلیل سے معلوم ہوتا ہے کہ جزو سے بھی اُسنے ہر ایک جزو مراد لی ہے - کیونکہ وہان کہا ہے - "اگر ازواج خدا کے ٹکڑے ہین تو ہر ایک زوج خدا ٹھہرتی ہے" - اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ مکذب کا خیال ہے کہ جو کل مین ہے وہ ہر ہر جزو مین ضرور ہوتا ہے - صاف غور سے کہہ سکتا ہے کہ یہ قول غلط ہے - کیونکہ ہم ایک ایسا کل فرض کرتے ہین جو چار اجزا بسیط سے بنا ہے اس کل مین یہ بات موجود ہے - کہ اُسے ہم کہتے ہین کہ یہ مرکب ہے - اسمین چار قسم کی چیزین موجود ہین - مگر اسکے اجزا مین یہ بات موجود نہین - اور ایسے کل اور مرکب کے اجزا کی نسبت ہم نہین کہہ سکتے اِس مرکب کا ہر ایک جزو بھی چار قسم کے اجزا سے مرکب ہے - ایسا ہی بالعکس یعنے چوتھا علم آپ کے علوم متعارفہ سے بھی علے الاطلاق صحیح نہین "کہ جو کل مین نہین جزو مین بھی نہین" ایک بڑا موٹا رسن فرض کرو جو کتنی تارون سے بنایا گیا ہو - اور وہ موٹا رسن ایک کمزور آدمی کو دو اور اُسے کہو کہ اسے ہاتھ سے کھینچکر توڑ ڈالے - ممکن نہین کہ وہ کمزور اس موٹے رسن کو توڑ سکے - اب رسن کی ایک باریک تار کو جو اُسکی جزو ہے الگ کر لو اور اُسی کمزور کو جیسے پہلے کہا تھا کہو کہ اُس تار کو توڑ ڈالے - تو یقیناً وہ کمزور توڑ دیگا - اب دیکھو وہ چیز (شکست) جو کل مین نہ تھی جزو مین پائی گئی - اور وہ ٹوٹنا جو کل مین ممکن نہ تھا اسی کل کی ہر ایک جزو مین موجود ہے - ہان بعض صورتون مین یہ آپکا دعوی صحیح ہو سکتا ہے - مگر چونکہ آپنے کوئی تحدید و تفصیل نہین کی - اسلئے ہم کہہ سکتے ہین کہ آپکا یہ علم متعارفہ اپنے عموم اور اطلاق مین صحیح نہین - اور نہ مبرہن ہے :-

پانچوان علم - "مقدار معین کے برابر حصے کئے جاوین تو وہ آپسمین برابر ہونگے" **چھٹا** - اگر کسی وزن یا پیمانہ مقررہ سے کئی چیزین یکسان تولی جاوین تو وہ سب وزن مین برابر ہونگے"

بلکہ علم کیمسٹری نے تو یہ
بتایا ہے کہ بعض کیمیاوی مرکب جب بنائے جاتے ہیں
تو وہ ایک نئی چیز پیدا ہوتی ہے - مثلاً تیزاب اور
[illegible] ۱۷ پیدا ہو جاتا ہے -

مصدق- جیسے علم مین اگر اتنا اور بڑھا دیا جاوے- "یا ناپے جاوین"! پہر وزن یا پیمانہ مین برابر ہونگے"- تو دونون علوم صحیح ہین-

ساتوان علم "اجتماع ضدین باطل ہے"- یہہ دعوے بہی **علی العموم** صحیح نہین- آپنے ایک جگہہ لکہا ہے- "آدمی مختار اور آزاد ہے"- یعنے انسان بطور آپکے- "آزاد مختار اور غیر آزاد ہے"- سبحان اللہ کیسا مجمع اضداد ہے چہت کے نیچے لٹکا ہوا جہاڑ چہت سے نیچے اور ہمسے وہی جہاڑ اونچا ہے ہم اس جہاڑ کو اونچا اور نیچا مجمع اضداد کہہ سکتے ہین امتناع اجتماع اضداد کے لیے کئی شرطین ہین بدون ان شرائط کے اجتماع ضدین باطل نہین دیکہو علم بحث تضاد

آٹہوان علم- قایم کی سب ذاتی صفات قدیم ہوتے ہین"

مصدق- یہان اتنا یاد رہے- عربی مین قدیم پرانے کو کہتے ہین؟- قرآن کریم مین خشک شاخ کو قدیم کہا ہے-

كَ[1]الْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ- اور اِنَّكَ[2] لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ-

خدا کا نام یا صفت بہ لفظ **قدیم** قرآن اور حدیث مین مذکور **نہین**- اور یہہ بہی یاد رہے کہ قدیم کی ذاتی صفات اگرچہ قدیم ہوتے ہین الا اگر وہ قدیم اپنے بعض ذاتی صفات سے کام لینے مین **بااختیار** ہے- اور اپنے منشا اور ارادہ سے کام کرنیوالا ہے- اور کسیکا اسیر جبر و اکراہ نہین تو ایسے قدیم سے یہہ بات ممکن ہو گی کہ جب **چاہے** اپنے ان صفات سے کام لے- اور جب چاہے **نہ لے**- فرض کرو ہم گویائی کی ایک ایسی صفت رکہتے ہین جس سے ہم بااختیار کام لے سکتے ہین- اگر ہم **قدیم** ہون تو یہہ بات ممکن ہے کہ جب

---

[1] سوکہی ٹہنی کی مانند-

[2] تو اسی اپنی پرانی دیوانگی مین ہے-

ہم چاہین اس گویائی سے کام لین اور جب چاہین نہ لین جب ہمنے اس گویائی سے کام نہ لیا تو ایک وقت ہمارے اس سے کام نہ لینے سے ہماری صفت گویائی پر کوئی نقص عاید نہوگا اور یہہ نہ کہا جائیگا کہ ہم مین صفت گویائی ہی نہین - اسیطرح وید مثلاً آریہ کے نزدیک خدا کا کلام ہے جو اُس نے چار آدمیون کو سرشٹی کے ابتدا مین سکہلایا - اب بعد اس زمانے کے وہ **خدا** متکلم بہ وید کسی آریہ یا آریہ ورتی سے بات نہین کرتا ! - اور نہ اب کسی کے گیان مین اپنا کوئی اور کلام القا پر کاش کرتا ہے بلکہ سوائے وید کے اُسنے ہی کوئی کلام ہی نہین کیا ! - اور نہ کسی ملک مین سوائے آریہ ورت کے اُسنے کسیکو اپنے مکالمہ اور مخاطبہ سے سرفراز فرمایا ! - پس باوجود ایسی خاموشی اور ترک کلام کے آریہ کے نزدیک خدا کی صفت تکلم مین کوئی نقص تسلیم نہین کیا جاتا - باانیکہ حسب اعتقاد آریہ اللہ تعالے سوائے ویدک سنسکرت اور چار وید کے نہ کبھی کچھ بولا ! - اور نہ کبھی کچھ بولیگا ! - پہر بہی ہر قسم کی زبان مین کلام کرنیکا سرب شکتی مان اور قادر مطلق ہے ! - جب صرف وید والی بانی مین کلام کرسکتا ہے اور اسکی **صفت** کلام **صفت** قدرت و زباندانی مین اسسے کوئی نقص نہین آتا بلکہ وہ ہر طرح پوتر قدوس ہے اور متکلم رہتا ہے تو اگر انسان مخلوق اور موجود ہوا اور باری تعالے کو بہر بہی خالق رازق کہین تو کیا حرج ہے - کیا اسکا **خالق رازق علیم** ہونا انسانی ہستی پر موقوف ہے؟ ہرگز نہین ہرگز نہین ! ! ! - علاوہ برین - ذاتی صفات کے دو معنے ہوتے ہین - ایک لوازم ذات یعنے ایسی صفات جو ذات سے کبہی الگ نہین ہوئین - اور دوسری وہ صفات جو ذات مین موجود ہوتی ہین - قدیم کے وہ ذاتی صفات جو قسم اول سے ہین بے ریب **قدیم** ہین - مگر دوسری قسم کی صفات کا قدیم ہونا ضروری نہین - مثلاً پنڈت لیکھرام مکذب کی روح حسب اعتقاد

غالباً عارضی
صفات مراد ہیں
کہ نواں علم
بواب سی فرمائیے

لیکہرام کے قدیم ہے۔ پر اُسکی روح کو پنڈت کے جسم سے جو تعلق ہے وہ بالکل جدید ہے۔ گو یہہ تعلق اسکی روح کی ذات کو ہے اور اس وقت یہہ تعلق خاص اور بالفعل اسکی قدیم روح کی صفت ہے۔ مگر یہہ صفت قدیم نہین بلکہ حادث اور غیر قدیم ہے۔ کیونکہ یہہ تعلق ایک قسم کی سزا ہے اور آواگون کی بنیاد جسکو مکذب نے تکذیب صفحہ نمبر ا کتاب مین بر اتجویز فرمایا ہے۔ اور ممکن ہے بلکہ یقینی ہے کہ مہان پرلے کے وقت یہہ صفت روح مین بالفعل موجود نہ تھی۔ اور نہ پہر اور پرلے کے وقت یہہ صفت روح مین موجود رہیگی۔

نوان علم ۔ "صفت موصوف سے جدا نہین ہوتی"۔

مصدق ۔ یہہ بہی اپنے عموم اور اطلاق مین درست نہین۔ کیونکہ صفات دو قسم کی ہوتی ہین ایک لوازم ذات اور دوسری صفات عرضیہ قسم اول کا جدا ہونا بے شک محال ہے۔ مگر قسم ثانی کا جدا ہونا ممکن ہے اور وہ صفات موصوف سے جدا ہو جاتی ہین۔ مثلاً سفید چیز کی صفت ہے سفید ہونا جب اس سفید چیز پر سیاہی پہیر دیجاوے تو اس سفید چیز کو صفت سیاہ کا موصوف کہینگے حالانکہ وہ چیز صفت سے سفید متصف تہی۔ ایک وقت وہ چیز صفت سفید سے موجود تہی جب وہ صفت موصوف سے جدا ہوئی تو پہر وہ موصوف سیاہی سے متصف ہوا۔

مکذب کو لازم تہا کہ تفصیل فرماتے۔ بدون تفصیل کے یہہ علم غلط ہے بلکہ بیان کرنا واجب تہا کہ کس قسم کی صفات موصوف سے جدا نہین ہوتی۔ اور جدائی صفات کے کیا معنے ہین ؟ غور کرو! مین ایک متکلم بالفعل انسان ہون اور تکلم بالفعل میری صفت ہے جس وقت چپ ہونگا اوسوقت کوئی بہی مجہے متکلم بالفعل سے موصوف نکریگا۔ جب کلام کرونگا پہر متکلم بالفعل ہو جاؤنگا۔ دیکہیے تکلم بالفعل کی صفت کبہی

مجھ مین موجود ہوتی ہے اور کبھی مجھسے جدا ہوتی ہے۔ پس صفت موصوف سے جدا ہوگئی۔ اور مکذب کا قاعدہ غلط۔ ثابت ہوگیا۔ غرض یہہ جملہ کہ "صفت موصوف سے الگ نہین ہوتی" بدون کسی تفصیل کے اپنے عموم پر صحیح نہین ہوسکتا۔

دسوان علم۔ "علم معلوم کے بغیر نہین ہوتا۔"

مصدق۔ یہہ علم بھی آپکے علوم متعارفہ سے تفصیل کا محتاج ہے۔ کیونکہ ہر ایک معلوم کا علم بے ریب معلوم کے وجود کا محتاج ہے۔ الا کبھی اس معلوم کا وجود صرف علم مین ہی ہوتا ہے۔ اور کبھی باوجود وجود علمی کے معلوم کو خارجی وجود بھی لاحق ہوتا ہے۔ دیکھو وید مہان پرلے کیوقت بقول تمہارے صرف علمی وجود رکھتے تھے اور صرف باری تعالے کے علم مین موجود تھے۔ اور اب اسوقت باوجود وجود علمی کے جو علم الٰہی کے باعث ہے ایک اور وجود بھی رکھتے ہین مثلاً ان آریون کے گیانون مین بھی ان کا وجود ہے۔ یا سرشٹی کی ابتدا مین۔ اگنی۔ وائیو۔ سورج۔ انگرہ کی گیان مین اور باری تعالے کے گیان مین بھی ان کا وجود تھا۔ غرض وید دونون جگہہ موجود تھے۔ یہہ نہین کہ ابتدا باری تعالے کے علم مین تھے۔ اور جب باری تعالے نے اُن چار رشیون کو سکھلایا اور اُنکے گیان مین ویدون کو پرکاش کیا تب خود جاہل ہوگیا اسیطرح الٰہی معلوم جو الٰہی علم مین موجود ہوتا ہے جب خارجی وجود سے موجود ہو جاوے۔ علمی وجود سے اُسکا معدوم ہو جانا ممکن نہین ہان خارجی وجود سے پہلے صرف وہ معلوم علمی وجود سے موجود تھا۔ پھر جب سے خارجی وجود عطا ہوا تو دونون وجودون سے موجود ہے +

سیطرح
اپنی قدرت
سے قدرت
[illegible] تا ہے
ے سب کی
جاتا ہے

گیارہوان علم۔ "جو پیدا نہین ہوا وہ نہین مرے گا" "اور جو پیدا ہوا ہے وہی مریگا"

مصدق۔ یہہ علم علوم متعارفہ مین سے دو جملون پر منقسم ہے۔ اِس علم کا دوسرا جملہ

مکذب نے یا توکسی اپنے معمولی خیال پر لکھدیا ہے۔ کیونکہ مکذب اور اُن کے سماجیون کا خیال ہے جو پیدا ہوا وہ ضرور مریگا۔ اور مانتے ہین کہ ہر حادث کو فنا ضروری ہے۔ اگرچہ اس جملے کے الفاظ سے یہہ مضمون نہین نکلتا۔ کیونکہ اس جملے مین ضرورت کا لفظ موجود نہین۔ الا مکذب کی روش سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہی معنے لئے ہین یا اس معہود فی الذہن جملے کا یہہ منشا ہے کہ فنا اُسے ہی ہے جسکو وجود ملا اور جو پیدا ہو تو بات سچ ہے یعنے اگر فنا طاری ہوئی تو اُسی حادث پر ہی طاری ہوگی جسکا وجود کہین سے آیا اور اگر پہلے معنے لئے ہین کہ جو چیز پیدا ہوئی آو جسکو وجود ملا وہ ضرور فنا ہوگی۔ تو اول تو یہہ جملہ اس مضمون کا مثبت نہین۔ دوم اس معنے پر یہہ جملہ غور کے قابل ہے۔ بلکہ اپنے عموم پر غلط ہے۔ اسلئے کہ فنا کے معنے اگر بالکل معدوم ہوجانیکے لین تو جملہ قابل! برہان اور ثبوت طلب ہے۔ کیونکہ ممکن اور محتمل ہے کہ خالق کسی مخلوق چیز کو خارج مین بالکل معدوم نہ کرے۔ کون امر اس احتمال کو روک سکتا ہے؟۔ پس ہر ایک جو پیدا ہوا وہ ضرور نہ مرا!۔ مثلاً اجسام کی نسبت ہم کہتے ہین کہ وہ مرکب اور مخلوق ہین۔ اور مرکب کو تغیر ہوتا رہتا ہے۔ اس طرح اجسام کو تغیر ہوتا رہیگا کلی فنا علی العموم اُنپر طاری نہوگی بلکہ ممکن ہے کہ اللہ تعالے کسی چیز کو پیدا کرکے فنا نہ کرے حتی کہ اسمین تغیر بھی جگہ نہ پاے ہان موت اگر ایک خاص تغیر ہے جو مخلوق پر آنیوالا ہے جیسے قران کریم مین ہے۔

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ۔ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ

تو ممکن ہے کہ مکذب کی بات کچھ بن جاوے البتہ جنت مین پہنچ جانے والے تنزل کا تغیر نہ پاوینگے۔ انکا تغیر ترقی کی طرف ہوگا اسواسطے باری وعدہ فرماتا ہے۔ وَلَدَيْنَا[1] مَزِيْدٌ

---

[1] ہمارے ہان تو ترقی ہی ترقی ہے۔

کیمسٹری والون کا یہہ اصول کہ مرکب ایک حالت پر نہین رہتا بے شک صحیح معلوم ہوتا ہے۔

مکذب کا دعوے۔ (۱) "پرمیشور قدیم ہے اور اسکی سب صفات۔ علم اور ارادہ قدیم ہین" (۲) "اُسواسطے اگر روحین انادی نہ مانی جاوین تو خدا کی صفات زائل ہوتی ہین۔ اسپر دلیل یہہ ہے"۔ (۳) "چونکہ یہہ امر مسلم فریقین ہے کہ پرمیشور اور اسکی سب صفات۔ علم اور ارادہ قدیم ہین۔ اسواسطے اسپر بحث کی ضرورت نہین" (۴) "اور اگر قدیم نہ مانا جاوے تو حادث ماننا پڑیگا۔ پرمیشور جو مالکیت رازقیت اور عادلیت مین رحیم اور کریم وغیرہ صفات سے موصوف ہے۔ کیا یہہ صفات جدید اور حادث ہین؟" (۵) "کیونکہ اگر روحین قدیم نہین تو سب صفات خدا تعالے بہی قدیم نہین رہینگی۔ جو موجب (۸-۹ و ۱۰ علوم متعارفہ) کے ناممکن ہے"۔ (۶) "اُسواسطے روحین قدیم اور انادی ہین" (۷) "اور انادی پرمان کی انادی قدرت اور قبضہ مین موجود ہین" (۸) "حادث نہین اور یہی ہمارا دعوے تہا۔"

مصدق۔ جواب دینے سے پہلے اتنا کہدینا بیموقع نہ ہوگا کہ مینے تسہیل کی خاطر مکذب کے فقرونپر علیحدہ علیحدہ نمبر دیئے ہین اور یہہ امر بہی مدنظر رکہا ہے کہ اُسکے قول کی بار بار نقل کرنے کی ضرورت نہ رہے **مکذب** کا یہہ دعوے دو جزو پر منقسم ہے۔ دعوے کی جزو اول کی دلیل یہہ دی ہے کہ دلیل کی ضرورت نہین کیونکہ یہہ جزو مسلم فریقین ہے اسکو بحث سے بے نیازی حاصل ہے جیسے مکذب کی دلیل کی جزو اول سے جو اس کے فقرہ نمبر ۳ مین ہے ظاہر ہے پہر دلیل کی جزو دوم نمبر ۴ مین فرماتے ہین۔ "اگر قدیم نہ مانا جاوے تو حادث ماننا پڑیگا" مطلب یہہ کہ اگر قدم تسلیم نکروگے تو حدوث مانوگے۔ مگر افسوس **ابطال** حدوث صفات پر کوئی دلیل نہین دی! صرف استفہام کرکے **سکوت** کیا ہے جس سے آخر یہی پایا گیا کہ **بطلان حدوث** صفات باری اور ثبوت **قدم** صفات مسلم فریقین ہے اس پر کوئی حاجت دلیل کی نہین مگر

مین تعجب کرتا ہون کہ پہر اس دوسرے جملے کے بڑہانے کی کیا ضرورت تہی۔ غرض بات یہی رہی کہ پرمیشور اور اسکی سب **صفات** حسب تسلیم فریقین **قدیم** ہین **مکذب** کے نزدیک دلیل کی ضرورت نہین پہر نمبر ۵ مین فرماتے ہین۔ "اگر روحین قدیم نہین تو سب صفات بہی قدیم نہین"۔ کیا اچہی **منطق** تہی اگر اُسکے ساتہہ یہہ ثابت ہوجاتا کہ روحین باری تعالے کی صفات ہین!۔ مگر افسوس کہ فریقین مین سے کوئی بہی روحونکو تمام صفات باری تعالے کا ہونا تسلیم نہین کرتا۔ نازم برین منطق وآفرین برین دعوئے ہمہ دانی۔ اپنے ذہن سے جو فرضی تسلیم کیئے ہوئے توہمات اور خیالات کے قبضہ مین آچکا ہوا ہے ایک خیالی بے بنیاد دعوے تراشنا اور پہر اُس پر یقینی دلایل کو مبنی کرنا! کیا خوب فلسفہ ہے! کس نے اور کس دلیل کی بنا پر اسے تسلیم کیا ہے۔ کہ "اگر روحین قدیم نہین توسب صفات بہی قدیم نہین"۔ اور روحون کو سب صفات الٰہی کون مانتا ہے؟۔ آپنے علوم متعارفہ مین تو یہہ فرمایا تہا کہ قدیم کے سب ذاتی صفات قدیم ہوتے ہین۔ اور یہان بدون امتیاز ذاتی صفات اور غیر ذاتی کے عام طور پر فرما دیا۔ میرے علم مین تو یہہ آتا ہے کہ یہان بہت کچہہ کلام آپ کے دل ہی مین رہگیا۔ جو صفحہ قرطاس پر نہین لکہا گیا۔ لازم یہہ تہا کہ آپ جبتک تفصیل کرتے ہم بہی چپ رہتے۔ مگر باین غرض کہ بحث سے ہمکو تفتیش حق مقصود ہے خود ہی تفصیل کے متکفل ہوتے ہین۔ اکثر اوقات ایسا ہوتا ہے کہ انسان ضعف قوت بیانی کے باعث اپنا ما فی الضمیر بوجہ اکمل ادا نہین کر سکتا ہان روشن دماغ کے لئے اضطرارًا اپنی کلام مین کچہہ قرائن ایسے چہوڑ جاتا ہے جسے وہ اپنے ذکاوت سے موزون کر دیتا ہے میرے نزدیک آپکے اس مجمل کلام کا مدعا یہہ معلوم ہوتا ہے کہ جب روحین قدیم نہ رہین تو پرمیشور **قدیم** ان حادث ارواح کا انکے حدوث سے پہلے کسیطرح **خالق** اور انکا عالم اور انکا رازق بہی نہوگا۔

مگر جناب‌من مین پوچھتا ہون - یہہ اجسام مرکبہ مع ترکیب موجود کے قدم مین موجود تہے یا نہین؟
اور قدم اور ازل مین آپکی یہہ جُونین جسکو آپ اسوقت بہوگ رہے ہین اور وہ جُونین
جو آپ بعد اس جون کے بہوگینگے موجود تہین یا نہین ہ؟ - اگر موجود تہین تو ظاہر ہے کہ آپکی
یہہ جون اور اور جونین جو ہونگی قدیم ہین کسی عمل کی سزا یا جزا نہین اور نہ آلہی خلق ہین -
اسی سے مسئلہ تناسخ اور مسئلہ سزا جزا کا بالکلی استیصال ہوجاتا ہے اور قدم مین اگر موجود
نہ تہین تو ہم پوچھتے ہین کہ خدا ان سے پہلے ان خاص جُونونکا خالق تہا یا نہ تہا؟ - اگر تہا تو
عالم بدون معلوم اور رازق بدون مرزوق اور خالق بدون مخلوق کیسے ہوگیا ہ؟ - اور
اگر نہ تہا تو اب کیسے انکا رازق عالم اور خالق ہوگیا ہ؟ - حالانکہ بقول آپکے اوسکی سب
صفات قدیم ہین! - جناب‌من اگر روح حادث مانی جاوے تو اللہ تعالے کی صفت اَجر
اور اَمر اور اَجنما اور پوترتا پر کیا نقصان عاید ہوتا ہے؟ - پہر ہم کہتے ہین کہ پرلے
کے وقت جب ارواح آپکے خیال مین بالکل انند مین ہوتے ہین اور پرمانو بالکل الگ
الگ ہوتے ہین اسوقت باری تعالے کس چیز کا خالق اور کس چیز کا رازق اور کس
مرکب کا عالم رہتا ہے ہ؟ - اور کس طرح سزا یا جزا دینے والا قرار پاتا ہے ہ؟ یاد رہے صفات
کئی قسم کی ہوتی ہین - ایک لوازم ذات جو ذات سے الگ نہین ہوتے اُن کو
صفات حقیقیہ اور ذاتی صفات بہی کہتے ہین - اور دوسری صفات اضافیہ -
یہہ صفات بہی ذات کی صفات کہلاتی ہین مگر بلحاظ کسی اور چیز کے اور تیسری صفات
اضافیہ محضہ جنکو عقل اور ادراک ہی صرف لحاظ کرسکتا ہے - صفات حقیقیہ اور ذاتیہ ہین
تو ضرور ہے کہ ذات اگر قدیم ہے تو صفات بہی قدیم ہون - اور اگر صفات قدیم
ہین تو ذات بہی قدیم ہو - مگر صفات اضافیہ اور اضافیہ محضہ مین یہہ بات نہین ہوتی -

کیا معنے کہ صفات اضافیہؔ کے تغیر سے ذات مین تغیر نہین آتا۔ مثلاً مشاہدہ مین دیکھہ لو۔ زید عمرو کے آگے بیٹہا ہے پس زید کو تقدم اور عمرو کو تاخر کی صفت لاحق ہے۔ جب عمرو زید کے آگے ہو بیٹہا اور معاملہ بالعکس ہوگیا تو ظاہر ہے کہ اس تغیر : صفت تقدم سے جو تاخر کے ساتھ بدل گئی زید کی ذات مین کوئی تغیر نہین ہوتا۔ اور باری تعالے کی نسبت زید کا پیدا کرنا عمرو سے پہلے اور عمرو کا پیدا کرنا زید کے پیچھے ہے۔ اگر وہ قادر مطلق عمرو کو پہلے زید کے پیدا کردے تو اسکی ذات مین تغیر نہین ہو سکتا۔ پس آپ کا یہہ فرمانا کہ پرمیشور کی سب صفات قدیم مین کسی طرح صحیح نہین ہو سکتا کیونکہ صفات اضافیہ نسبتین ہوتی ہین اور نسبتین منتسبین کو چاہتی ہین جب منتسبین مین سے ایک حادث ہو تو یہہ صفت جو اس منتسب کے باعث پیدا ہوئی ضرور حادث ہوگی۔ پس آپکا یہہ فرمانا کہ باری تعالے کی سب صفات حسب تسلیم فریقین قدیم ہین علے العموم صحیح نہین۔ غور کیجئے اسی موجود سرشٹی کے ابتدا مین۔ جب تک اگنی سورج اور وایو وغیرہ مہاتما ملہمان وید پیدا نہ ہوئے تہے اسوقت صفت تکلم وید ہمراہ اس اگنی اور سورج اور وایو باری تعالے مین بالفعل موجود نہ تہی۔ جب ان لوگون نے اپنے اعمال کے نتیجہ مین جنم پایا اور الہام کے قابل ہوئے۔ تو انکے گیان مین ویدون کا پرکاش کیا۔ مگر جب اللہ تعالے نے ویدون کا ملہمان وید کے گیان مین پرکاش کیا۔ اسمین اسوقت سے پہلے یہہ صفت (بالفعل وید کے پرکاش کرنیکی) نہ تہی بعد پرلے کے بالفعل وید کی پرکاش کرنیکی صفت باری تعالے کو لاحق ہوئی اور اسوقت کے بعد اب آپ لوگون نسبت وید یا کسی اور کتاب کے الہام اور پرکاش کرنے کی طاقت اور صفت اس سرب شکتیمان پرمیشر مین نہین رہی۔ تو اب خوب سمجھہ لیجئے کہ آپکا فقرہ نمبر چہہ اور نمبر آٹھہ صرف ایسے دعوے ہین جو دلیل

نہین یہ کہتے اور فقرہ نمبر سات کو آپکے دعوے یا دلیل سے تعلق نہین ÷

مکذب کا دعوے نمبر۱۔ "روحین مجرد اور غیر مرکب چیزین ہین۔ اسواسطے انکی پیدایش نہین ہوسکتی"۔ اب اس انوکہے دعوے کے ثبوت مین آپکے عقلی دلائل ملاحظہ ہون۔ **نمبر۱**۔ "پیدایش دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک اپنے آپسے دوسرے کسی غیر سے"۔ **نمبر۲**۔ "اپنے آپسے پیدایش دو طرح ہوتی ہے ایک یقینی۔ دوسری وہمی یقینی جیسے کوئی اپنا حصہ کاٹ کر یا جدا کر کے بنائی جاوے۔ وہمی جیسے اندھیری رات اور تنہائی مین بہوت پریت چڑیلون کے غلط خیال ہوتے مین"۔ **نمبر۳**۔ "اگر بالفرض مانا جاوے۔ کہ روحون کو خدا نے پیدا کیا۔ تو فی الفور سوال پیدا ہوتا ہے۔ کیون؟ اور کس چیز سے؟ اور کب؟" **نمبر۴**۔ "اگر یہہ جواب دیا جاوے کہ اپنے قدرت کے اظہار کیواسطے اپنے جسم سے کوئی ٹکڑا کاٹ کر جب چاہا بنا لیا یا جب سے خدا ہے تب سے بنا لیا"۔ **نمبر۵**۔ "تو یہہ اعتراض آتا ہے کہ کیا خدا پر اس سے پہلے اسکی قدرت پوشیدہ تہی یا ظاہر۔ صورت اول غلط۔ صورت ثانی فعل عبث"۔ **نمبر۶**۔ "اور اپنے جسم سے روحین بنانا بردہی اور برآمدی کے نقشہ کی کیفیت ہوجاتی ہے اور ایک روح خدا ٹھیرتی ہے۔ جو خلاف عقاید فریقین ہونیسے باطل ہے۔ اور علاوہ برین اسطرف کمی آجاتی ہے۔ اور آمدنی کے ہونے سے خدا منقسم ہوجاتا ہے"۔ **نمبر۷**۔ "اور یہہ کہ جب چاہا بنا لیا۔ اور جب سے خدا ہے تب سے بنایا۔ دونون شقوق باطل ہین کیونکہ چاہا بغیر خواہش کے نہین ہوتا۔ اور خواہش اپراپت کی ہوتی ہے جس سے خدا محتاج اور کمزور ثابت ہوتا ہے۔ جو بموجب مذہب فریقین کے باطل ہے"۔ **نمبر۸**۔ "جب سے خدا ہے تب سے بنایا انادیت کو ثابت کرتا ہے۔ مگر بنانی کی تردید کیونکہ تقدم و تاخر صانع اور مصنوع ضروری ہے۔ اسواسطے بنانا ثابت نہین ہوتا بموجب علوم متعارفہ نمبر۲ کیونکہ عالم و معلوم و علم۔ لازم ملزوم ہین اور بموجب علوم متعارفہ **نمبر۹** کے صفت موصوف سے جدا نہین ہوسکتی اور نہ بموجب علوم **نمبر۱۰** کے معلومات کے بغیر علم ہوسکتا ہے اسواسطے

ثابت ہوا کہ روحین انادی ہین اور نہ انکی پیدایش ہو سکتی ہے"۔ اور یہی مطلب تہا"

مصدق دلیل مین تو اپنے شقوق کے طومار لگا دئے! مگر روح کے مجرد غیر مرکب اور جیتن ہونیکی دلیل کا تذکرہ تک بہی نہ کیا۔ جو آپکا اصلی دعوے تہا۔ شاید جوش مین آکر اصل مطلب کو بہی بہول گئے۔ آپنے پیدائش کو دو حصون پر حصر کیا ہے۔ ایک اپنے آپ سے۔ دوسرے غیر سے۔ اور ان دونون قسمون کے معنے بہی دلیل مین بیان فرمائے ہین۔ مگر ہم لوگ اس حصر کے قائل نہین بلکہ کہتے ہین کہ پیدایش کی تین قسمین ہین ایک پیدایش خالق کی اپنے مخلوق اور اس مخلوق کے مادہ کو اپنی کامل شکتی (قدرت) سے۔ اور دوم پیدایش اپنی غیر سے جیسی ہماری پیدایش عناصر سے۔ اور سوم پیدایش اپنے آپ سے جیسا تمنے خود بیان کیا۔ پس پیدائش کی تین قسمین ہوئین۔ نہ دو جیسے تمنے لکہی ہین۔ ان تین اقسام مین سے پہلی دو قسم کی پیدایش کا ماننا عام مسلمانون۔ پران والون حکما اور فلسفیون۔ یہودی اور عیسائی مذہب والون کا اعتقاد ہے۔ تیسری قسم کی پیدایش بہی۔ ان ہی لوگون سے بعض وحدت وجود۔ اور ویدانتیون کا اعتقاد ہے۔ افسوس ان اقسام مین سے آپ کسی ایک کا بہی ابطال نہ کر سکے!۔ پس آپکی دلیل کا پہلا نمبر غلط ہوا۔ کیونکہ آپ پیدایش کی کل دو قسم مانتے ہین! حالانکہ نفس پیدایش تین طرح کی ہوتی ہے اور نمبر ۲ مین آپنے بوجہ تفصیل لکہی ہے جسکی کچہ حاجت نہ تہی۔ پہر آپ فقرہ نمبر ۳ مین لکہتے ہین۔ "روح کو کیون۔ اور کس چیز سے اور کب بنایا ہے"؟۔ شق اول کا جواب یہ ہے۔ اللہ تعالے نے مخلوق کو اسلئے پیدا کیا۔ کہ اسکی کمال طاقت اور اعلے درجہ کی قدرت اور اسکی صفات کا مقتضا پورا ہو۔ اور وہ مثمر ثمرات ہون۔ اور اسلئے بہی کہ انسان ان اشیائ سے فائدہ اٹہائے اسلئے بہی کہ اللہ تعالے کی عبادت کرین

شق دوم کا جواب یہہ ہے کہ اُسنے محض اپنی قدرت کے زور سے بدون کسی مادہ سابقہ کے پیدا کیا۔ اگر کہو یہ امر محال ہے۔ کیونکہ اگر ممکن ہوتا تو ہم بھی بدون مادہ بنا سکتے تو یاد رہے وہ الوہیم ہے (وہ ہماری مثل نہین) اور اسکی قدرت ہماری قدرت کی مانند نہین جو چیز ہمکو ناممکن معلوم دیتی ہے ضرور نہین کہ اسے بھی ناممکن معلوم دے۔ وہ قادر مطلق اعلے درجہ کی صفات سے متصف ہے۔ ولہ المثل الاعلے٭

شق سوم کہ "اللہ تعالے نے روح کو کب پیدا کیا"۔ اسکا جواب یہہ ہے۔ کہ یہہ سوال کچھ روحانی فوائد پر مشتمل نہین۔ اسواسطے کسی الہامی کتاب مین تو اسکا جواب نہین آیا۔ لیکن اگر ہم جواب مین یہہ کہین کہ جسوقت اور اشیا کے مواد بنے۔ اسوقت یا اس سے پہلے یا پیچھے روحون کا بننا بھی شروع ہوا۔ تو بتائیے کہ اس جواب مین کیا اشکال ہے؟ اور اسپر کیا اعتراض ہے؟۔ اگر ہم بجواب دوم یہہ کہین کہ باری تعالے نے روح کو عناصر سے بنایا تو اسپر آپ کیا اعتراض وارد کر سکتے ہین؟۔ غایۃ مافی الباب یہہ کہ عناصر چیتن نہین۔ اور روح چیتن ہے۔ ہم کہتے ہین کہ انکی خاص ترکیب پر چتنتا کا فیض ہوتا ہے جیسے سورج۔ اگنی۔ وایو۔ اور انگرہ کے پرمانو جمع ہونے کے بعد خدا تعالے وید کو پرکاش کرتا ہے۔ اسیطرح عناصر کی خاص ترکیب پر چیتنتا کا فیضان ہوتا ہے۔ اور پھر ہم تیرے سوال کا جواب یون دیتے ہین کہ ایک مادہ نے حیوانیہ یا نباتیہ یا دونون قسم کی غذا کھائی ان مین سے ایک حیوانی میٹر اُتپت ہوا۔ اور وہ اسکے رحم مین گیا۔ اور اسی قسم کے مواد سے نر کے جسم مین ایک حیوانی میٹر پیدا ہوا۔ جب یہہ میٹر جو نر مین پیدا ہوا تھا اس رحم والے میٹر سے خاص حالت اور خاص وقت پر ملا۔ اسی ملاوٹ اور اختلاط سے ایک انسانی یا حیوانی روح بن گئی۔

دیکھو کتاب "علم و عمل" از کرنل ہولاناتھ الیس۔

غرض عناصر کے عطر اور خلاصہ کا نام روح ہے۔ اور مختلف ارواح کی پیدایش کے واسطے مختلف اوقات ہین جنکو ہم روز اپنے مشاہدہ مین دیکہتے ہین +

ہم نے اپنے نزدیک راستی اور صفائی سے اِن فضول سوالون کے (روح کیون۔ کس چیز سے اور کب بنی) مختصر مگر معقول جواب دے دیئے ہمین پورا اعتماد ہے کہ آجکل کا ترقی یافتہ سائنس بہی اسمین ہمارا موید ہے۔ اگر کوی انصاف کی آنکھ رکہتا ہو تو خوب غور سے دیکہے +

دلیل نمبر ۴ پر عرض ہے۔ قادر مطلق نے اِن مقدورات اور مخلوقات کو اسلیئے بنایا ہے کہ اسکی مستحکم اور سچی قدرت کے آثار ظاہر ہون۔ اگر اسکی قدرت ہوتی اور اسکی قدرت کے آثار نہوتے تو اس قدرت کا وجود ہی کیا ہوتا ہ جسطرح روشن چیز کو روشنی دینا ضرور ہے اسیطرح قدرت کو اور کامل طاقت کو اپنے مقتضا کے مطابق آثار کا ظاہر کرنا ضرور ہے ہان اتنا فرق ہے کہ بعضے اشیاء اپنے خواص کے اظہار مین مختار ہوتے ہین اور بعضے غیر مختار اور مضطر۔ باریتعالے کو اپنی صفات کی تاثیرات کے اظہار مین اختیار ہے اور اضطرار نہین جب چاہے اُنسے کام لے اللہ تعالے دنیا سے ورا الورا اور اس سے بائن ہے۔ دنیا معہ کل موجودات کے مخلوق اور وہ دنیا کا خالق ہے اور اعتقاد لم یزل خالقاً و رازقاً۔ رحیماً و متکلماً سچ ہے جو بحمد اللہ صرف اہل اسلام کو حاصل ہے +

بخاری کتاب التفسیر حم س۔

دلیل نمبر ۵ مین گذارش ہے۔ قادر مطلق پر اپنی قدرت ہمیشہ ظاہر ہے کبہی پوشیدہ نہین مگر آپنے جو کہا کہ۔ اگر ظاہر نہ تہی تو فعل عبث (یہہ فقرہ ہی عبث ہے۔ اور لاریب فعل عبث ہی) کچھ معنے نہین رکہتا +

دلیل نمبر ۶ کی نسبت عرض ہے۔ باریتعالے کو کسی الہامی کتاب مین جسم نہین کہا گیا بس آپکا سارا تار و پود ہی ادہڑ گیا +

دلیل نمبر ۷- مین مکذب نے دو شقین بیان کی ہین - اوّل - "جب چاہا بنالیا" دوم - "جب سے باریتعالی ہے تب سے بنایا" پہلی شق پر یہہ اعتراض کیا ہے - کہ "خواہش اپراپت یعنے غیر میسر کی ہوتی ہے" یہہ اعتراض صحیح نہین - ارادہ اور خواہش کبھی اپراپت پر ہوتی ہے اور کبھی پراپت ہونیوالی یعنے ایسی خیر پر ہوتی ہے جو میسر ہوسکے باری تعالے کی سب خواہشین چونکہ پراپت اور میسر ہوسکتی ہین - اسلئے ایسی خواہش کا ہونا اسمین نقص نہین بلکہ کمال ہے - دوسری شق کا بیان فقرہ نمبر ۸ مین کیا ہے - اسکا جواب ہم وہان دیتے ہین - فقرہ نمبر ۹ مین کہا ہے "جب سے خدا ہے تب سے بنایا انادیت کو ثابت کرتا ہے" یہہ بہی صحیح نہین - کیونکہ دنیا کو اللہ تعالے کا بنایا ہوا ماننا دنیا کی انادیت کو باطل کرتا ہے - ہرگز ثابت نہین کرتا - جب ہمنے دنیا کا خالق باریتعالے کو اعتقاد کیا اور یقین سے کہا کہ وہ تمام دنیا کا آدی مول ہے تو یہہ ساری دنیا سرشٹی اسکی رچی ہوئی مانی گئی - نہ انادی - سوچو تو پہر بنانے کی تردید مین آپنے لکہا ہے "صانع اور مصنوع مین تقدم اور تاخر ضروری ہے" "اسواسطے بنانا ثابت نہین" - یہہ نہایت درجہ کا تعجب انگیز فقرہ ہے! اسلئے کہ تقدم اور تاخر کے بہت اقسام ہوتے ہین ایک تقدم علت تامہ کا اپنے معلول پر - اس تقدم سے اللہ تعالی کا اس دنیا کو بنانا اور اسکی علت ہونا اور خالقیت ثابت ہے - اور یہہ تقدم صفت کو موصوف سے علیحدہ کرنیکا باعث نہین - اور نہ اس تقدم سے علم کا بغیر معلوم کے ہونا لازم آتا ہے - سوچو تقدم کبہی بالرتبہ ہوتا ہے اور کبہی تقدم طبعی اور کبہی بالزمان آپ کس تقدم کو سمجہہ کر چلا رہے ہین! اور انشاء اللہ ہم اپنے اُس خط مین جو اس کتاب کے اخیر مین ہوگا تقدم کی تفصیل کرینگے +

مکذب - "نیستی سے ہستی نہین ہوسکتی" "اور نہ ہستی سے نیستی ہوسکتی ہے" - "اسواسطے روحین انادی ہین" "نیستی کے معنے یہہ ہین جو کچہہ نہین اور ہستی کے معنے جو کچہہ ہو" - نمبر ۲- اگر

راده جبکه وه
ورا ہوسکے
مال ہے -

الق ہر حال
لوق ہے
ہے ہے

روحین نہ تہین تو کہین بہی نہونگی۔ اور بموجب علوم متعارفہ نمبر۲) کے وہ اس عدم خانہ سے برآمد بہی نہین ہوسکتین۔ کیونکہ بموجب علوم متعارفہ نمبر۱ جو چیز جہان ہوتی ہے وہی وہانسے آمد ہوتی ہے"۔ نمبر۳۔ "چونکہ روحین اب موجود ہین اسواسطے یہہ بہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہ پہلی بہی کہین تہین ورنہ اب بہی نہ ہوتین"۔ نمبر۴۔ اور عدم اپر کسیطرح جائز نہین۔ لہذا ثابت ہوا کہ روحین انادی نیستی سے ہستی مین نہین آئین۔ اور یہی ثابت کرنا ہمارا مقصود تہا"

مصدق ۔ مکذب نے دلیل کے فقرہ اول مین نیستی کے معنون مین یہہ کہا ہے کہ "جو کچھ نہین"۔ اور نمبر۲ مین آپنے فرمایا کہ "اگر روحین نہ تہین تو کہین بہی نہونگی"۔ ان دونون فقرون مین غور کرنیسے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپکا یہہ منشا ہے کہ اگر روحین کسی قسم کا وجود نہین رکہتی تہین تو وہ موجود نہین ہوسکتین۔ مگر مکذب صاحب یاد رکہین کہ اہل اسلام کے نزدیک روحین قبل از وجود بوجود خارجی۔ باری تعالے کے علم مین موجود تہین اور علمی وجود سے موجود تہین ارواح کا خارجی وجود باری تعالے کی کامل قدرت کا نتیجہ اور اسکا اثر ہے۔ بطور آپکے ہی ہم کہتے ہین ارواح محض نیستی سے ہست مین نہین آئے۔ بلکہ علمی وجود سے انکو خارجی وجود بہی عطا ہوا۔ گویا ہستی سے ہستی ہوئی نہ نیستی سے ہستی۔ وللہ الحمد یہہ دعوے کہ "نیستی سے ہستی نہین ہوسکتی"۔ یہہ مجمل فقرہ ہے اس کے دو معنے ہوسکتے ہین اول نیستی کسی ہستی کا مادہ نہین ہوتی دوم۔ نیستی ہستی کی علت فاعلی اور خالق نہین ہوسکتی۔ اب ان دونون معنون مین سے کوئی سے معنے لو۔ کوئی بہی ارواح کی انادی اور اللہ تعالے کے پیدا کئے ہوئے ہونے پر چسپان نہین اول معنے کہ ہستی کسی ہستی کا مادہ نہین ہوتی۔ ہم کہتے ہین سچ ہے۔ مگر جب ارواح موجود ہین۔ تو انکے موجود ہونے کی تو یہی صفتین ہین کہ انکا مادہ موجود ہوگیا یا موجود ہے اور ارواح کے

مخلوق ہونے کے یہی معنے ہین کہ ارواح کا مادہ یا وہ مخلوق ہوئی۔ کوئی۔ معدوم شے ہرگز موجود ارواح کا مادہ نہین۔ اور کوئی ایسی چیز نہین کہ اُسکے اجزا اور مادہ موجود ہون اور وہ چیز نیستی یعنے کچھ بہی نہو۔ اور دوسرے معنے پر کہ نیستی جو کچھ بہی نہین وہ ارواح کی علت نہین اور نہ ممکن ہے کہ عدم محض ہمارا یا ہمارے ارواح کا خالق ہو۔ بلکہ ہمارا خالق اور موجد۔ اور مبدع موجود ہے۔ اُسی موجود حقیقی اور اسیکی طاقت اور قدرت سے ہمکو وجود مرحمت ہوا۔ پس اگر آپکے دعوے کے یہی معنے ہین تو آپکو اس بیفائدہ دلیل کی کوئی ضرورت نہ تہی اور پہر آپکا دعوے اور دلیل ایک ہے! تعجب ہے؟۔ آپنے دلیل مین لکہا ہے۔ عدم "اُنپر کسی طرح طاری نہین"۔ اور دلیل کا یہہ جزو اور یہہ دعوے بلا دلیل چہوڑ دیا!۔ اور جو آپنے ثابت کیا اور وہی آپکا مقصود تہا۔ وہ بعینہ آپکا دعوے نہ تہا۔ کیونکہ آپکے دعوے مین روح کا ذکر ہی نہین۔ مقصود مین ثابت کیسے کیا!۔

ذرا غور تو کیجئے آپکی دلیل کا ایک اور نتیجہ آپکو سناؤن۔ ہان غور کیجئے۔ خود بدولت منشی لیکہرام پشاوری ساتہہ اِس ترکیب موجودہ اور ہیئت حاصلہ اسوقت کے جو ۱۸ بہادون سمت ۴۶ مین انکو حاصل ہے۔ اور اب موجود ہین۔ اِس ترکیب اور اس ہیئت کے ساتہہ رحم مین آنیسے پہلے کہین موجود تہے یا نہ تہے؟۔ اگر نہ تہے تو ضرور کہین بہی نہونگے۔ اور بموجب علوم نمبر ۲ وہ عدم خانہ سے برآمد نہین ہوسکتے کیونکہ بموجب علوم متعارفہ نمبر ۱ جو چیز جہان ہوتی ہے وہی وہان سے برآمد ہوتی ہے۔ چونکہ اب وہ باین شکل موجود ہین اسیواسطے یہہ بہی ثابت ہوتا ہے کہ وہ پہلے ہی باین شکل کہین تہے۔ اور ایسی شکل کے ساتہہ تہے۔ ورنہ اب بہی اِس شکل کے ساتہہ نہ ہوتے۔ اور اِس صورت کا عدم بہی اُنپر کسیطرح جائز نہین۔ لہذا ثابت ہوا کہ منشی صاحب رحم مین آنیسے پہلے بہین

ب۔ بحمدہ۔
ل ہے۔

ہیئت موجود تہے نیستی سے ہستی مین نہین آئے۔ مگر اب تعجب یہہ ہے کہ وہان بہین ہیئت اتنا بڑا جسم لیکر کیسے داخل ہوئے!۔ اور جب موت آئی جنم بدلا۔ تو اگر جینیوٹی کا جسم انکو مرحمت ہوا تو اسکے رحم مین بہین ہیئت جو قدیم ثابت ہوئی کیسے داخل ہونگے کیونکہ موجودہ ہیئت کی نیستی بقول آپ کے ممکن نہین۔ اگر حامیان تکذیب مین سے کسی صاحب کو خیال ہو کہ منشی صاحب بلحاظ اپنے ہر دو اجزا کے جو مادہ اور روح ہین پہلے موجود تہے نہ باین جسم اور ہیئت کذائیہ تو انہین یاد رہے کہ اہل اسلام کے نزدیک بہی روح بلحاظ علم الہی پہلے موجود تہی معدوم محض نہ تہی ٭

تکذیب۔ "روحین ابدی ہین۔ اسواسطے ازلی یا انادی بہی ہین" دلیل یہ ہے نمبر ۱ ابدی ہونا مسلم فریقین ہے۔ اسواسطے اسکی تشریح کی ضرورت نہین نمبر ۲۔ ابد کے معنے وہ زمانہ جسکی انتہا نہو۔ اور ازلی کے معنے وہ زمانہ جسکی ابتدا نہو۔ نمبر ۳۔ اب قابل غور ہے کہ ابدی روحین کیون ابدی ہین وجوہ ظاہر ہین۔ نمبر ۴۔ اول وہ مرکب نہین کہ ترکیب پذیر ہون دوم وہ چیتن اور لطیف جوہر ہین۔ اسواسطے وہ مردود نہین ہوسکتین۔ علے ہذا نمبر ۵۔ اب اگر انہین وجوہات کو منقلب کرین تو ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ابتدا ماننا صرف پیدائش کی غرض سے ہے۔ ورنہ جسکی پیدایش نہین اسکی ابتدا نہین۔ نمبر ۶۔ تو روحین ترکیب پذیر اور نہ منقسم ہونیوالی چیز ہے۔ پہر انکی پیدایش کسطرح ہوئی نمبر ۷۔ کیونکہ ہر ایک چیز ترکیب پذیر کا انحلال لازمی ہے۔ اور وجود بعد العدم کا نام حادث ہے۔ نمبر ۸۔ مگر جب روح پذیر عدم نہین حدوث بہی لازم نہین ہوتا۔ کیونکہ بحکم علوم متعارفہ نمبر ۱ کے ناممکن اور مستبعد ہے۔ جسطرح ایک کنارہ کا دریا۔ ناممکن ہے جسطرح آفتاب مین اندہیرا ناممکن ہے نمبر ۹۔ ویسی ہی ابدی کا حادث ہونا ناممکن ہے۔ کیونکہ بحکم نمبر ۲ علوم متعارفہ

کے یہہ اجتماع ضدین باطل ہے" لہذا ثابت ہوا کہ روحین انادی ہین اور یہی مطلوب ہے"۔

مصدق۔ مکذب صاحب غور کرین فقرہ نمبر ۵ مین آپنے کہا ہے "اگر انہین وجوہات کو منقلب کرین" ؟۔ لاکن وجوہات کو منقلب کرکے نہین دکہایا۔ کہ یہہ وجوہ کس طرح منقلب ہوتی ہین اور کس طرح اس انقلاب کا نتیجہ وہ نکلا جو آپنے نکالا!۔ جو دعوے فقرہ نمبر ۶ مین کیا ہے۔ اسکی دلیل سے خاموشی کیون کی۔ پہر فقرہ نمبر ۷ جو دلیل مین ہے۔ وہ بالکل بیدلیل ہے۔ اور فقرہ نمبر ۸ مین جو دعوے ہے اول تو وہ ہی بے دلیل ہے۔ دوم۔ اس نمبر ۸ مین جو آپنے لکہا ہے "حدوث ہی لازم نہین" اسکے معنے یہہ معلوم دیتے ہین کہ حدوث لازم اور ضروری نہین۔ مگر اس سے یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اگر حدوث ہو تو حرج ہی نہین۔ مگر بحکم علوم متعارفہ نمبر ۱۱۔ اس حدوث کو ناممکن کہدیا ہے جس علم متعارفہ کی غلطی کو مین آگے ہی لکہہ چکا ہون۔ لطیفہ مکذب صاحب!۔ اپنی دلیل کو منقلب صورت مین ہی سُن لین۔ مثلاً آپ بحالت موجودہ جو آپ پر آج بہادون کے اخیر سنہ ۴۶ مین طاری ہے۔ مرکب ہین یا غیر مرکب اگر مرکب ہین تب ظاہر ہے کہ آپ چند مادی پرمانو اور رُوح سے ترکیب یافتہ ہین۔ اور یہہ ترکیب آپکے اس کُل مین پائی جاتی ہے جسکو لیکہرام مصنف تکذیب براہین یا مکذب براہین کہا جاتا ہے۔ اب آپکو آپ ہی کے تین چار علوم متعارفہ کی طرف توجہ دلاتا ہون آپکا علوم متعارفہ نمبر ۳۔ "جو کل مین ہوتا ہے وہی اسکی جزو مین ہوتا ہے"۔ اور نمبر ۴ "جو کل مین نہین وہ اسکی جزو مین بہی ناممکن ہے"۔

مکذب صاحب۔ آپ تو مرکب ہین اور آپکا کل روح اور پرمانو سے مرکب ہے۔ اسلئے بحکم آپکے علوم متعارفہ نمبر ۱۳ آپکی روح اور آپکے پرمانو (جو آپکی جزو ہین) مرکب ہونگے

اور چونکہ آپکے کل مین بساطت نہین اسواسطے آپکی اس جزو مین جسے آپ روح کہتے ہین اور آپکے پرمانو مین بحکم آپکے علوم متعارفہ نمبر ۴ بساطت نہو گی - بلکہ ترکیب ہو گی اور بساطت کا ہونا ناممکن ہے - اور چونکہ آپکو (جو مرکب اور کل ہین) موت اور فوت اور فنا آنیوالی ہے - اسلیئے بحکم آپکے علوم متعارفہ نمبر ۴ - آپکی روح پر بہی فنا آنیوالی ہے کیونکہ آپنے مانا ہے جو کُل مین ہوتا ہے وہ اسکی جزو مین بہی ہوتا ہے - اسواسطے ثابت ہوا روحین ازلی اور انادی نہین - ارواح کو ازلی اور انادی کہنا سچ نہین اور نہ وہ سچ ہے جو آپنے اپنی دلیل کے فقرہ نمبر ۴ مین لکہا ہے کہ روحین مرکب نہین - بلکہ روحین مرکب اور حادث ہین اور ارواح عناصر کی خاص ترکیب کا خلاصہ اور مرکب اشیاء کا نتیجہ ہوتا ہے اسلیئے ثابت ہوا کہ ارواح باوجود حدوث کے مرکب ہین - ارواح کی حالت کا متغیر ہونا - انکے مرکب ہونیکی بڑی بہاری دلیل ہے اور انسانی ارواح کے تغیر سے انکار کرنا بداہت کا انکار ہے ؛

حدوث ا

تکذیب کا دعوے نمبر ۵ - روحین فنا یا موت نہین اسواسطے روحین خدا کی قبضہ قدرت مین ہمیشہ سے ہین اور ہمیشہ رہینگی - دلیل یہہ ہے نمبر ۱ - کہ موت نام روح اور جسم کی جدائی کا ہے ورنہ موت اور کوئی چیز نہین نمبر ۲ - اور روحون کے واسطے بالذات موت نہین نمبر ۳ - کیونکہ وہ باقی ہین اور نہ روحون مین کوئی ایسا مادہ ہے جو کبھی شامل ہوا ہو یا کبھی اُن سے اخراج پذیر ہو نمبر ۴ - اسواسطے کہ مادہ جاندار نہین بحکم (علوم متعارفہ نمبر ۲) اس سے روحانیت بہی برآمد نہین ہوسکتی نمبر ۵ علاوہ برین جڑہ وچیتن کی ایکتا یعنے وحدت الوجودی ناممکن ہے - اور یہہ موجب حکم نمبر ۲ علوم متعارفہ کے باطل ہے نمبر ۶ - لہذا روح کی بالذات چیتن اور مرگ سے مبرا - اور فنا سے آزاد ہونیکے سبب اسکے انتہا نہین اسی واسطے بہمہ وجوہ ثابت ہے

کہ روح انادی ہے- اور یہی ثابت کرنا ہمارا فرض تھا[لہ]

مصدق جواب نمبر ا- مکذب نے موت کی تعریف بھی عجیب و غریب کی ہے جو نہ برہان سے ثابت اور نہ انکے مخالفون کو مسلم! - کیونکہ مکذب کے مخالف کل اہل اسلام شہدا کو احیا اور زندہ کہتے ہین اور اہل سلام کی پاک کتاب قرآن کریم مین حکم ہے-

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا- بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ-

اور نمبر ۲ مین پھر وہی دعوے کی پہلی ٹانگ ہے- اور نمبر ۳ وہی دعوے ہے اور فقرہ نمبر ۲ کا اعادہ ہے- گو الفاظ اور ہین اور آپکا یہہ فرمانا کہ روحون مین نہ کوئی مادہ شامل ہوا- اور نہ اخراج پذیر ہوا- بالکل دعوے بے دلیل ہے اسکو کون مانتا ہے؟ ہم تو دیکھتے ہین کہ ارواح مین ہمیشہ ایسا ہی تغیر ہوتا ہے جیسا اور مرکبات مین ہوتا ہے- اگر ارواح مرکب ہوتے تو انمین مرکبات کا سا تغیر کیون آتا اور کہان سے آتا ؟- یہہ تغیر تو ارواح کی ترکیب کی راہ بتاتا ہے- بلکہ یہانتک تغیر ہوتا ہے کہ انکو بھی اپنا پہلا جنم کچھ بھی یاد نہین- بھلا بدون ترکیب کے یہہ فاحش تغیر ممکن ہے ؟- آج کل سائنس کا دورہ ہے! کیمسٹون سے پوچھ لیجئے- یا ڈاکٹرون سے دریافت کیجئے- غور فرمائیے- جن مقامات مین روشنی زیادہ پڑتی ہے- کہربائی حصہ بدن پر زیادہ اثر کرتا ہے- تازہ ہوا لینے کا لوگون کو اچھا موقعہ ملتا ہے- تعفن سے حفاظت ہوتی ہے- جن لوگون کے واسطے گرمی اور سردی اور بہار اور برسات کے لباس خوراک مکان

[لہ] - اور انکو جو اللہ کے رستے مین مقتول ہوتے ہین مردے مت کہو بلکہ وہ زندے ہین پر تم نہین سمجھتے-

اور پانیکا انتظام اچھا موجود ہوتا ہے۔ اور جنکے لیئے ہر طرح پر حفظ صحت کے سامان مہیا کیئے جاتے ہین۔ اور جو لوگ متعدیہ امراض اور وبائی آفات سے بچنے کی عمدہ تدابیر کام مین لاتے ہین۔ وہان کے ارواح ہشیار سمجھہ دار اور اچھے چیتن وغیرہ وغیرہ صفات کے متصف پائے جاتے ہین۔ اور جو لوگ اندھیرے اور برے مقامات مین سکونت کرتے۔ کہربائی حصّہ کم لیتے ہین تازہ ہوا کا سامان انکو کم میسر ہے۔ عفونت مین سانس لیتے ہین۔ حفظان صحت کے قواعد اُنمین بالکل رائج نہین۔ اور انکی صفات پہلون کی صفات سے بالکل علیحدہ ہوتی ہین۔ بلکہ برین اور دماغ کی مُخ اور حرام مغز اور اعصاب کی مختلف بناوٹ سے روح کے مختلف تقاضے نظر آتے ہین وہ عزوی مادہ جس سے غالب ہڈیون کا بناؤ ہو رہا ہے اور وہ لیمفاوی مادہ جس سے گوشت وغیرہ بنا ہے۔ اور وہ زلالی حصہ جس سے اعصاب کی بناوٹ ہوتی ہے۔ اسکے اختلاف سے مختلف صفات کے لوگ نظر آتے ہین۔ بعض اغذیہ اور ادویہ ایسے ہین جنکے استعمال سے صفات روحانیہ مین تغیر اور تبدل آجاتا ہے۔ پس کیا یقین نہین ہوسکتا کہ روح کی ترکیب مین ان چیزون کا دخل ہے۔ بے شک ہے۔ بے ریب روحون مین کبھی کوئی مادہ شامل ہوجاتا ہے اور کبھی وہ مادہ اخراج پذیر ہوتا ہے۔ موت ایک خاص تغیر کا نام ہے۔ فنا بھی اسی تغیر کا عنوان ہے۔ ارواح کی ابدیت کیا ہے؟ وہی انکا لاانتہا تغیر۔ مگر یاد رہے کہ عمدہ حالت کا نام حیات ہے۔ اور آپکا یہہ دعوے کہ "مادہ جاندار نہین اسے روحانیت ہی برآمد نہین ہوسکتی"۔ بحکم علوم متعارفہ نمبر ۲۔ آپکے مفید مطلب نہین ہوسکتا۔ کیونکہ یہہ دعوے بے دلیل ہے۔ اور آپکے علوم متعارفہ نمبر ۲ پر جو کلام ہے وہ سابق عرض کرچکا ہون صاحب من۔ جہٹ

پدارتہہ سے جڑہ کے خاص خاص تغیرات کے بعد خاص ترکیب اور خاص تناسب پر چیتنا کا فیضان ہوجاتا ہے جیسے پہلے آدمیون سے خاص آدمیون - اگنی - وایو - سورج اور انگرہ کی خاص حالتون کے باعث - انپر بطور آپکے وید کا الہام ہوا - ایسے ہی تناسب کے خاص حصہ پر چیتنا کا فیضان ہوتا ہے - اور خاص وہی حصہ انسانی یا حیوانی روح ہے - آپکا علے العموم یہہ فرمانا کہ جڑہ سے چیتن پدارتہہ نہین بن سکتا دعوے بے دلیل ہے ہرگز صحیح و مسلم نہین - اور آپکے نزدیک عدم امکان سے کسی شے کے یہہ لازم نہین آتا کہ باری تعالے کے نزدیک بھی وہ محال ہو - صاحبمن وہ ہمہ دان لطیف وخبیر تمام مخلوق پر محیط ہے اُس کے یدِ قدرت کے نزدیک جو ممکنات ہین وہ سب کی سب آپکی قاصر اور محدود طاقت کے نزدیک محال ہین - علے ہذا تمہارے محال سے محال اُسکے نزدیک ممکن ہین - آپ نباتات جمادات اور حیوانات پر تجربہ کرلین - نمبر ۵ - کی فلسفی بھی داد کے قابل ہے - ہم جڑہ اور چیتن کو وحدت الوجودی کب مانتے مین ؟ - اور کب اسکے قائل ہین ؟ - غور کرو گلاب کی شاخ ہوتی - اسنے پتے نکالے پتون کانٹون گلاب کی شاخ اور جڑہ سے گلاب کا پھول پیدا ہوا - اس سے عطر نکلا - کیا وہ عطر گلاب کی جھاڑی سے وحدت الوجودی رکھتا ہے ؟ ہرگز نہین دونون کا وجود جدا جدا ہے - پس خلاصہ مطلب یہہ ہوا - کہ ایک معنے کے لحاظ سے انسانی یا حیوانی روح ایک ایسی چیز ہے جو خاص قسم کے اجتماع عناصر کا ثمرہ ہے یا بطور اور عناصر کے یہہ عنصر بھی مخلوق ہے - اگر عناصر کا ثمرہ ہے تو بھی ان سے متحد الوجود نہین اور اگر الگ عنصر ہے تو بھی متحد الوجود نہین - اور فقرہ نمبر ۶ - اگر تسلیم کیا جائے تو یہہ سوال ہے کہ ذاتی صفات بقول آپکی لوازم ذات ہوتی ہین - اور بموجب آپکے علوم متعارفہ نمبر ۸ - قدیم کے سب ذاتی

صفات قدیم ہوتی ہین۔ اور علوم متعارفہ نمبر ۹ سے ثابت ہے۔ کہ صفت موصوف سے جدا نہین ہوسکتی) یہ چیتنتا جو روح کی صفت ہے آپکے نزدیک جیسا آپ کے کلام سے ظاہر ہے روح کی ذاتی صفت ہے۔ آپکی روح کو اُسوقت جب آپ رحم مین تہے یا رحم سے نکلنے کے بعد دو مہینے مین کسقدر علم حاصل تہا؟ اور وہ علم کا مقدار اب بہی ور آپ مین موجود ہے یا تغیر پاکر اور کا اور ہی ہوگیا؟ اب اگر ذرا بہی انصاف سے کام لیا جاوے تو یہہ بات صاف معلوم دیتی ہے کہ علوم اور روح کی وہ صفات کچہہ مدت کے بعد بالکل دور ہوجاتی ہین اور روح جدید صفات سے متصف ہوجاتی ہے۔ اسواسطے ثابت ہوا کہ روح بالذات چیتن اور ترکیب سے مبرا نہین اسلئے بطور آپکے بہی اسکی ابتدا۔ اور اسکا حدوث ضروری ہے۔

مکذب - میٹر کے انادی ہونے پر دلائل نمبر ۱۔ چونکہ خدا غیر مادی ہے۔ اسواسطے مادی دنیا کا اس سے نکلنا نہین ہوسکتا۔ نمبر ۲۔ کیونکہ کسی چیز سے وہی چیز نکلتی ہے جو پہلے اسکے اندر موجود ہو۔ نمبر ۳۔ اور جو موجود نہو کسیطرح نہین نکل سکتی بحکم متواتر نمبر ۱ و ۲۔ اسواسطے مادہ انادی ہے

مصدق جہانتک اس فلسفہ اور لاجک کو دیکہتا ہے۔ یقین کرتا ہے کہ دلیل کا بہت بڑا حصہ مکذب مدلل کے دل ہی دل مین رہگیا۔ اور لکہنے مین نہین آسکا ناظرین غور کرین **اول** تو تینون فقرے دلیل کے صرف دعوے ہی ہین **دوم** ہمنے مانا کہ خدا غیر مادی ہے اور اسکے اندر سے مادی دنیا نہین نکلی مگر یہہ نتیجہ کیسے مرتب ہوا کہ مادہ انادی ہے!۔ اس دلیل سے جو آپنے لکہی اگر خواہ مخواہ ہان لین تو صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ مادی دنیا خدا کے اندر سے نہین نکلی۔ یہہ دنیا کچھہ اور چیز ہے۔ اور باریتعالے کچھہ اور چیز ہے اور اس دنیا اور

بارتیعالے مین ظرف اور مظروف کا تعلق نہین۔ کیا معنے یہہ بات صحیح نہین کہ باریتعالے ظرف ہو اور دنیا اسکی مظروف جیسے پانی کیواسطے گھڑا۔ غرض دنیا ایک اور چیز ہے۔ اور ہی وستو ہے۔ جب اور ہی چیز ٹھہری تو اب ہم مشاہدہ کرتے ہین اور اس دنیا پر نظر دوڑاتے ہین تو اسمین کچھ حصہ ایسا پاتے ہین جسکو جمادات کہتے ہین۔ پہاڑ۔ پتھر۔ مٹی وغیرہ اور کچھ حصہ نباتات کا نظر آتا ہے۔ بڑ۔ پیپل۔ پلاس وغیرہ وغیرہ اور کچھ حصّہ حیوانات کا دکھائی دیتا ہے۔ آدمی شیر ہاتھی وغیرہ وغیرہ۔ ان تمام اشیا کو ہم مرکب پاتے ہین اور انکے ہر فرد پر یہ کہنا صحیح ہے کہ یہہ مرکب ہین۔ اور یہ خدا کے بنائے ہوئے۔ اور اُسکے رچے ہوئے ہین آریہ کو ہمارے اس دعوے سے ہرگز انکار نہین ہوسکتا۔ کیونکہ وہ بہی مانتے ہین کہ جڑہ تہ خود بخود ترکیب پانیکی شکتی نہین۔ جب ہر ایک مرکب مثلاً لیکہرام مرکب اور مخلوق ٹہیرا۔ تو حسب الحکم لیکہرامی علوم متعارفہ نمبر ۳ و نمبر ۴ جو کل مین ہوتا ہے وہی جزو مین بہی ہوتا ہے ان مخلوقات و مرکبات کے اجزا بہی مرکب اور مخلوق ہونگے اور پہر اجزا کے اجزا بہی مرکب اور مخلوق ہونگے۔ اسواسطے ثابت ہوا کہ مخلوقات اور مرکبات کے اجزا بہی مخلوق اور مرکب ہونگے اور چونکہ وہی اجزا۔ ان کل اشیا کا مادہ ہین اسواسطے ثابت ہوا کہ مادہ بہی آدی اور مخلوق ہے۔ انادی اور غیر مخلوق نہین اور اگر آپکی تکذیب کے صفحہ ۲۶ کی اخیری سطر صحیح ہے کہ جو چیز جزو مین ہے وہی کل مین ہوگی۔ تو یون کہا جاتا ہے۔ کہ اگر ان مرکبات کے اجزاء غیر مخلوق اور انادی ہوتے اور ان اجزا مین یہہ بات پائی جاتی تو کل انکا یعنے یہہ مرکبات ہم تم وغیرہ سب انادی اور غیر مخلوق ہوتے۔ آپ بہی تو یہی مانتے ہین کہ ہم تم اور کل مرکبات انادی اور غیر مخلوق نہین۔ پس ثابت ہوا کہ مادی دنیا کا مادہ اور اسکے اجزا بہی انادی

نہین ۞

مکذب۔ دوسری دلیل مادہ کے قدم پر۔ نمبر ۱۔ دنیا نہ صرف ذرات سے بن سکتی ہے اور نہ حکم سے۔ نمبر ۲۔ کیونکہ قدرت قادر کی ایک صفت ہے اور کوئی صفت اپنے موصوف سے علیحدہ نہین ہوسکتی (بحکم علوم متعارفہ نمبر ۹) نمبر ۳۔ حکم بغیر محکوم کے عمل پذیر ہونا دہوکہہ بازی ہے۔ نمبر ۴۔ اور حکم صرف شبد ہے اور جگت کا شبد سے بننا ناممکن ہے بلکہ مادہ سے پس مادہ انادی ہے۔

مصدق۔ جہانتک اس دلیل پر گہری نگاہ کرتا ہے۔ اُس سے اتنا معلوم ہوتا ہے کہ اگر مکذب کی دلیل کو تسلیم کیا جاوے تو اس سے صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ قدرت اور اسکا حکم اور اسکا شبد۔ مادی دنیا کا جزو یا مادہ نہین ہوسکتا اور اسکا نتیجہ یہہ نکلا کہ صفات باری تعالے اور چیز ہے۔ اور مادی دنیا کا مادہ اور چیز ہے۔ کوئی صفت (اسکا حکم یا اسکا شبد یا اسکی قدرت) مادہ عالم کا عین نہین اور نہ مادہ عالم سے اسکی وحدۃ الوجودی ہے۔ نہ اسکا جزو اور نہ صفات باری کو مادہ عالم سے ذاتی اتحاد ہے یا یون کہئے کہ آپکا یہہ آریہ ورتی ویدانت مت صحیح نہین دلیل کے صرف اسقدر حصے سے مادہ کی انادیت اور مادے کا غیر مخلوق ہونا کچھ نہین نکلتا۔ ہم مانتے ہین کہ ہمارے وجود کا مادہ یا ہمارا مادہ ہمارے اجزا اور اعضا ہین۔ شیر چیتا۔ گہوڑے۔ ہاتہی کا وجود یا انکا مادہ انکے اعضا ہین۔ صفات باری تعالے۔ یا اسکا حکم یا اسکی قدرت یا اسکا شبد ہمارا یا ہمارے اعضا کا جزو ہین نہین۔ اور یہہ ہی ظاہر ہے کہ حکم کا بدون محکوم عمل پذیر ہونا دہوکہہ بازی ہے۔ اگر حکم کامل اور سَت ہو" مگر اتنے قصے سے مادہ کا آدی یا انادی ہونا معلوم نہین ہوتا اگر اس مقدار کو اور بڑہانا اور دلیل کو پورا کرنا مقصود ہو تو یون ہوسکتا ہی

کہ ہم دنیا کی مادی اشیا کو تقسیم اور تفریق قبول کرتے ہوئے دیکہتے ہین - جسقدر اجزا ہین انکی علیحدگی ممکن یا محسوس ہے - ہمارے آریہ بہائی بہی قائل ہین کہ اِن مرکبات کے اجزا مہان پرلی مین چہین ہین اور جدا جدا - اور منقسم ہونگے - اور مکذب کے علوم متعارفہ نمبر ۳ مین یہہ امر مسلم ہوچکا ہے - "جو کل مین ہوتا ہے وہ اسکے اجزا مین بہی ہوتا ہے" - اور یہہ بہی مسلم ہے کہ صفت موصوف سے جدا نہین ہوسکتی دیکہو تکذیب صفحہ ۲۲ علوم متعارفہ نمبر ۹ - تمام مرکب اشیاء منقسم اور متفرق اور مخلوق ہونیکے ساتہہ متصف ہین اسواسطے بحکم مکذب کے علوم متعارفہ نمبر ۳ کے اِن مرکب اشیا کے اجزا بہی منقسم اور متفرق اور مخلوق ہونیکے ساتہہ متصف ہونگے - اور چونکہ صفت موصوف سے بحکم اسی دلیل کے جسکو مکذب صاحب نے بیان کیا الگ نہین - اسلئے ثابت ہوا کہ مرکبات کے تمام اجزا ہمیشہ منقسم اور متفرق اور مخلوق ہی رہینگے - جب مخلوق ہونا ثابت ہوا - تو یہہ بہی ثابت ہوا کہ وہ انادی نہین بلکہ آدی اور مخلوق ہین - نہ انادی اور غیر مخلوق - پس ہمارا مطلب بہی یہی تہا + مکذب کی دلیل پر ایک اور نظر - آریہ صاحبان آپکی ارواح اس جنم سے پہلے کسی علم - کسی صفت کسی معرفت کے ساتہہ موصوف تہے یا نہین؟ اگر نہ تہے تو اروح کی چیتنتا باطل - اور اگر تہے تو وہ صفات آپکی ارواح سے زائل ہوگئین یا نہین اگر زائل ہوگئین تو ثابت ہوگیا کہ صفت کیا صفات بہی موصوف سے الگ ہوگئین - اس صورت مین آپکی دلیل کا ایک حصہ باطل ہوگیا - اور اگر زائل نہین تو بتائیے آپ کن کن علوم کے عالم تہے اور کس کس زمانے مین وہ صفات آپکو لاحق ہوئین - دلیل کا فقرہ نمبر ۳ - "حکم کا بغیر محکوم کے عمل پذیر ہونا دہوکہا بازی ہے" - عجب دہوکہا بازی ہے - حکم حاکم کے بغیر البتہ نہین ہوسکتا - اور یہان تو جب حکم ہوا - محکوم ہو ہی گیا - شائد قرانی کلمہ کُن نظر نہین پڑا +

مکذب۔ مٹیر کے انادی ہونیکی تیسری دلیل۔ پدارتھ ودیا یعنی علم سائنس کا اصول۔ (یہہ عربی دانی کا نتیجہ ہے) ہی۔ کہ کوئی چیز نیستی سے ہستی مین نہیں آتی۔ مگر ہستی سے۔ جو نہیں اسکا کسیطرح بہاؤ یعنے پرکاش نہیں ہوتا۔ اور جو ہی اسکا بہاؤ اور پرکاش ہوتا ہے۔ ہستی سے ہستی ہوتی ہے۔ اسکے برخلاف ہستی سے نیستی یا نیستی سے ہستی کبھی نہین ہوسکتی اسواسطے مادہ انادی ہے۔

مصدق براہین۔ علم اور سائنس کا پہلا اصول باین معنے کہ نیستی ہستی کا مادہ اور اصل نہین اور ہستی نیستی کا مادہ اور اصل نہین ہوتی۔ صحیح ہے اور یہہ بہی سچ ہے کہ بہاؤ اور پرکاش اسیکا ہوتا ہے یا ہوگا جو ہے یا ہوگا مگر اس قضیے کو مادہ کے انادی یا آدی ہونیسے کیا تعلق ہے!۔ ہم کب کہتے ہین کہ موجودات اور مخلوقات خداوندی کا مادہ موجود اور مخلوق نہین جس حالت مین موجودات اور مادی دنیا موجود ہے۔ تو ضرور اس موجودات کا مادہ بہی موجود ہے۔ کسی چیز کا موجود ہونا تو یہی معنے رکہتا ہے کہ اس جزو کا مادہ موجود ہو۔ اور سائنس کا فقرہ باین معنے بہی صحیح ہے کہ نیستی ہستی کی علت یا نیستی ہستی کی خالق نہین ہوتی۔ اور نہ بالعکس۔ الا ہم کہتے ہین کہ باریتعالے جو ہمارا خالق ہے وہ بالکل ہستی ہے اور موجود ہے ہرگز ہرگز نیستی نہیں۔ وہ ہستی ہے اور یہہ کہ یہی ہستی کسی طرح نیست نہین اسیواسطے اسکا پرکاش ہے ہم سائنس کا پہلا اصل تسلیم کرتے ہیں اور کہتے ہین کہ نیستی ہستی کا مادہ یا ہستی کا خالق نہین ہوتی۔ اور نیست مادہ یا نیست خالق کا پرکاش یا ظہور نہین ہوتا آریہ کے وکیل نے صرف یہانتک دلیل کو بیان کرکے دلیل کے پورا کرنیسے سکوت کیا ہے۔ چونکہ دلیل کی اتنے مقدمے سے کوئی نتیجہ یا مدعا ثابت نہیں ہوتا۔ اسواسطے خاکسار دلیل کو پورا کرتا ہے۔

مادی دنیا کا وجود اور اسکا ظہور ہم دیکھتے ہین اسواسطے ثابت ہوا کہ اسکا مادہ اور اسکی علت ضرور موجود ہے۔ اور پدارتہ ودّیا یا سائنس سے یہہ بھی ثابت ہے کہ مرکبات ایک حال پر نہیں رہتے مرکبات میں ہمیشہ تبدل و تغیر ہوتا رہتا ہے۔ کبھی دو چیزین باہم ایسے طور پر ملتی ہین کہ انکی اپنی پہلی خاصیت جو علیحدہ علیحدہ رہنے کی صورت میں تھی باطل ہو جاتی ہے۔ اور نئی صفات کی تیسری چیز اُنسے پیدا ہو جاتی ہے۔ ہم صاف دیکھتے ہیں کہ کوئلہ۔ شورہ۔ اور گندہک کی خاص ترکیب سے بارود بنگیا۔ جب اُسے آگ لگائی تو بعد اسکے یکایک نیا جسم نرالی خاصیت کا پیدا ہو گیا۔ آکسیجن اور ہیڈروجن کے خاص میل سے پانی بن گیا۔ کبھی آکسیجن اور نائٹروجن سے ہوا پیدا ہو گئی۔ نباتی اغذیہ سے حیوانی اجزا بنے اور نباتی یا حیوانی یا دونوں قسم کے اجزا کے ملنے سے انسانی اجزا بنگئے۔ انسان مرد کے جسم مین خاص حالت مین انہین اغذیہ نباتیہ یا حیوانیہ سے ایک اور قسم کے جانور پیدا ہوئے جنکو حیوانات منی کہتے ہین (بلکہ اگر خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ سے وہی حالت سمجھی جاوے تو نہایت قریب ہے) یا اور انسان پیدا ہو گیا۔ اور چونکہ ان اشیاء مرکبہ کو خاص قسم کی ہیئت اور خاص قسم کی شکل عارض ہے۔ اور یہہ ترکیب اور باہمی بندش خالق کے سوا ممکن نہین (یہہ امر یا خالق کا ہونا آریہ کو مسلم ہے اور اسوقت ہمارا خطاب دہریہ سے نہیں۔) اسواسطے معلوم ہوا کہ مادی دنیا جس سے ہوئی وہ ہستی ہے اور موجود ہے اور وہ ہستی اسکی خالق ہے اور یہ مادی دنیا اس ہستی کی مخلوق ہے۔ مثلاً مین مخلوق ہون۔ جس مادہ سے یہہ دنیا یا مین مخلوق ہوا وہ بھی ایک مجموعہ اور مرکب ہے چند اور اشیاء کا جو اسکا مادہ ہین اور بعینہ ہمارے جیسی حالت احتیاج الی الخالق اور مخلوق ہونیکی اسکو بھی لاحق ہے

جیسے ہمکو یا جیسے ہم سے آئیندہ آنیوالی ہستی کو جو ہمارے اعمال وافعال یا تغیرات کا نتیجہ ہوگی - پس جب ہم اور ہمارے موجودہ دنیا مخلوق ہوئی - اور ہم سے آئیندہ آنیوالی دنیا یا آخرت موجود یا مخلوق ہوگی ایسے ہی ہم سے پہلی دنیا جسکا ہم نتیجہ ہین وہ مخلوق اور خدا کی بنائی ہوئی ہے - اور اس سے پہلے کی بہی اسیطرح مخلوق ہے علے ہذا القیاس ازل کی طرف ہی سلسلہ چلا جاتا ہے - اور باری تعالے ہمیشہ سے خالق اور ہمیشہ سے رازق اور ہمیشہ سے متکلم ہے - اور ہمیشہ ہمیشہ رہیگا - اسکا کیا ثبوت ہے کہ کسی وقت یہہ مرکبات بالکل علیحدہ علیحدہ تہے اور انکا باہم میل جول نہ تھا - جیسا کہ آریہ صاحبان کا اعتقاد ہے ؟ - چونکہ پہلی اشیاء ترکیب مین کبہی محض باطل اور مفقود ہو جاتی ہین اسواسطے یقین ہوتا ہے کہ ہزارون ہزار اشیاء اسیطرح معدوم اور ہزارون ہزار نئی - جو پہلے موجود تھین پیدا ہوئین - اسیطرح ہزارون ہزار آئیندہ مفقود ہونگی - اور ہزارون ہزار نئی پیدا ہونگی - کبہی باری تعالے کی ذات پاک کو صفات سے تعطیل اور بیکاری نہوگی - اور نہ ہوئی - جس دلیل سے یہہ دنیا مخلوق ہے - اسی دلیل سے جس چیز کا یہہ دنیا نتیجہ ہے - وہ بہی مخلوق ہے - کبہی انحلال تام اور کلی تفریق ان اجزائے لا یتجزی کی ہوئی ہے نہوگی - اس دلیل سے جو سائینس کی گواہی اور ہمارے مشاہدے سے ثابت ہے یہہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ گئی کہ مادہ انادی نہین - بلکہ مخلوق ہے اور اس کا آدی ہول ایشر ہے - طرہ یہہ ہے کہ تکذیب کے صفحہ ۷۲ سطر ۲ مین یہہ بات مکذب صاحب خود مان چکے ہین اور وہان مادہ کو خدا کا بنایا ہوا کہا ہے - جہان کہا ہے - اور مادہ خدا کے قبضہ قدرت مین انادی زمانے سے موجود ہے - قدرت اور علم اور ارادہ قدیم سب ہے اور

بموجب قاعدہ قدیم خدا اسکا بنانے والا ہے"۔ +

مٹیر یا مادہ عالم کے قدیم یا غیر مخلوق ہونے کی چوتہی دلیل بہی کچہ کم حیرت انگیز نہین کیا تو اسلئے کہ مکذب نے آدم کے قصے مین قران کریم پر یہہ اعتراض کیا ہے۔ کہ "قران تکرار کرکے پسے کو پیستا ہے"۔ اور خود مکذب نے روح کے قِدَم کی دلیل کو یہان مکرر چہاپا ہے۔ اور کیا اسلئے کہ اس دلیل کا نتیجہ بطور سابقہ دلائل کے بیان کیا۔ اور کیا اِس باعث سے کہ اِس دلیل کے اخیر مین باری تعالے کو مادہ کا بنانے والا مانا ہے جیسے مذکور ہوا۔ اور کیا اسلئے کہ اسکے آخر پر روح کو چیتن اور زندہ کہہ جڑدیا ہے جسکو مٹیر کے مسئلہ سے کوئی تعلق نہین بلکہ اسکی بحث اِس سے پہلے گذر چکی۔ اِس چوتہی دلیل مین پہلے تو یہہ کہا ہے۔

(نمبر ۴) جسوقت بیان کیا جاتا ہے۔ دنیا کا پیدا کرنیوالا خدا ہے تو فی الفور سوال پیدا ہوتا ہے کہ کہان سے اور کس چیز سے۔ محمدی جواب دیتے ہین "عدم سے بذریعہ قدرت خود کے بنایا"۔ انتہے۔

مصدق۔ ناظرین غور کرین کہ محمدیون نے کہان یہہ جواب دیا؟ کیا اُنکے پاک قران مین ایسی بات ہے۔ کیا انکی حدیثون مین یہہ روایت ہوا ہے ؟۔ کیا اُنکی آئمہ کا قول ہے ؟۔ کیا اُنکے سلف یا صحابہؓ اور تابعینؒ نے ایسا کہا ؟۔ ہمارے آریا کچھ تو جواب دین۔ ہان محمدیون کے قول کے یہہ معنے ہین اگر انہون نے کہا کہ یہہ مادہ موجودہ زمانہ سے پہلے ایسا نہ تہا جیسا اب ہے۔ بلکہ یہہ مادہ معدوم تہا موجود بہی نہ تہا۔ علاوہ برین مادہ کو معدوم محض بلحاظ وجود خارجی کے کہا ہے۔ دارالاسلام کا بچہ بچہ اور محمدیون کا مجلسی بہی جانتا ہے کہ موجودہ دنیا اور آئندہ آنیوالی اور

گذری ہوئی دنیا تمام اللہ تعالے کے علم مین موجود تہی۔ عدم محض کے تو یہہ معنے ہیں کہ کسیطرح کہین بہی اسکا وجود نہو۔ حالانکہ دنیا کا علمی وجود تہا۔ اور ہی پس مکذب براہین کا یہہ کہنا کہ محمدی جواب دیتے ہین۔ کہ دنیا عدم محض سے وجود مین آئی۔ علی العموم صحیح نہوا بلکہ اتہام ہے۔ جو محمدیوں پر لگایا گیا۔ جبکہ عدم مادہ کے یہہ معنے ہوئے جو ہمنے بیان کئے۔ تو آپ کا سوال ہی اُٹھہ گیا اور محمدیون کا یہہ کہنا "اپنے سے بنایا" اُسکے یہہ معنے ہین کہ اللہ تعالے ہی ہماری پیدایش کا باعث اور ہمارا خالق ہے محمدیونکے اس کلام کے یہہ معنے نہین کہ مخلوق اللہ تعالے کا ٹکڑہ ہی یا اللہ تعالے ہمارا جزو بدن ہے۔ یہہ آپکا خیال اور غلط گمان ہے۔ اسلامی گروہ اس سے بالکل پاک ہے۔ اور آپکا فرمانا "مادہ خدا کے قبضہ قدرت مین انادی زمانہ سے موجود ہے" بے ریب تمام دنیا اور اسکا مادہ ازل سے ابد تک یعنے ہمیشہ سے ہمیشہ اسکے علم اور قدرت مین ہے۔ اور رہیگا۔ مگر اس سے انادیت نہین نکلتی بلکہ ہم کہتے ہین جیسے ہمیشہ سے وہ اللہ تعالے کی صفت علم اور قدرت مین ہے اور رہیگا۔ ایسا ہی اسکی صفت خلق کے تحت بہی ہے اور رہیگا۔ اسلامی گروہ ہندی آریون کی طرح نہیں کہتا کہ مادہ عالم اور ارواح خدا تعالے کی صفت خلق سے باہر ہین۔ اور "چونکہ کوئی جزہ خود بخود نہ بن سکتی ہے اور نہ بنا سکتی ہے" جیسے آپنے اپنی آخری دلیل مین کہا۔ اسواسطے ثابت ہوا کہ مادہ بہی خود نہ بن سکا اور نہ مرکبات کو بنا سکا والحمد اللہ ثم الحمد للہ؛

صفحہ ۲۷ سے پہر مکذب صاحب نے روح کی بحث شروع کی ہے۔ مجہے اس قصہ سے اب سروکار نہین رہا۔ کیونکہ یہہ بحث کہ روح مفرد ہے یا مرکب بلحاظ ضرورت

گذر چکی ہے- اور مکذب نے ہی بجز ایک سنسکرت شلوک کے نقل کر دینے کے اسپر کوئی حکیمانہ بحث نہین کی- اور وید کا کلام جسے مکذب نے لکہا ہے- ”روح کو شستر کاٹ نہین سکتے- ”آگ جلا نہین سکتی“- ”پانی بہگو نہین سکتا ہے“- ہوا خشک نہین کر سکتی“- ”وہ مفرد لطیف زندہ ہے“- بالکل ایک دعوے ہے جو بے دلیل ہے- کیا ثبوت اس امر کا کہ روح ایسی چیز ہے جیسے وید نے بیان کیا؟*

مکذب- آیت شریف یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الرُّوْحِ پر جسقدر کلام کیا ہے اب اسے لیتا ہون ناظرین ذرا غور سے دیکھین-

مکذب- اب ناظرین پر یہہ امر ہویدا کرتا ہون کہ قران نے روح کی بابت کونسی نئی تعلیم فرمائی ہے- سورہ بنی اسرائیل یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ ای محمد اگر تجہہ سے روح کی بابت سوال کرین- کہو مجمل جواب کہ خدا کا حکم یا حکمت“- اس سے ہی ثابت ہے کہ روح انادی ہے- مگر سمجہنا آسان نہین تہا- اسواسطے خلقت کو حیرانی مین ڈالا- صریحًا ثابت ہے- کہ جبسے حاکم ہے تب سے حکم ہے- کیونکہ خدائے قدیم کا حکم و علم و ارادہ قدیم ہے- اور جبسے حکیم ہے تب سے حکمت ہے- بلکہ باہمی لازم و ملزوم ہین-

پہر مکذب نے بطور عادت قدیمہ کے کہا ہے- ”جبکہ خود قران ہی اس معاملہ مین کم زبان ہے وَمَا اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا یعنے نہین علم دیا تمکو مگر تہوڑا- زیادہ اعتراض مت کرو- اور مت پوچہو“-

پہر ایک جگہہ کہا ہے ”قران قاصر البیان ہے“- پہر مرزا صاحب کو خطاب کرکے کہا ہے- ”تم حقیقت روح بیان کرو“- ”اگر پدر نتواند پسر تمام کند“- پہر کہا ”سوائے اس آیت اور وہی روائیت کی اپنے سارے قرآن سے الخ“- غرض اس قسم کی بدتہذیبی سے کام لیا ہے کہ تمام عبارت کا نقل کرنا

ہی مجہے اسلئے پسند نہین کہ کہین نقل کفر - کفر باشد - کا مصداق ہو جاؤن -

مکذب صاحب! - آپکو عربی دانی کا بڑا دعوے اور قران کے سمجہنے کا بڑا ادعا کیا اسی مایۂ پر افتخار رہتا ہے - کیا وید مقدس کو بہی اسیطرح سمجہا ہے - اگراو کچہہ نہین آتا تہا تو اس آیت شریف کا ماقبل اور مابعد ہی دیکہہ لیا ہوتا! - آریہ صاحبان سنو! حیات دو قسم کی ہوتی ہے - ایک جسمانی اور دنیوی - اور دوسری روحانی اور اُخروی - پہلی قسم کی حیات حاصل کرنیکے سامان اگرچہ پدارتہہ مین اللہ تعالے نے رکہے ہین تو دوسرے قسم کے جیوۃ کے اسباب بہی چیتن وستوؤن مین ضرور رکہے ہین - قرآن مین دونون محاورون کو علیحدہ علیحدہ بیان کیا گیا ہے سنو - اول جسمانی حیات اور جسمانی زندگی کی نسبت فرمایا ہے

[1] وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْیَا بِہِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِہَا -

[2] وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَکًا فَاَنْۢبَتْنَا بِہٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِیْدِ

[3] وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّہَا طَلْعٌ نَّضِیْدٌ

[4] رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ وَاَحْیَیْنَا بِہٖ بَلْدَۃً مَّیْتًا کَذٰلِکَ الْخُرُوْجُ

اور روحانی زندگی - دہرم اوکت حیاتی - ایمانی حیات اور دہرم جیون کے ہین بارے مین فرمایا ہے -

[5] یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ لِمَا یُحْیِیْکُمْ

---

[1] - اوتارا اللہ نے بادلون سے پانی اور زندہ کیا اُسکے ساتہہ زمین کو اسکے مرنے کے پیچہے -

[2] - اوتارا ہمنے بادلون سے پانی برکت والا پہر لگائے ہمنے اسکے ساتہہ باغ اور اناج کاٹنے کے

[3] - اور کہجورین بلند جنکے خوشے تہ بر تہ ہین -

[4] - رزق ہے بندون کے لئے اور زندہ کیا ہمنے اسکے ساتہہ مردہ شہر کو اسیطرح نکلنا ہے (یعنی زمین سے پہر نکلنا ہوا)

[5] - اے ایمان والو اللہ اور اسکے رسول کی بات سنو جب وہ تمہین اوس امر کی طرف بلاتا ہے جو تمہین زندگی بخشے -

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَّلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

جیسے جسمانی زندگی کیواسطے جسمانی روح کی ضرورت ہے۔ ویسے ہی ایمانی زندگی کے واسطے کسی ایمان سکہلانیوالی بلکہ ایمان دینے والی روح کی ضرورت ہے۔ اسی ایمان دینے والی روح کا تذکرہ اس آیت شریف مین ہے جسپر مکذب نے محض نا سمجہنے سے اعتراض کیا ہے اصل یہہ ہے کہ اس آیت کے حقیقی معنے سمجہنے مین اکثر لوگون نے ٹہوکر کھائی ہے۔ مین ماقبل اور مابعد کی آیات ہی نقل کرتا ہون۔ اور کلام الٰہی کی واقعی تفسیر خود کلام الٰہی کی رہنمائی سے کرتا ہون امید ہے کہ راستی کے ہوئیے اور پیاسے حظ وافی اٹہائین گے۔

وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا۔

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا۔

وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَئُوْسًا

قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا۔

وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا

۵۱- جو شخص نیک عمل کرے مرد ہو یا عورت اور وہ مومن ہو ہم انکو پاکیزہ زندگی بخشین گے اور ہم انکو اجر دین گے انکے اچھے کامون کے عوض مین۔

۵۲- اور کہہ دے حق آگیا اور باطل دور ہو گیا یقیناً باطل دور ہونیوالا ہی تو تہا +

۵۳- اور ہم قرآن سے مومنون کے لیئے شفا اور رحمت اتارتے ہین اور ظالمون کو اس سے گہاٹا نصیب ہوتا ہے +

۵۴- اور جب ہم انسان پر فضل کرتے ہین منہ پہیر لیتا ہے اور اسی (مال) کی طرف ہو جاتا ہے اور جب اسکو دکہہ پہنچتا ہے نا امید ہو جاتا ہے

۵۵- کہہ دے ہر ایک اپنی طرز پر عمل کرتا ہے تمہارا رب خوب جانتا ہے اوسکو جو سیدہی راہ پر ہے +

۵۶- اور تجہسے اس روح (قرآن) کی بابت پوچہتے ہین- کہہ دے یہہ روح میرے رب کا امر ہے- اور تم اے مخالفو کچہ سمجہتے بوجہتے نہین +

وَلَئِن شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهِ عَلَيْنَا وَكِيلًا[1] إِلَّا رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ إِنَّ فَضْلَهُ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيرًا۔

قُل[2] لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنسُ وَالْجِنُّ عَلَىٰ أَن يَأْتُوا بِمِثْلِ هَٰذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا۔

وَلَقَدْ[3] صَرَّفْنَا فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ مِن كُلِّ مَثَلٍ فَأَبَىٰ أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا

اب اِس امر کے اثبات کے لئے کہ روح سے مراد وہی **کلام الٰہی** ہے جس سے ایمان مردہ لوگ حیات ابدی پاتے ہین۔ اور جو ہم نے مراد و معنے لئے ہین وہی حق اور منشاے فرقان مجید کے مطابق ہے خود قران کریم سے مؤیّد آیات نقل کرتے اور اس محاورے کو واضح کرتے ہین۔ سنو۔

وَكَذَٰلِكَ[4] أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحًا مِّنْ أَمْرِنَا مَا كُنتَ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ وَلَٰكِن جَعَلْنَاهُ نُورًا نَّهْدِي بِهِ مَن نَّشَاءُ مِنْ عِبَادِنَا وَإِنَّكَ لَتَهْدِي إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ

أَتَىٰ[5] أَمْرُ اللَّهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ يُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ بِالرُّوحِ مِنْ أَمْرِهِ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ أَنْ أَنذِرُوا أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاتَّقُونِ

رَفِيعُ[6] الدَّرَجَاتِ ذُو الْعَرْشِ يُلْقِي الرُّوحَ مِنْ أَمْرِهِ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ لِيُنذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ

---

[1] اور اگر ہم چاہتے یہہ کلام جو تجھپر وحی کیا ہے لے جاتے پھر تجھے ہم سے لینے کے لئے کوئی وکیل نہ ملتا سوا تیرے رب کی رحمت کے یقیناً اوسکا فضل تجھپر بڑا ہے۔

[2] یہہ کہ اگر جن وانس اسپر متفق ہو جاوین کہ اس قران کی مانند لاوین تو ہرگز نہ لاسکینگے گو وہ ایک دوسرے کے مددگار ہو جاوین۔

[3] ہمنے اس قران مین ہر مثال مختلف طرزون مین بیان کی ہے۔ پر اکثر لوگون نے کافر نعمتی سے انکار کیا۔

[4] اور ایسا ہی ہمنے تیری طرف اپنے امر سے روح بھیجی ہے۔ تو نہ تو کتاب ہی سمجھتا تھا۔ اور نہ ایمان پر ہم نے اسے نور بنایا ہے اس سے جسکو چاہتے ہین اپنے بندون مین سے ہدایت دیتے ہین۔ اور یقیناً تو سیدہی راہ کیطرف ہدایت کرتا ہے ٭

[5] اللہ کا امر آگیا اب جلدی تو نہ کرو وہ بلند و برتر اس سے ہے کہ شرک کرتے ہین۔ فرشتون کو روح دیکر اپنے حکم سے جن بندون پر چاہے اتارتا ہے کہ ڈر سناؤ کہ میرے سوا کوئی معبود نہین پھر مجھ ہی سے ڈرو ٭

[6] بلند درجون والا صاحب تخت کا اپنے امر سے جس بندے پر چاہتا ہے روح ڈالتا ہے تو کہ وہ ملاقات (قیامت) کے دن سے ڈرا دے ٭

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَادُّوْنَ مَنْ حَادَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ

فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ

ان آیات کریمہ سے ثابت ہوا کہ روح کلام الٰہی ہی کا نام ہے جسپر عمل کرنے سے موتے اور مردہ بے ایمان زندہ ہوتے ہین۔ بلکہ قران نے۔ انبیا اور ملائکہ کو بھی روح فرمایا ہے کیونکہ وہ بہی اسی زندگی کے باعث ہیں جسے ایمان کہتے ہین۔

اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗٓ اَلْقٰهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ۔

وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ۔

ان آیات سے ناظرین کو معلوم ہوگیا ہوگا کہ روح کی حقیقت کو قران نے کیسے بیان کیا ہے!۔ یہہ محاورہ روح کی نسبت اگرچہ مین نے قران سے ثابت کر دیا ہے او آفتاب کے سامنے کسی ستارہ کی حاجت نہین۔ مگر مزید تذکرہ کیواسطے کتب سابقہ سے بہی بیان کرتا ہون۔ پہر جبکہ وہ تسلی دینے والا جسے مین تمہارے لئے باپ کیطرف سے بہیجونگا یعنے روح حق جو باپ سے نکلتی آوے تو وہ میرے گواہی دے گا"۔ یوحنا ۱۶ اباب ۱۳۔ "لکن جب وہ یعنے روح حق آوے تو وہ تمہین سچائی کی راہ بتادیگی"۔ یوحنا ۱۶۔ باب ۱۳۔ اُس لئے

۱؎ - جو لوگ اللہ اور آخرت پر ایمان رکہتے ہین تو انہین نہ دیکہیگا کہ وہ ایسے لوگون کو دوست رکہتے ہون جو جنگ کرتے ہین اللہ اور اس کے رسول سے خواہ وہ اُنکے باپ یا بیٹے یا بہائی یا قبیلہ ہی کیون نہون۔ یہہ وہ لوگ ہین جن کے دلون مین ہین لکہہ دیا ہے اور اُنہین اپنی روح سے قوت دی ہے اور اُنہین جنتون مین داخل کریگا۔

۲؎ - اسکے سوا نہین کہ عیسیٰ بن مریم اللہ کا بہیجا ہوا اور اُس کا مخلوق ہے جو مریم کی طرف ڈالا گیا اور اس کی روح ہے پس ایمان لاؤ اللہ پر اور اسکے رسولون پر۔ سورۃ النسا۔ سیپارہ ۶۔ رکوع ۳

۳؎ - اور ہم نے عیسیٰ بن مریم کو کہلی دلیلین دین اور روح پاک سے اُس کو قوت دی۔ سورہ بقر۔ سیپارہ ۱۔ رکوع ۱۱۔

تم سے کہتا ہون لوگونکا ہر طرح کا گناہ اور کفر معاف کیا جاوے گا مگر وہ کفر جو روح کے حق مین ہو لوگون کو معاف نہوگا" متی ۱۲ باب ۳۱۔

اور نیکی کو زندگی اور بدکاری کو موت کہنے کا محاورہ تو اسقدر ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عند الشرع یہی حقیقی معنے ہین۔ مگر مین اب اس قصہ مین زیادہ طوالت لاحاصل جانتا ہون ÷

یسئلونک عن الروح۔ مین اگر یہ پوچھا جاوے کہ یہہ سوال عیسائیون اور یہودیون نے کیون کیا ہ۔ تو وجہ ظاہر ہے۔ یوحنا کی انجیل مین جیسے سابق گزر چکا اس روح کی آمد کی خبر تہی اور بہت لوگون کا خیال تہا پس حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے سوال کیا گیا کہ قران کریم جسے تو نے بار بار روح کہا ہے کس کی تصنیف ہے تو خود قران کریم نے اسکا یون جواب دیا کہ یہہ قران اللہ تعالے کا امر اور اسکا حکم اور اسکا کلام ہی اور جو کہا وَمَا اُوتِيتُم مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيلًا اسکے مخاطب وہی سائل ہین جنکو بہت ادلہ سے ثابت کر دیا گیا تہا کہ قران کریم خدا کا کلام ہے ÷

روح کی نسبت یہود کا سوال ہے یا عیسائیون یا دونون کا یا مان لیتے ہین کسے ایسے دیانندیون کے ہم خیال کا سوال ہے جو انسانی روح کے غیر مخلوق۔ قدیم۔ انادی ہونیکا معتقد تہا کسی کا سوال ہو کسیطرح کا سوال ہو ایسا وسیع جواب قران کریم نے دیا ہ۔ کہ سب کو حاوی ہ۔ اور جواب بندہ کی بے علمی۔ یا قلت علم کا یہان ذکر نہین۔ بلکہ مخاطبین کی بے علمی کا ذکر ہے جو باوجود دلائل واضح اور حجتہاے قاطع کے سر تسلیم جہکانا پسند نہ کرتے تہے۔

سیدنا حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کے دشمن اور عدو مبین شیطان لعین کا

قصہ اور اس قصہ پر آریہ بلکہ دیانندی پنتھ کے اعتراضات

مکذب براہین نے آدم کے قصہ کو کچھ قرآن سے اور کچھ کہین اندرمن مرادآبادی کی تصانیف سے نقل کرکے اسلام پر اعتراضات ذیل بیان کئے ہین۔ دیکھو تکذیب صفحہ نمبر ۳۲

دیکھو تکذیب صفحہ نمبر ۳۲

پہلا اعتراض محمدیون پر۔ خدائے محمدیان بےعلم اور نافہم اور مکار اور دہوکہ باز اور فریبی بلکہ حیلہ پرداز ہے

کیونکہ

اول۔ فرشتون سے آدم کے پیدا کرنے مین مشورہ لینا صلاح پوچھنا۔ ضرور بےعلمی کا ثبوت ہے اور جو اپنی عقل نہین رکھتا اور لوگون کی صلاح برتتا ہے وہ کسی طرح خدائی کے لایق نہین

دوم۔ فرشتون نے معقول اور فاضلانہ جواب دیا۔ آدم کی چال چلن اور برائیون سے فرشتون نے خدا کو آگاہ کیا۔ مگر اُس نے ہٹ کی۔ اسواسطے نافہم ہے۔ کیونکہ وہی ظہور پذیر ہوا جو فرشتون نے کہا تہا۔

سوم۔ فرشتون سے مکر کیا۔ جب فرشتون نے خدا کو شرمندہ کیا اور کہا ہم تیری حمد اور تقدیس کرتے ہین۔ کیا خون اور فساد کرنے والے آدم کو تو باستثناے ہمارے اپنا نائب کریگا۔ تب خدا نے پوشیدہ آدم کو مخلوقات کے نام سکہلائے اور پہر پارلیمنٹ یعنے فرشتونکو کہا۔ اگر تم بزرگ ہو اور اپنی عقل پر فخر کرتے ہو تو تمام مخلوقات کے نام بتلاؤ۔ اس سوال کا جواب فرشتون سے نہ بن آیا تب خدا نے اپنے پالتو طوطے کو کہا کہ اے آدم بتا دے ان کو نام اُنکے۔ تب آدم نے بتا دئے۔ خدا نے صریحاً و توضیحاً مکر کیا فریب کیا دہوکا دیا۔ داؤ کہیلا۔ پس خدا انہین صفات سے موصوف ہے۔

دوسرا۔ اعتراض۔ شیطان کی پیدایش خدا کے ارادہ سے نہین ہوئی بلکہ اُسکے احاطہ اقتدار سے باہر ہے یا اُسکی مرضی کے برخلاف اگر ارادہ اور قدرت سے باہر نہ ہوتے تو شیطان کو اپنے مقربین ملائک کا معلم نہ بناتا اور جب عمدہ شیطانیت کی تعلیم دیکچکا تو اوسوقت گُنبہ کرن کی نیند سے خدای محمدیان بیدار ہوئے۔

تیسرا۔ اعتراض۔ قرآنی خدا عالم الغیب بھی نہین۔ اگر عقل رکھتا اور حور و غلمان کی صحبت سے آزاد ہوتا وقت پر یا وقت سے آگے سوچتا۔ مگر وہ تو محمد شاہ رنگیلے یا واجد علی شاہ کی طرح زنانہ محل مین بیٹھا ہوا تھا۔ والا شیطان سے سجدہ کرنے کی بابت پوچھ کر شرمندہ نہوتا۔ چو دانی و پرسی سوالت خطا است۔

چوتھا۔ اعتراض۔ خدائے محمدیان علم مباحثہ سے ناواقف اور ساتھ ہی زود رنج ہے اور تعصب والا جو اُسے معقول جواب دے اُسپر لعن طعن کرتا ہے۔ فرشتے کاٹ کے تیلے غیر اللہ کو سجدہ کرکے ہیے کافر ہوئے اور شیطان نے سمجھا مخلوق کو سجدہ کفر ہے یست کھڑا رہا۔ جب خدا نے وجہ پوچھے تو عمدہ وجہ بیان کی۔ خدا نے کہا آدم کو مخلوق کے نام آنے سبب بزرگی ہے۔ شیطان نے کہا مجھے تیری عشق سے خدا نے کہا آدم خاکی ہے اور خاک پاک شیطان نے کہا وہ عرض کثیف ہے۔ مین جوہر لطیف ہون خدا نے کہا اسکو مین نے دونون ہاتھون سے بنایا ہے شیطان نے کہا مجھے تو نے قدرت سے۔ بناوٹ سی قدرتی عمدہ ہے۔ خدا نے کہا کہ تو عزت والا ہے یا متکبر شیطان نے کہا بسبب علم و حکمت کے والا ہون خدا نے کہا جا چلا جا۔ یہان سرکشی مت کر

پانچوان اعتراض۔ شیطان خدا سے زور آور بھی ہے کیونکہ خدا شیطان کو گالیان دیتا ہے اور لعنتین کرتا اور شیطان کا بال بیکا نہین ہوتا۔

شیطان کا قول ہے۔ ای خدا تو مباحثہ مین بند ہو گیا جواب سے درماندہ ہوا۔ اب روتا اور گالیان دیتا ہے اپنی حرمت کھوتا ہے۔ چونکہ یہہ تیرا مکان ہے اسلیئے بموجب دفعہ ۴۴۴ تعزیرات ہند مداخلت بیجا نہین کرتا۔"

پہر مکذب نے شیطان کے مقدمہ کا قطعی فیصلہ دیا ہے اور اسمین اخیر روبکاری یون لکہی ہے۔

بقول محمدیان شیطان نے خدا کا دیدار بہی دیکہا۔ خدا سے باتین بہی کرتا رہا۔ فرشتون کا معلم اول بہی تہا باوجود اینہمہ سواے خدا کے اور کسی کو نہین مانتا تہا گویا موحد تہا صوفی مذہب عالم اجل ہونا اسکا محتاج بیان نہین۔ فضیلت مین اسکے ہم پلہ کوئی ملائک یا انسان نہین۔ پہر مجیب الدعوات (ایوب کی کتاب) اور برارندہ حاجات۔ پسران آدم کو اسکا مرہون ہونا چاہیئے کیونکہ وہی باعث ایجاد اولاد آدم ہوا۔ اگر وہ آدم کو دانہ گندم نہ کھلاتا۔ انکو اس عالم مین کون لاتا۔

جب آدم اور اولاد آدم کو شیطان نے بہکایا تو پہر شیطان کو کس نے بہکایا اور خدا سے مقابلہ کرایا۔

پھر مکذب نے کہا ہے کہ قابل غور دو امر ہین۔

اول۔ پرمیشور دانائے کل ہے یا نہین۔ **دوم**۔ کسی مخلوق کو سجدہ کرنا کفر ہے یا نہین اسے موسنوا۔ سخت حیرت کا مقام اور قابل الزام کلام ہے کہ خداوند پاک کفر کا حکم دے اور جو اسکے کفر کا حکم نہ مانے اسے مطعون ٹہرادے۔

مکذب نے پہر کہا ہے۔

عام محمدیون کا عقیدہ ہے کہ خدا سے خیر اور شیطان سے شر آفریدہ ہے۔ یعنے خیر کا

خالق رحمن اور شر کا خالق شیطان ہے۔ ثبوت۔

إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَن يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَن ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَوٰةِ فَهَلْ أَنتُم مُّنتَهُونَ
أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَا بَنِي آدَمَ أَلَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ۔ وَلَقَدْ أَضَلَّ مِنكُمْ جِبِلًّا كَثِيرًا أَفَلَمْ تَكُونُوا تَعْقِلُونَ

کیا ممکن ہے۔ نادان بے وقوف کے بوبارہ اور دانا حق پرست پشیمانی اٹھاوے۔ قران مین خدائی محمد ابن شیطان سے مقابلہ کرنے مین ترسان ہے یہہ اس کلام کا اختصار ہے جسکو تکذیب براہین نے صفحہ ۲۳۲ سے ۷۴ تک لکھا ہے۔

مصدق۔ سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ

چونکہ تکذیب مین آدم کے قصہ پر مکذب براہین نے خاص قسم کی تہذیب کو دکہایا ہے اسواسطے میری راستی پسند طبیعت کا منشاء ہے کہ اس قصہ کو جہانتک قران کریم اور احادیث صحیح اور تاریخ معتبرہ سے پتہ لگ سکتا ہے۔ بیان کرون اور دکہاؤن کہ یہہ قوم جو اپنے تئین آریہ کہتی ہے کسقدر راستی کی حامی ہے!۔ مین پہلے بیان کرچکا ہون کہ بہلون اور برون کا ہمیشہ مقابلہ ہوتا رہا اور انجام کار کامیابی اور فتحمندی کا تاج رستبازون کے سر پر رکہا گیا۔

سعیدون کے ایک مورث اعلے سعید کا قصہ قرآن کریم نے مکرر عبرت کے لئے بیان کرکے مشاہدہ کرایا ہے کہ ہمیشہ برے بہلون پر حملہ آور ہوتے رہے۔ مگر

مگر انجام کار بہلون ہی کی فتحیابی ہوتی رہی اور اشقیا ہمیشہ شقاوت کا نتیجہ پاتے رہے اس سعید کا نام آدم علیہ السلام تہا - اسکا مورث اعلے ہونا یہود کو توریت سے اور عیسائیون کو نیو ٹسٹمنٹ سے ظاہر ہے - عرب کے لوگون کو اپنی قومی اور ملکی روایت اور یہود اور عیسائیون کے قرب سے یہہ قصہ معلوم تہا اور غالب عمرانات کے لوگ آدم علیہ السلام کے اس دشمن کی بدحالت سے واقف تہے اور ظاہر ہے کہ تمثیل سے بہتر اور نتائج کے دکہانے سے زیادہ کوئی عمدہ ذریعہ روحانی اور اخلاقی تعلیم کے لئے نہین ہوسکتا - باریتعالے نے ایک خاص ملک اور ایک خاص زمین مین آدم علیہ السلام کا پیدا کرنا چاہا اور قبل اسکے کہ اللہ تعالے آدم کو خلیفہ اور امام اور دینی دنیوی بادشاہ بناوے اس ملک کے دیوتا اور سرورِ ملائکہ کو الہاماً آگاہ فرمایا کہ مین اس زمین مین ایک خلیفہ بنانیوالا ہون* - غور کرو اس سے پہلی آیہ مین جو معترض نے آدم کے قصہ مین لکہی ہے -

[1] اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً

نوٹ - تاریخ ہمین بتاتی ہے کہ جب اشرار کی فتنہ پرداز حرکات حد سے بڑہ گئین - اور اخیار کو امن کی جگہہ ملنی اُن کے ہاتہون دشوار ہوگئی - باریتعالے کی قاہر تقدیر نے اُن اخیار مین سے جو انتظام ملکداری اور سیاست مدن مین اقران و امثال کی نسبت خاص امتیاز رکہتا تہا اُسے چن لیا - اُس نے اپنی تدابیر کی خوبی سے اُنہی نیکو کارون کو مجموعی اور قومی ہئیت مین لاکر دشمنان حق کا استیصال کیا - بنی اسرائیل کی برگزیدہ مگر اسوقت شکستہ حال جماعت کو جو سفاک دشمنون کے نرغے مین گہرے ہوئے تہے حضرت یسعیاہ نبی بشارت دیتے ہین کہ بہت جلد ایک جوان عورت ایک بچہ جننے والی ہے جو درماندہ قوم کا نجات دینے والا ہوگا - اسی طرح اللہ تعالے نے ارض شام کے صلحا اور عارفین کو (بسبب اختلاف السنہ اُنہین اُسر کہو - دیوتا کہو - ملائکہ سے تعبیر کرو) الہاماً خوشخبری دی کہ مین ایک ایسا آدمی مبعوث کیا چاہتا ہون جو علاوہ صلاح و تقوی کی صفت کے امور دنیوی کی باگ ہاتہہ مین لینے کی صلاحیت بہی رکہتا ہو - وہ سادہ اور پاک لوگ جو جفا کار اشرار کے دستِ تعدی سے تنگ آئے ہوئے تہے اپنے پہلے تجربہ کی بنا پر جو وہ ظالمون کی نسبت کر چکے تہے بولے وہ بہی کوئی ایسا ہی خونریز بے رحم ہوگا - جیسے عملی نمونے آگے موجود ہین - اللہ تعالے نے پہر جیسا سیاق کلام سے مفہوم ہوتا ہے اُس شخص کا نشان اُنہین دیا - اُن ملائکہ کو اسکی صفات و حالات کی تحقیقات کے بعد پوری تسلی ہوگئی اور اسکے محاسن کو دیکہکر وہ دنگ ہوگئے - مصحح

[1] - جب کہا تیرے ربنے ملائکہ کو کہ مین اس سرزمین مین ایک خلیفہ بنایا چاہتا ہون -

الارض کا الف اور لام اگرچہ عموم اور استغراق کے معنے بہی دیتا ہے۔ مگر خصوصیت کے معنے بہی دیتا ہے۔ ہر دو معنے اپنے اپنے موقع پر لئے جاتے ہین۔ یہان آدم علیہ السلام کی ایک جگہہ سے نکالے جانے اور دوسری جگہہ چلا جانے سے صاف واضح ہوتا ہے کہ جہان آدم علیہ السلام خلیفہ بنائے گئے تہے۔ وہ ایک خاص ملک تہا اور جہان آدم بہیجے یا روانہ کئے گئے وہ اور ملک تہا اسلئے یہان الف لام تخصیص کے معنے رکہتا ہے۔ اور لفظ خلیفہ اور الارض کے معنے معلوم کرنے کے واسطے آیہ ذیل کو پڑہنا چاہئے۔

[1] يَا دَاوُدُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ

اس آیہ مین لفظ خلیفہ اور لفظ الارض سے اچھی طرح واضح ہوسکتا ہے کہ الف و لام خصوصیت کے معنے دیتا ہے اور آگے چلکر لفظ جنت کی تحقیق مین ہم اور زیادہ تفصیل کرینگے تفاسیر مین لکھا ہے۔

[2] فهو امن الخليفة انه الذي يفصل بين الناس- ما يقع بينهم من المظالم ويردعهم عن المحارم والمآثم- قرطبی- ابن کثیر

[3] والصحيح انه انما سمي خليفة لانه خليفة الله في ارضه لاقامة حدوده وتنفيذ قضاياه فتح البيان

---

[1] اے داؤد ہم نے تجھکو اس زمین مین خلیفہ بنایا سو تو لوگون مین حق حق فیصلہ دیا کیجو۔

[2] لفظ خلیفہ سے یہہ سمجھا ہے کہ اسکا کام یہہ ہوتا ہے کہ وہ لوگون کے تنازعات باہمی کو فیصل کرے۔ اور ناکردنی امور سے اُنہین باز رکہے۔ قرطبی ابن کثیر

[3] اور اصل یہہ ہے کہ اُسے خلیفہ اسلئے کہا گیا ہے کہ وہ اللہ کا خلیفہ بنکر اُس کی زمین مین حدود کو قائم کرتا اور اوسکے احکامات کو جاری کرتا ہے۔ فتح البیان

الخلیفة[۱] هو من یخلف غیره والمعنی خلیفة منکم لانهم کانوا سکان الارض

او خلیفة الله فی ارضه وکذلک کل نبی- نحو یا داؤد انا جعلناک خلیفة

فی الارض- تفسیر مدارک غرض اس مین ہے کہ تمام مقدس فرشتون کی مقدس گروہ نے آدم علیہ السلام سے پہلی قومون کی بدطواری اور کافرون- دشٹون دسیون- شیطانون اور آسرون کے بُری کام اور بدچلنی دیکھی ہوئی تھی عالم الغیب تو بجز ذات پاک باری تعالے کے کوئی بھی نہین الا من شاء اللہ نہ انبیا نہ اولیا- وہ ملائکہ بھی ایسے ہی محدود العلم- محدود التجربہ مخلوق تھے- اپنی کم علمی اور غیب نہ جاننے کے باعث اور کچھ خلیفہ کے لفظ سے جسکے معنے نائب اور قایم مقام کے ہین غلطی سے سمجھ بیٹھے کہ یہہ آدم بھی آدم سے پہلی قومون کی طرح فساد- قتل- اور سفک دما نہ کرے- اس آدم کی واقعی نیکی اور نیک چلنی کا انکو علم نہ تھا- اسلئے باری تعالے کی معلے بارگاہ مین عرض کیا-

اَتَجْعَلُ[۲] فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِکُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِکَ وَنُقَدِّسُ لَکَ-

بزرگون- دیوتاؤن کا کام تو یہی تسبیحات اور تحمید الٰہی اور باری تعالے کی عبادت ہوتی ہے- اور بس- وہ بیچارے اللہ تعالے کے علم وحکمت اور اُس کے کامون کے اسرار سے کیا واقف کہ فقط لسانی تحمید وتقدیس سے دنیوی انتظام اَو

---

[۱] خلیفہ اسے کہتے ہین جو کسی کا قایمقام ہو- آیت کے معنے یہہ ہین کہ وہ تم مین کا خلیفہ ہے- کیونکہ وہ لوگ زمین کے باشندے تھے- اور یہہ معنے بھی ہوسکتے ہین- کہ وہ اللہ کا خلیفہ ہے اس کی زمین مین- اور اسی طرح ہر نبی اسکا خلیفہ ہے- مثلاً اے داؤد ہمنے تجھے اس زمین مین خلیفہ بنایا- تفسیر مدارک-

[۲] پہلے ہی سے فتنہ وفساد کی روین اور شر کے طوفان تھوڑے چل رہے ہین- یہہ بھی تو کوئی از این قبیل ہی ہوگا- تیرا جلال ظاہر کرنے کو ہم بھی آخر ہین ہی-

دینی کام اس دار ناپائدار کے نہین چلتے۔ میرا یہہ کہنا کہ آدم سے پہلے اور قومین دنیا مین آباد تہین۔ اول تو قران کریم کی اس آیت سے ظاہر ہے بلکہ مکذب نے بہی اس کو تکذیب مین تسلیم کیا ہے۔

فَسَجَدُوا[1] اِلَّا اِبْلِیْسَ اَبیٰ وَاسْتَکْبَرَ وَکَانَ مِنَ الْکَافِرِیْنَ

اور لفظ مِن کے معنے بعض کے ہوتے ہین اور کان ماضی کا صیغہ ہے۔ اور اخبار الدول اور آثار الاوّل کی چوتہی فصل مین لکہا ہے۔

[2] روی مجاہد رح۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہُ۔ قال کان فی الارض قبل الجن خلق یقال لہم الجن۔ و البن۔ والطم۔ والرم وانقرضوا وذکر غیرہ ان اوّل من سکن الارض اُمّة یقال لہم الجنّ و البنّ ثم سکنہا الجنّ قاموا یعبدون زمانا فطال علیہم الامد ففسدوا فارسل اللہ الیہم نبیًّا منہم **لقولہ تعالی** یَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ یَاْتِکُمْ رُسُلٌ مِنْکُمْ وَقِیْلَ ملکا منذِرًا یقال لَہٗ یُوْسُفُ فلم یطِیعوہ وَقاتلوا فارسَلَ اللہ علیہِمُ الملائِکة فَاَجلتہم اِلَی البحار اور تفسیر فتح البیان مین لکہا ہے۔

اَفْسَدَتِ[3] الجنّ فی الارض فبعث الیہم طائفة مِنَ الملائکة فطردوہم الی البحار

---

[1] ان سب نے اسکی اطاعت کی مگر ابلیس نے ابا کیا اور گردنکشی کی اور باغیون مین سے ایک وہ بہی ہوگیا۔

[2] مجاہد ابن عباس سے روایت کرتے ہین کہ جن سے پہلے یہان زمین پر ایک لوگ رہتے تہے جنہین جنّ۔ بنّ۔ طمّ۔ رمّ کہتے تہے اور وہ سب ناپید ہوگئے۔ اور ایک شخص کا قول ہے کہ زمین کے پہلے باشندے ایک قوم تہی جنہین جنّ اور بنّ کہتے تہے۔ پہر اس پر جن آباد ہوئے۔ کچہہ دنون تو اللہ تعالے کے فرمانبردار بندے بنکے رہے پہر لگے شرارتین کرنے تو اللہ تعالے نے انہی مین سے انکی طرف ایک نبی بہیجا۔ چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے اے گروہ جن وانس کیا تم مین سے تمہاری طرف رسول نہین آئے؟۔ کہتے ہین ڈرانے والا بادشاہ اس کا نام تہا یوسف۔ انہون نے اسکا کہا نہ مانا اور اسسے لڑنے کو کہڑے ہوئے۔ تب اللہ تعالے نے انپر فرشتون کو بہیجا۔ انہون نے ان باغیون کو سمندر کیطرف نکال دیا۔

[3] جنّون نے زمین مین فساد برپا کیا اللہ تعالے نے انپر ملائکہ کو بہیجا وہ انہین پہاڑون اور سمندر کی طرف ہنکا کر انکی جگہہ آباد ہوگئے۔

ورؤس الجبال واقاموا مکانهم۔ فتح البیان

اسکن الجنّ فی الارض فمکثوا فیها دهرًا طویلًا ثمّ ظهر فیهم الحسد والبغی فافسدوا فیها فبعث الله تعالٰی علیهم جندًا من الملائکة یقال له الجنّ وهم خزان الجنان اشتق لهم اسمٌ من الجنّة رأسهم ابلیس وکان رئیسهم تفسیر سراج المنیر خطیب شربینی۔

وعن مجاهد عن عبد الله بن عمرو کان الجن بنو الجان فی الارض قبل ان یخلق آدم بالفی ۲۰۰۰ سنة فافسدوا فی الارض وسفکوا الدماء فبعث الله جندًا من الملائکة فضربوهم حتی الحقوا بجزائر البحور۔۱۲۔ ابن کثیر۔

ان عبارات سے صاف واضح ہوتا ہے جیسے ہمیشہ فاتح لوگ قلب ملک پر قابض ہوجاتے ہین۔ ایسے ہی ملائکہ اور وہ دیوتا جنکے سامنے یاجنپر آدم علیہ السلام خلیفہ بنائے گئے شیاطین پہ فاتح تھے۔ اور شیاطین ذلیل اور خوار ہوکر دور دور بلاد مین بہاگ گئے۔ اور امام الائمہ حضرت سیدنا امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے جیسے تفسیر کبیر مین لکھا ہے۔ اِس آدم علیہ السلام سے پہلے ہزار در ہزار آدم گذر چکے ہین۔ حضرت شیخ محی الدین بن عربی رحمۃ اللہ فتوحات مکیہ کے باب حدوث الدنیا مین فرماتے ہین۔ "مین ایکدفعہ کعبہ کا طواف کرتا تہا۔ مجہے کچہہ لوگ طواف کرتے ملے۔ انکی حالت سے مجہے معلوم ہوا کہ یہہ کوئی روحانی گروہ ہے" فقلت لواحد منهم من انتم فقال نحن من اجدادك الاول فقلت کم لکم من الزمان والمدة فقال بضعٌ اربعون الف سنة فقلت لیس لآدم قریب من تلک السنین فقال عن ای آدم تقول عن هذا الاقرب الیك او غیره ففکرت فتذکرت حدیثًا

[لہ] من رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان اللہ خلق قبل ادم المعلوم عندنا مائتہ الف ادم۔

شیخ صاحب کہتے ہین۔ مین عالم کشف مین حضرت ادریس نبی علیہ الصلوة والسلام سے ملا۔ اور اِس کشف کی صحت پر سوال کیا۔

فقال ادریس صدق الخبر وصدق شهودك ومكاشفتك

جب ملائکہ۔ دیوتا نے اپنے اس غلط قیاس کے باعث وہ عرض کی جسکا ذکر آئیت أَتَجْعَلُ فِيهَا مَن يُفْسِدُ فِيهَا مین گذرا تب باریتعالے نے ملائکہ کو فرمایا

إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ

اللہ تعالے علیم وخبیر کی غیب دانی پر غور کرو کیسی غیب دانی ہے۔ اور وہ پاک ذات اپنے علم کے ساتہہ کیسا محیط الکل ہے۔ کسی تاریخ سے قران کی کسی آیت سے معلوم نہین ہوتا کہ آدم علیہ الصلوة والسلام سے کسی قسم کا فساد فی الارض یا سفک دما ہوا ہو۔ ملائکہ کا اعتراض حضرت آدم پر تہا۔ اور اعتراض بہی یہ کہ فساد فی الارض اور سفک دما اُس سے سرزد ہوگا۔ مگر حضرت آدم ان عیوب سے پاک اور بری نکلے۔ اگر حضرت آدم کی اولاد مین سے کوئی شخص اُنکی طرز پر نہ چلا تو اُسکے جرم سے حضرت قصوروار نہین ہو سکتے اولاد کے گناہ سے باپ کو بدنام کرنا اور بیٹے کے قصور پر باپ کو ملامت کے قابل بنانا بے انصافی ہے۔ باپ کی کرتوت سے بیٹا بدنام ہو تو ہو

لہ مینے اُن مین کے ایک سے کہا آپ کون لوگ ہین اُسنے کہا ہم تیرے پہلے باپ دادون سے ہین مینے کہا تمہین کتنا عرصہ ہوا۔ کہا قریب پچاس ہزار سال کے۔ مینے کہا اس ہمارے آدم کو تو اسقدر برس نہین ہوئے اُس جنّ نے کہا تو کس آدم کی بابت کہتا ہے اس اپنے قریبی آدم کی بابت یا کسی اور کی بابت مین سوچ مین پڑ گیا اتنے مین مجھے ایک حدیث یاد آگئی کہ اللہ تعالے نے ہمارے اس معلوم آدم سے پہلے لاکھہ آدم پیدا کئے۔

مگر بالعکس بالکل غلط ہے۔ ہان حضرت آدم۔ شیطان کی ناراستی اور قسم پہ دہوکا کہا جاتے تو ممکن تہا۔ کیونکہ نیکون کے نیک گمان ہوتے ہین۔ نیک آدمی فریبون کی باتون پہ اپنے نیک گمان کے سبب غلطی کہا سکتے ہین۔ شیطان نے تو حضرت آدم سے قسم کہائی تہی۔ جیسے آیت ذیل سے ظاہر ہے۔

[1] فقَاسَمَهُمَا انی لکما من الناصحین۔ فدلیهما بغرور۔

مگر حضرت آدم نے شیطان کے کہنے پہ عمل نہین کیا اور نہ شیطان کے دہوکے مین آئے ہان جب آدم درخت ممنوع کی ممانعت بہول گئے۔ جیسے عنقریب آتا ہے اور اس درخت کو استعمال کر چکے تو اِس نسیان اور عدم حزم اور عدم احتیاط کے باعث اِس ملک کے قیام سے روکے گئے جہان مقیم تہے۔

[2] اِهْبِطُوا مِنْهَا جَمِيعًا۔

یہہ حکم اللہ تعالے کے فضل کا نشان تہا حضرت آدم غالبًا ہند بلکہ سراندیپ مین چلے آئے جیسے جابر۔ ابن عمر۔ سیدنا علی اور جماعت صحابہ اور تابعین اور من بعدہم سے مروی ہے۔ کیونکہ جس مکان پر کسی سے غلطی ہوتی ہے وہ منحوس جگہہ اس قابل نہین ہوتی کہ محتاط لوگ وہان رہین۔ علاوہ برین ایسے مکان سے ہجرت کرنا آئندہ کے واسطے ہشیار اور خبردار بنا دیتا ہے ہان حسب اپنشدہائے بید ملائکہ یعنی دیوتا ملزم ہوسکتے ہین کیونکہ۔ "سُر (یعنے فرشتے) با اُسر کہ شیاطین باشند برائے جنگ کردن باہمدگر جمع میشوند" (اپنشد چہاندوک۔ اوپہاسے اول +

---

[1] ۔ اُن سے قسم کہا کر کہا کہ مین تمہارا خیرخواہ ہون پہر اُنہین دہوکے کی راہ دکہائی۔

[2] ۔ یہان سے سب کے سب نکل جاؤ۔

اللہ تعالے نے ملائکہ دیوتا اور سرون کو آدم کے خلیفہ بنانے پر جب یہہ فرمایا۔

اِنِّیْ[١] اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ

اس دعوے کی نہائت لطیف دلیل بتائی دعوے تو یہہ فرمایا کہ بے ریب مین وہ باتین جانتا ہون جو تم نہین جانتے اور اس دعوے کا ثبوت یون دیا۔

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّهَا۔

آدم کو چیزون کے نام سکہائے اس **تعلیم** سے جو اللہ تعالے نے آدم کو دی اتنا تو ثابت ہوا کہ جو چیز آپ کو سکہائی گئی۔ وہ فرشتے نہین جانتے تہے۔ اگر وہ جانتے تو اس چیز کے بتانے سے عاجز آکر یہہ نہ کہتے۔

سُبْحَانَکَ[٢] لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا

آدم کو ایسی بات تعلیم کر دینی جسکا **علم** فرشتون کو نہ ہو۔ ضرور اس امر کا مثبت ہے کہ اللہ تعالے وہ کچھ جانتا ہے جسے فرشتے **نہین** جانتے۔ اگر فرشتے جانتے تہے تو اللہ تعالے نے اگر آدم کو پڑہا دیا تہا گو ہمنے مانا کہ علیحدہ پڑہایا تہا۔ تو واجب تہا کہ فرشتے بدون اسکے کہ خدا سے پڑہتے بتلا دیتے۔ اور اگر نہ بتلا سکے تو معلوم ہوا کہ اللہ تعالے کا فرمودہ۔

وَاَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ

بالکل **سچ** تہا۔ جب وہ ایسا **علیم** تہا کہ فرشتے اسکے علوم سے **بے خبر** ہین تو اسکی

---

[١] مین جانتا ہون جو تم نہین جانتے۔

[٢] تو پاک ہے ہمین کوئی علم نہین مگر جتنا تو نے ہمین سکہایا۔

کسی فعل پر رب کو خواہ ملائکہ کیون نہ ہون اعتراض کا موقع نہین۔

چونکہ حضرت آدم کی خلافت اُنکی کمال علمی کے باعث ثابت ہوگئی اور علمی کمال بطریق اولے تسبیح اور تحمید کا باعث ہوتا ہے۔ جیسے قران کریم نے کہا۔

اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاۗءُ[1]۔

يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ[2]۔

تو حضرت آدم ملائکہ سے بڑہ گئے اور انپر فضیلت پا گئے۔ جن باتون پر خلافت کا مدار ہے اس آیت مین بیان ہوئی ہین۔

اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا۔ قَالُوْٓا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ۔ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ[3]۔

اسی بنا پر اللہ تعالے نے ملائکہ کو حکم دیا کہ اس خلیفہ اور حاکم کی اطاعت کرو۔

الٰہی خلفاء کی تابعداری اور فرمانبرداری انسانی ضرورت۔

تمدن اور سیاست کا لابدی مسئلہ ہے۔ اسیواسطے جامع العلوم کتاب قران کریم اس بارے مین حکم دیتی ہے۔

اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ[4]

تمام مذاہب مین یہہ امر مسلم ہے کہ عبادت نام ہے اللہ تعالے کی آگیا کے پالن کرنیکا یعنے اسکا فرمانبردار ہونا جب باریتعالے نے ملائکہ کو حکم دیا کہ آدم کو

---

[1] اللہ کے بندون سے جو اللہ سے ڈرتے ہین وہ جاننے والے ہی ہین۔

[2] جو تم مین سے ایمان لائے اور جنہین علم دیا گیا۔ اللہ اُنکے درجے بلند کرے گا۔

[3] اللہ نے طالوت کو تمہارے لئے بادشاہ مقرر کیا ہے۔ انہون نے کہا ہم پر اُسکی بادشاہی کیونکر ہوسکے گی بلکہ ہم اُس کی نسبت بادشاہی کے زیادہ حقدار ہین۔ اور اُسکے پاس مال کیطرف سے کوئی وسعت نہین۔ اُسنے کہا اللہ نے اُسے تم پر چن لیا اور اُسے علم و جسم دونون مین کشائش دی ہے۔

[4] اللہ اور رسول کی اور حاکمون کی اپنے اطاعت کرو۔

سجدہ کرو تو آدم کو سجدہ کرنا اور اسکی آگیا کا پالن کرنا درحقیقت **باری تعالے** کی جناب کو سجدہ تہا۔ نہ آدم کو سچ ہے۔

مَنْ يُّطِعِ[1] الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ

اللہ تعالےٰ کے حکم سے اُسکے **خلفاء** کی فرمانبرداری بہی خود اللہ تعالے کی اطاعت ہوتی ہے۔ اور حکام وقت کے بہلے حکمون اور اچہے ارشادون کی اطاعت حضرت حق سبحانہ وتعالے کی ہی اطاعت ہوا کرتی ہے +

سجدہ کا لفظ اسلامی شرع مین ایک وسیع لفظ ہے اُسکے معنے سمجہنے کیلئے ان آیات و محاورت پر غور کرو۔

[2] وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِی السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ

[3] وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِی السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ

سجدہ کا لفظ عرب کی لغت مین انقیاد اور فرمانبرداری کے معنے دیتا ہے زید الخیل عرب کا ایک مشہور شاعر ایک قوم کی بہادری کا تذکرہ کرتا ہے اور کہتا ہے اس بہادر قوم کے سامنے ٹیلے اور پہاڑ سب **سجدہ** کرتے ہین یعنے فرمانبردار ہین۔ انمین سے کوئی چیز بہی اس قوم کو روک نہین سکتی۔

× بجمع تضل البلق فی حجراته ×
× تري الاكم فيها سجّدًا للحوافر ×

---

[1] جس نے اس رسول کی اطاعت کی اُسنے اللہ کی اطاعت کی۔
[2] آسمانون اور زمین کی اشیاء اللہ کو سجدہ کرتے ہین۔
[3] آسمانون اور زمین کے رہنے والے اللہ کو سجدہ کرتے ہین۔

وَالسّجود التذلل والانقیاد بالسعی فی تحصیل ما ینوط بہ معاشہم۔ فتح

تفسیر مدارک مین ہے

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِکَۃِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْا

ای اخضعوا لہ واقروا بالفضل لہ

غرض آدم علیہ السلام وہان ہی اور ہر طرح اللہ تعالے کی فرمانبرداری مین زندگی بسر کرتے رہے اللہ تعالے نے کہدیا تہا کہ انگور یا الشجر۔ اور انجیر کے پاس بہی نجانا

وَقُلْنَا یٰاٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ وَکُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَیْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَۃَ فَتَکُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔

سعید بن جبیر۔ سدی۔ شعبی۔ جعدہ بن ہبیرہ۔ محمد بن قیس۔ عبد اللہ بن عباس۔ مرہ ابن مسعود۔ اور کئی صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا یہی قول ہے کہ وہ **انگور** کا درخت تہا۔ مدارک مین لکھا ہے کہ یہی درخت تمام فتنون کی جڑہ ہے۔ اور **منذر بن سعید** نے اپنی تفسیر مین ایسا ہی لکھا ہے۔ جیسے امام **ابن قیم** نے حادی الارواح مین بیان کیا۔ اور وہ **جنت** جسمین **آدم** علیہ السلام رہے وہ زمین پر تہا۔ غور کرو دلائل ذیل پر

وَالقول بانہا جنۃ فی الارض لیست بجنۃ الخلد۔ قول ابی حنیفہ وصحابہ رضی اللہ عنہ

وھذا ابن عُیَیْنَۃ یقول فی قولہ عزوجل وان لک ان لا تجوع فیہا ولا تعری

قال یعنی فی الارض۔ وابن عیینہ امامٌ وابن نافع امامٌ وھم (ای المنکرون)

لا یاتونا بمثلھما۔ ۲

لہ۔ اور ہمنے کہا اے آدم تو اور تیری بی بی اس جنت مین رہو اور جہان چاہو اس مین سے کہاؤ پر اس درخت کی نزدیک نہ جائیو کہ گناہگار ہو جاؤ گے۔

اور امام ابن قتیبہ نے اپنی کتاب معارف مین فرمایا ہے۔

خلق آدم و زوجۃ ثم ترکھما وقال اعمروا واکثروا واملئوا الارض وتسلطوا علے الوان البحر وطیر السماء والانعام وعشب الارض وشجرھا وثمرھا۔ فاخبر انہ فی الارض۔ ثم قال ونصب الفردوس فانقسم علی اربعۃ انھار۔ سیحون وجیحون ودجلہ وفرات[ۓ]۔

وقال منذر بن سعید۔ ھذا وھب بن منبہ یحکی ان آدم علیہ السلام خلق فی الارض وفیھا سکن وفیھا نصب لہ الفردوس انہ کان بعدن ان الاربعۃ الانھار انقسمت من ذلک النھر الذی کان یسمی فردوس آدم وتلک الانھار معنا فی الارض لا اختلاف بین المصلین فی ذلک فاعتبروا یا اولے الالباب۔

اور اھبطوا کا لفظ ایسا ہے جیسا اھبطوا مصرًا مین ہے۔ ہان تو ان دلائل پر بھی غور کرنی چاہیے

(۱) جنت الخلد جسمین نیک لوگ موت کے بعد داخل ہون گے اسکی صفت مین قرآن کریم فرماتا ہے۔ وہ دار المقام ہے وہ ایسی جگھہ ہے جہان داخل ہوکر پہر لوگ نہ نکلین گے۔ اور آدم علیہ السلام جس جنت مین رہے وہان سے نکالے گئے!۔

(۲) جنت الخلد دار تکلیف نہین اور جہان آدم علیہ السلام رہتے تہے وہان درخت کے نزدیک جانے سے ممانعت اور شرعی تکلیف اپر قایم تہی۔

(۳) جنت الخلد کو اللہ تعالےٰ دار السلام فرماتا ہے۔ اور آدم۔ اور حوا علیہما السلام

ۓ۔ آدم اور اسکی بی بی کو پیدا کرکے فرمایا جاؤ آباد ہو بڑہو بہو لو اور زمین کو بہر دو اور طرح طرح کے دریاؤن آسمان کے پرندون۔ مویشیون۔ زمین کی گہاس پات اور اُسکے درخت و ثمر سب پر قابض ہو جاؤ پہر کہتا ہے کہ وہ (جنت جہان یہہ پیدا ہوئے اور یہہ حکم ہوا) زمین مین ہے۔ پہر کہتا ہے فردوس کو بنایا اور اسمین چار نہرین بنائین۔ سیحون۔ جیحون۔ دجلہ۔ فرات۔

جہان رہے وہان سے سلامت نہ نکلے۔ وہ جگہہ اُنکے لئے دار السلام نہ ہوئی۔

(۴) **جنت الخلد** کا نام دار القرار ہے اور جہان آدم علیہ السلام اقامت پذیر تہے وہ مقام اُنکے واسطے دار الزوال ہو گیا۔

(۵) **جنت الخلد** کی تعریف مین آیا ہے وَمَا هُمْ عَنْهَا بِمُخْرَجِين اور جہان آدم علیہ السلام رہے گئے۔ وہان سے نکلے یا نکالے گئے۔

(۶) **جنت الخلد** کی نسبت آیا ہے۔ وَلَا يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ[۱] اور جہان آدم علیہ السلام رہے گئے یا مقیم ہوئے وہان انکو تکلیف پہنچی۔

(۷) **جنت الخلد** کی نسبت جسکو بہشت کہتے ہین۔ وارد ہے۔ لَا لَغْوٌ فِيهَا[۲] وَلَا تَأْثِيمٌ۔ اور جہان آدم علیہ السلام رہتے تہے وہان **شیطان** نے لغو اور گناہ کیا۔

(۸) **جنت الخلد** کی نسبت آیا ہے۔ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا[۳] لَغْوًا وَّلَا كِذَّابًا اور جہان آدم علیہ السلام رہے وہان جہوٹ سُنا۔

(۹) **جنت الخلد** آسمان مین ہے۔ اور جس جنت مین آدم رہے وہ زمین مین ہے جیسے کہا ہے اِنِّی جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِيفَةً اور نہین فرمایا۔ فِی السَّمَاءِ اَوْ جَنَّةِ الْمَاْوٰی

(۱۰) **جنت الخلد** مین شیاطین کو دخل نہین اور ان کی خبیث باتین وہان نہین پہنچ سکتین بَلْ اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ[۴]

---

[۱] اُس مین انکو کوئی کوفت نہو گی۔

[۲] جنت مین بد کاری اور بہکنا نہین۔

[۳] اُسمین لغو اور جہوٹ نہ سُنینگے۔

[۴] اسکی طرف پاک باتین صعود کرتی ہین۔

غرض آدم علیہ السلام اس ملک مین رہے - اور شیطان اُن سے عداوت کرتا رہا - انکو یا اس درخت کے کہانیکے بہانے بتاتا رہا جسکی ممانعت تہی - جیسے آیات ذیل مین ظاہر ہے

فَوَسْوَسَ[1] لَهُمَا الشَّيْطَانُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وُورِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْآتِهِمَا - وَقَالَ مَا نَهٰكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخَالِدِيْنَ وَقَاسَمَهُمَا اِنِّيْ لَكُمَا مِنَ النَّاصِحِيْنَ

وَقَالَ[2] يَا اٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى

مگر شیطان کے کہنے پر آدم علیہ السلام نے کبہی عمل نہ فرمایا اور اس بے ایمان کے قول پر کبہی نہ چلے اور شیطان کا ان پر کوئی زور اور دخل نہ تہا اور نہ شیطان خالق شر تہا نہ اس کا کوئی تسلط آدم علیہ السلام پر تہا - دیکہو

فَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ اِنَّهُ لَيْسَ لَهُ سُلْطَانٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ اِنَّمَا سُلْطَانُهُ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهُ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهِ[3] مُشْرِكُوْنَ -

وَقَالَ[4] الشَّيْطَانُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِنْ سُلْطَانٍ اِلَّا اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْا اَنْفُسَكُمْ -

---

[1] پہر شیطان نے اُن مین بدخیال ڈالنے شروع کئے اسلئے کہ اُن کی پوشیدگی کو ظاہر کردے اور کہا کہ تمہارے خداوند نے تمہین اس درخت سے ہو اسطے روکا ہے کہ (اُسکے استعمال سے) فرشتے یا سدا زندہ رہنے والے نہ بن جاؤ اور اُنسے قسم کہائی کہ مین تمہارا خیرخواہ ہون -

[2] اور کہا اے آدم مین تمہین ہمیشگی کا درخت اور غیر فانی بادشاہی دکہلاؤن -

[3] جب تو قرآن پڑہے راندہ شیطان سے اللہ کی پناہ مانگ - یاد رکہو اسکو مومنون اور اپنے رب پر توکل کرنے والون پر کوئی قدرت نہین - اسکا بس تو ان پر چلتا ہے جو اُسے دوست رکہتے اور اُسکے ساجہی ہین *

[4] جب فتوے لگ چکا شیطان بولا اللہ نے تم سے سچا وعدہ کیا - وعدہ تو مینے بہی کیا پر خلاف کیا اور میرا تم پر کوئی تصرف نہ تہا ہان اتنی بات ہے کہ مینے بلایا تم نے مان لیا سو اب مجہے ملامت نکرو بلکہ اپنے آپ کو کرو -

قَالَ الَّذِیْنَ حَقَّ عَلَیْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هٰؤُلَاۤءِ الَّذِیْنَ اَغْوَیْنَا اَغْوَیْنٰهُمْ كَمَا غَوَیْنَا تَبَرَّاْنَاۤ اِلَیْكَ۔ مَا كَانُوْۤا اِیَّانَا یَعْبُدُوْنَ[1]

ہان ایک جگہہ شیطان نے کہا ہے۔

فَبِمَاۤ اَغْوَیْتَنِیْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ[2] الْمُسْتَقِیْمَ

قَالَ رَبِّ[3] بِمَاۤ اَغْوَیْتَنِیْ لَاُزَیِّنَنَّ لَهُمْ فِی الْاَرْضِ وَلَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِیْنَ

مگر شیطان کی تابعداری وہی کرین اور اسکے قول کو وہی حجت پکڑین جو اُسے امین شیطان کے کلمات کی نسبت قرآن کریم کا فتوے یہہ ہے۔

وَمَا یَعِدُهُمُ[4] الشَّیْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا

بلکہ شیطان نے خود ہی اپنے تئین بغاوت کا ملزم ٹہرایا جیسے گذرا بلکہ ہر بد کا اپنی بغاوت اور سرکشی اور نافرمانی اور غوائیت مین ہرگز ہرگز باری تعالے کی قدوس ذات پر ظلم اور جبر کا الزام نہ لگا دیگا۔ اور جب پوری راستی سے اظہار دیگا تو یہی کہیگا۔ اَغْوَیْنٰهُمْ[5] كَمَا غَوَیْنَا۔ کیونکہ اللہ تعالے بجبر کسی سے شر اور بُرائی نہین کراتا ✽

اگرچہ آدم علیہ السلام شیطان کے کہنے پر نہ چلے۔ مگر مدت کے بعد وہ درخت کے

---

[1] اُن لوگون نے جن پر سزاوار دہوئی کہا اے ہمارے رب یہی لوگ ہین جنہین ہمنے بہکایا۔ ہم ہی بہکے اُنہین بہی بہکایا تیری ہی دوہائی ہے۔ یہہ ہمین نہین پوجتے تہے۔

[2] تونے مجہے بہکایا تو ہی اب مین اُن کے لئے تیری سیدہی راہ کو گڈ مڈ کرونگا۔

[3] اب جو تونے مجہے راندا یا مین زمین مین بُری راہون کو اُن پر سجاؤنگا۔ اور اُن سب کو بہکاؤنگا۔ ہان تیرے مخلص بندون پر تیرا زور نہ چلے گا۔

[4] شیطان کے وعدے اُن سے نری دہوکا بازی ہے۔

[5] ہم تو ڈوبے تہے پر اُنہین بہی لے ڈوبے۔

پاس جانے کی الٰہی ممانعت کو بہول گئے ایسے بہولون سے بچنے کے واسطے باری تعالےٰ نے ہمارے ہادی اور سردار عالم رحمت عالمیان کو قرآن کریم کے یاد رکہنے کی تاکید کرتے ہوئے آدم علیہ السلام کا قصہ فرمایا ہے۔

وَلَا تَعْجَلْ[۱] بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰٓى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا

وَلَقَدْ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اٰدَمَ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا

اور اُسی نسیان پر آدم علیہ السلام کو

عَصٰٓى[۲] اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى

فرمایا۔ اور چونکہ اصل مبداء اور اس نسیان کا باعث وہی مکالمہ شیطان تہا اور اُسی گفتگو کا زنگ تہا آدم علیہ السلام کے قصہ مین فرمایا۔

فَاَزَلَّهُمَا[۳] الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ۔

کتاب خازن کی تفسیر مین لکہا ہے۔

ازل۔ ای استزل آدم وحوا ودعاہما الی الزلۃ وہی الخطیۃ۔ کتاب التاویل تفسیر خازنؒ

غرض آدم علیہ السلام اس ملک سے چلدئے اور کسی اور زمین مین جا کر آباد ہوئے۔ توریت شریف مین لکہا ہے ”خداوند خدا نے آدم علیہ السلام کو لیکے باغ عدن مین رکہا۔ کہ اسکی باغبانی اور نگہبانی کرے“۔ (پیدائش ۲۔ باب ۱۸۔) اور پیدایش ۳ باب ۲۴۔ آیت مین ہے اُسنے آدم کو نکال دیا اور باغ عدن کے پورب کی طرف کروبیون کو جو چمکتی تلوار کے ساتہ چارون طرف پہرتے تہے

---

[۱] اور جلدی مت کر قرآن سے قبل اسکے کہ اُسکی وحی تجہپر پوری ہو اور کہو اے رب مجہے علم زیادہ دے۔ اور ہمنے آدم سے عہد کیا وہ بہول گیا اور اس مین اُسکا کوئی قصد نہ تہا۔

[۲] آدم نے اپنے رب کا عصیان کیا اور بہک گیا۔

[۳] اُن کو شیطان نے پہسلانا چاہا۔ اور پہر اُن کو جہان وہ تہے وہان سے نکال دیا۔

مقرر کیا تو غالباً یہہ وہ مکان تھے جہان قائن جا کر آباد ہوا سو قائن خداوند کے حضور سے نکل گیا۔ اور عدن کے پورب کی طرف نود کی سرزمین مین جا رہا" پیدایش ۴ باب ۱۶۔ اور یہہ بھی فرمایا کہ ہم اسواسطے تمکو نکالتے ہین کہ تم لوگون مین باہمی عداوت ہے۔ اور باہمی عداوت کا یہی نتیجہ ہوتا ہے کہ آخر کچھ قومون کو نکلنا پڑتا ہے۔ سوچو آریہ ہند مین کسطرح آئے مقام تامل اور غور ہے۔ اب بھی اگر نا عاقبت اندیشون کے باعث محرم دسہرہ وغیرہ کے فساد ہوتے رہے تو بہت سارون کو حکم ہوگا پورٹ بلیر چلے جاؤ اور یون مجبوراً۔

قُلْنَا[1] اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَّلَكُمْ فِي الْأَرْضِ (پورٹ بلیر) مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ۔ کی تعمیل کرنی پڑیگی

مکذب۔ عام محمدیون کا اعتقاد ہے۔ کہ خدا سے خیر اور شیطان سے شر آفریدہ ہے۔ نمبر صفحہ ۲۵

مصدق۔ ہرگز یہہ اعتقاد محمّدیون کا نہین اور کہین یہہ تفریق قرآن کریم مین نہین لکھی اور نہ کسی حدیث صحیح مین آئی ہے۔ سورہ مائدہ کی آیت شریفہ۔ اِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ سے اتنا نکلتا ہے کہ شیطان ایسا ارادہ کرتا ہے۔ مگر اس سے یہہ کیسے نکلا کہ وہ خالق شر ہے۔ ہ۔ اور سورہ یٰسٓ کی آیت وَلَقَدْ أَضَلَّ سے بھی خلق ثابت نہین ہوتا۔ غور کرو سورہ ابراہیم

وَإِذْ[2] قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَٰذَا الْبَلَدَ آمِنًا وَّاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَنْ نَّعْبُدَ

---

[1] ہمنے کہا چلے جاؤ تم آپسمین ایک دوسرے کے دشمن ہو اور تمھین ایک وقت تک زمین مین ٹھہرنا اور برتاؤ کرنا ہے۔

[2] اور جب کہا ابراہیم نے اے رب اس شہر (مکہ) کو امن بنانا اور مجھے اور میری اولاد کو بتون کے پوجنے سے بچائے رکھنا۔ اے رب ان بتون نے بہتیرے لوگون کو گمراہ کر دیا۔

الْاَصْنَامِ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ

اَضْلَلْنَ کا لفظ قابل غور ہے اسلئے کہ اضلال اور گمراہ کرنے کی نسبت بتون اور پتہرون کو دی گئی جن مین گمراہی کے خلق کرنے کا ارادی مادہ بالکل نہین بلکہ محض بیجان بے ضرر چیزین ہین ؎

مکذب صفحہ ۹۴ - جس مذہب مین اعتراض کرنا یا شک لانا کفر کا نشان ہے اُس آئین بالجبر یا ایمان بالمکر کا خود اسکی زبان سے ہی بدیہی البطلان ہے -

مصدق - یاد رہے - جبر اور اختیار یہہ دونون ناقص اور مہمل الفاظ ہین - جبر یہ ہے کہ کسیکا دل نہ چاہے - اور زور کے ساتھ اُس سے کام لیا جاوے باری تعالے اس طرح کسی شخص سے بجبر اعمال صالح یا بُرے کام نہین کراتا - کیونکہ جابر ظالم ہوتا ہے اور باری تعالے کی ذات پاک اِس الزام سے بری ہے قرآن نے اِسی واسطے یہہ دونون لفظ چہوڑ دیئے ہین اور تقدیر پر اعتراض کرنے والون کو خوب جواب دیا ہے جیسے فرمایا ہے -

[1] سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ
كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰى ذَاقُوْا بَاْسَنَا - قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ
فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ قُلْ فَلِلّٰهِ
الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ

---

[1] مشرک بول اُٹھینگے اگر اللہ چاہتا ہم اور ہمارے باپ دادے نہ تو شرک کرتے اور نہ کسی شیٔ کو حرام کرتے ان سے پہلون نے بہی ایسا ہی کہا یہان تک کہ ہماری سزا کا مزا چکہا - اے نبی ان سے کہہ تمہارے پاس کوئی اس بارہ مین علم ہے تو لاؤ ہمین نکال کر دکہاؤ - تم تو ظن کے پیچہے لگے ہوا اور اٹکلین لگا رہے ہو اے نبی کہہ (جب تمہارے پاس اس اپنے دعوے کی کہ اللہ کی مرضی سے شرک ہوتا ہے کوئی دلیل نہین اور تم بہہ نکلے) تو پورا غلبہ اللہ کو حاصل ہے - اگر اسکی مشیت ہوتی تو تمہین ہدایت دیتا (نہ یہہ کہ شرک کرواتا جیسا تمہارا گمان ہے) ؎

خلاصہ مطلب - اگر ذات بابرکات باری تعالے کا ارادہ ہو کہ خواہ مخواہ انسان کو ایک طرف کھینچے تو ایسی مقدس ذات سے بعید ہے کہ انسان کو گمراہی و شرک کی طرف لیجاوے پہر کیون نہ سب کو ہدایت پر لاکر فرشتے ہی بنا ڈالے - مگر جب اوسنے انسان کو علے العموم ہدایت پر مجبول نہین فرمایا - اسی سے یہ بھی قیاس کرلینا چاہئے کہ اُس نے انسان کو گمراہی پر بطریق اولے مجبول نہین کیا یا مجبور نہین فرمایا - اس طریق کا نام استدلال بالاولے ہے - اور یہی استدلال قرآن کریم کا خاص طرز ہے - ہان اللہ تعالے نے انسان کو ایک استطاعت بخشی ہے اور ایک قدرت عنایت فرمائی ہے اُسی قوت پر انسان کو مکلف بنایا ہے - اور اسپر جزا اور سزا کو مرتب کیا ہے*

حضرت مخدوم مکرم جناب مرزا صاحب نے براہین مین لکھا ہے - فرقان مجید ہر ایک اصولی اعتقاد کو جو مدار نجات ہے - محققانہ طور سے ثابت کرتا ہے - (۱) جیسے وجود صانع عالم کا ثبوت (۲) توحید کا ثبوت (۳) ضرورت الہام احقاق حق اور ابطال باطل - یہہ امور فرقان کے من جانب اللہ ہونے پر بڑی دلیل ہین" - اسکے جواب مین مکذب صاحب آریہ کے چوتھے نیم کو یاد دلاتے ہین اور وہ یہہ ہے - "سچ کے اختیار کرنے اور جھوٹھ کے چھوڑنے مین سردہا ادت رہنا چاہئے" پہر کچہہ اُوردا خوش فہمی دی ہے اور کہا ہے - "جس مذہب مین شک کرنا کفر ہو ایسی ایمان بالجبر یا ایمان بالمکر کا خود اسکی زبان سے ہی بدیہی بطلان ہے" پہر قرآن کریم پر حملہ کرنے کی وجہ مین کہا ہے - "جب تک سچائی کے مقابلہ جھوٹھ کو لاکر کامل شکست نہ دیجائے تب تک راستی کے جوہر انکشاف نہین پاتے - اور نہ تسلی کامل پہنچاتے ہین" -

پہر مکذب نے دیانند کی تعریف اور اُن کے چمنستان کی خوبی بیان کرکے امور مرقومہ بالا مین موازنہ قرآن و وید پر قلم اٹھایا ہے -

پہر مکذب نے وجود صانع پر سات دلائل لکہے ہین۔ جنکو مین ایک ایک کرکے بیان کرتا ہون۔ پہلے۔

(۱) نجات یا مکتی کے واسطے اصل مقصود یا پرمات کرسٹ یا سب کے جاننے یوگ سرب بیاپک پرتما ہے۔ سب کو پوری پرتین سے اِسکے حصول یا پراپتی کے لئے کوشش اور یتن کرنا چاہیئے۔ اُسکے گیان سے پرم انند مین رہ سکتے ہین۔ ست ودیا ہی سے اسکا گیان ہوتا ہے اور گیان ہی سے پرماتما کا جاننا ہے جسطرح اکاش مین نیتر اور سورج کی بیاپتی اور پرکاش آس من تات بیاپت ہے۔ ایسیہی پریم سب جگہہ پرپتی پورن ایکرس بیاپک ہے اُسکی پراپتی سے جیو سب دکہون سے چہوٹتا ہے اور کسی طرح نہین،،

پہر مکذب نے اس بڑی دلیل کی اور بہی زیادہ تفصیل کی ہے۔

(۱) ایشرہی کے گیان سے مکتی اور اسّے اعلےٰ سوکہہ حقیقی انند یا زیادہ مدارج ترقی انسان کے واسطے کوئی نہین ہے۔

(۲) جانی سوکہہ اور شہوی یا اگیانی لذائذ کا اسمین نام ونشان بہی ندارد ہے۔

(۳) ایشر محسوس نہین اور نہ محدود ہے۔ اسکا کوئی خاص مکان یا تخت نہین اور نہ اسکی حاضری کیواسطے کسی عرض بگی کی ضرورت ہے۔ بلکہ وہ سرب بیاپک ہے۔

(۴) ودیا گیان کا ذریعہ اور گیان مکتی کا۔ پس مکتی کا نتیجہ پرماتما کی پراپتی ہے اس سوکہم بات کے جاننے کے واسطے ایک ایسی ہی سوکہم دلیل کی ضرورت ہتی جو ایشر کی طرف سے ہدایتاً دی گئی۔ پرمیشر آگیا دیتا ہے کہ جسطرح سے آکاش مین

نیتر کی بیاپتی ہے اور محسوس نہین ہوتی۔ بصارت اپنا کام چلا رہی ہے اور دکہائی نہین دیتی جس طرح سوریہ کا پرکاش اکاس مین اسمن تات بیاپت ہے اور زیادہ سوکہم ہونے سے اکاس کے تنہہ پدارتہ اسکی ماہیت کو نہین جانتے ویسے ہی ایک مہان شکتی مان پرماتما انتظام عالم کا کر رہا ہے۔ مگر سورج کی طرح جڑہ نہین اور ایک دیشی ہے چونکہ فانی نہین اسواسطے محسوس ہی نہین مگر سرب بیاپک چیتن او سرب شکتیمان ہے گے انتہے +

ناظرین غور فرمائین۔ ہان خوب غور فرمائین۔ اللہ تعالے کی نافرمانی اسکی پاک کلام کی بےادبی اور اسکے مقابلہ مین ہٹ اور ضد کا کیا برا نتیجہ ہوتا ہے اور کسطرح راستبازی کا دشمن انکاری مین تباہ ہوتا ہے۔ سوچو تو یہہ کیا دلیل ثبوت ہستی صانع عالم کی ہے؟

اس منتر سے حسب ترجمہ یا تفسیر یا بیان مکذب براہین کے طرف اتنا معلوم ہوتا ہے۔ کہ نجات کے واسطے سرب بیاپک اور جاننے یوگ پرماتما ہے۔ اسکے گیان سے انند ہوتا ہے۔ جیسے سورج سب جگہہ ایسے ہی برہم سب جگہہ ہے! کوئی بتادے کہ اسمین ثبوت صانع کی کونسی دلیل ہے یہہ تو ایک نصیحت ہے۔ جو خدا کے ماننے والون کے واسطے اسکی محبت بڑہانے مین مفید ہوسکتی ہے۔ اس بیان کو ثبوت صانع مین کوئی دخل نہین۔ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جب مکذب نے شیطان کے حق مین اخوت و دوستی کے حقوق قدیم کی رعایت سے یہہ موافق فیصلہ دیا۔ باغی اور دشمن حق کی اس طرفداری کے عوض مین عادل اور منصف خدا نے حق فہمی اور حق نیوشی سے مکذب کے دیدہ و گوش کو کور و کر کر دئے انصاف کا

مقتضا ہی یہی ہے کہ جس نعمت کی انسان قدر نہ کرے وہ اُس سے ضرور چہین لیجاوے +

شیطان کا غلط خیال اور اُسکی واہی دلیل باری تعالے کے صریح حکم اور عقل کے مخالف ہے - کیونکہ اُسے باری تعالے نے آدم علیہ السلام کو جو اُس ملک کے خلیفہ تہے سجدہ یا آگیا پالن اور فرمانبرداری کرنے کا حکم دیا - اِس عمدہ حکم کی جو تمدن کا ایک بڑا بہاری مسئلہ ہے - شیطان نے مخالفت کی اور یہہ بیہودہ عذر تراشا -

أَنَا خَيْرٌ مِنْهُ خَلَقْتَنِي مِنْ نَارٍ وَّخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ

حالانکہ حاکم کا حکم ماننا - اصل محکومیت ہے - اور اللہ تعالے کی عبادت اور فرمانبرداری اسی مین تہی کہ آدم کی آگیا کا پالن کیا جاتا - مگر ابلیس باغی نے بغاوت کی اللہ تعالے نے شیطان کو مجبور کر کے فرمانبردار نہ بنایا اگر ایسا کرتا تو جابر ظالم بنتا - اور آریہ کا وکیل یا اسکا کوئی ہم خیال شیطان کا حامی کہتا کہ شیطان پر جبر ہوا - اور شیطان کا خدا کا دیدار کرنا جو آپ نے تکذیب کے صفحہ نمبر ۳۴ مین ذکر کیا ہے اسپر تعجب آتا ہے کہ آپ کو اتنا بہی معلوم نہین کہ حاکم کا دیدار فرمانبردارون کو ہی راحت بخشتا ہے نہ کہ نافرمانون کو - اگر اثبات وجود صانع مین یہہ طریق اور ثبوت کافی تہا جو آپنے یا آپکے وید نے دیا - تو کیا آپ کو قرآن کریم مین اس قسم کا ثبوت نہ مل سکا؟

(۱) نجات کیواسطے اصل مقصود سرتج باپ یا تمہارے رب کے خدا ۱۲	[1] إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَنْ لَا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَاعْبُدُ اللّٰهَ

---

[1] جنہون نے کہا ہمارا رب اللہ ہے - پہر وہ مستقیم ہو گئے انپر فرشتے اترتے ہین کہ خوف و غم نہ کہاؤ - اور اللہ کی عبادت کرو خالص کرتے ہوئے اسکے لئے توحید کرو - اور اُن کی آخری پکار یہہ ہو گی کہ اللہ رب العلمین کی ستایش ہے -

جاننے یوگ ہے۔

(۲) اُنکے گیان "علم" سے پرم انند "بڑی خواشی" مین رہ سکتے ہین۔

(۳) اصل مقصود

(۴) وہ سرب "محیط" بیاپک ہے۔

(۵) سب ہی کو لوگ یہ تین سدا اسکے حصول کے لئے کوشش کرنا چاہئے

(۶) فانی سکھ اور شہوت یا اگیانی "جہالت" لذائذ سے پاک ہے۔

(۷) ایشر محدود نہین۔

(۸) اُس کی بارگاہ مین کسی عرض بیگی کی حاجت نہین۔

مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ +

[۱] مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ +

[۲] وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ۔

[۳] اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ

[۴] وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ +

[۵] هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ +

[۶] لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ۔ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا

[۷] وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ قُلْ اَتُنَبِّئُوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ

---

[۱] جو شخص ایمان لایا اللہ پر اور پچھلے دن پر اور عمل صالح کئے رب کے پاس اُن کا اجر ہوگا اور انہین کوئی خوف نہوگا اور نہ غم کہائین گئے +

[۲] ۔ اور اللہ کی رضامندی تو سب ہی سے بڑی ہے +

[۳] اللہ ہر شے پر محیط ہے۔ اور وہ جہان ہو تمہارے ساتھ ہے +

[۴] ۔ اور جو لوگ ہم مین کوشش کرتے ہین ہم ضرور انہین اپنی راہین بتائین گے۔ اور اللہ خلاصون کے ساتھ ہے۔

[۵] وہ وہ اللہ ہے اُسکے سوا کوئی معبود نہین بادشاہ قدوس سلام ہے +

[۶] ۔ آنکھین اسکو ادراک نہین کر سکتین اور وہ آنکھون کو ادراک کرتا ہے۔ اور علم سے اُسکا احاطہ نہین کر سکتے +

[۷] ۔ اور اللہ کو چھوڑ کر ایسون کو پوجتے ہین جو اون کو ضرر و نفع دے نہین سکتے اور کہتے ہین یہ اللہ کے پاس ہمارے شفیع ہونگے۔ تو کہہ کیا تم اللہ کو وہ کچھ بتاتے ہو جو وہ آسمان و زمین مین نہین جانتا وہ تمہارے شرکون سے بلند و برتر ہے۔

ہان کچھ اور بھی سُن لیجیے۔

اوّل۔ سورج یا بصارت کا پرکاش جسطرح ہوتا ہے اسکا پتہ تو کچھ سائنس سے لگ سکتا ہے۔

دوم۔ یہہ ظہور اور پرکاش محدود ہے۔

سوم۔ کوئی اعلےٰ درجہ کا ظہور نہین بلکہ عقل اور فہم کا پرکاش اس سے سوکہم اور لطیف ہے۔

قرآن کریم نے لا تدركه الابصار وهو يدرك الابصار وهو اللطيف الخبير فرما کر اور ساتھہ ہی یہ کہکر لیس کمثلہ شیئ اپنے پیروون کو تشبیہ سے بچا لیا۔*

اگر آریہ کا چوتھا اصل سچا۔ عمل کے قابل صداقتون پر مشتمل ہے۔ اگر آپ راستی کے لینے پر ہر وقت مستعد ہین۔ تو انصاف کیجیے۔ کیا قرآن کریم رد و انکار کے قابل ہے؟۔ ہرگز نہین۔ ہرگز نہین۔

اب مین اُس ویدک منتر کا لفظ بہ لفظ ترجمہ کرتا ہون جسکو تکذیب نے وجود باریتعالے

---

*نوٹ۔ قدیم سے ابتک ہر ایک قوم نے ناقص یا کامل طور پر۔ کسی نہ کسی پیرایئے سے وجود باری تعالے کا اقرار ضرور کیا ہے۔ اگر علی العموم نگاہ کی جاوے تو محض وجود حق سبحانہ و تعالے اقوام عالم مین غیر متنازع فیہ ثابت ہوتا ہے۔ ہان قومون نے اور قریبًا کل قومون نے جس امر بت نہ سنبھلنے کے قابل ٹہوکر کہائی وہ مسئلہ صفات ہے۔ ابھی اتنا کہدینے سے کہ خدا ہے کوئی فائدہ تو مترتب نہین ہوسکتا۔ وہ کیسی ذات ہے اسکو یعنے اسکی صفات کو عالم سے مخلوقات عالم سے کیا نسبت کیسا تعلق واقع ہوا ہے۔ انتظام عالم جذبات انواع مخلوقات۔ خصوصًا نوع انسانی کے قوا کے تقاضاؤن اور میلانون کی بابت کہ خدائی کس قسم کی صفات والا خدا چاہتی ہے۔ صرف یہی ایک راہ ہے جس پر دنیا کے کسی مذہب نے کوئی روشنی نہین ڈالی بلکہ ہر ایک نے اپنی نوبت پر اسے اور بھی دہندلا کیا ہے۔ عیسائیون نے خدا کو اس طرز پر بیان کیا کہ قالب انسانی مین پورا ڈہال کر ویسی ہی ضعیف اور ناقص ہستی ثابت کر دکہایا۔ اور تشبیہ کی تاریک راہ اختیار کرکے سالک طریق کو حیرت مین ڈالدیا۔ ہندون (یعنی سوفائد آریہ) نے یہہ غضب ڈہایا کہ ایک خیالی اور محض وہمی وجود کے ماننے پر قناعت کی اور صفات کاملہ سے اُس پاک ذات کو قطعًا معطل کر دیا کہ مادہ عالم اور ارواح اُسکی مخلوق ہی نہین۔ اور وہ روح کے اصلی تقاضا یعنی سرمدی نجات دینے پر قادر نہین" وغیرہ۔ اِس عظیم الشان مسٹری (راز) کو کہولا ہے تو اس مہیمن کتاب فرقان حمید نے کہولا ہے۔ کہ وہ صانع۔ خالق۔ رازق۔ رب۔ قادر۔ رحمن۔ رحیم۔ سمیع۔ بصیر ہے اور ان صفات مین کامل ہے۔ اور یہہ اور ان کی مانند دیگر صفات ایسی ہین جنہین عالم کی ضروریات کے سرانجام کے ساتھہ پوری مناسبت ہے۔ اس پر بہی ہر قسم کے ممکن ظنون اور محتمل شبہون کے مٹانے کو فرما دیا۔ لیس کمثلہ شیئ۔ سارا قرآن کریم مسئلہ صفات کے اکمل طور پر واضح کرنے کا ذمہ لیتا ہے اور طالبان نجات کو بتاتا ہے کہ اُن کا منجی خدا کیسا ہونا چاہیے۔

(عبدالکریم مصحح)

کی دلیل سمجھکر وید سے تکذیب براہین مین درج کیا ہے۔

تد	اس ۱۲
وشنو	محیط کے ۱۲
پرم	عمدہ ۱۲
پدم	مقام کو ۱۲
سدا	ہمیشہ ۱۲
پشینتی	دیکھتے ہین ۱۲
سوریہ	عالم لوگ ۱۲
دوی	آسمانی فضا مین ۱۲
و	مانند ۱۲
چکھشو	آنکھہ یا سورج کے ۱۲
آتتم	لنبا ۱۲

(مطلب) علم والے محیط الکل خدا کے اچھے مقام کو لنبی نظر یا سورج کی مانند دیکھتے ہین ✤

ناظرین !۔ عوز کرین اس ویدک فلسفی سے دہریہ پر کیا حجت قایم ہو سکتی ہے؟ اب قرآن کے دلائل اور آیات وجود **صانع** عالم سنئے۔ مگر قبل اسکے کہ اصل مقصود شروع کیا جاوے تہوڑا بطور تمہید کے بیان کرنا خالی از فائدہ نہو گا۔

(۱)۔ اثبات **صانع** مین لوگون نے کبہی امکان اجسام سے استدلال کیا ہے کبہی امکان صفات اجسام سے گاہے حدوث اجسام سے کسی وقت حدوث صفات اجسام سے۔ اور ظاہر ہے کہ ان دلائل کا مدار مسئلہ ترجیح بلا مرجح کے ابطال پر ہے۔ یا دور تسلسل کے امتناع پر۔ اور یہہ دونون راہین بڑی دور دراز ہین بلکہ یون کہئے کہ ایسی مشکل ہین کہ ان پر چلنے سے عامہ خلق کا منزل مقصود پر پہنچ جانا وید کے سمجھنے کی طرح مشکل ہی نہین بلکہ محال ہے۔

(۲) علاوہ برین اثبات مطالب مین منطقی اور فلسفی مزاج لوگ قیاس تمثیلی سے دلیل پکڑتے ہین یا قیاس شمولی سے حالانکہ ان قیاسات کا مدار تماثل اجسام پر ہے یا ایسے چند امور مشترکہ کے ماننے پر جنکو کلیات خمسہ کہتے ہین اور تماثل اجسام و کلیات خمسہ کا مسئلہ ایسا بودا اور **غلط** ہے جسپر ہمیشہ **سلف** نے انکار فرمایا اور سچے طبعیات نے اسے **غلط** ثابت کیا۔

قران کریم ہمیشہ استدلال بالاولے سے کام لیتا ہے جو بالکل یقینی اور فطرت کے مناسب ہے۔ استدلال بالاولے کی مثال لَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ ہے۔ اس کلمہ الٰہیہ مین حکم ہے مان باپ کو اُف تک نہ کرو۔ جس سے ثابت ہوا۔ والدین کو کسی قسم کی ایذا دینا بطریق اولے اسلام مین جایز نہین دوسری مثال سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَمِيْعًا سے ثابت ہوتا ہے کہ یہہ پتھر۔ درخت۔ جانور۔ سورج وغیرہ تمہارے خادم ہین۔ یہہ تو تمہارے مساوی بہی نہین۔ پس ان کو معبود بنانا اور آپ اُن کا خادم بننا بطریق اولے باطل ہوگا!۔ کیونکہ شرک مین معاملہ بالعکس ہے!!۔

(۳) یہہ بہی یاد رہے۔ قرآن کریم دلایل کے بیان مین انعامات اور احسانات حضرت حق سبحانہ وتعالے کا تذکرہ بہی برابر کرتا رہتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اس قسم کے تذکار سے ایمان اور اللہ تعالے کی محبت دونون مین ترقی ہوتی رہتی ہے۔

(۴) ہر ایک انسان اپنی فطرت اور جبلت پر مکلّف ہے پس فطری دلائل ہی اصلی اور صحیح دلائل ہون گے۔

(۵)۔ آیات اور علامات کسی چیز کے وہ ہوتے ہین جنکے وجود سے اس چیز کے وجود کا یقینی پتہ لگتا ہے۔ جسکے واسطے یہہ آیات اور علامات دلیل ہین نشان اور علامت کسی چیز کے اپنے مدلول کے اثبات مین کسی وجہ کلیہ قضیہ کی محتاج نہین ہوتی۔ اسیواسطے قرآن مجید جن دلائل کو بیان کرتا ہے اُن کا نام آیات رکہتا ہے۔ مینے دلائل نبوت مین بارہا بیان کیا ہے کہ قران کریم نے اثبات نبوت

مین بھی بجاے لفظ معجزہ اور خرق عادت کے آیات ہی کا لفظ اختیار فرمایا ہے۔٭

انسان جہانتک بنظر تحقیق تجربہ کرتا جاوے اور اپنی گرد و پیش کی اشیاء کو اپنے کام مین لانے کی کوشش کرے۔ اُسے یقین ہوتا جائے گا کہ سخّر لکُم مافی السّموات و مافی الارض جمیعًا منہ جس کتاب مین لکھا ہے وہ پاک کتاب علاوہ برین کہ ہمکو تمام علوم مفیدہ اور فنون راحت بخش کے سکھلانیکی راہ دکھاتی ہے یہہ بھی واضح طور پر ثابت کرتی ہے کہ بے ریب اس کتاب کا بنانے والا تمام قدرتی اشیاء اور اُن کے نتائج کا پہلے سے پورا عالم اور کامل خبیر تھا۔ روزمرہ کے تجربے گواہی دے رہے ہین۔ انسان کے ارد گرد کی تمام چیزین اُسکے ماتحت اور اسکی خدّام ہین۔ اس عجوبۂ قدرت کی آسائش کے واسطے تمام ہمہ تن بے مزد حاضر ہین۔٭

انسان کیا بلحاظ اس روزافزون ترقی کے جو اُسے حاصل ہو سکتی ہے اور کیا باین خیال کہ وہ اپنے جدیدہ علوم و فنون ابنائے جنس کو سکھا سکتا ہے۔ کیا بباعث اس سطوت اور تسلط کے جو اسے مخلوق پر محض فضل الٰہی سے حاصل ہے۔

اگر اپنی پیدایش۔ اپنی ابتدائی حالت پر غور کرے تو اسے صاف عیان ہو جاے گا کہ وہ کیسا ضعیف۔ بے بس۔ ناتوان اپنا مافی الضمیر ظاہر کرنے سے عاجز تھا۔ پھر کیسا عالم۔ فاضل۔ شجاع۔ زبردست ہو گیا۔ سمندر کے کنارے بیٹھ کر سمندر کی تہ کی حالت دریافت کرتا ہے اور سمندر کی اشیاء پر حاکمانہ تصرف جمانا چاہتا ہے۔ یہہ خاکی پتلا اپنی چار دیوار مین بیٹھا ہوا سورج۔ چاند اور آسمانی بروج کے قطر و محیط ناپنے کو تیار ہے۔ یہہ عجوبۂ قدرت اگر بدن کے ذرات کو غور سے دیکھے تو بشرط سلامتی فطرت ضرور گواہی دے گا کہ اپنی خلق و بقا مین

ہمہ تن ایک زبردست علیم و حکیم کے قبضۂ قدرت مین گرفتار ہے اور اس غنی ذات کا محتاج ہے جسکو کسی قسم کی احتیاج نہین - اس اثنا مین اسے اس آیت کی واقعی صداقت کا اعتراف کرنا پڑیگا -

یَااَیُّھَا النَّاسُ[لہ] اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَے اللّٰہِ وَاللّٰہُ ھُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ

بے ریب انسان اپنا خالق آپ نہین - نہ اسکے مان باپ اور اسکے خویش اقارب نے جو اسکی استعداد کے قریب قریب ہین اسکو گھڑ کر درست کیا - اپنی بدصورتی کو حسن سے بدلا نہین سکتا - اپنی طول عرض پر متصرفانہ دخل نہین رکھتا - معلوم نہین کتنی مدت سے چھری لیکر اپنا پوسٹ مارٹم کر رہا ہے پر اس غریب کو اپنے بدن کے عجائبات کا بہی آج تک پتہ نہ لگا - مائیکرس کوپ ایجاد کر کے کہتے ہین پچھلون نے پہلون سے سبقت لی - مگر عجائبات انسانی پر اور بہی حیرانی حاصل کی افعال الاعضاء کے محقق اور کیمیاگر ابتک کتاب قدرۃ کے طفل ابجد خوان ہین - صوفی - یوگی - الٰہیات - اخلاق - طبعی والے قوے انسانیہ کا بیان کرتے کرتے تھک گئے مگر احاطۂ علم الٰہی سے قطعًا محروم چلدیئے اچھے فلاسفرون اور نیکوکار عقلا کے گھرون مین ایسے جاہل کندہ ناتراش پیدا ہوئے جنہون نے اپنے مربیون کی عمدہ عقل کو چرخ دیدیا! - اور وہ بیچارے کف افسوس ملتے رہ گئے اور اُن سے کچھہ بہی نہ ہوسکا کہ اپنی اخلاقی ارث سے اُنہین تھوڑا ہی سا بہرہ مند کر جاتے - بڑے بڑے مدبر اپنے عندیہ مین تدابیر کے ہر پہلو پر لحاظ کر کے مناسبت وقت اور عین موافق لوازم کو مہیا کرتے ہین - پہر نتائج سے محروم ہو کر اپنی کم علمی پر افسوس مگر قانون قدرت کے مستحکم انتظام کو دیکھکر

[لہ] - اے انسانون تم اللہ کے محتاج ہو اور اللہ ہی غنی حمد کیا گیا ہے -

ہمہ قدرت ذات پاک کا لاابد اقرار کرتے ہین۔ سلیم الفطرۃ دانا جب تمام اپنے اِرد گرد کی مخلوق کو بے نقص۔ کمال ترتیب۔ اعلےٰ درجہ کی عمدگی پر پاتے ہین ضرور بے تابی سے ایک علیم وخبیر قادر کے وجود پر گواہی دیتے ہین۔ فطرت کی اِس بردست دلیل کو غور کرو۔ قرآن مجید کیسے الفاظ مین بیان فرماتا ہے۔

وَمِنْ اٰیٰتِہٖٓ[1] اَنْ خَلَقَکُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ۔

ان کلمات مین قرآن اُن آیات صانع عالم کی طرف توجہ دلاتا ہے جو انسان کی ذات مین موجود ہین+

ان کلمات طیبات سے پہلے اور اِس دلیل سے اول اللہ تعالےٰ نے اپنی قدوسیت ہر ایک نقص سے پاک۔ ہر ایک صفت کاملہ کے ساتھ متصف ہونے کا اظہار اور عبادت کی تاکید کی ہے اور کہا ہے۔

فَسُبْحَانَ اللّٰہِ[2] حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَہُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِیًّا وَّحِیْنَ تُظْهِرُوْنَ۔

اِس دعوے کا مدار وجود صانع پر تھا۔ اِسلئے وجود صانع کی دلیل بیان فرمائی اور دلیل بھی ایسی دی جس سے یہہ مطلب بھی ثابت ہوگیا۔

بیان دلیل یہہ ہے کہ آدمی کو دو باتین حاصل ہو رہی ہین اوّل شخص انسانی کا وجود اور اسکی بقا دوم۔ بقائے نوع جو مرد وعورت کے ملنے سے حاصل ہوتا ہے۔ پہلے انعام کی نسبت فرمایا کہ۔ انسان اپنی اصل بناوٹ پر نظر کرکے دیکھے کہ وہ مٹی سرد اور خشک ہے

---

[1] اور اُسکے نشانون سے ہے کہ تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر تم اچانک چلتے پھرتے آدمی ہوگئے۔

[2] اللہ کی قدوسیت بیان کرو جب تم شام کرتے اور جب تم صبح کرتے ہو اور اُسی کے لئے حمد ہے آسمانون مین اور زمین مین۔ اور تیسرے پہر اور جب تم ظہر کرتے ہو+

اسی سرد و خشک سے تیری گرم اور تر جسمانی روح کو پیدا کیا۔ اور عیان ہے کہ مٹی مین تو کوئی ادراک نہین۔ حرکت ارادیہ نہین۔ کوئی حیات نہین رنگت مین دیکھے تو میلی گدری وزن مین ثقیل۔ کثافت مین یکتا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ لَہُ الْحَمْدُ۔ اسی مٹی کے ذرات سے ایک مدرک متحرک بالارادہ۔ زندہ۔ نئی زندگی کے قابل انسان کی ایسی جسمانی روح بناوی جو کدورتون سے پاک۔ ہلکا۔ پہلکا۔ اعلےٰ درجہ کا شفاف صاف نیّر جوہر ہے۔ کس تحتانی حالت سے کس بلند درجے پر پہنچایا۔! پہر بے ریب وہ زبردست طاقت موجود اور بے تردد وہ قدسیت اور حمد کے لایق ہے۔ یہہ اُسی ید قدرت کا نقش ہے۔ جسے۔ اللہ۔ یہوآہ۔ یزدان۔ اوم کنجک کہتے ہین بنا بر علے ہذا اس مبارک آیت کو پڑہو اور مانو۔ فَسُبْحَانَ اللّٰہِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَہُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِیًّا وَّحِیْنَ تُظْهِرُوْنَ۔ پہر اسی مٹی غیر مدرک۔ غیر متحرک سے انسان کی بقائی نوع اور اسکے آرام کے لئے اُسکے جنس کی بی بی بنائی۔ اور اپنے اس ارادہ کو جو دونون کے باہمی تعلق کی نسبت تہا غور کرو کن پیارے پیارے لفاظ مین بیان فرمایا۔

وَمِنْ اٰیٰتِہٖٓ[لہ] اَنْ خَلَقَ لَکُمْ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْکُنُوْٓا اِلَیْهَا وَجَعَلَ بَیْنَکُمْ مَّوَدَّۃً وَّرَحْمَۃً اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ۔

پہر انسانی **صفات** کی طرف انسانی فطرۃ کو توجہ دلاتا اور فرماتا ہے۔

وَمِنْ[ٹہ] اٰیَاتِہٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِکُمْ وَاَلْوَانِکُمْ اِنَّ

[لہ] اور اُسکے نشانون سے ہے کہ تم ہی مین سے تمہارے واسطے جوڑا بنایا تو کہ تم اُس سے آرام کرو اور تمہارے درمیان دوستی اور رحمت ڈالدی یقیناً اس مین سوچنے والون کے واسطے نشانیان ہین۔

[ٹہ] اور اسکے نشانون سے ہے پیدا کرنا آسمانون اور زمین کا اور اختلاف تمہاری بولیون اور تمہاری رنگون کا یقیناً اس مین عالمون کے لئے نشانیان ہین؛

فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّلۡعٰلِمِیۡنَ۔

مگر یاد رہے۔ انسانی صفات ایک تقسیم مین دو قسم ہوا کرتے ہین ایک قسم انسان کے اعراض لازمہ۔ اور دوسری قسم انسان کے اعراض مفارقہ۔ انسان کے اعراض لازمہ مین۔ اسکی رنگت۔ بول چال۔ اشکال و خطوط ہین ان ترابی فرق سے مختلف انسان اگر ایک ہی رنگت ایک ہی آواز۔ ایک ہی بول چال ایک قسم کی اشکال اور خطوط رکہتے تو کیا ہم دوست کو دشمن سے ممتاز کر لیتے۔ کیا رات مین بلکہ دن مین کچھ اپنے اور پرائے کا تفرقہ کر سکتے۔ ہرگز ہرگز نہین۔ پس جس غالب طاقت نے یہ تفرقہ کر دیا۔ وہ معدوم نہین بلکہ وہ موجود اور اس قابل ہے کہ اسکی نسبت کہین

سُبۡحٰنَ اللّٰہِ حِیۡنَ تُمۡسُوۡنَ وَ حِیۡنَ تُصۡبِحُوۡنَ وَ لَہُ الۡحَمۡدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ۔

اور انسانی شخص کے اعراض مفارقہ مین سونا۔ اور جاگنا۔ حرکت۔ سکون کمانا وغیرہ وغیرہ ہین جنکی طرف اشارہ فرماتا ہے۔

وَ مِنۡ[1] اٰیٰتِہٖ مَنَامُکُمۡ بِالَّیۡلِ وَ النَّہَارِ وَ ابۡتِغَآؤُکُمۡ مِّنۡ فَضۡلِہٖ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّسۡمَعُوۡنَ

اب دلائل انفسی کے بعد آفاقی دلائل سنئے۔ کس ترتیب سے بیان بنا ماہی

وَ مِنۡ[2] اٰیٰتِہٖ یُرِیۡکُمُ الۡبَرۡقَ خَوۡفًا وَّ طَمَعًا وَّ یُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَیُحۡیٖ

---

[1] اور اسکے نشانون سے ہے تمہارا رات کو سونا اور دن کو اسکے فضل کی تلاش کرنا۔ یقیناً اس مین نشانیان ہین سننے والون کے لئے +

[2] اور اسکے نشانون سے ہے کہ بیم و امید کی خاطر تمہین بجلی دکہاتا ہے اور بادل سے پانی اتارتا ہے پہر اُس سے زمین کو مر جانے کے پیچھے زندہ کرتا ہے یقیناً اس مین عقلمندون کے لئے نشانیان ہین۔

بِہِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِہَا اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ۔

وَمِنْ اٰیٰتِہٖٓ[لہ] اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِہٖ ثُمَّ اِذَا دَعَاکُمْ دَعْوَۃً مِّنَ الْاَرْضِ اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ۞

مکذب براہین نے جو دلیل ثبوت ہستی صانع پر قرآن کریم سے بیان کی ہے وہ ایسی ہے جیسے کوئی سورج کے محیط پر حرارت مرکز ارض کو دلیل ٹہراوی۔

ہَلْ اَتٰیکَ حَدِیْثُ مُوْسٰی اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَہْلِہِ امْکُثُوْٓا اِنِّیْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّیْٓ اٰتِیْکُمْ مِّنْہَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَی النَّارِ ہُدًی فَلَمَّآ اَتٰہَا نُوْدِیَ یٰمُوْسٰی[ٹہ] اِنِّیْٓ اَنَا رَبُّکَ۔

مکذب نے اپنی نافہمی سے قرآنی دلیل اثبات صانع اس آیت کو کہا ہے اور اسکا ترجمہ یہہ کیا ہے۔

"آئی تیرے پاس بات موسیٰ کی جسوقت دیکھی اُس نے آگ۔ پس کہا اپنے ساتھ والون کو کہ ٹہیرو تحقیق مین نے آگ دیکھی ہے۔ مین امید کرتا ہون کہ لاؤن اس آگ سے تمہارے پاس سلگا کر۔ یا پاؤن اس آگ پر کوئی واقفکار رستہ جاننے والا۔ جب آیا اُسکے پاس۔ آواز آئی (آگ سے) اے موسیٰ!!"

آریہ کے وکیل کی راستبازی اور اسکا علم قابل ملاحظہ ہے نُوْدِیَ۔ ماضی مجہول ندا مصدر سے بنا ہے جسکے معنی ہین۔ پکارا گیا۔ پکارنے والا کون تہا۔ مکذب نے

[لہ] - اور اُسکے نشانون سے ہے کہ آسمان اور زمین اُسکے امر سے قائم ہین پہر جب تم کو ایک ہی پکار سے پکارے گا اچانک تم زمین سے نکل پڑو گے۔

[ٹہ] - کیا موسیٰ کی بات تجھے پہنچی جب اُسنے آگ دیکھی پس اپنے اہل کو کہا ٹہر جاؤ مینے آگ دیکھی ہے توکہ مین تمہین ان سے انگاری لے آؤن یا آگ پر کوئی راہ بتانے والا مجھے مل جاوے۔ پس جب اُسکے پاس آیا پکارا گیا اے موسیٰ یقیناً مین تیرا رب ہون۔

دو خطوط مین کہا ہے (آگ سے) کوئی مصنف ذرہ عربی جاننے والا کہے۔ یہہ لفظ (آگ سے) قرآن کریم کے کس لفظ کا ترجمہ ہے۔ کاذب مکذب نے صرف اعتراض کے لئے یہ لفظ جڑ دیا جو اُس کے باغی اور حاسد دل کا اپنا نتیجہ ہے قرآن مجید نے تو خود ظاہر فرمایا ہے کہ ندا کنندہ کون تہا۔ بلکہ مکذب نے بہی تکذیب کے صفحہ ۲۵ مین لکھدیا ہے۔

سُورہ نمل مین اسکا بیان عمدہ ہے جہان صاف لکھا ہے "پُس جب آیا اسکے پاس۔ پکارا گیا یہہ کہ برکت دیا گیا۔ جو کچھ کہ بیچ آگ کے ہے اور جو کوئی گرد اسکے اور پاک ہے پروردگار عالمون کا"۔

اس آیتہ سے صاف واضح ہے کہ آگ خدا نہین اور نہ آگ سے ندا آئی۔ بلکہ ندا کرنے والے نے تو یہہ کہا کہ بُوْرِکَ مَنْ فِی النَّارِ وَ مَنْ حَوْلَهَا یعنی آگ مین کے اور اُسکے اِرد گرد والے کو برکت دی گئی۔ اور اللہ تعالے تو جہانون کا اور ان سب اشیا کا جن سے اسکا علم آتا ہے جنمین آگ بہی ایک ہے پالنے والا ہے قرآنی آیات کر دیکہے کہ وہ نتائج جو مکذب نے فُٹ نوٹ مین دیئے ہین وہ تمام رگوید کے مشہور اردو ترجمہ کے الفاظ ہین قرآن کریم ان ناپاک مشرکانہ بدبودار خیالات سے پاک ہے یہہ مقدس کتاب اللہ تعالیٰ کو ایسی صفات سے ایسے عیوب سے منزہ و مبرا ثابت کرتی ہے۔ آگ بیچاری تو ایسی الٰہی مخلوق ہے کہ پانی سے معدوم ہوسکتی ہے۔ اور اللہ تعالے کی صفت قرآن مین ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ؛

جناب موسیٰ علیہ السلام نے آگ سے باتین نہین کی بلکہ اللہ تعالےٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا۔ موسیٰ علیہ السلام نے صرف اللہ تعالےٰ کی آواز سُنی محیط الکل اللہ تعالے نے ہرگز آگ مین حلول نہین فرمایا مکذب کا یہہ کہنا۔ موسیٰ علیہ السلام آگ کو فرماتے تہے اے آگ فرعون کو جلادے۔ دریائے نیل کو سکہا دے۔ اے اگنی دیوتا۔

میری قربانی قبول کر۔ اے آگ مرنے کے بعد مجھے خراب نہ کر وغیرہ" یہہ سب تکذیب کا بالکل قرآ اور قرآن کے بالکل خلاف ہے اور تکذیب کا کذب۔ و بہتان۔ وجوہات ذیل سے ظاہر ہے۔

وجہ اولےٰ۔ کہ اسی جگہہ خود جناب موسیٰ علیہ السلام ہی کے قصہ مین آیا ہے۔

إِذْ رَا نَارًا فَقَالَ لِأَهْلِهِ امْكُثُوا إِنِّي آنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّي آتِيكُم مِّنْهَا بِقَبَسٍ أَوْ أَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى - اور اسی قصہ مین دوسری جگہہ فرمایا ہے [1] إِنِّي آنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّي آتِيكُم مِّنْهَا بِخَبَرٍ أَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُونَ۔

آیات کا منشا صاف ظاہر ہے اصل یہہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مصر جاتے راستہ مین رات کے وقت آگ دکہائی دی اور آگ کے دیکہنے کے بعد انکو وہ خواہش پیدا ہوئی جو ہمیشہ سمجہہ دار اور عقلمند مسافرون کو پیدا ہوا کرتی ہے۔ راستہ مین آگ جلانا۔ پہاڑی ملکون کا عام دستور ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس سفر مین رات کا وقت۔ سردی کا موسم پیش آیا اسپر راستہ بہول گئے دور سے آگ کو دیکہا اسے دیکہہ کر ساتہہ والون کو فرمایا۔ تم لوگ ٹہرو۔ مین تمہارے لئے آگ سلگا لاتا ہون تاکہ تم اُسے سردی مین تاپو۔ اور وہان جاکر کسی سے راستہ کا پتہ بہی لونگا۔ بتاؤ اس مین کیا قباحت ہوئی۔ ہ۔

وجہ ثانیہ قرآن کریم مین صاف لکہا ہے۔ آگ اللہ تعالےٰ کی فرمانبردار اور اسکے حکم کے ماتحت ہے۔ اور یہہ بہی قران مین لکہا ہے کہ مخلوق کی

---

[1] مین نے آگ دیکہی ہے تو کہ مین تمہارے پاس اُسکی کوئی خبر لاؤن یا آگ کی کوئی چنگاڑی لاؤن تو کہ تم تاپو۔

عبادت جائز نہین - غور کرو -

قُلنَا یَا نَارُ کُونِی بَردًا[۵] وَّسَلَامًا عَلٰی اِبرَاهِیمَ +

اَفَرَءَیتُمُ[۶] النَّارَ الَّتِی تُورُونَ - ءَاَنتُم اَنشَاتُم شَجَرَتَهَا اَم نَحنُ المُنشِئُونَ نَحنُ جَعَلنَاهَا تَذکِرَةً وَّمَتَاعًا لِّلمُقوِینَ۔

اور مخلوق کی نسبت حکم ہے -

وَمِن[۷] اٰیَاتِهِ اللَّیلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمسُ وَالقَمَرُ لَا تَسجُدُوا لِلشَّمسِ وَلَا لِلقَمَرِ وَاسجُدُوا لِلّٰهِ الَّذِی خَلَقَهُنَّ اِن کُنتُم اِیَّاهُ تَعبُدُونَ -

وجہ ثالثہ - سورۂ قصص کی اس آیۃ سے جسمین یہہ قصہ مندرج ہے صاف معلوم ہوتا کہ یہہ آواز جسکو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سنا تہا آگ سے نہین آئی - بلکہ ایک درخت کی طرف سے وہ آواز سنائی دی - چنانچہ اس مین فرمایا ہے -

فَلَمَّا اَتٰهَا نُودِیَ[۸] مِن شَاطِئِ الوَادِ الاَیمَنِ فِی البُقعَةِ المُبٰرَکَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَن یّٰمُوسٰی اِنِّی اَنَا اللّٰهُ رَبُّ العٰلَمِینَ

وجہ رابعہ - اگر ہم مان لین - حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آگ سے آواز سنی مگر یہہ تو پہر بہی نہین ہوسکتا کہ ہم مکذب کی طرح کہین آواز دینے والی خود آگ ہی تہی ! کیونکہ - اگنی - وایو - سورج - انگرہ - ملہان وید (حسب تسلیم آریہ) نے جب وید کی رچائین لوگون کو سنائین

---

[۵] ہم نے کہا اے آگ تو ابراہیم پر سرد اور سلامت ہو جا

[۶] اس آگ کو جسے جلاتے ہو سمجہتے ہو کیا تم نے اسکا درخت پیدا کیا یا ہم پیدا کرنے والے ہین -

[۷] اور اسکے نشانون سے ہین رات - دن - سورج اور چاند - مت سجدہ کرو سورج اور چاند کو بلکہ اللہ کو سجدہ کرو جس نے انہین پیدا کیا اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو -

[۸] پس جب اسکے پاس آیا برکت والے میدان کے کنارے سے مبارک زمین مین درخت کیطرف سے پکارا گیا کہ اے موسیٰ یقینا مین ہون اللہ عالمون کا پروردگار +

جو کچھ لوگون نے اپنے کانون ان رشیون سے سُنا۔ وہ حسب تسلیم آریہ کے خدا کا کلام تہا۔ نہ اس اگنی اور سورج وغیرہ کا حالانکہ اگنی اور وایو اور سورج کی زبان سے سُنا گیا۔ انصاف کرو۔

اگنی۔ سورج۔ وایو۔ اگر آدمی اور رشی تہے جیسے دیانندی آریہ کا اعتقاد ہے۔ اور انکا بولا ہوا کلام الٰہی کلام مانا گیا۔ تو موسیٰ علیہ السلام کا وہ الہام جسکی آواز اہنون نے آگ سے سُنی الٰہی کلام کیون نہین مانا جاتا ہے؟ آگ کا غیر ناطق غیر متکلم۔ جڑ ہونا صاف گواہی دیتا ہے کہ وہ کلام آگ کا نہ تہا بلکہ کسی اور کا کلام تہا۔ بخلاف اسکے ملہمان وید کی کلام پر ایسا یقین نہین ہو سکتا۔ کیونکہ ادّعاء اختلاق اُن کی طرف منسوب ہو سکتا ہے۔

سنو!

ملہم کو جب الٰہی آواز کان مین پڑے گی تو ضرور ہے کہ اگر وہ ملہم کسی موجود مخلوق کے سامنے کہڑا ہے تو اُسی چیز سے یا ملہم کے قلب سے اُسکو وہ آواز سنائی دیگی اسمین شبہ ہی کیا ہے! مشاہدۂ فطرت سے عیان ہے پر دیکہنے والی آنکہین بہی ہون۔ اگر ہم مان لین کہ آگ سے وہ آواز سنائی دی۔ پہر بہی وہ آواز آگ کی کیسے ہو سکتی ہے؟ مثلاً ہم دیوار یا کسی جڑ پدارتہ کے پاس یا جنگل مین جہان کوئی بولنے والا نہو کوئی کلام سنین تو کیا ہم کہدین گے کہ دیوار بول رہی ہے؟ یہہ یقینی امر ہے کہ جو آگ جناب موسیٰ علیہ السلام نے دیکہی تو عنصری آگ نہ تہی بلکہ عالم مثال کی ایک کیفیت تہی۔ اور جناب موسیٰ علیہ السلام کی کشفی آنکہ نے اُسی نور الانوار کی زبردست تجلی کو دیکہا۔

مکذب براہین نے اثبات صانع کی دوسری دلیل اپنی وید سے وہ لکہی ہے جس کو خاکسار نے نمبر الف کے نیچے لکہا ہے - حالانکہ وہ دلیل نہین بلکہ صرف باری تعالے کی صفات کا بیان ہے ! - اگر صرف صفات باری کا بیان اثبات وجود باری مین مین دہریہ پر حجت ہے تو قرآن مجید نے صفات باری کے بیان مین کسی قسم کی کمی نہین کی تہی - مکذب نے صفات کا بیان قران کریم مین کیون نہ دیکہا ہ - اگر آریہ کی نظر مین نہین آیا تو اب زیر نمبر ب ملاحظہ کرین - وید منتر کے الفاظ کو دو خطوط مین لکہا گیا ہے - اور دو خطوط کے سوا باقی مکذب کے اپنے فقرات ہین -

الف

اُوم سَرب جگت کرتار - سَرب ادہار
خالق الکل ۱۲ قیوم ۱۲

سرب سوامی - گیان مے - سَرب بیاپک
غالب ۱۲ علیم ۱۲ محیط ۱۲

انتریامی - ایشر ہرنیہ گربہہ - ابناشی
علیم بذات الصدور ۱۲ حاکم ۱۲ معدن زر ۱۲ غیر فانی ۱۲

(بہو) پرانونسے پیارا
اعضا سے

(بہوا) - بکت اور سب سکہون کا داتا -
نجات ۱۲

(سوا) - سب کا دہارن کرنیوالا -
قیوم

(سویتو) - سب ایشرج کا داتا -

(وریَنیم) - جو سویکار کرنیکے لائق - اتی شریشٹ

ب

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ -
لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ لَہٗ مَا
فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ
مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا
بِاِذْنِہٖ - یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ
وَمَا خَلْفَھُمْ - وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ
مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَئُوْدُہٗ

ب - اللہ اُس کے سوا کوئی معبود نہین وہ حی قیوم ہے اُسکو اونگھ نیند نہین آتی - آسمان و زمین مین جو کچھ ہے سب اُسی کا ہے - کون اُس کے پاس اُس کے اذن بغیر شفیع ہو سکتا ہے جانتا ہے جو کچھ اُنکے سامنے اور پیچھے ہے - اور اُس کے علم سے کسی قدر کا احاطہ بھی کر نہین سکتے مگر جتنا وہ خود چاہے - اُس کا تخت آسمان و زمین پر پھیل گیا ہے اور ان (آسمان و زمین) کی نگہبانی سے وہ تھک نہین جاتا اور وہ بلند و بزرگ ہے -

(بھرگو)۔ شدہ اور پوتر کرنیوالا
(دیوسیہ)۔ سب کے آتمانو کا پر کرنے والا
(تت)۔ اس پرماتما کو۔
(دہی مہی)۔ ہم دہارن کرین
(دہیو یونہ پرچودیات) جو سوتیا دیو پرمیشیر
ہماری بدہیون ست کی طرف پریرن
کرے۔ اور برے کامون سے بچاوے۔

اُس منتر مین عالم کل جگدیشور نے اسقدر خوبیون سے بہری ہوئی پرارتہنا دعا ہمین سکہلائی ہے جسکے کامل بیان کرنیکو ایک دفتر چاہیئے۔ انتہے"۔

حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ٭
اَللّٰهُ وَلِيُّ[1] الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ
مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ وَالَّذِيْنَ
كَفَرُوْا اَوْلِيَآءُ هُمُ الطَّاغُوْتُ
يُخْرِجُوْنَهُمْ مِنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمَاتِ
اَلْحَمْدُ[2] لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ. اِيَّاكَ
نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ اِهْدِنَا
الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ
عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ
وَلَا الضَّآلِّيْنَ

واہ صاحب واہ۔ پرارتہنا تو دعا کو کہتے ہین۔ یہہ منتر جب دعا کا طریقہ ٹہیرا تو اثبات صانع کی دلیل جو آپ کا یہان اصل مدعا تہا کدہر گئی۔!!!

اس منتر کو بیان کرکے مکذب نے پانچ ورق مین منتر کے فضائل بیان کئے ہین۔

پہلی فضیلت اس منتر کی جسکو مکذب نے بیان کیا ہے۔

اسمین سرب جگت کرتا۔ سرب آدہار۔ سرب سوامی۔ اوصاف موجود ہین جنسے نہایت واضح طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ

---

[1] مومنون کا دوست اللہ ہے انکو اندہیرے سے نور کی طرف نکال لاتا ہے اور بے ایمانون کے دوست طاغوت ہین وہ انہین نور سے نکال کر اندہیرے مین لیے جاتے ہین۔

[2] حمد اللہ کے لیئے جو رب العالمین رحمن رحیم مالک انصاف کے دن کا ہے۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے اور تجہی سے مدد چاہتے ہین۔ ہمین صراط مستقیم دکہا صراط ان کا جن پر تو نے فضل کیا نہ ان کا جن پر تیرا غضب ہوا اور نہ گمراہونکا

جگت کا کرتار - اور سب کا ادہار اور سب کا مالک ایک ہے - دوسرا کوئی نہین - اس تمام چراچر مہان جگت کا جو بنانے والا اور بنا کر ادہار رکہنے والا اسکو عمدہ انتظام مین چلانے والا اور ہمیشہ مہان شکتی سے اسکا سوامی کہلانے والا جو تمام برکات کا چشمہ اور جمیع فیوض کا مبدا ہے وہی جانے یوگ ہے“۔

سُنو! - قرآن مین - اللہ تعالے کو خالق کل شئ - القیوم کل لہ قانتون نہین کہا گیا؟ - جسکے معنے سرب جگت کرتا سرادہار سرب سوامی کے ہین - اور کیا یہہ تمام صفات لفظ اللہ کے معنون مین داخل نہین؟

اب مین آپ کو چند ایسے لطائف سُناتا ہون - جنسے منصف لوگ اسلام کی حقیّت کی حقیقت اور دیانندی آریہ کا بطلان یقین کرین گے۔

لطیفہ اولے - آپنے لفظ اوم سے تمام جگت کا کرتا - اور تمام چراچر مہان جگت کا بنانے والا اللہ تعالے کو بتایا ہے - مین پوچھتا ہون تمام چراچر مین - جیو (ارواح) اور اُن کے گن - کرم - سبہاو - پرمانو - اور اُن کے گُن - کرم - سبہاؤ - کال - داخل ہین یا نہین؟ - اگر یہہ چیزین جگت مین داخل ہین - تو دیانندی پنتہہ بتاوے ان کا خالق کون ہے؟ - اگر کہین وہی ہے جسکو اللہ - اوم - جگدیش کہتے ہین - تو چشم ماشاد - دل ماروشن - ولہ الاسماء الحسنی بس اللہ تعالے کو خالق کل شئ کہنے والا اور اسپر ایمان لانے والا مومن اور نجات کا پانے والا ہے - وللہ الحمد - اگر دیانندی لوگ کہین - کہ یہہ جگت مین داخل ہی نہین اللہ تعالے اُن کا خالق نہین تو بتاوین یہہ فضائل قرآن کریم سے بڑہ کر کس امر کے مثبت ہوئے؟ - تمہارے فضائل والے وید نے تو تمہاری تحقیق پر اللہ تعالے کے قدم اور بقا اور غیر مخلوق ہونے کی

صفت مین بہی خدا کو یکتا نہ مانا۔ ! ! !

لطیفہ ثانیہ مکذب نے لفظ اوم سے ثابت کیا ہے کہ باری تعالے تمام برکات کا چشمہ ہے اور جمیع فیوض کا مبدار۔ مین پوچہتا ہون۔ ابدی نجات۔ ہمیشہ کی مکت۔ کوئی بابرکت اور عمدہ چیز ہے یا نہین ؟۔ اگر ہے تو اس رحیم۔ کریم۔ دیالو۔ جگدیش کے گہر مین ضرور ہوگی کیونکہ وہ تمام برکات کا چشمہ اور جمیع فیوض کا مبداء ہے۔ اور اگر ابدی نجات اور دائمی آرام۔ کچہہ بابرکت شے نہین۔ تو تہوڑے وقت کا آرام اور نجات بہی جو ابدی نجات کا جزو ہے۔ اچہا اور بابرکت نہ ہوگا !۔ کیونکہ آپکے علوم متعارفہ مین ہم پڑہ چکے ہین۔ "جو کل مین نہین وہ جزو مین بہی نہین ہوسکتا" مگر تہوڑے وقت کے آرام کو بابرکت نہ کہنا بالکل غلط اور بداہت کے خلاف ہے۔

اسلئے وہی کتاب سچ ہے۔ جو کہتی ہے کہ الٰہی انعامات اور اسکی عطایات عطاءً غیر مجذوذ ہی ہین۔

اللّٰھمّ اجعلنی خادم کتابک وسنة نبیّك وارزقنی مرافقته صلی الله علیه وسلم فی اعلی علیین یا رب العالمین۔

لطیفہ ثالثہ۔ لفظ اوم کی دوسری فضیلت مین مکذب نے کہا ہے۔ "اللہ تعالے جسم۔ طول۔ عرض۔ عمق۔ جہل۔ غفلت۔ کمزوری۔ مکان۔ اور تمام الزامات سے پاک ہے"۔

مین پوچہتا ہون قرآن مجید نے ہی اللہ تعالے کو الملك القدوس السّلام فرماکر اہل اسلام کو یقین دلایا ہے۔ کہ اللہ تعالے ہر ایک الزام سے پاک ہے مگر دیانندی آریہ کہتے ہین۔ خدا ارواح کا خالق نہین !۔ اگر رزق دیتا ہے تو یہہ صرف ارواح کے اعمال کی مزدوری ہے۔!۔ اور وہ باانیکہ ارواح کا خالق

نہین۔ مگر انکے پیچھے ایسا پڑا ہے کہ اُسکی دست برد سے انہین کبھی ابدی نجات نہوگی۔!!!

لڑکون کی بیماری اور اُنکی تکالیف دیکھکر دیانندی کہتے ہین اگر تناسخ کا ماننا غلط ہے تو معصوم بچون پر ایسی تکالیف کیون آتی ہین۔؟ اگر تناسخ نہ مانے تو رحیم خدا پر الزام آتا ہے۔ ہم کہتے ہین۔ اگر ارواح آپہی مخلوق نہین تو ان پر ایسی حکومت اور تصرف کیون ہوا؟۔ کہ وہ کبھی مطلق آزاد نہ ہوئے۔ یہان پرلے مین ہی بیج انکرماتر کرم سے داغدار ہین!۔ اگر حقیقت الامر کو دیکھو تو لامحالہ وہی مذہب سچا ماننا پڑے گا جو یہہ بشارت دیتا ہے۔

كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ۔ اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا[1]

لطیفہ رابعہ۔ مکذب نے لفظ اوم کی دوسری فضیلت مین کہا ہے۔ اللہ تعالے ایک ویشی یعنی عرش یا پانی پر بیٹھا ہوا نہین”۔ مین پوچھتا ہون۔ خود مکذب نے تکذیب کے صفحہ ۱۴ مین باریتعالے کی مدح مین لکھا ہے۔ وُہ تینون زمانون کے اوپر براجمان ہے”۔ اِس قول پر وید سے استدلال کیا ہے۔ اور بڑھ کر یہہ ہے کہ صفحہ نمبر ۴۷ مین ایک وید منتر لکھا ہے جسکے الفاظ یہہ ہین۔ دیوتہ اُمرتت نان شونا سن نراتیئے دہام ندہیرتم۔ اور ان الفاظ کے اصل معنی یہہ ہین دیوتہ لوگ۔ آبحیات کا پینا ترک کرکے۔ تیسرے مقام ہین پرکاش والیکے۔ عبادت کرتے ہین۔”

---

[1] تمہارے ربنے اپنے اوپر رحمت کو لکھ لیا ہے۔ اللہ ہر شے کا خالق ہے۔ اُسکی مثل کوئی شے نہین۔ پھر ہم ڈرنے والون کو نجات دینگے۔

سوچو۔ ایک مقام تو زمین ہے اور دوسرا آسمان۔ تیسرا کیا ہوا اسے وہی کیون نہین تسلیم کیا جاتا ہے جسے اہل اسلام **عرش** کہتے ہین ❊

لطیفہ خامسہ۔ مکذب نے اوم کے لفظ سے یہہ ہی نکالا ہے۔ کہ باری تعالے کی جناب مین سپارش نہین۔ رشوت جرم ہے جبرائیل۔ میکائیل کا وحی پہنچانے رزق رسانی کا محتاج بنانا جہالت ہے۔ مین کہتا ہون باری تعالے کی پاک ذات کو مسلمان بھی رشوت خوار اور وحی مین جبرائیل وغیرہ کا محتاج ہرگز نہین جانتے۔ ان کلمات سے کس قوم پر طعنہ کی راہ نکلتی ہے؟ کیا قرآن کریم مین یہہ آئت شریفہ نہین آئی ہ۔

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰؤُلَآءِ شُفَعَآءُنَا عِنْدَ اللّٰهِ۔ قُلْ اَتُنَبِّئُوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ۔

وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ۔

وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ

مگر اب یہہ تو فرمائیے۔ پرارتھنا اور دعاؤن اور خاص کر مضطرون اور پاک لوگون کی دعاؤن مین بھی کوئی اثر ہے یا نہین؟۔ اور **خیرات** صدقات اور خوشبو والی اشیأ کا آگ مین ڈالنا کچھ مفید ہے یا نہین۔؟۔ اگر جبرائیل کا وحی مین درمیانی ہونا یقین کرنا اور میکائیل کا توسط ماننا کبیرہ گناہ ہے۔ اور الٰہی بارگاہ مین

لہ۔ اور ڈرو اُس دن سے کہ کوئی جی کسی جی کے کام نہ آئے گا اور نہ اُس کی سفارش منظور کی جائیگی اور نہ اُس سے کوئی رشوت لی جائیگی اور نہ وہ مدد دئے جائینگے۔

کوئی واسطہ نہین تو کیا یہہ بات بالکل غلط ہے جو دیانندی آریہ کہتے ہین۔ ؟ اگنی۔ وایو۔ سورج۔ انگرہ کی وساطت اور درمیانی ہونے سے وید جیسا آلہی کلام لوگون کو پہنچا اور کیا ہمارا یہہ مشاہدہ غلط ہے ؟۔ اور سوفسطائیہ کا قول صحیح ہے۔ مشاہدون کا اعتبار نہیں۔ ؟۔ جو ہم دیکہتے ہین کہ ہمارے کہیتون اور باغون کے ہرا بہرا آباد کرنے مین بعض ہوائین اور مینہ برسانے والے بادل اور روشنی اور اندہیرا مظاہر قدرت کی وساطت ہوتی ہے اور تمام حوادث و واقعات علوی و سفلی وسائط و اسباب سے مربوط ہین۔ تسپر بہی حقیقتاً باری تعالے کی ذات پاک ان تمام علل اور درمیانی اشیا سے **مستغنی** ہے اور یہی امر بالکل اسلام کے مطابق ہے۔

اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ اِذَا اَرَدْنَاهُ اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ۔

اُس وید کی منتر کی جو ایک قسم کی دعا ہے مکذب نے چوتہی فضیلت یہہ لکہی ہے۔ "جسکو پیار کرتا ہے دوسرے کے دل مین اسکی محبت اتنی ہی اثر کر رہی ہے"۔ ایشر کو پرانون سے پیارا جاننا حصول قرب کا اول درجہ ہے"۔

مین کہتا ہون۔ قرآن کریم الٰہی محبت کے مسئلہ کو جس آب و تاب و **عمدگی** سے بیان کرتا ہے۔ اسے ذرہ تامل سے سنو۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ۔

بعض آدمی۔ بعض اشیاء کو مختلف اغراض کے باعث پرانون سے پیارا سمجہتے

لہ۔ بعض آدمی اللہ کو چہوڑ کر شریکون کو اختیار کر لیتے ہین اُن سے اللہ کا سا پیار کرتے ہین۔ پر ایمان والے سب سے زیادہ محبت اللہ ہی سے کرتے ہین۔

ہین۔ تمنے سنا ہوگا کہ ہزارون اپنے پرانون کو خدا کے سوا اور اشیاء کی محبت پر تیاگ دیتے ہین۔ پس سچی تعلیم اور کامل تعلیم مین بجائے اسکے کہ باری تعالے کو پرانون سے پیارا کہا جاوے اُس کو ہر ایک چیز سے زیادہ پیارا ہونیکا یقین کرایا جاوے۔ اور یہی فائدہ ہے جو قرآن کریم کے لفظ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ سے حاصل ہوتا ہے اور یہی قرآن کریم کی تکمیل ہے۔

فضیلت پنجم مین لکھا ہے۔ اُس ایک راحت اور آنند کو لوگ حسب مرضی چاہتے ہین اور یہی سبب ہے کہ محروم رہ جاتے ہین[؎] مگر مین کہتا ہون۔ کیا۔ اَفَرَاَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰہَہٗ ھَوَاہُ ۔ قران کریم مین موجود نہ تھا؟۔ یا کیا مکذب اس سے بے علم ہے؟۔

فضیلت ششم۔ تمام ہر شئی کے واسطے پرمیشر سرب ادھار ہین۔ قرآن کریم فرماتا ہے۔

وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ وَّکِیْلٌ۔ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَؤُدُہٗ حِفْظُھُمَا وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ۔

فضیلت ہفتم و ہشتم مین جو کچھ لکھا ہے۔ وہ فضیلت ششم مین موجود ہے۔ اگر زیادہ سننے کی ضرورت ہے تو سنو۔ قرآن کریم مین ہے۔

وَاعْبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ۔ اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ

[؎] تم دیکھتے ہو بعض آدمی اپنی خواہش کو معبود بنا لیتے ہین۔

وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰى فِيْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا۔

منتر دوم کی فضیلت ہشتم مین۔ شیطان کے وجود پر۔ اور اللہ تعالے کے نام قہار۔ جبار۔ اور اُسکی صفت مکر پر بہی اعتراض کیا ہے اور مکار اسکا نام بتایا ہے! شیطان کا قصہ ہم مفصل بیان کر آئے ہین۔ شیطان کو گمراہ کرنے کے واسطے اللہ تعالے نے نہین بہیجا۔ **قرآن** کریم مین نہین لکہا کہ اللہ تعالے نے شیطان کو گمراہ کرنے کے واسطے پیدا کیا۔ قہر کے معنی عربی مین غلبہ اور طاقت کے ہین قاہر کے معنے غالب اور طاقتور ہین **القاہر** جو اللہ تعالے کا نام ہے اسکے معنے ہین وہ ذات پاک جو سب پر غالب ہے **القہار**۔ القاہر کا مبالغہ ہے **قرآن** کریم نے خود القاہر کے معنے بتائے ہین۔ جہان فرمایا ہے۔ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ کیا تمہارے یہان اسے سرب شکتیمان سوامی نہین کہا گیا۔ ہ۔ پس اسے القاہر کا ہم معنے سمجہہ لو۔ جبر کے معنے اصلاح کرنا۔ سنوارنا۔ **الجبار** کے معنے وہ بڑا اصلاح کرنے والا اور سنوارنے والا۔ پس اس معنے پر اللہ تعالے کا نام ہوا الجبار ہم ہزارون طرح سے اپنی صحت کا بگاڑ کرتے ہین۔ مگر اس **معلّے** بارگاہ مین ہماری اصلاح کے سامان پہلے ہی سے علیم و خبیر خدا نے کر رکہے ہین جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ یقیناً ہماری کرتوتون سے پہلے ہی واقف تہا۔ دیکہو عربی زبان کے الفاظ بولنے والے طبیب اس بندہن کو جو ٹوٹی ہوئی ہڈی پر ہڈی کی اصلاح کے واسطے باندہتے ہین **جبیرہ** کہتے ہین۔ یہہ لفظ اُسی مادہ جبر سے نکلا ہے جس سے جبار نکلا ہے۔ اور جبر نقصان تو عام لکہے پڑہے لوگون مین مشہور ہے جسکے معنے نقصان کی اصلاح کے ہین۔

مکر کے معنے تدبیر- اور باریک تجویز کے ہین اور فریب کی سزا دینے کو بہی بی ہین مکر* کہتے ہین- حیلہ کا لفظ بہی عربی مین لفظ مکر کے ہم معنی ہے اور کید بہی یہی معنی رکہتا ہے- اور کید کے معنے جنگ اور تدابیر جنگ کے بہی ہین +

دیانند نے اپنی کتاب ستیارتہہ پرکاش مین لکہا ہے کہ الفاظ کے مختلف معانی مین سے مناسب معنی لینے چاہئے ستیارتہہ نمبر۲-

آپ اگر اُس دیانندی فقرہ پر ایمان رکہتے ہین تو انصاف سے غور کرین کہ ان الفاظ مین کیا قباحت رہی؟-

اس منتر کی نوین فضیلت مین مکذب نے پہر باریتعالے کے پوترتا کا بیان چہیڑا ہے اور مین لکہہ چکا ہون کہ قرآنی کلمہ- الملک القدوس السلام- مین باری تعالے کی صفات کاملہ پوترتا اور شدہی کا کامل بیان کر دیا ہے- اور اس فضیلت مین مکذب نے پہر دعا کی طرف ناظرین کو توجہ دلائی ہے اور

---

*نوٹ- عداوت ایک تاریک بخار ہے جو دل و دماغ کو مکدر کر کے صفات حسنہ سے انہین محروم کر دیتا ہے- عیسائیون نے محض حسد سے ان الفاظ (مکر- کید) کو اعتراض کا نشانہ بنا رکہا ہے اور قرآن کریم کی ان آیات پر حقارت آمیز نگاہ ڈالتے ہین- گو توراۃ و انجیل مین ایسے محاورات بکثرت موجود ہین- عربی اور عبرے کے محاورات قریب قریب ہونے کی وجہ سے لازم آتا تہا کہ وہ قران کریم کی مصطلحات کی صداقت کا اعتراف کرنے مین پس و پیش نہ کرتے مگر ضد نے اُن کی بصیرت کو دہندلا کر دیا- ہمارے دیانندی بہائیون نے بہی حق پوشی مین انہی اگلے لوگون کے اقتدا کو ضروری سمجہا ہے- صاف ظاہر ہے کہ ایک بولی کا لفظ جب اپنے اصلی زبان سے دوسرے ملک مین دوسری زبان مین منتقل ہوتا ہے اُس کا نشا و مفہوم اصلی دوسرے ملک کے مذاق کے قالب مین ڈہل جاتا ہے- مکر- کید- ملٹری ٹرمس (فوجی اصطلاحین) ہین قرآن کریم کی یہہ آیتین ان الفاظ کی پوری تشریح کرتی ہین اِذْ یَمْکُرُ بِكَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْكَ اَوْ یُخْرِجُوْكَ اَوْ یَقْتُلُوْكَ وَیَمْکُرُوْنَ وَیَمْکُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ- جب بے ایمان تیری نسبت خفیہ تدابیر کر رہے تہے کہ تجہے قید کر لین یا جلا وطن کرین یا مار ہی ڈالین- اور وہ تدبیرین کر رہے تہے اور اللہ بہی (بچا کر نکال لے جانے کی) تدبیر کر رہا تہا اور اللہ کی تدبیر آخر غالب ثابت ہوگئی- اب عرب کی ناشکر گذار قوم کی اُس بدسگالی اور خفیہ سازشون کو جو آنجناب صلعم کی نسبت وہ کرتے تہے اور اُن کی اختلاف آرا کو لفظ مکر سے ظاہر کیا ہے خود محل بتائے دیتا ہے کہ اِس لفظ کا معنے کیا ہے- دوسری آیت جناب ابراہیمؑ کی نسبت ہے جہان فرمایا ہے- وَاَرَادُوْا بِهٖ کَیْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِیْنَ- انہون نے اسکو ضرر پہنچانا چاہا پہر ہم نے انہین کو ذلیل کیا- وہ جناب ابراہیمؑ کو آگ مین ڈالنا چاہتے تہے اور اس ارادہ مین باری تعالے نے انہین ناکامیاب رکہا اسی کو لفظ کید سے تعبیر فرمایا ہے +

عبدالکریم

اتنا نہین سوجہا کہ صانع عالم کے وجود پر دلائل لانا اور گم کردہ راہ دہریہ کے آگے وجود باری کو ثابت کرنا اور بات ہے اور دعا مانگنا اور یہہ بتانا کہ دعا کسطرح مانگی جاوے اور بات اس مقام پر صانع کی ہستی پر دلائل لانے واجب تھے نہ دعائین سکھانا۔

اگر دعاؤن کی عمدگی سے دہریہ پر حجت قائم ہو جاتی ہے تو قرآنی دعا سن لو۔ جو تمام عمدہ مطالب پر حاوی ہے اور اگر تحقیق کی نگاہ سے دیکھی جاوے تو ہر قسم کی انسانی دعاؤن سے بالاتر ہے۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً[1]

اسمین یہہ لکھا ہے۔ "عید کے بکرے اور بھیڑین تیری خوراک نہین۔ اونکے خون تیرے حضور نہین پہنچتا" العجب !۔ ثم العجب !۔ کیا یہہ فقرہ جسکو آپنے لکھا ہے کسی وید کی منتر کا ترجمہ ہے ؟۔ کیا یہہ آپکا یا کسی اور انسان کا ایجادی فقرہ ہے ؟۔ نہین نہین۔ ہرگز نہین۔ یہہ تو قرآن کریم کی آیتہ کا ترجمہ ہے۔ اور وہ آیتہ یہہ ہے۔

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ[2]

روحانی صداقتین تو قرآن کریم سے باہر نہین۔ مگر ہم تعریض کرنیوالے سے یہہ پوچھتے ہین سوم لتا کے رس سے کس دیوتا کا پیٹ موٹا اور پھلایا جاتا ہے ؟ وید کے عام پسند لفظی تراجم سے پتہ دیجے۔ اس منتر کی دسوین فضیلت مین لکھا ہے۔ "حقیقی دعا اور شانتی دینیوالی آپا ہشتنا دہی ہے جسکے کرنے سے اپاشک کو شک نہ رہے جو اسکے حصول کے وسائل ہین

---

[1] اے ہمارے رب ہمکو اس زندگی مین نیکی دے اور آنے والی زندگی مین بھی نیکی عنایت فرما +

[2] اللہ کو انکا گوشت اور لہو نہین پہنچتا لیکن اُسے تو تمہاری (صفت) تقوی (خدا ترسی) پہنچتی ہے +

اول انکا گیان نہایت لازمی ہے۔ اور یہہ بتانا اس مذہب کا فرض ہے جو کاملیت کا دعوے کرے"۔

"اپاشک کو شک نہ رہے"۔ کی نسبت تو آپ نے صرف اتنا ہی کہا ہے کہ باری تعالے اپاشک اور دعا کرنے والے سے قبولیت کا وعدہ کرلے جیسے تکذیب کے صفحہ ۶۴ سطر ۱۲ مین آپنے لکھہ دیا اور اسکے حصول کے وسائل کو صرف ترقی علم کی دعا مین منحصر کیا ہے جیسے تکذیب کے صفحہ ۶۲ سے ظاہر ہے۔ مگر کیا تم لوگون نے قرآن مین قبولیت دعا کا وعدہ۔ اور ترغیب علم کی آیات نہین پڑہین ہ۔ اچھا اب سن لو۔

[1]اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ

وَقُلْ رَبِّ[2] زِدْنِیْ عِلْمًا۔

یَرْفَعُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ[3] دَرَجَاتٍ

قُلْ ھَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ[4] یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ۔

اس ہنر کی گیارہوین فضیلت مین مکذب نے کہا ہے

"جتنے مذہب ہین عقل کو صندوق مین بند کر قفل لگانا اپنا پہلا اصول جانتے ہین۔ اور ان مذاہب مین سے فسٹ نمبر دین محمدی ہے مصنف اعجاز محمدی نے صفحہ ۱۹۱ مین معقول فلسفہ سے منع فرمایا ہے۔

مین کہتا ہون صاحب اعجاز محمدی نے یونانی لغو فلسفہ سے منع کیا۔ جو عنقا۔ ہندیون کی کاسہ لیسی کا بد نتیجہ ہے۔ والا قرآن سچی فلسفی کی تاکید کرتا ہے۔ اور

---

[1] ۔ مین دعا مانگنے والے کی دعا کو قبول کرتا ہون جب وہ مجہسے دعا مانگتا ہے تو چاہئے کہ مجھ ہی سے قبولیت کی طلب کرین اور مجہپر ایمان لا وین تو کہ راہ پا وین +

[2] ۔ اور کہہ اے میرے رب مجہے علم مین ترقی دے +

[3] ۔ اللہ ایمان والون اور عالمون کے درجے بلند کرے گا +

[4] ۔ تو کہہ کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہین +

نیچر کے نظارہ پر کبہی فرماتا ہے۔ اِنَّ فِی ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لِّقَوْمٍ یَتَفَکَّرُوْنَ۔ اور کبہی فرماتا ہے لَاٰیَاتٍ لِّلْعٰلِمِیْن کسی وقت فرماتا ہے لَاٰیَاتٍ لِّقَوْمٍ یَعْقِلُوْنَ۔ اور کہین فرماتا ہے اِنَّ فِی ذٰلِکَ لَاٰیَاتٍ لِّاُولِی النُّہٰی اور کسی جگہہ اشارہ کرتا ہے اِنَّمَا یَتَذَکَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ان نصوص کے بعد کوئی عقلمند منصف کہہ سکتا ہے کہ قرآن یا اسلام کا پہلا اصل یہہ ہے کہ عقل سے کام نہ لایا جاوے۔ یا عقل کو صندوق مین بند کر کے اسپر قفل لگا دینا چاہیئے۔ مولوی غلام علی صاحب مرحوم کا قصہ۔ کہ یوشع بن نون کے قصہ مین سورج کا کھڑا ہونا مولانا مرحوم و مغفور بیان کر رہے ہین۔ اور اسوقت مکذب براہین نے اُن کو بند کر لیا"۔ ایک شخصی بحث ہے جو ہمین پسند نہین۔ اور مولوی صاحب مرحوم کا اب انتقال ہوچکا ہے الا ہم اُن سے دریافت کرتے۔ کہ مکذب کہان تک راستباز ہے۔ حالانکہ نہار کا طول یا لیل کا طول جسکو سرمدیت لیل اور سرمدیت نہار کہتے ہین۔ ایک لطیف محاورہ ہے اور مکذب کے گرو کی اس تحقیق پر جسپر اُس نے اگنی اور وایو اور سورج رشیون کے نام رکھے۔
پیشوا دیا سند ۱۲
اس قصہ کی توجیہ کچہہ ہی دقت نہین رکہتی۔ مگر قرآن کریم مین یہہ قصہ موجود نہین ہے۔ ہمین یا مولوی صاحب مرحوم کو اسکے بیان کی ضرورت ہی کیا ہے۔؟ +

دوازدہم فضیلت کے بیان مین پہر تمکو آیت ذیل یاد دلاتا ہون۔
اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُہُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ اور خلوص نیت اور استقامت و درستی وسائل کے متعلق ان آیات پر غور کیجئے وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِیَعْبُدُوا
استقلال ۱۲
اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ۔

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْہِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ

اس ہنتر مین کتنی طول کلامی کرنی پڑی۔ باانیکہ اثبات صانع کے دلائل سے ہکا

کوئی تعلق نہین۔ مگر امر مجبوری ہے بے تکی ہانکنے والون سے سابقہ پڑگیا ہے اب لفظی ترجمہ اس منتر کا لکھتا ہون۔ جسپر اسقدر گفتگو ہوئی ہے۔

اوم۔	فظ۱۲
بہوہ۔	فضا۱۲
بہوا۔	جسمین سب ہین۱۲
سوا۔	خوش وخورم۱۲
تت۔	وہ۱۲
سویت۔	خالق۱۲
ورنیم۔	لینے کے لائق۱۲
بہرگو۔	تیج۱۲
دیوسے۔	پرکاش والا۱۲
دہی مہی۔	دہیان کرتے ہین۱۲
دہیو۔	عقلون کو۱۲
یونہ۔	جو ہمارے۱۲
پرچودیات۔	اپنے طرف کہینچے

مطلب۔ اللہ تعالےٰ ہمارے عقلون کو اپنی طرف متوجہ کرے۔ مگر کیا یہہ دعا قرآنی دعاؤن کا مقابلہ کرسکتی ہے؟ سنو!

رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ أَمْرِيْ[۵۱] وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ أَهْلِيْ هَارُوْنَ أَخِيْ اشْدُدْ بِهٖ أَزْرِيْ وَأَشْرِكْهُ فِيْ أَمْرِيْ كَيْ نُسَبِّحَكَ[۵۲] كَثِيْرًا وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا۔

رَبَّنَا آتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا۔

سورہ فاتحہ کو بہی مکذب نے دلیل اثبات صانع خیال کرکے اسپر اعتراض کئے ہین پہلا اعتراض مکذب کے صفحہ ۵۵ مین۔ "اگر خدا ے قرآنی بموجب ان دو آئتون کے (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) موصوف ہوتا تو غیر مذہب والون اور جیوا لون کو مسلمان کے ہاتہہ سے قتل اور ذبح نہ کراتا۔ کیونکہ ذبح وقتل رحیمیت و ربوبیت کے برخلاف ہے"

مصدق۔ بدکارون کے قتل کا تذکرہ تو گذر چکا ہے۔ اور اسپر وید کی تاکیدین

---

[۵۱] اے میرے رب میرے سینے کو کہول دے اور میرا امر میرے لئے آسان کردے اور میری زبان کی گرہ کہول کہ میری بات (تبلیغ احکام الٰہی) کو سمجہہ لین اور میرے خاندان مین سے میرے بہائی ہارون کو میرا بوجہہ بٹانے والا بنا۔ اس سے میری پیٹہہ کو تقویت دے اور میرے معاملہ مین اُسے ساجہی بنا تو کہ ہم مل کر تیرے نام کی تقدیس کرین اور تجہے بہت یاد کرین ✦

[۵۲] اے ہمارے رب ہمکو اپنے پاس سے رحمت عطا کر اور ہمارے معاملہ مین ہمین راہ کہول دے ✦

بیان ہوچکین۔ حیوانات کے ذبح پر سُننے رحم ہے کہ نہین۔

گوشت کہانے کے منکرون نے جانورون کے ذبح کرنے مین گوشت کہانے والون پر جسقدر اعتراض کئے ہین۔ اسکا مفصل جواب برہان لائح نام ایک بسیط کتاب مین مولوی سید قمر علی لکھنوی نے لکھا ہے۔ جسکا خلاصہ بقدر ضرورت یہان گذارش ہے۔ معترضون کے اعتراضات کا مدار ان چند وجوہ پر ہے منکرین کی پہلی وجہ "جانورون کا ذبح کرنا۔ باری تعالے کی صنعت کا مٹانا ہوتا ہے" جواب صنعت الہیہ کا وجود جیسا حکمتون پر مبنی ہے۔ ویسے ہی ذبح کرنا بہی چونکہ ضروری امر ہے حکمتون سے خالی نہین وہ بہی حکمتون پر مبنی ہے ؛

ایضاً۔ منکرین ذبح بہی نباتات اور معدنیات کی قدرتی صفت کا ابطال کرتے ہین۔ اگر جانورون کا ذبح کرنا قدرتی صنعت کا تغیر ہے تو نباتات او جمادات کا استعمال بہی قدرتی صنعت کا تغیر ہے۔

ایضاً۔ ہمیشہ مرکبات مین تغیر ہوا کرتا ہے۔ اور کسی آن مین مرکبات موجودہ تغیر سے محفوظ نہین رہ سکتین پس تغیر ایک امر لازمی ہے جو مصنوعات کو لابد ہے ذبح ہون یا نہ ہون پہر ذبح پر انکار کیون کیا جاتا ہے۔؟

دوسرا طعن یہہ کرتے ہین کہ ذبح کرنے مین جانور کو بقیہ حیات اور تمتع زندگی سے محروم کیا جاتا ہے۔ مگر پہلے یہہ ثابت ہونا چاہیئے کہ حیوانات کو اس محرومی سے ضرور صدمہ پہنچتا ہے۔ حیوانات کے اضطراب اور انکے عندالذبح حرکات سے اندازہ نہین لگ سکتا کیونکہ کیا ثبوت ہے کہ انہین تکلیف ہوتی ہے یا وہ تکلیف کا نتیجہ ہے۔؟

بار ہا مین نے مصروع (مرگی زدہ) کے حالات اضطرابیہ کو دیکہا۔ بعد افاقہ جب اس سے دریافت کیا اُس نے اپنی تکالیف سے بےخبری بیان کی۔

علاوہ برین یہہ نقص نباتات پر بہی عاید ہوتا ہے اور اُن کے استعمال سے ان نباتات کے سلسلے کا قطع بہی جنکو ہمنے استعمال کیا۔ لازم آتا ہے۔

سیوم۔ تمتع نفس وجود حیات سے حیوانات بےخبر ہین۔

چہارم۔ تمتع مستلذات کبہی اضطراری ہوتا ہے اور کبہی اختیاری اضطراری کی مثال بہوکہے کو کھانا کھلانا۔ اور پیاسے کو پانی پلادینا۔ اور اختیاری کی مثال لذیذ میوجات کا استعمال کرنا۔ اضطراری تمتع۔ اور لابدی استلذاذ کی محرومی اور انکا دفع ہونا دو طرح ہوتا ہے۔ اول۔ دفع رنج اور مصیبت اسطرح پر کہ رنج اور مصیبت کا ہی استیصال کیا جاوے۔ دوم۔ صورت یہہ ہے۔ کہ رنج اور مصیبت کو باقی رکہکر رنج زدہ کو آرام سے روکا جاوے +

اول۔ کی مثال۔ خارش والے مریض کا مرض کسی طرح دور کیا جاوے اور اُسے خارش کی دوائی کہانے سے محروم کہا جاوے۔ اسطرح مرض کا دور کرنا۔ اور مریض کو دوائی سے محروم رکہنا۔ کوئی جرم نہین اور نہ کوئی ظلم ہے بلکہ مریض پر پہلے درجہ کا احسان ہے۔ دوسری صورت یہہ ہے کہ خارش والے مریض کے مرض کو باقی رکہکر خارش کی دوائی کے استعمال کرنے سے محروم رکہا جاوے یا کہجلانے سے روکا جاوے۔ یہہ قسم البتہ ظلم ہے +

اب غور کرو۔ حیوانات کے تمتعات اضطراری ہین۔ یا اختیاری ظاہر ہے کہ حیوانات کے تمتعات کیا ہین۔ یہی کہانا۔ پینا۔ بول و براز کرنا۔ اور تنفس لینا

اور یہہ اقسام ظاہر ہے کہ بالکل اضطراری ہین۔ پس حیوانات کو بند کرکے ایذا دینا ظلم ہوگا اور بے انصافی ہوگی کیونکہ جانورون کو اس صورت مین اُن کے ضروری تمتعات کہانے پینے سے محروم رکہا جاتا ہے اسی واسطے جناب رحمۃ للعالمین (فداہ ابی وامّی ونفسی ومالی) نے فرمایا ہے۔

اِمراۃ دخلت النّار فی ھرۃ حبستھا ولا ھی اطعمتھا تاکل من خشاش الارض

حیوانات کو ذبح کردینا۔ اور اُنکے مادۂ اضطرار کو ہی قطع کرنا ظلم نہ ہوگا ÷

یاد رہے۔ ذبح مین قلیلہ تمتعات (مثلاً جانورون کا کودنا پہاندنا) کا ابطال ضرور ہوتا ہے۔ مگر انسانی فواید کے لئے اتنی قلیل نقصان کا ارتکاب منکرین ذبح بہی کرتے ہین۔ چنانچہ وہ دودہ کی خاطر جانورون کے ننہے ننہے شیرخوار بچون کو باندہ کر ایسے تمتعات سے روک دیتے ہین ÷

ذبح پر یہہ بہی اعتراض کرتے ہین کہ ذبح مین بے جرم جانور کو سخت سے سخت تکلیف پہنچائی جاتی ہے اسکا جواب یہہ ہے۔ خدا کی کمزور نہائت پیاری مخلوق انسان کے بہت سے کام حیوانات کی تکلیف پر موقوف ہین۔ گوشت کہانے کے منکرون کے ملک مین زراعت کے تمام کاروبار حرفت اور تجارت پر نظر کرو۔ یہان کیا غالب عمرانات کے اکثر کام حیوانات کی تکلیف پر موقوف ہین۔ اسی واسطے باری تعالے نے حیوانات کی بناوٹ اور انکے طبعی قواین جیسی مضبوطی رکہی ہے۔ اُن کے نفسانی قوے اور ادراکی طاقتون مین ایسا استحکام نہین رکہا۔ حیوانی مسکن اور حیوانی لباس

---

١ - ایک عورت ایک بلّی کے بدلہ جہنم مین داخل ہوئی جسے اُسنے بند کرکے کہانے پینے سے محروم کردیا وہ بیچاری کوڑا کرکٹ ہی کہاتی

اور حیوانی خوراک اور حیوانی عیش وآرام پر نظر کرو۔ پہر انسانی تحمل۔ قصور اور اقسام

اقسام کے لباسون۔ کپڑون۔ اور انواع اطعمۂ لذیذہ اور فرحت افزا منظرون کو دیکھو اس قانون قدرت کے نظارے سے صاف عیان ہے کہ ذبح کے آلام سمجھنے مین بہی اُن کے قوے ایسے ہی کمزور اور ضعیف ہین۔ جیسے اور ادراکی قواے حیوانات کا ذی روح ہونا اِس امر پر راہ نمائی نہین کرتا کہ اُن کے قواے نفسانیہ بہی قوی ہون۔ دیکھو آدمی کا جگر اور شُش باوجود ذی روح کے اعضا اور قوی الادراک انسان کے اجزا ہونے کے بالکل بے حس ہین اسی طرح بعض حیوانی قوے کی حدّت حیوانات کی عام ذکاوت کی مستلزم نہین۔ دیکھو اکثر حیوانات بدون وحشت اور اضطراب کے ذابح کے پاس کھڑے رہتے ہین۔ رحم ایک قلبی حالت ہے۔ ایسے ہی قہر بہی ایک جبلی صفت ہے یہہ دونون صفتین کبہی نہین ہوتین۔ ہان کبہی سوسائٹی اور تعلیم سے انکی کمی اور زیادتی ہوا کرتی ہے گو وہان اصل اور عرض کا فرق ضرور رہتا ہے۔ مگر اِس سے دونون افراط اور تفریط کی جانبین کسی عام حکیمانہ قانون کے باعث نہ ہونگی۔

ظالم خلق آزار یا عقرب اور مارِ خونخوار پر رحم کرنا ظلم ستمگار سے ہرگز کم نہین۔

نکوئی با بدان کردن چنان است ✤ کہ بد کردن بجاے نیکمردان ✤

اچھے تجربہ کے ڈاکٹر کو زخمون کا چیرنا قبیح نہین گو اس عمدہ کام کو ایک رقیق القلب نہ کر سکے۔ اور ڈاکٹرون کو اپنے زعم مین قسی القلب کہا کرے۔ مگر تعجب ہے! کہ ذبح کے منکر ذبح کے سواے انواع واقسام کے شدائد اور تکالیف جانورون پر جائز نہ کہتے ہین۔ حالانکہ

(اول)- صدمہ موت جو ذبح سے حاصل ہوتا ہے- بدون دخل انسانی بہی شدنی ہے- اور جن تکالیف کو منکرین ذبح جائزر کہتے ہین وہ بدون جبر انسان کے اور کسی طرح حیوانات کو لاحق ہونی ممکن نہین-

(دوم)- ان تکالیف سے جنکو منکرین جائزر کہتے ہین حیوانات کو کوئی فائدہ نہین پہنچتا- صرف اس مین انسانی فائدہ ہے- اور ذبح جانور کو تکالیفِ امراض اور تدریجی موت کے شدائد سے نجات بخش ہے بخلاف ان تکالیف کے جنکو منکرین جائزر کہتے ہین مصائب شدیدہ کے تحمل پر مہلت دینا رحم نہین پس ذبح کرنا رحم ہے- کیونکہ ذبح کرنے مین جانور کو شدائد مرض الموت اور دیگر شدائد زمانی سے بچایا جاتا ہے- اور ذبح سے جانور کو وہی امر پیش آتا ہے جو اسے بدون ذبح بہی پیش آنے والا تہا- ہم نہین سمجہتے کہ حیوانات کو ذبح کرنیسے انسان کیون منع کیا جاوے- اسلئے کہ

(اول)- انسان مدنی الطبع اور بہت حقوق کا ذمہ وار ہے اور بہت معاملات کا اسیر مدار ہے- ہان انسان کے ہاتہ سے جن حقوق کا اتلاف معاملات ذبح مین ممکن تہا مذہب حق نے اسکا انسداد ضرور کیا ہے چنانچہ اسی مصلحت کی بنا پر شیردار جانور کا ذبح بلحاظ اسکے بچہ کے اور اور ملک کے جانور کا ذبح کرنا بلحاظ اتلاف حقوق غیر کے درست اور پسندیدہ نہین-

(دوم) انسانی بناوٹ پر نظر کرو- انسان کی ابتدائی پرورش کسطرح جانورون سے زیادہ پر از تکالیف ہے- اسکی خوراک- پوشاک اسکے علوم کس دقت اور محنت سے اسکو حاصل ہوتے ہین- پس اس قانون الٰہی سے قیاس ہو سکتا ہے انسان کی

موت بھی بخلاف حیوانات انہین حکمتون کے لحاظ سے بری بڑی دقتون اور مشکلات پر مبنی ہوگی۔

(سوم)۔ تعجب ہے کہ تمام دنیا کے جانورون کا مرنا۔ تمام مدعیان الہام کے نزدیک خدائے رحیم کی طرف منسوب ہے۔ پھر نہایت تعجب ہے کہ ذبح کے حکم کو کیون یہہ لوگ رحم کے خلاف یقین کرتے ہین؟۔ شکاری جانورون کا خالق کیا رحیم نہین؟۔ امراض شدیدہ اور معمولی موت جو تدریجی اور سخت تکلیف کے بعد ہوتی ہے اس آنی موت ذبح سے اگر زیادہ تکلیف دہ ہے تو کیون ایسی پہلی قسم کی موت دینے والا خدا دیا لو۔ کرپا لو۔ نیاکاری بنا رہتا ہے؟۔ اور ذبح کے حکم دینے سے ظالم کہا گیا!۔ آریہ صاحبان!۔ وبائی ہواؤن کا بھیجنے والا رحیم اور عادل نہین؟۔ بے شک ہے!۔ ضرور ہے!۔ اور قدرتی نظارہ دیکھہ لو! انسان کی بناوٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ خاکی پتلا۔ حیوانات نباتات اور جمادات پر حکمران ہے۔ اسکی بناوٹ بتاتی ہے کہ اوسکا پورا حق ہے حیوانات سے سواری اور باربرداری کا کام لے۔ ان کے بچون کا دودھ پیئے جانورون پر حبس اور زدوکوب کی سزا بدون جرم تجویز کرے جسکے باعث اگر جانورون مین ادراک اور قوی ارادہ ہوتا۔ تو اُن سے خودکشی بھی ممکن تھی تو اس حکمران کے حق مین ایسی دیرپا تکالیف کے جواز پر ذبح کی تکلیف کی جو صرف ایک دو منٹ کے لئے ہوتی ہوگی۔ کس عقل سے ممانعت کی جاتی ہے؟۔ ایک اور نظارہ دیکھو لو! قتل اخس بخاطر اشرف کل مذاہب مین معمول ہے۔ روح کی خاطر اور حفاظت کے لئے بعض امراض مین اعضا کا کاٹنا پسند ہے۔ اور زخم کے ہزارون کیڑون کا

(اول)۔ صدمہ موت جو ذبح سے حاصل ہوتا ہے۔ بدون دخل انسانی بہی تمدنی ہے۔ اور جن تکالیف کو منکرین ذبح جائز رکھتے ہین وہ بدون جبر انسان کے اور کسی طرح حیوانات کو لاحق ہونی ممکن نہین۔

(دوم)۔ ان تکالیف سے جنکو منکرین جائز رکھتے ہین حیوانات کو کوئی فائدہ نہین پہنچتا۔ صرف اِس مین انسانی فائدہ ہے۔ اور ذبح جانور کو تکالیفِ امراض اور تدریجی موت کے شدائد سے نجات بخش ہے بخلاف ان تکالیف کے جنکو منکرین جائز رکھتے ہین مصائب شدیدہ کے تحمل پر مہلت دینا رحم نہین پس ذبح کرنا رحم ہے۔ کیونکہ ذبح کرنے مین جانور کو شدائد مرض الموت اور دیگر شدائد زمانی سے بچایا جاتا ہے۔ اور ذبح سے جانور کو وہی امر پیش آتا ہے جو اُسے بدون ذبح بہی پیش آنے والا تہا۔ ہم نہین سمجھتے کہ حیوانات کو ذبح کرنیسے انسان کیون منع کیا جاوے۔ اسلئے کہ

(اول)۔ انسان مدنی الطبع اور بہت حقوق کا ذمہ وار ہے اور بہت معاملات کا اسیر مدار ہے۔ ہان انسان کے ہاتہہ سے جن حقوق کا اتلاف معاملات ذبح مین ممکن تہا مذہب حق نے اسکا انسداد ضرور کیا ہے چنانچہ اسی مصلحت کی بنا پر شیردار جانور کا ذبح بلحاظ اسکے بچہ کے اور اور ملک کے جانور کا ذبح کرنا بلحاظ اتلاف حقوق غیر کے درست اور پسندیدہ نہین۔

(دوم) انسانی بناوٹ پر نظر کرو۔ انسان کی ابتدائی پرورش کسطرح جانورون سے زیادہ پر از تکالیف ہے۔ اسکی خوراک۔ پوشاک اسکے علوم کس دقت اور محنت سے اسکو حاصل ہوتے ہین۔ پس اس قانون الہی سے قیاس ہوسکتا ہے انسان کی

موت بھی بخلاف حیوانات انہین حکمتون کے لحاظ سے بڑی بڑی دقتون اور مشکلات پر مبنی ہوگی۔

(سوم)۔ تعجب ہے کہ تمام دنیا کے جانورون کا مرنا۔ تمام مدعیان الہام کے نزدیک خدائے رحیم کی طرف منسوب ہے۔ پھر نہایت تعجب ہے کہ ذبح کے حکم کو کیون یہہ لوگ رحم کے خلاف یقین کرتے ہین؟۔ شکاری جانورون کا خالق کیا رحیم نہین؟۔ امراض شدیدہ اور معمولی موت جو تدریجی اور سخت تکلیف کے بعد ہوتی ہے اس آنی موت ذبح سے اگر زیادہ تکلیف دہ ہے تو کیون ایسی پہلی قسم کی موت دینے والا خدا دیالو۔ کرپالو۔ نیاکاری بنا رہتا ہے؟۔ اور ذبح کے حکم دینے سے ظالم کہا گیا!۔ آریہ صاحبان!۔ وبائی ہواؤن کا بھیجنے والا رحیم اور عادل نہین؟۔ بے شک ہے!۔ ضرور ہے!۔ اور قدرتی نظارہ دیکھہ لو! انسان کی بناوٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ خاکی پتلا۔ حیوانات نباتات اور جمادات پر حکمران ہے۔ اسکی بناوٹ بتاتی ہے کہ اوسکا پورا حق ہے حیوانات سے سواری اور باربرداری کا کام لے۔ ان کے بچون کا دودھ پیئے جانورون پر حبس اور زد و کوب کی سزا بدون جرم تجویز کرے جسکے باعث اگر جانورون مین ادراک اور قوی ارادہ ہوتا۔ تو اُن سے خودکشی بھی ممکن تھی تو اس حکمران کے حق مین ایسی دیرپا تکالیف کے جواز پر ذبح کی تکلیف کی جو صرف ایک دو منٹ کے لئے ہوتی ہوگی۔ کس عقل سے ممانعت کی جاتی ہے؟۔ ایک اور نظارہ دیکھو لو! قتل اخس بخاطر اشرف کل مذاہب مین معمول ہے۔ روح کی خاطر اور حفاظت کے لئے بعض امراض مین اعضا کا کاٹنا پسند ہے۔ اور زخم کے ہزارہا کیڑون کا

مار ڈالنا ضرور ہے اور ان کیڑون کا وہان سے نکالنا اور جلاوطن کرنا لابد ہے۔ ایک بادشاہ یا رفیقامر کے بچانے کو ہزارون جانورون کا قتل جائز ہے۔ تو کیا انسانی آرام کے لئے ذبح حیوانات ممنوع ہوگا؟ ۔ ہرگز نہین +

ذبح کا حکم جانورون پر رحم ہے۔ اوّل۔ اگر جانورون کے واسطے ذبح کا حکم نہ کیا جاتا تو باربرداری اور سواری کے کام مین سخت دکھہ اٹھاتے۔ دوم جانور پیری۔ ضعف۔ ناتوانی اور عدم خبرگیری سے تکلیف پاتے۔ سوم تدریجی موت کے شدائد سے ہرگز محفوظ نہوتے۔ چہارم۔ ایک جگہہ چارہ نہ ملتا۔ جنگل مین کوئی ساتھہ نہ جاتا پیری اور ضعف سے خود نہ جاسکتے۔ اگر جاتے بہی تو وہان قدرتی گوشت خوار جانور دانتون کی چہریان لے کر موجود ہوجاتے پنجم۔ لوگون کے کہیت ضائع کرتے۔ تو کہیت والے آخر ان سے وہی معاملہ کرتے جو ذبح کے مجوز کرتے ہین۔ ششم۔ اگر بدون جواز فتوے ذبح سب جانور خود مرجاتے تو اُن کی عفونت باعث امراض ہوتی۔ یا جلانیکی مالایطاق تکلیف بوجہ انسان پر رکہی جاتی۔ اسواسطے اللہ تعالے نے جنگلون مین تو شکاری جانورون اور گوشت خوارون کو پیدا فرمایا۔ اور شہرون مین مجوزین ذبح کو۔

ہند کے اصل باشندے یا تو گوشت خوری کے مجوز ہون گے یا انہین عفونتون کے سبب کمزور ہوکر ہمیشہ مغلوب ہی رہے۔

بعضے یہہ اعتراض کرتے ہین "گوشت اگر قدرتی طور پر انسان کے لئے مفید ہوتا۔ تو انسان کو اسمین اتنی صنعت اور تکلیف کی حاجت نہوتی" اسکا جواب یہہ ہے کہ انسانی

مرغوبات اور اسکی پسندیدہ چیزین سب کی سب اسکے تصرف اور ترکیب سے اُسے پسندیدہ ہوتی ہین - کیونکہ یہہ مرکب القوے متصرف اور جامعیت کا پتلا بہلا بدون دخل خود کچہہ پسند کرتا ہے ؟ - اُسکی میوہ خوری مین میوون کی تراش اور تصفیہ کو دیکہو اسکی غمگسار بی بی کے زیورات پر نگاہ کرو - اسکے جواہرات کی بناوٹ پر نظر دوڑاؤ اسکے لباس کو سوچو - اسلئے تو اسکو مردار کا کہانا اور خون کہانا حرام ہوا کہ اسکو اس سے بدمزگی نہو +

ایک اور قدرتی نظارہ دیکہو - عمدہ صفات مین شجاعت ہے اور گوشت اسکا معین ہے - اسواسطے گوشت خورون مین فتحمندی محدود رہی - اور جبانت نہایت درجہ کی رذالت ہے - اور گوشت اس کا دشمن ہے - اگر کاملین کو اجازت ذبح نہوتی - تو شریر خود احکام الٰہی اور احکام فطرت کے پابند ہوتے - ضرور گوشت کہاتے اور کاملون کو ستاتے اور دنیا کو انواع اقسام کے مفاسد کا سامنا کرنا پڑتا اللہ تعالے نے کاملین کو بہی اجازت دیدی تا کہ اشرار کا مقابلہ کرسکین +

گوشت خوری ایک ضروری امر ہے علم اور اُسکا تجربہ ایک ایسی ضروری چیز ہے جسپر انسان کی انسانیت کا مدار ہے اور ظاہر ہے کہ علوم کی ترقی بدون صحرا نوردی اور سیر و سیاحت جبل و بحار بالکل محال ہے - اور یہہ بہی ظاہر ہے کہ ایسی ریاضت مین عمدہ غذا کی ضرورت ہے - اور علوم کے عاشق بیچارے اکثر عاشق تہی دست اور بے زر ہوتے ہین - بدون شکار وحشی و طیور اُن کی اوقات کیونکر بسر ہوتی ؟ - علوم طبقات الارض اور جغرافیہ کے عشاق کو قطبین کا سفر اور جہازون کی سیاحت بدون دریائی شکار کیونکر میسر آتی ؟

مقیمین مین سے بہی بعض جبال اور بعض بیابانون کے باشندون اور قطبین کے رہنے والون کو گوشت اور مچھلی کی حاجت لابدی ہے۔

جہازہ والون کو بعض حالتون مین مچھلی کا شکار کرنا بہت ضروری ہوتا ہے جس سے سیاح ناواقف نہین۔ تلوار ہر جگہہ عام طور پہ میسر نہین ہوسکتی۔ اور بالکل ظاہر ہے کہ چُھری کیا تہہ گردن کیطرف سے ذبح کرنا ایسا آرام دہ نہین جیسے گلے کی طرف سے ہے ؛

مکذب - تکذیب نمبر ۵۶۔ دنیا کے مسلمان جب کسی حیوان کو ذبح کرتے ہین۔ اسوقت بسم اللہ الرحمن الرحیم نہین پڑہتے بلکہ بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر قتل کرتے ہین"

مصدق - مسلمان نادان نہین۔ الفاظ کے معانی سے بے خبر نہین جب ہی تو اپنے اس تصرف اور عظمت پہ نگاہ کرکے کہ اُن کو قاضی الحاجات خدا نے ان اشیا پر محض اپنے فضل سے تسلط بخشتا ہے اوسوقت روحانی تربیت کے خیال پر باری تعالے کی کبریائی کو یاد کرتے ہین۔ سنو!۔ ایام حج مین جب پہاڑی یا بلندی پر چڑہتے ہین۔ اسوقت بہی اللہ اکبر کہا کرتے ہین اور جب نشیب مین اُترتے ہین اور اپنا نزول دیکہتے ہین تو سبحان اللہ کہہ کر باری تعالےٰ کی قدوسیّت خیال کرتے ہین۔ ہر ایک عمدہ فعل ایک صفت الٰہیہ کا مظہر ہوا کرتا ہے۔ اس فعل کے مناسب اللہ تعالے کی صفات کو یاد کیا کرتے ہین۔

مکذب - (مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ) یہ فقرہ قرآن کا حیرت افزا ہے جسسے خدا کی ذات پر عیب وارد ہو رہا ہے۔ کیا یہ ہمیشہ ہر روز انصاف نہین کرتا۔ کیا آدم کے وقت سے مرے ہوئے لوگ ابتک سشن سپرد ہین۔ مگر معلوم نہین ضمانت پر یا جوڈیشل حوالات

ہین۔ پہر یہہ فقرہ سریع الحساب کے خلاف ہے عدل یہہ ہے کہ فوراً کارروای شروع ہو۔" تکذیب صفحہ ۵۷

مصدق۔ آپنے تکذیب کے صفحہ (۸۵) مین لکہا ہے۔ "آریہ حق کے چہپانے سے البتہ ڈرتے ہین۔" مگر مین نے جہانتک غور کیا آپ کا طریقہ یہہ نہ پایا۔ سنیئے صاحب۔!

یوم کا لفظ عربی زبان مین وسیع معنے رکہتا ہے منجملہ ان معنے کے یوم کی معنی وقت ہے سنو!۔ محاورہ عرب۔ یوم ولد للملک ولد یکون سرور عظیم۔ ویوم مات فلان بکت علیه الفرق المختلفة۔ حالانکہ لڑکے کا پیدا ہونا اور آدمی کا مرنا کبھی دن کو ہوتا ہے اور کبہی رات کو۔ پس مَالِكِ یَوْمِ الدِّیْنَ کے معنے ہوئے۔ مالک ہے وقت جزا کا ہر روز جسوقت کسیکو اپنے اعمال نیک کے بدلے انعام اور بد اعمال کے بدلے سزا ملتی ہے۔ اسوقت کا مالک باریتعالے ہے۔ بلکہ یوم اتنے وقت کو کہتے ہین کہ جسمین کوی واقعہ گزرا ہو۔ دیکہو۔ یوم بعاث۔ وذکرہم بایام اللّٰہ۔ ہمارے ملک مین دن ٹہیک ترجمہ یوم کا ہے لوگ کہتے ہین آج فلان شخص کے دن اچھے آئے ہین۔ اور فلان شخص کے برے آئے ہین۔ پس یوم کا ترجمہ دن بہی کرین تو کوئی عیب نہین۔ غور کرو۔ تمام اُن مصائب کی نسبت (جو یہان دنیا مین برداشت کی جاتی ہین) قرآن کیا کہتا ہے۔

فَمَآ اَصَابَکُمْ مِّنْ مُّصِیْبَةٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ۔ فَاَصَابَهُمْ سَیِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا۔

یعنی جو کچھ تمکو مصیبت پہنچتی ہے۔ سب تمہارے کسب اور اعمال کا نتیجہ ہوتا ہے اب آپ سمجہہ گئے ہونگے کہ کل مقدمات دورہ سپرد نہین۔ اور اگر بعض لوگون کے

معاملات سشن سپرد ہین تو بہی کوئی حرج نہین۔ ضمانت کی ضرورت ان ناقص حکام کو ہوتی ہے جنکو ڈر ہوتا ہے کہ ان کا مجرم اُن حکام کے تصرف سے کہین بہاگ جاوے گا باری تعالے کے ملک سے بہاگ کرجانے کی کوئی جگہہ نہین مجرمون مین سے بعض اُسی وقت سزایاب ہوجاتے ہین اور بعض جوڈیشل حوالات مین رہتے ہین۔ یا انپر عفو ہوجاتا ہے۔ ضمانت کی حاجت نہین ؀

سریع الحساب اور مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنَ مین تعارض نہین۔

(اول)۔ اسلئے کہ سریع الحساب کے معنے ہین کہ جب حساب شروع کردے تو جہٹ پہٹ لے لیتا ہے۔ اگر جزا اور سزا مین مہلت دے تو ممکن ہے کہ یوم الآخرہ تک مہلت دیدے

(دوم)۔ جب حالت مین ہروقت يَوْمِ الدِّيْنَ ہے جیسے گذارش ہوا تو تعارض کیا ہوا۔؟

(سوم) مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنَ سے یہہ نہین نکل سکتا کہ آجکے دن کا مالک نہین۔ اور آج سزا یا جزا نہین دیتا۔ کوئی کلمہ حصر کا یا آج مالک ہونے کی نفی کا قرآن مین موجود نہین۔

اگر آپ کے نزدیک فوراً کارروائی ضروری ہے تو چاہیئے کہ تمام زانیون کو پورا آتشک یا پورا سوزاک جو پوری سزا ہے فوراً شروع ہوجاوے۔ حالانکہ ان دونون امراض کا ظہور ان لوگون مین مختلف اوقات پر ہوا کرتا ہے۔ یا جب مجرم مختلف گناہ کرکے مختلف سزاؤن کا مستحق ہو تو بطور آریہ تان دیانندی پنتہ کے یکدم وہ تمام جونین بہگت لے جنکا وہ مستحق ہے کیونکہ دیانندی پنتہ کی نزدیک تناسخ ہی سزا ہے مگر ہم دیکھتے ہین کہ معاصی پر مسخ ہوکر انسان حیوان

ہنین بن جاتا۔ پہر مکذب صاحب فرماتے ہین۔ اُن یُون ختم المرسلین انتظام کرتا ہوگا۔ اے انصاف کے دشمنو سُنو!

ختم المرسلین سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم اے یوم الدین تو اپنے مالک انتظام ہونے کی نسبت حسب الہام الٰہی یون خبر دیتا ہے۔

لَا اَمْلِكُ[1] لِنَفْسِیْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہُ۔ سورہ اعراف

قُلْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا۔ سورہ جن

اور رَبُّ العالمین تو خواب استراحت نہین فرماتے قرآن کریم باری تعالٰے کی صفت مین فرماتا ہے لَا تَاْخُذُہٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ۔ البتہ پرلی کے وقت ہان مہان پرلی کے وقت جو ایک بے دلیل اور خیالی امر ہے۔ بتائے کیا کرتے ہین؟ اسوقت کسکو خلق کرتے اور رزق دیتے ہونگے؟۔ مہان پرلی کے قائل اس کا جواب دین۔ مین نے تو آریہ ورتون مین وہ بہی دیکہے ہین جو کہتے ہین کہ اسوقت نیند کرتے ہین!!!۔

لطیفہ۔ امید ہے کہ غالبًا ناظرین پسند کرین گے۔ بجائے لفظ وقت اور حین کے قران نے یوم کا لفظ مَالِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ مین کیون اختیار کیا؟۔ سو گزارش ہے۔ کہ عرب لوگ کبہی رات کی طرف اِن امور کو نسبت کرتے ہین جنمین نقص اور عیب ہوتا ہے۔ دیکہو شعر حماسہ کا

لَاَذْنَتْ ھُنَالِكَ بِالْاَشْعَافِ عَالِمَةً ٭ اَنْ قَدْ اَطَاعَتْ بِلَیْلٍ اَمْرَ عَادِیْھَا

---

[1] ۔ مجہے تو اپنی ذات کے ضرر و نفع کا کوئی بہی اختیار نہین ہان جو چاہے اللہ۔

اگرچہ بعض اوقات کسے خاص مصلحت کے واسطے لیل کے طرف ہی بعض امور کو منسوب کرتے ہین۔ مگر وہان لیل کو خاص صفت سے موصوف کر لیتے ہین یا اُسے مُعرف باللام بنا لیتے ہین۔ جیسے۔ اِنَّآ اَنْزَلْنَاہُ فِیْ لَیْلَةٍ مُّبَارَكَةٍ ۔ اِنَّآ اَنْزَلْنَاہُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ وَمِنَ اللَّیْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ

اسیواسطے باریتعالے فرماتا ہے۔ ہم جو انصاف کرتے ہین وہ بے نقص ہوتا ہے اسمین حرف گیری کا موقع نہین ہوتا۔ ہمارا انصاف اور ہماری سزا روز روشن کا معاملہ ہوتا ہے +

اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ۔ پر مکذب کا اعتراض ہے "چوری۔ قتل۔ ڈکیتی۔ قمار بازی کے لئے یہی کلام مسلمانون اور ان کے ملانون کا وظیفہ ہوا کرتا ہے"۔

مکذب۔ ! ۔ انصاف تو کرو۔ یہہ کیا اعتراض ہے ؟ ۔ چوری۔ ڈکیتی۔ قماربازی۔ خدا کی عبادت نہین۔ اور نستعین سے پہلے ایاک نعبد کا لفظ ہے جسکے یہہ معنے ہین کہ تیرے ہی فرمانبردار ہون یا رہین اور نستعین کے مابعد اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ موجود ہے جسکے معنے ہین۔ دکھا ہمین سیدہی راہ۔ ہوش کرو۔

چوری کی نسبت خود قرآن کریم مین حکم ہے۔

اَلسَّارِقُ[1] وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَیْدِیَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا۔

وَلَا[2] تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ۔

اور قتل کی نسبت حکم ہے۔

---

[1] چوری کرنیوالا اور چوری کرنے والی ان کے ہاتہہ کاٹ دو بدلے مین اُن کے کسب کے۔ ؟

[2] ۔ اپنے مال کو آپسمین ناحق مت کہاؤ +

[1] وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ

[2] وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِیِّهٖ سُلْطَانًا

اور ڈکیتی کی نسبت کہا ہے۔

[3] اِنَّمَا جَزٰٓءُ الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْٓا اَوْ یُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ۔ اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْیٌ فِی الدُّنْیَا وَلَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ۔

قمار بازی کی برائی مین قران کا حکم ہے۔

[4] یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطَانِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ

[5] اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطَانُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ وَیَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ

بتلائے استقدر شدید دہمکیون کے بعد جو اُن صفات ذمیمہ کی نسبت قرآن مجید مین مذکور ہوئین آپکی منصف ضمیر (اگر اُس مین انصاف ہو) گواہی دیتی ہے کہ ایسے غیر موزون اور خلاف تہذیب اشارات اُسکی نسبت کیئے جاوین؟۔

---

[1] اور مت قتل کرو کسی جان کو جو اللہ نے حرام کی ہے مگر حق پر۔

[2] اور جو مظلوم مقتول ہوا ہمنے اُسکے وارث کو قدرت دے دی۔

[3] اسکے سوا نہین کہ جزا اُن لوگون کی جو اللہ اور اُس کے رسول سے لڑتے ہین اور زمین مین فساد کرنے کو دوڑتے ہین یہہ ہے کہ قتل کیئے جاوین یا سولی دیئے جاوین یا اُس زمین سے جلا وطن کیئے جاوین۔ یہہ واسطے انکے رسوائی ہے دنیا مین اور آخرت مین اُن کے لیئے بڑا عذاب ہے۔

[4] اے ایمان والو اسکے سوا نہین کہ شراب۔ جوآ۔ بت۔ اور تیر ناپاک شیطانی عمل ہین ان سے بچ جاؤ تو کہ نجات پاؤ۔

[5] شیطان کا ارادہ یہہ ہے کہ جوئے۔ اور شراب کے بہانہ تمہارے درمیان بغض وعداوت ڈلوا وے اور تمکو اللہ کے ذکر اور نماز سے روکے۔ اب بھی باز آؤگے؟۔

مکذب۔ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ۔ ”آجکل سیدہی راہ ایک اور ہی شے ہوا ہے“۔ پہر کہتے ہین ”اگر سیدہی راہ کے طلبکار ہو تو علم اور عقل کو کیون دخل نہین دیتے۔ اور معقولات کے پڑہنے سے کیون گریز ہے“۔

مصدق۔! آپنے یہان عجیب و غریب طور پر انصاف کی راہ اختیار کی ہے۔ دل کو روکتا ہون۔ تہامتا ہون۔ کانشنس دہکے دیتی ہے مگر مبارکی ہو۔! اس پاک مذہب اسلام کو جس نے گالی اور بدتہذیبی کا بدلہ اُس قسم کی کارروائی کے ساتہہ دینے سے منع کیا ہے جس نے حکم دیا ہے۔ وَجَادِلۡهُمۡ بِالَّتِيۡ هِيَ اَحۡسَنُ اور پہر فرمایا ہے۔ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدۡوًا بِغَيۡرِ عِلۡمٍ۔ افسوس صد ہزار افسوس پاکیز گئے اخلاق اور طہارت باطن دنیا سے یک قلم موقوف ہو گئی۔ اللہ تعالے کے حضور مین اسقدر بے باکی اور کپکپا دینے والی گستاخی روا رکہی گئی۔ اگر کوئی منصف ہو تو اُسکے نزدیک اس ناشائستہ کتاب (تکذیب) کی بے قدری اور خفت کے لئے بس ایسے ناجایز مضامین کا ہونا ہی بس ہے۔ تعجب پر تعجب ہوگا اگر اِس پر بہی یہہ کہا جاوے کہ تکذیب لاجواب لکہی گئی یا مطلب خیز لکہی گئی ضد کا مُنہہ کالا ہو صاف اور سیدہی باتون سے بہی کیسے پہرا دیتی ہے !۔ یہہ بہی کیا اعتراضات ہین ؟۔ ان کا کافی جواب یہی ہے کہ انکے جواب سے اعراض کیا جاوے۔ کیا یہہ آپ کا اتہام آمیز کلام کچہہ بہی انصاف پر مبنی ہے ؟۔ مسلمانون کو اسلام کو علم و عقل کی راہ سے کب نفرت ہوئی ؟ مسلمانون نے علوم و فنون مین جس قدر ترقی کی اور دنیا مین انوار علوم کی اشاعت کی ایک عالم اُس کا شاہد ہے۔ اہل یوروپ اس ام

کے معترف ہین کہ یورپ کی آغاز شائستگی اور قوائے عقلیہ کی شگفتگی کا اصلی چشمہ عرب اور اہل عرب ہین افسوس بغض و عناد نے ہمارے مخالفون کو اس درجہ تک پہنچا دیا کہ مسلمات سے انکار کرتے ہوئے بہی کوئی حیا دامنگیر نہین ہوتی۔ مسلمانون کی اصطلاح مین کفر کے زمانہ کو ایام جاہلیہ کہا گیا ہے۔ جس سے صاف عیان ہے کہ جہالت اور بے علمی سے اس قوم کو کیسی نفرت رہی ہے خیر کچھہ ہی سہی مگر اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ سے اس اعتراض کو کیا چسپیدگی ہے؟۔ خواہ مخواہ اعتراض کرنے کا ٹہیکہ لے لینا ہے۔ نفس کلمات طیبات مین کیا نقص ہے؟۔ اُسکے معانی کیا فطرت انسانی سے مناسبت نہین رکہتے ؟۔ ناظرین بالانصاف سوچو!۔ اس مین "ہم تیرے ہی ذلیل محتاج بندے۔ فرمانبردار بندے ہین اور ان اپنے اقرارون پر مستقیم رہنے اور ہر طرح کی ضروریات کے سرانجام و انصرام کیلئے تیری ہی جناب سے مدد چاہتے ہین"۔ کیا نقص ہے؟۔ اس قسم کے اعتراض ظاہر نہین کرتے کہ ان لوگون مین مخالفت حق اور ترویج بطلان کی کسقدر عادت ہے؟ مجھہ یقین واثق ہے کہ ان لوگون کی ایسی کارروائی قرآن کریم کی صداقتون کی اور بہی زیادہ استحکام دینے والی اور اشاعت کرنیوالی ہوگی اور صاحبان بصیرت پر کھل جائے گا کہ بغض آلود دلون نے مہر منیر کو تیرہ و تار ثابت کرنے کی ناکامیاب کوشش کرنی چاہی ہے قرآن کریم نے جس قدر تاکید تحصیل علوم کی کی ہے ایسی دنیا مین کسی الہی الاصل ہونیکا دعوے کرنیوالی کتاب نے نہین کی اللہ اکبر!۔ سارا قرآن انہین مضامین سے لبریز ہے۔ کہین کائنات الجو

کی طرف توجہ دلانے کو فرماتا ہے أَفَلَمْ يَنْظُرُوا إِلَى السَّمَاءِ فَوْقَهُمْ الآیۃ۔ اور اسکی مثل بیسیون آیتین۔ کہین تحصیل علوم طبقات الارض ومعدنیات وغیرہ کیطرف دلون کی توجہ کو معطوف کرتا ہے وَإِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ۔ غرض اس کلام مجید کا طرز بیان اور سیاق کلام ہی اس طرح واقع ہوا ہے کہ نصیحت وپند کے اول و آخر نظارہائے فطرت ومشاہد قدرت کے نقشے کہینچتا ہے اور اس قسم کی آفاقی وانفسی (اندرونی وبیرونی) شہادتون سے اپنے کلام اللہ ہونے کا صریح ثبوت دیتا ہے۔ عبرت انگیز اور نصیحت آمیز کلام کے مقطع مین ضرور یہہ قابل غور الفاظ وارد کرتا ہو يَعْلَمُوْنَ۔ يَعْقِلُوْنَ۔ يَتَفَقَّهُوْنَ۔ يَتَذَكَّرُوْنَ۔ يَتَدَبَّرُوْنَ اب ان ترغیبات کا منشا کیا ہے یہی کہ اسکے پیرو۔ غور وتفکر کے مذہبا پابند ہوجاوین ورنہ وہ اتباع کتاب اللہ کی صفت سے موصوف نہ ہوسکینگے۔

سبحان اللہ!۔ اس سے زیادہ ذخائر علمی کے اکٹھا کرنے کی اور کیا ترغیب وتحریص ہوسکتی ہے؟۔ أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَتَكُونَ لَهُمْ قُلُوبٌ يَعْقِلُونَ بِهَا۔ الآیہ یعنے عالم کی سیر وسیاحت کرو جس سے سوچنے والے دل پیدا ہون۔

مکذب۔ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ۔ چونکہ مسلمان تناسخ کے قایل نہین۔ پس خدا کا کسیکو نعمت دینا۔ اور کسی پر غضب کرنا اور کسیکو گمراہی مین ڈالنا۔ چہ معنی دارد نہ اسکا انصاف قائم رہتا ہے نہ اسکا رحم اور نہ اسکا علم۔ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ۔ ضال علیہم کی ضمیرین خدا کی طرف پہرتی ہین۔ پس ان اعمال کا فاعل خدا ہوا۔ انتہی مختصرا۔

مصدق۔ آپ تو بڑے عربی دان ہین اس کلام مین۔ کونسی ضمیرین خدا کیطرف

پہرتی ہین ذرہ تو سوچو۔!

خدا کا کسیکو نعمت دینا۔ اور بدون کسی سابق مزدوری اور کسی محنت کے اللہ تعالے کا انعام اور اکرام کرنا۔ اسکی رحمت اور فضل کا نشان ہے۔ جو باری تعالے کی اعلی درجہ کی صفت ہے۔ تناسخ والے تو یہی کہین گے۔ ہمین یہہ آرام اور راحتین جو ملی ہین ہماری محنتون اور ہمارے کامون کا پہل ہے۔ اگر مان لین کہ منصف بادشاہ کا ضروری کام ہے تو کوئی اسکا فضل خاص اور خالص احسان نہین۔ مگر مسلمان آرام پانے والا۔ یہہ کہیگا کہ یہہ باری تعالے کا فضل اور احسان اور اسکی دیا لتا اور کرپا لتا ہے۔ اور کسی پر غضب کا آنا بیوجہ نہین ہوتا قرآن خود غضب کے وجوہ کو بیان کرتا ہے سنو۔!

وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا۔ فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ سورۃ نحل
بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى
مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ۔ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ

دیکھو غضب کے اسباب قرآن کریم مین کس طرح بیان ہوتے ہین؟۔ اور دیکھو غضب بہی بیوجہ نہین آتا۔ بلکہ اس صورت مین آتا ہے جب کسی نے اپنے دل کی وسعت مین بجائے اسکے کہ الٰہی محبت کو جگہہ دیتا۔ الٰہی نافرمانی کو جگہہ دی۔ ضَآلِّیْن کا صیغہ بخلاف مَغْضُوْب مجہول نہین معروف کا صیغہ ہے ضَآل کے معنی گمراہ ہونے والا بہکنے والا۔ اس ضد کو چہوڑو یہہ بہی کوئی اعتراضات ہین اس سے قرآن کریم کی عظمت کم ہوجائے گی حق و صدق خود اونچا ہوتا ہے۔ یہہ سراج منیر کسی دشمن کے پہونک مارنے سے بجھہ نہین سکتا۔ ایک زمانہ مین

عیسائیان یورپ نے **قرآن کریم** اور اُس کے **حامل** واجب التکریم کو بہت بُرے بُرے پیرائیون مین دکہانا شروع کیا کہ یہہ **غیر مغلوب صداقت** کہین یورپ مین پہیل نہ جائے۔ جناب **ہادی کامل** علیہ الصلوۃ والسلام کو بدنما ڈرامون کی سٹیجون پر عیب ناک قابل نفرت **ایکٹر** بنا کر دکہایا۔ اُس فرضی کبوتر کی قبیل کے مصنوعی افسانے تراشے!۔ مگر کیا وہ اُس **آفتاب حقیقت** کو پوشیدہ کر سکے؟۔ آج یورپ مین بے شمار منصف غور کرنے والے پیدا ہو گئے جو اشاعت **کلام ربانی** کی راہین تیار کر رہے ہین۔ **اثبات صانع** عالم کے اُن دلائل مین سے جنکو مکذب براہین نے اپنے غلط خیال کے باعث قرآنی دلائل اثبات صانع کہا ہے قرآن کریم سے دو دلیلین وہ بیان کی ہین جنکو تکذیب کے صفحہ ۴۶ اور ۴۷ مین بضمن نمبر ۳ و نمبر ۷ لکہا ہے دلیل نمبر ۳ صفحہ ۴۶ مین سورہ والنجم کے پہلے رکوع کی چند آئتین ہین اور دلیل نمبر سات صفحہ ۴۷ مین جو کچھ نقل کیا ہے اسمین کچھہ حصہ تو اُن دو آیت شریفہ کا ہے جسکو مکذب نے نمبر تین مین چہوڑ دیا تہا اور وہ دو آئتین یہہ ہین۔

اَفَرَاَیْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰی وَمَنٰوۃَ الثَّالِثَۃَ الْاُخْرٰی ۔ سورہ نجم رکوع پہلا۔ آیت ۱۸ اس ۱۹

اب اس آئتہ شریف نمبری ۱۹ کے آگے مکذب ایک عربی کا فقرہ لکہتا ہے اور اس مجموعہ پر جلی قلم سے سورہ نجم کا حوالہ دیتا ہے۔ وہ عربی فقرہ یہہ ہے (تِلْكَ الْغَرَانِیْقُ الْعُلٰی وَاِنَّ شَفَاعَتَهُنَّ لَتُرْتَجٰی) پہر اس فقرہ کا ترجمہ کرتا ہے "یہہ تینون بت بڑے بزرگ ہین اور اُنکی شفاعت کی امید رکہنی چاہیئے" مینے اسلام کے مختلف مذاہب کے لوگون سے یہہ سورہ نجم سنی ہے کسی مین یہہ **ناپاک اور گندہ شرک کا بہرا فقرہ** نہ پایا اور نہ کسی مطبوعہ یا قلمی قرآن کریم مین لکہا ہوا دیکہا۔

مکذب کے تمام ان اعتراضات کا مدار جنکو صفحہ ۴۷ سے شروع کیا ہے یہی ناپاک اور شیطانی فقرہ ہے جسکو مکذب نے کہا ہے کہ سورہ والنجم مین ہے اور فی الوقع سورہ نجم کیا قرآن کریم مین نہین- پس مکذب کے اعتراض ہی نہ رہے- ہان پہلا حصہ دو آیت کر کے سورہ والنجم کے پہلے رکوع کے اُن آیات کے آخر مین ہے جنکو مکذب نے دلیل نمبر تین تکذیب کے صفحہ نمبر ۴۶ مین لکھا ہے اِن دونون آیات کریمہ کو مع ان آیات کے جو سورہ والنجم کے ابتدا سے تا آیۃ ۱۷ مین اثبات صانع عالم سے بالذات تعلق نہین مکذب نے نافہمی سے اسے دلیل اثبات صانع گمان کیا ہے البتہ اِن آیات کریمہ کو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راستی اور عظمت اور بزرگی کے اثبات مین ایک خاص تعلق ہے اور یہہ امر بہی چونکہ احقاق حق اور ابطال باطل مین ضروری ہے اسلئے مجہے اس رکوع کی تشریح اور بیان کی ضرورت پڑی ناظرین غور کرین ہر دو آیات مرقومہ صفحہ نمبر ۴۷ تکذیب کیسی لطیف ہین-- اور کس خوبی کیساتہہ احقاق حق اور ابطال باطل کرتی ہین-

سُنو!

مطالب دو قسم کے ہوتے ہین- اول بڑے ضروری- دوسرے انسے کم درجہ کے بڑے ضروری مطالب کو بہ نسبت دوسرے مقاصد کے بلاریب تاکید اور براہین و دلائل سے ثابت کیا جاتا ہے- یہہ میرا دعوے بہت صاف اور ظاہر ہے- تاکید کیواسطے ہر زبان مین مختلف کلمات ہوا کرتے ہین ایسے ہی عربی زبان مین بہی تاکید کے لئے بہت الفاظ ہین- مگر ایشیائے زبانون مین جیسے علی العموم قسم سے بڑہکر کوئی تاکیدی لفظ نہین- ایسے ہی عربی کے لٹریچر مین بہی

قسم سے زیادہ کوئی تاکیدی لفظ نہین۔ قرآن کریم عربی زبان مین نازل ہوا۔ اسلئے اسمین عربی محاورات پر ضروری مطالب مین قسمون کا استعمال ہی ہوا۔ اقسام القرآن کی نسبت جہان مکذب نے اعتراض کیا ہے وہان **مفصل** انشاءاللہ بیان کرون گا ❊

رہی یہہ بات کہ اہم اور بہت ضروری مطالب مین براہین اور دلائل کا بیان کرنا بھی ضروری ہوتا ہے **قرآن کریم** نے ان مطالب مین قسمون کے علاوہ اور کیا ثبوت دیا ہے؟ - سو یاد رہے۔ جہان **قرآن کریم** کسی مطلب پر قسم کو بیان کرتا ہے وہان جس چیز کے ساتہہ قسم کہائی گئی ہے وہ چیز **قانون قدرت** مین قسم والے مضمون کے واسطے ایک قدرتی **شاہد** ہوتی ہے۔ اور یہہ قسم قدرتی نظارون مین اپنے مطلب کی **مثبت** ہوتی ہے جو قسم کے بعد مذکور ہوگا۔

مثلاً

اِنَّ سَعْیَکُمْ لَشَتّٰی الخ ایک مطلب ہے جسکے معنے ہین۔ "لوگو! - تمہارے کام مختلف ہین اور انکے نتائج بہی الگ الگ ہین"۔ **قرآن مجید** اس مطلب کو **قانون قدرت** سے اسطرح **ثابت** کرتا ہے وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰی وَمَا خَلَقَ الذَّکَرَ وَالْاُنْثٰی - کیا معنی - **رات** پر نظر کرو جب اسکی کالی گہٹا چہا جاتی ہے۔ پہر **دن** پر نظر ڈالو جب اسنے اپنے انوار کو ظاہر کیا - پہر مرد اور **عورت** کی خلقت اور بناوٹ پر غور کرو۔ اور انکے قدرتی فرائض اور واجبات کو سوچو تو تمہین صاف طور پر عیان ہوگا کہ بے ریب تمہاری کوششین الگ الگ اور انکے نتائج علیحدہ علیحدہ ہین۔ ایسے ہی باری تعالے کے نام جان و مال کو دینے اور نافرمانیونسی

بچنے والا اور اعلے درجہ کی نیکی کا مصدق - اور اُسکے مقابل
جان اور مال سے دریغ کرنے والا نافرمان اور اعلے درجہ کی
نیکی کا مکذب بھی الگ الگ ہین اور الگ نتیجہ حاصل کرینگے -

ہمارے پاک ہادی - سرور اصفیا - خاتم الانبیاء - کی اثبات نبوت اور اپکی عظمت اور بڑائی ثابت کرنا - بڑا احقاق حق اور آپکے منکرون کو ملزم کرنا - بڑا ابطال باطل تھا - قرآن کریم نے اس احقاق حق اور ابطال باطل پر پرزور - دلائل دئے ہین - ان دلائل کا بیان اس جگہہ موزون نہین - البتہ ان براہین مین سے اس والنجم کے پہلے رکوع مین - احقاق حق اور ابطال باطل کا ایک ثبوت ہے - اور قبل اسکے کہ حضور علیہ السّلام کی صداقت اور راستی اور سچائی کو ثابت کیا جاوے - نفس نبوت اور مصلح کی ضرورت کو قران مین والنجم کا لفظ فرما کر باری تعالے نے ثابت فرمایا ہے - تفصیل اِس اجمال کی یہہ ہے - عرب ایک ایسا جزیرہ نما تھا جسمین علے العموم پانیکی قلت تھی اور اسکے ملک حجاز مین بخصوص سڑکون اور ریلون کے نشانات اسکے راہون مین ہرگز نہ تھے - اسلئے عرب لوگ غالباً راتکو سفر کرتے تھے - اور ثریا نام النجم سے سمت کو قائم کر لیتے تھے جسطرح آج جہازی مسافر قطب نما سے سمت کو قایم کر لیتے ہین - اندھیری راتون مین وہ النجم گویا بدرقہ کا کام دیتا تھا - قرآن کریم نے جہان النجم کے فایدے بیان کئے ہین وہان یہہ بھی فرمایا ہے [ل] وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ اور یہہ بھی بالکل ظاہر ہے کہ النجم اگر سمت الراس پر واقع ہو تو اسّے مسافرون کو

[ل] - اور النجم سے وہ راہ پاتے ہین -

راستہ کا پتہ نہین لگ سکتا۔ اس۔ النجم کا مشرق یا مغرب مین ہونا سفر والون کے لئے ضروری ہے۔ عربی زبان مین ہَوٰے چڑہنے اور ڈہلنے دونون کے معنی دیتا ہے پس۔ اس رکوع کی پہلی آیتہ وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى کے معنے یہہ ہوئے قسم ہے النجم (ثریا) کی جبکہ وہ مشرق یا مغرب کیطرف ہو باریتعالے رات کے اندہیرون مین جنگلون اور رستون کے چلنے والون کو فرماتا ہے لوگو! ۔ تمہارے لئے تمکو منزل مقصود تک جانیکے واسطے اور جسمانی سمتونکے سمجہنے کی خاطر ہمنے النجم کو تمہارے کام مین لگایا۔ تو کیا جسمانی ضرورتونسی بڑہ کر تمہاری ضرورۃ کے واسطے اور روحانی منزل مقصود تک پہنچ جانے کے واسطے تمہارے۔ لئے کوئی ایسا مصلح اور کوئی ایسا ریفارمر سلیمۃ الفطرۃ سچا ملہم ہوگا جو تمکو تمہارے روحانی اندہیرون اور اندرونی ظلمتون کے وقت۔ راہ نمائی کرے فانی اور چند روزہ تکلیف جسمانی راہون کے نہ سمجہنے مین جب تمہارے گرد وپیش کے نشانات تمکو راہ نمائی نہین کرتے تو ہمارے روشن اور بلند ستارون سے ضرور تمہاری دستگیری کی جاتی ہے۔ پہر جب تمہارے فطری قوے اور تمہاری روحانی اور ایمانی طاقتون پر۔ تمہاری جہالتون تمہاری ناد انیون تمہاری بدرسومات اور عادات اور حرص اور ہوا۔ اور بیجا خود پسندی اور ناجائز آزادی کی اندہیری رات آجاتی ہے۔ اور اسوقت تم ابدی نجات کی منزل تک پہنچنے سے حیران وسرگردان ہوجاؤ تو کیا ہماری رحمت خاص اور فضل عام سے کوئی روشنی بخش اور رہنما سیارہ نہو گا؟—

اور کیا وہ اللہ تعالے جسکی ذات بابرکات نے جسمانی ظلمتون مین تمہارے آرام

کے واسطے ایسے جسمانی۔ سامان بنائے ہین جنسے تم آرام پاؤ بشرطیکہ انکی طرف توجہ کرو اسنے تمہارے ابدی آرام اور روحانی راحتون کے واسطے تدابیر رکھی ہونگی؟ بے ریب رکھی ہین جسمانی لیل اور چند گہنٹون کی رات مین اگر کوئی رہنما ستارہ موجود ہے تو اِس روحانی لیل اور غموم اور ہموم کی نہائت بڑی لمبی رات کے وقت بہی اللہ تعالے کے فضل نے تمہاری منزل مقصود اور جاودانی آرام تک پہنچانیکا راہ نما بہی ضرور رکھا ہوگا۔ وہ کون ہے بے ریب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ **ثبوت** مَاضَلَّ صَاحِبُکُمْ وَمَا غَوٰی۰

وجہ ثبوت

اپنے ہی ملک مین ذرا تجربے اور بلند نظری سے کام لو۔ نظر کو اونچا کر کے دیکھو۔ یہہ شخص تمہارے شہر کا تمہارا ہم صحبتی۔ جسکا نام محمد۔ احمد۔ امین ہے اور جسکو تمہارے چہوٹے بڑے انہین پیارے نامونسے پکارتے ہین کیسا ہے؟۔ کیا تمہارے لئے کافی راہ نما نہین؟۔ بے ریب ہے۔ کیونکہ۔ نظریات کا علم ہمیشہ بدیہات سے ہوتا ہے اور غیر معلومہ نتائج پر پہنچنا ہمیشہ معلومہ مقدمات سے ممکن ہے۔ نہایت باریک فلسفی کا پتہ عامہ قواعد سے لگتا ہے۔ جانتے ہو۔ کسی انسان کو انسان کامل یقین نہ کرنیکے تین سبب ہوتے ہین۔ اوّل یہہ کہ تم اس شخص کے حالات سے پورے واقف نہین جسنے ہادی اور انسان کامل ہونے کا دعوے کیا۔ دوم یہہ کہ وہ شخص جسنے ہادی کامل اور انسان کامل ہونے کا دعوے کیا اُسے علم صحیح نہو۔ سوم یہہ کہ باوجود علم صحیح رکہنے کے اسکی عادت ایسی ہو کہ علم صحیح پر حمل نہ کرے سو اس رسول خاتم الرسل محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین ان تینون عیبوب مین سے ایک بہی نہین مَاضَلَّ صَاحِبُکُمْ وَمَا غَوٰی یعنی۔

نہ بہولا اور نہ بے علمی سے کام کیا تمہارے ساتہہ رہنے والے نے۔ اور نہ کبہی علم صحیح کے خلاف کرنیکا ملزم ہوا۔ پہلی وجہ عدم تسلیم کا جواب تو یہہ ہے کہ چالیس برس کامل کے تجربہ سے دیکہہ لو۔ یہہ شخص محمد امین (نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم) بہلا اسمین کوئی عیب رکہنے کی بات ہے۔ دوسری وجہ کا جواب یہہ ہے کہ ماضل جسکے معنے ہین کبہی نہ بہولا ہمیشہ تمہاری اور اپنی بہتری کی جو تدبیر نکالی وہ تدبیر آخر مثمر ثمرات نیک ہوئی تیسری وجہ کا جواب دیا۔ وَمَا غَوٰی۔ چالیس برس تمہارے ساتہہ رہا اور تمہارا صاحب کہلایا۔ مگر کبہی کسی بدعملی کا ملزم ہوا؟ ہرگز نہین!۔ چالیس برس تک جسنے راستی اور راستبازی کا برتاؤ کیا۔ جسکے ہاتہہ پر صدیق نے بہی بیعت کی جسکے سیکڑون مریدون مین سے ایک بہی تبلیغ احکام اسلام مین کذب کا ملزم نہوا۔ وہ جسنے کبہی مخلوق پر افترا نہ باندہا اب وہ کیا ہماری ذات پاک پر مفتری ہوگا؟ ہرگز نہین!۔ اگر اپنے پہلے تجارب اور اپنے پہلے معلومات صحیحہ پر صحیح نظر کروگے اور اسکے چالیس سال کے برتاؤ سے پتہ لوگے تو یہہ نتیجہ نکلیگا۔ وَمَا يَنْطِقُ[ل] عَنِ الْهَوٰى ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحٰى ۝

اور سنو۔

اسکے علوم اور اسکی ہدایات کسی کمزور معلم کی تعلیم کا نتیجہ نہین اور نہ ایسا ہے کہ یہہ پورا تعلیم یافتہ نہو۔ اسکی تعلیم تو اسکی نبوت اور رسالت کا عمدہ نشان ہے۔ اوسکی تعلیم بڑے طاقتور معلم کی تعلیم ہے اور یہہ بہی تعلیم کے اصلی مدارج پر

[ل] اور نہین بولتا اپنی خواہش سے مگر جو بولا وہ الہی الہام ہے جو بہیجا گیا

پہنچکر ٹہیک اور درست ہوچکا ہے۔ یہی معنی ہین آیات ثلثہ[ل]

عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ۔ ذُوْمِرَّةٍ فَاسْتَوٰى ۔ وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ۔

قانون قدرت کا عام **قاعدہ** ہے جسقدر کوئی چیز دوسری چیز سے **تعلق** پیدا کریگی اُسی قدر اِس دوسری چیز سے **متاثر**۔ اور متحد ہوگی۔ ایک **عادل** بلکہ ہمہ عدل مالک اور علیم وخبیر **سلطان** کے لایق اور جان نثار۔ چست وہوشیار۔ رضامندی کے طالب نوکر اور خادم کو جو جو **انعام** اور اکرام ملین گے اور ایسے مقتدر اور مقدس بادشاہ کے ایسے پیارے خادم جن جن **انعامات** اور الطاف کے مورد ہونگے ویسے نالائق اور نکمّے خودپسند۔ مطلبی کاہل نام کے نوکر اور جھوٹے خادم ہرگز ہرگز ہرگز نہین ہوسکتے۔ اللہ تعالے کی ذات سے جسقدر اُسکے بندون کو **تعلق** ہوگا **اسیقدر** وہ قابل انعام ہونگے۔ جتنی بندگی اور عبودیت کامل ہوگی اتنا ہی **الوہیت** کا میل اس سے زیادہ ہوگا۔ او بقدر ترقی عبودیت **روح القدس** کا فیضان ہوتا ہے۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ۔ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ۔ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ۔

یاد رہے۔ یہی **توحید** اور **تثلیث** کا مسئلہ تھا جسکو **عیسائی** نہ سمجھ کر شرک مین گرفتار ہوگئے۔ اور یہی وہ بھید ہے جسمین **اللہ تعالے** اور اسکے **انبیا** اور رسل اور اولیا کے باہمی تعلق کے باعث **فیضان** روح کا پتا لگ سکتا ہے۔

[ل] سکھایا اسکو بڑے طاقتور نے۔ بڑی جگریکا تھا پس پورا نظر آیا۔ اور وہ اب بلند کنارے پر ہے۔

طالب صداقت سچی ارادت سے چند روز بحضور مرزا صاحب حاضر ہوکر استقلال و صبر سے منتظر ہو اور دیکھہ ہی لے ✦

عرب کا دستور تہا جب دو آدمی باہم اتحاد پیدا کرتے - اور معاہدہ کر لیتے تو دونون اپنی اپنی کمانین اسطرح ملاتے کہ ایک کی کمان کی لکڑی دوسری کی کمان کی لکڑی سے از ابتدا تا انتہا ایک سرے سے دوسرے سرے تک ملائی جاتی - اور ایک کمان کی تار دوسری کمان کی تار سے ملائی جاتی تب دونو قوسون کے دو قاب ایک قاب کی شکل دکہلائی دیتی - پہر دو کمانون کو اسطرح ملاکر دونون معاہدہ کنندے ایک تیر - ان دونون کمانون مگر اب ایک ہوگئی ہوئی کمان مین رکہہ کر چہوڑتے اور یہہ رسم عرب کی اس امر کا نشان ہوتا تہا - کہ اسوقت کے بعد ایک کمان والے کا دوست دوسرے کمان والے کا دوست ہوگا اور ایک کا دشمن دوسرے کا دشمن قرار پائیگا اسیطرح انبیا اور رسولون کی پاک ذات کا خاصہ اور انکی فطرت ہوتی ہے کہ وہ پاک گروہ اور انکے اتباع مگر گرویدہ اتباع الحب للہ اور البغض فی اللہ مین منفرد ہوتے ہین اپنے ہر ایک اعتقاد اور قول اور فعل مین حضرت حق سبحانہ و تعالے کی رضامندی کو مقدم رکہتے ہین - اسیکے بلائے سے بولتے - اور اسیکے چلائے سے چلتے ہین - انکا رحم اور انکا غضب اللہ تعالے کا رحم اور اللہ تعالے کا غضب ہوتا ہے - ایسی وحدت و اتحاد کے باعث اُنکے ہاتھ پر بیعت اور اقرار اللہ تعالے کے ہاتھ پر بیعت اور اسی سے اقرار ہوتا ہے - اور اسی اتحاد کا بیان آیات ذیل مین ہے -

[1] اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ ۰

[2] وَمَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ -

[3] وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰی

وغیرہ آیات کریمہ مین ہے - والا وہ تو بشر ہوتے ہین - اور اپنی بشریت اور عجز اور فقر کو انما انا بشر مثلکم - وانّ محمّدًا عبدہ ورسولہ - و ما ادری ما یفعل بی ولا بکم - ولا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب - فرما کر ثابت کرتے ہین - اللھم اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم ٭ باریتعالے کی گرامی اور مقدس ذات پاک سے ان کی ذات کو دنوّ اور تقرب ہوتا ہے اور ان کی کمان اللہ تعالے کی کمان سے بالکل وحدت پیدا کرتی ہے - اِسی عمدہ مضمون کو قرآن کریم نے اس سورہ والنجم مین باین کلمات فرمایا ہے -

[4] ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَكَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی

اب حسب بیان سابق ضرور تہا کہ اللہ تعالے کے ساتہہ تقرب اور اُس کی بارگاہ معلے مین عبودیت تامہ کے ثبوت کے بعد روح حق اور روح القدس کا فیضان ہوتا اسلئے جناب رسالتمآب کی اعلے درجہ کی عبودیت اور فرمانبرداری اور حُب للہ اور بغض فی اللہ کے نتیجہ اور فیضان کا بیان ہوتا ہے -

---

[1] - یقیناً جو لوگ تجہسے ہاتہہ ملاتے ہین وہ اللہ سے ملاتے ہین اللہ کا ہاتہہ اُنکے ہاتہون کے اوپر ہے -

[2] - اور جس نے اس رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی -

[3] اور تو نے نہ پہینکا جب پہینکا لیکن اللہ نے پہینکا -

[4] - پہر نزدیک ہوا اور پاس کہڑا ہوا پس دو کمانون کا قاب یا اُس سے بہی قریب تر ہو گیا -

فَاَوْحٰۤی اِلٰی عَبْدِہٖ مَاۤ اَوْحٰی[1]

مااوحی مین ابہام نہین جیسا مکذب براہین نے وہم کیا ہے مَا - عربی لفظ موصولہ اور معرفہ ہے اَوْحٰی - اسکا صلہ ہے مَا اَوْحٰی کیا چیز ہے یہی قرآن کریم اور حضور علیہ السلام کی تمام پاک تعلیم جسکو اللہ تعالے نے دوسری جگہہ روح بہی فرمایا ہے - جہان فرمایا ہے - وَكَذٰلِكَ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا اور یہہ وہی روح ہے جو الوہیت اور عبودیت کے کامل میل سے پیدا ہوتی ہے بلکہ یون کہئے کہ اسکا اللہ سے فیضان ہوتا ہے اللّٰہم ایدنی بروح القدس آمین - اب اُسکی عمدگی اور راستی کی نسبت فرماتا - اور مدعی الہام کی حالت کو بتاتا ہے -

مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی[2] - اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰی مَا یَرٰی -

عرب کا یہہ بہی دستور تہا جیسے قاضی بیضاوی نے اپنی تفسیر مین لکہا ہے کہ جب بڑے بڑے کامون کے واسطے پبلک اور عام اہل الرائے کی رائے لیجاتی تو کسی سایہ دار درخت کے نیچے بیٹہہ جاتے کیونکہ انکے چہوٹے خیمے جلسہ کے قابل ہوتے تہے - اور عام سایہ دار درختون مین سے بیری کا درخت اس ملک مین بڑا درخت سمجہا جاتا ہے - اس رسم کے مطابق باریتعالے حجاز کے باشندون کو جو حضرت صاحب الوحی کے مخاطب ہین اور آپکی دعوت کا ابتدا اگردے سخن بہی اُن ہی کی جانب ہے یون فرماتا ہے - کہ جہان

اس ہادی محسن خلق - رحمت عالمیان نے مشورہ لیا وہ بیری

---

[1] - پہر اپنے بندے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے دل مین ان عظیم الشان اسرار (قرآن کریم) کو ڈالا -

[2] اس دل نے جو دیکہا خوب دیکہا (یعنی مغالطہ نہ کہایا) کیا تم اُسکی دید پر جہگڑتے ہو -

تمام دنیا کی بیریون سے بڑی بیری تھی - اور وہ تمہاری دنیا کی ہی بیری نہ تھی وہ تمہارے نظام شمسی سے کہین اونچی سات آسمانون سے پرے کی بیری ہے وہ بیری تو کچھہ ایسی بیری ہے جسکی جڑہ سے تمام دینی اور دنیوی منافع کی ندیان نکلتی ہین - باغ عدن کی ندیان بھی اسیکی جڑہ سے نکلتی ہین - جنکو تم جیحون اور سیحون اور نیل و فرات کہتے ہو اسیکی جڑہ سے نکلتے ہین جنۃ الخلد کی ندیان بھی وہان ہی سے روان ہین خود جنۃ الماوی بھی اسیکے پاس ہے - اس مضمون کو اللہ تعالے ان آیتون مین بیان فرمایا ہے -

وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰی[1] عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰی
اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى

مَا يَغْشٰی کا مَا بھی موصولہ اور معرفہ ہے مکذب براہین نے کم علمی سے کہدیا ہے کہ ہادی اسلام مَا يَغْشٰی کا پتہ نہین دے سکے - یاد رہے یہہ کلمہ ما عربی مین تفخیم اور تعظیم کے معنی دیتا ہے - وہان سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی مین جناب رسالتماب فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دیکھا اپنے رب تعالے کے بڑے بڑے نقش قدرت دیکھے - کمالات انسانیہ کے حاصل کرنیکے نشانات کا نظارہ کیا جیسے فرماتا ہے

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا[2] طَغٰی - لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰی -

مشرکو! - اس مہربان ہادی کے منکرو! - بت پرستو تمنے کیا دیکھا ہے -

---

[1] - اور یقیناً اس نے اُسے بار دیگر دیکھا (یعنے نظر ثانی کی) سدرۃ المنتہی کے پاس (سب سے بڑی بیری) جسکے پاس جنۃ الماوے ہے - اس سدرہ (بیری) کو بڑے اعلے درجہ کے انوار ڈہانکے ہوئے ہین -

[2] - اُسکی آنکھہ نے کجی نہین کی اور غلطی نہین کہائی - ضرور اپنے رب کے بڑے بڑے نشانات دیکھے -

جسکے دیکھنے کے بعد بت پرستی جیسے گڑھے مین ڈوب مرے۔ بت پرستی کے لوازم وہم پرستی اور جہالت مین مبتلا ہو گئے۔ نہ کوئی تمہارے ملک مین تمدن کا قاعدہ نہ معاشرت کا اصل نہ سیاست کا ڈہنگ اور نہ روحانی تعلیم کا ذریعہ نہ حقیقی عزت اور فخر کا تم مین وسیلہ۔

اَفَرَاَیْتُمُ[1] اللّٰتَ وَالْعُزّٰی وَمَنٰوۃَ الثَّالِثَۃَ الْاُخْرٰی

ذرا غور تو کرو۔ انصاف سے کام لو۔ عقل کو بیکار نہ رکہو۔ اس عجیب و غریب تفرقہ پر نگاہ تو کرو۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سدرۃ المنتہی تک پہنچنے کا نتیجہ کیا ہے؟۔ اور تمہارے لات اور عزے اور منات کی پرستش کا ثمرہ کیا ہے؟ ایک وہ توحید کا واعظ سچے علوم کا معلم۔ قوم کو ذلت اور ادبار سے عزت و سلطنت عالمگیر پر پہنچانیوالا۔ دوسرے تم لوگ پتہرون سے حاجات کے مانگنے والے فسق و فجور مین قوم اور ملک کو تباہ کرنے والے اور وہم پرست ایسے کہ اپنے لئے تو اولاد نرینہ کو پسند کرین۔ اور باریتعالے کی پاک ذات۔ پر یہہ عیب لگا دین اور یہہ بد اعتقاد کرین کہ معاذاللہ فرشتے اور ملائکہ اللہ تعالے رحمن کی بیٹیان ہین۔ مشرکو!۔ دیکہا بت پرستی نے تمکو کس کوئین مین گرایا انکی اسی نادانی کا بیان ہے۔

اَلَکُمُ الذَّکَرُ وَلَہُ الْاُنْثٰی۔ تِلْکَ[2] اِذًا قِسْمَۃٌ ضِیْزٰی۔

اس تفسیر سے مکذب کے ان اعتراض نمبر ۳ اور نمبر ۷ دونون کا جواب ہو گیا جنکو مکذب نے تکذیب کے صفحہ نمبر ۶۴۔ اور ۷۱ مین بیان کیا ہے ÷

---

[1] واہ! ۔ تم نے تو لات و عزے ہی کو دیکہا اور منات کو جو تیسرا اور سب سے گیا گذرا ہے۔

[2] ۔ کیا تمہارے لئے بیٹے اور اسکے لئے بیٹیان۔ یہہ تو بڑی بہونڈی تقسیم ہے۔

سورہ والنجم کے پہلے چند آیات اور پہلے رکوع کے آخری چند آیات کے مقابل مکذب نے تکذیب کے صفحہ نمبر ۴۶ و صفحہ نمبر ۴۷ مین یہہ دو منتر لکھے ہین سورہ والنجم کے قریبًا تمام رکوع کا ترجمہ مع تفسیر لکھہ چکا ہون - اب منترون کا ترجمہ سنو-

اوّل منتر- پرِتھے- بھوتانی- پرِتھے- لوکانی- پرِتھے-

محیط۱۲ عناصر۱۲ محیط۱۲ عالم۱۲ محیط۱۲

سَروا- پرَدِشو- دِشَشچ- اُپستھاے جامرت سیا تمنا

تمام۱۲ زوایا رعالم۱۲ دجوانب۱۲ قریب ٹہرا ہوا ہے۱۲ غیر فانی۱۲ اپنے آپ کرکے

تمانم- بِھ- سنو- شیش-

اپنے آپ مین۱۲ داخل۱۲

یہہ تیسری دلیل ہے جسکو مکذب براہین نے ہستی صانع عالم کے اثبات مین وید سے بیان کیا ہے- جہانتک مین خیال کرسکتا ہون- اس قسم کا بیان دہریہ پر حجت نہین ہوسکتا البتہ صانع عالم کے ماننے والے کیلئے بشرطیکہ کوئی اس کلام پر ایمان لانے والا ہو- ذات باری کے ساتھہ ازدیاد محبت کا باعث ضرور ہے- اور اگر مان لیا جاوے کہ اس طرح صفات کاملہ الٰہیّہ کا بیان بہی اثبات ہستی صانع عالم مین کافی ہے- تو کیا پہر ایسا بیان قرآن کریم مین نہین ؟- اگر آریہ کو علم نہین تو ہم قرآن کریم سے بیان کرتے ہین- پہلے آٹہہ نو الفاظ کے بدلے کَانَ اللهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا- اِنَّ اللهَ بِكُلِّ شَيْءٍ مُحِيْط- اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا- اُپستہا شبد کے بدلے اِذَا سَأَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ- کوپڑہ لو- پرتہم جامرت سیا کے بالمقابل- ہو الاوّل-

ھُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ دیکھ لو- اس منتر کے تمام آخری حصہ کے مقابلہ ہین- وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ پورا تسلی بخش ہے*

دوسرا منتر-

سنو-	بندھو-	رجنتا-	سودہانا-
وہ ہمارا۱۲	دوست۱۲	خالق۱۲	مبدع۱۲

دہامانی-	ویا-	بہوتانی-	دشوا-	ہیتر-	دیویہ-
عناصر۱۲	عالم۱۲	عالم۱۲	تمام۱۲	عالم۱۲	فرشتہ۱۲

امرت مانشوناس-	ترتیتھے	ہیئستر	وہام لوگ
آبحیات کو نہ پکڑ۱۲		تیسری۱۲	

نہ ضیر تم-

مطلب اللہ تعالے ہمارا دوست خالق عناصر عالم تمام جہان دیوتہ آب حیات جیسے چیز کو ترک کرکے- اس تیسرے مقام والے کی عبادت کرتے ہین- اس قسم کی صفات قرآن کریم کی آیات ذیل مین موجود ہین-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ- خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ- وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ- وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ سے جو سورہ بقر مین ہے معلوم ہوتا ہے کہ عام ایمان والے بھی باری تعالے کی ذات پاک کو ہر چیز سے زیادہ محبوب رکھتے ہین- اور ملائکہ تو بطریق اولے ایسے ہونگے آبحیات کیا چیز ہے- آبحیات بھی ایک شئے من الاشیاء ہے- و رضوان من اللّٰہ اکبر اسکے مقابلہ مین قران کریم فرماتا ہے*

لطیفہ- اس وید منتر کا آخری جملہ بتاتا ہے کہ باریتعالے زمین اور آسمان کے ورا کسی تیسرے مقام مین ہو- غالبًا یہ ھی وہ مقام ہے جسکو اہل اسلام عرش کہتے ہین

مکذب براہین نے تکذیب کے صفحہ نمبر ۶۶ مین قرآن شریف کی آیۃ۔ یوم یکشف عن ساق کو صانع عالم کی ہستی کی دلیل سمجھ کر۔ یہہ اعتراض کیا ہے۔ ”خدائے بیچون وچرا محمد بون کو کہتا ہے۔ مین قیامت کے روز تمکو دیدار دونگا اور تم نہین مانو گے اور پہر مین تمہارے اصرار کرنے پر پنڈلی سے جامہ اٹھاکر بتلاؤنگا تب تم سجدہ مین گروگے۔ جائے تعجب اور حیرت ہے۔ خداتعالے بسبب زود رنجی کے جامہ سے باہر ہوا جاتا ہے اور نہین شرماتا“

مصدق۔ تمام اعتراض از سرتا پا۔ افترا وبہتان۔ اور راستی سے بے نام ونشان ہے اول اس لئے کہ۔ اگر معترض ہی کا وہ ترجمہ مان لیا جاوے جو خود معترض نے اس آیۃ کے نیچے لکھا ہے۔ ”جس روز جامہ اٹھایا جاویگا پنڈلی سے۔ اور بلائے جاوینگے لوگ واسطے سجدہ کرنیکے بس نہ کرسکینگے“ تکذیب صفحہ نمبر ۶۸ - تب بہی اس ترجمہ سے وہ باتین نہین نکلتین جو مکذب براہین نے اپنے اعتراض مین بیان کی ہین مثلاً۔ ”تمکو دیدار دونگا۔ **ایک** اور تم نہین مانوگے۔ **دو**۔ پہر مین تمہارے اصرار پر۔ **تین**۔ تب تم سجدہ مین کروگے۔ **چار**۔ زود رنجی۔ **پانچ**۔ نہین شرماتا۔ **چہہ**۔ **تعجب وحیرت ہے!**۔ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ کے معنے مکذب نے یہہ لکہے ہین ”بس نہ کرسکینگے۔ اور اعتراض مین مکذب نے لکہا ہے“ تب تم سجدہ مین گروگے“ آریہ صاحبان!۔ انصاف کرو!۔ اور سچ کے اختیار کرنے مین دیر نہ کرو۔ وَالْعَاقِبَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ[1]۔ اب مین آپکو اس آیت کی بقدر ضرورت **تشریح** سناتا ہون۔ اور آیت کا مابعد بہی ساتہہ ہی بیان کرتا ہون۔

یَوْمَ یُکْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّیُدْعَوْنَ اِلَی السُّجُوْدِ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ خَاشِعَةً

---

[1] یاد رکہو انجام کار کامیابی خداترسون کے حصہ مین آتی ہے۔

اور کم فہم مریض الفطرۃ کو عمدہ عمدہ دلایل سے بہی معرفت الٰہی حاصل نہین ہو سکتی اسی طرح ہنگامہ محشر کے وقت جو اسی موجود دنیا کا نتیجہ ہے جب الٰہی صفات کا ظہور ہوگا تو ناسمجہ اپنی کمی معرفت اور نقص عرفان کے باعث بخلاف سمجہ وارون کے سجدہ سے محروم رہجاوین گے۔ اور اسلام والے اپنے عرفان اور ایمانی نور کے باعث ادنے ظہور صفات پر جسے کشف ساق کہتے ہین جو کشف وجہ سے کم ہے سجدہ مین گرین گے۔ اور منافقون نافہمونکی پیٹہہ اسوقت طبق واحد ہوجائیگی چوتھی توجیہ جو بالکل میرے مسلک پر ہے یہہ ہے۔ ساق اور اسکا کشف باریتعالے کی صفت ہے اور صفات کا معلہ ایسا ہر کہ انکی حقیقت ہمیشہ بلحاظ اپنے موصوف کے بدل جایا کرتی ہے مثلاً بیٹہنا ہماری صفت ہے جسّے ہم ہر روز متصف ہوتے ہین۔ مگر ایک بڑہسا ہوکار یا کسی امیر کا عروج کے بعد بیٹہہ جانا۔ ہمارے ہر روزہ بیٹہہ جانے سے نرالا ہوگا۔ برسات کے دنون مین مینہ کے زور سے دیوار کا بیٹہہ جانا پہلے بیٹہنون سے بالکل الگ ہوگا۔ اور ایک بادشاہ کا تخت پر بیٹہہ جانا کوئی اور ہی حقیقت رکہے گا۔ ان مثالون مین دیکہہ لو۔ بیٹہنا ایک صفت ہے۔ مگر بلحاظ تبدل موصوفین کے۔ اس صفت کا ایک قسم دوسری قسم سے بالکل علیحدہ ہے اب ان سب سے ایک لطیف بیٹہنا سنو! ۔ جسکی حقیقت ان تمام بیٹہنون سے بالکل الگ ہے۔ وہ بیٹہنا کیا ہے؟ کسیکی محبت کا کسیکے دلمین بیٹہہ جانا۔ اور کسی کی عداوت کا کسیکے دلمین بیٹہہ جانا۔ کسی کی کلام کا کسیکے دلمین گہر کرلینا یا بیٹہہ جانا جب اہل اسلام نے۔ باریتعالے کو۔ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ۔ الفتیم۔ بیمانند مانا ہے تو اس بات کا تسلیم کرنا ہر عاقل منصف کا فرض ہے کہ وہ اسکی تمام صفات

بہی اس پاک موصوف کیطرح لیس کمثلہٖ اور الو ہیم۔ بے مانند مانتے ہونگے۔

اسکی قدرت اسکی طاقت۔ اسکا علم۔ اسکی حیوۃ۔ اسکا موجود ہونا اسکا ازلی ہونا

اسکا ابدی ہونا۔ اسکا ید۔ اسکا وجہ۔ اسکی ساق۔ اسکا کشف۔ اسکا عرش پر بیٹھنا۔

سب بے مثل ہوگا۔ چونکہ ہم اسکی پاک ذات سے کوئی مشابہت نہین رکہتے۔ اسلئے ہماری کوئی صفت اسکے کسی صفت سے مشابہہ نہوگی۔

اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ۔ سورہ اعراف

آیتہ مرقومۃ الصدر کو مکذب نے اثبات صانع کی دلیل سمجھا ہے اور تکذیب کے صفحہ نمبر مین عادتاً ٹہیکہ پورا کرنے کو پے درپے چند اعتراضات کئے ہین۔

پہلا اعتراض یہہ ہے۔ "کہ آیت مرقومۃ الصدر اور آیت ذیل مین تعارض" اور وہ آیت یہہ ہے۔

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۔ وَیَوْمَ یَقُوْلُ کُنْ فَیَکُوْنُ ۔

دوسرا اعتراض یہہ ہے۔ "خدا جو سب چیزون کا مالک ہے۔ افسوس کہ انکے بنانے مین اتنا حیران اور سرگردان ہوا اور چھ دن رات مین ایک دم بہی نہ سووے۔ اور لگاتار کام کرتا رہے"۔

تیسرا اعتراض۔ "حدیث مین ذکر ہے اسنے (خدانے) آدم کی مٹی کو بہی چالیس دن تک اپنے دونون ہاتہون سے خمیر کیا جسسے معلوم ہوتا ہے بڑا محنتی آدمی ہے جسکے چالیس روز ایک آدم کے قالب بنانے مین خرچ ہوئے حدیث۔ خمرت طین آدم بیدی اربعین صباحًا اسکی گواہ ہے"۔

چوتھا اعتراض۔ "جبکا خدا دنیا کے بنانے مین اسقدر کمزور اور بے کس ہے۔ کیا انکی کسی اور علمی معاملہ مین دسترس ہوگی"۔

پانچوان اعتراض۔ "مٹی کہان سے لی۔ اور کیون صرف کن فیکون کہنے سے قالب تیار نہ کرلیا"۔

چھٹا اعتراض۔ "فانی جسم کے واسطے تو چالیس روز دونون ہاتھون سے محنت کرے تب کامیاب ہو اور اب اس باقی اور جاودانی روح کے واسطے پیدائش کا ذکر نہ کیا کہ کن کن مصالحون سے اسکو کتنے سالون مین خمیر کیا۔ مٹی کی پیدائش بھی قرآن سے۔ واضح نہین ہوتی کہ کہان سے آئی"۔

پھر آخر مین کہا ہے۔ "اگر مادہ انادی غیر مخلوق" نہین مانتے۔ تو مصنف قرآن کو نہائت ضروری تہا کہ اس بات کو مشرح دلائل سے واضح کرتا مگر اُسنے نہین کیا۔ مادہ اور روح کی تشریح بالتفصیل نہین ملتی۔ بلکہ صرف مجملاً ذیل کی پیدایش کا حوالہ ہے پس ضرور مٹی سے آدم کا جسم بنایا۔ اور انادی مادہ سے زمین بنائی۔ اور انادی روح کو اسمین پہونکا ورنہ کسیطرح کا کامل جواب قرآن نہین دیسکتا۔ اگر درخانہ کس است ہمین عبارت بس است"۔ انتہے تکذیب صفحہ نمبر ۷۰ و ۷۱۔

مصدق۔ مکذب کے اعتراضات پر جملةً جملةً نظر کریگا۔ پھر انشاء اللہ تعالے بعض خاص جوابون کی طرف متوجہ ہوگا۔ اور مکذب کی طویل اور لفاظانہ عبارت کو مختصر لفظون مین نقل کرنے پر اکتفا کیا جائیگا۔

مکذب صاحب پوچھتے ہین کہ اِن دو آیتون (سِتَّةِ اَیَّامٍ) والی آیت اور (کُنْ فَیَکُوْن) والی آیت مین تعارض اور اختلاف ہے پس دو آیت مین سے کس آیت کو سچ ماناجاوے سو گذارش ہے کہ دونون آئتین سچی دونون باہم موافق ہین اور ایک دوسرے کی مخالف نہین۔ دونون نور دونون ہدایت دونون صداقت کی رہنما ہین۔ دونون آئتون پر ایمان لائے کسی پر انکار نہ کیجئے۔ پہلی آیت کا منشا ہے کہ سموات اور زمین کو اللہ تعالے نے چھ یوم مین بنایا۔ چھ یوم مین پیدا کیا۔

اور دوسری آیت شریف کا مطلب ہے - کہ اللہ تعالے کی یہہ مخلوق جسے آسمان و زمین کہتے ہین اسے اللہ تعالے نے باطل نہین بنایا بلکہ حق یعنے حکمت اور عمدگی کے ساتھہ بنایا ہے جیسے اور جگہہ فرمایا ہے -

مَا تَرٰی[1] فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفَاوُتٍ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ - اور فرمایا مَا خَلَقْنَا[2] السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا بَاطِلًا

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ پر ایک جملہ تمام ہو گیا - دیکھو - بالحق لفظ کے آگے ط ایک نشان ہے جسے انگریزی مین فل سٹاپ کہتے ہین اور عربی مین مطلق یہہ حرف اسابت کا نشان ہے اسکے پہلے جو جملہ مذکور ہوا وہ تمام ہو چکا اور اسکے بعد کا جملہ علیحدہ جملہ ہے اور وہ یہہ ہے - وَیَوْمَ یَقُوْلُ كُنْ فَیَكُوْنُ - اسکا مطلب یہہ ہے کہ جسدن اللہ تعالے حشر والے ہنگامہ کی نسبت حکم دیگا کہ کُنْ یعنے ہو جا - فیکون جسکے معنے یہہ ہین پس وہ ہنگامہ (حشر کا) ہو پڑیگا یہی مضمون بعینہٖ اور زیادہ وضاحت سے دوسری جگہہ موجود ہے - وَمَآ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ - سورہ نحل

غرض (سِتَّةِ اَیَّامٍ) یعنے چھہ دن مین زمین اور آسمان کی پیدائش ہوئی اور کُنْ سے آناً فاناً محشر کا ہنگامہ برپا ہو گا۔

دوسرے اعتراض کا جواب یہہ ہے کہ قرآن خبر دیتا ہے

وَلَقَدْ[3] خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ وَّمَا مَسَّنَا

---

[1] تو رحمن کی پیدائش مین کوئی تفاوت دیکھیگا تو اپنی آنکھہ کو پھیر تو کیا تجھے کوئی نقص نظر آتا ہے -

[2] ہم نے آسمان و زمین اور ان کے درمیان کی چیزون کو بے فایدہ نہین پیدا کیا +

[3] اور بیشک ہمنے ہی آسمانون اور زمینون کو اور جو کچھہ انکے درمیان ہے چھہ دن مین بنایا اور کسی قسم کی تکلیف نے ہمین نہین چھوا

مِنْ لُغُوْبٍ - سورہ ق

اور ایک اور جگہہ فرمایا ہے - اَفَعَیِیْنَا[ف۱] بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ - بَلْ هُمْ فِیْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ - سورہ ق ایک جگہہ آسمان و زمین کی حفاظت کی نسبت فرمایا ہے - وَلَا یَؤُدُهٗ حِفْظُهُمَا - غرض حیرانی اور سرگردانی کا عیب لگانا جناب باریتعالے کی نسبت یہہ مادہ پرست طبائع کا اختراع ہے اسلام اس سے بری ہے - اور یہہ جو آپنے کہا "ایک دم بہی نہ سووے" یہہ ہمدردی مکذب براہین کی جناب حضرت حق سبحانہٗ تعالے کے حق مین کچھ کم تعجب انگیز نہین ! سنو اہی دیانندیو ! سنو اے عمداً حق کے مخالفو ! - اہل اسلام کو جناب باریتعالے کی نسبت اعتقاد ہے کہ اللہ تعالے اونگہنے اور سونے کے عیوب سے پاک ہے قرآن کریم خبر دیتا ہے - اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ - لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ اسلامی لوگ ہندونکی طرح باریتعالے کے سو جانے اور لچھمی کا اسکے پاؤن[ف۲] ملنے کے معتقد نہین - بلکہ اسکے لئے رات اور دن کے تغیر کے بہی قابل نہین البتہ ایک آریہ صاحب اپنی کتاب تنقیہ دماغ نام مین فرماتے ہین "اجزاء صغار عالم کا ظہور پرمیشر کے نمت کارن[ف۳] سے اور پرمیشر نے اپنی نادر حکمت و دانائی سے اجزاء صغار عالم کو بہی قدیم اور انادی رکہا ہے - تو کہ چھوٹی[ف۴] پرلے کے بعد پہر اسقدر تکلیف نہ اٹہانی پڑے" - تنقیہ دماغ جواب سرمہ چشم صفحہ نمبر ۱۹ - لفظ تکلیف باریتعالے کی نسبت غور کے قابل ہے

[ف۱] - کیا ہم پہلی پیدائش سے تہک گئے ہین - نہین یہہ لوگ نئی پیدائش سے شبہ مین ہین

[ف۲] - احکم الحاکمین - اور یہہ نام اللہ تعالے کا ہے ۱۲ منہ

[ف۳] - علتہ فاعلیہ - اور قدرۃ قادر ۱۲ منہ

[ف۴] - قیامت بلکہ فنا ۱۲

تیسرے اعتراض کا جواب سُنئے۔ مشاہدے سے بڑھکر۔ اور کیا اور کسطرح اسلامی لوگ اپنی صداقتون کی ثبوت دین؟ - آریہ لوگو سنو۔! - ہرایک آدمی کا جسمی قالب چالیس روز مین تیار ہو جاتا ہے۔ اگر آپکے مذہب مین طبی علوم کی تکمیل کی خاطر تشریح کا فن - اور انسانی فزیالوجی[له] - جیوہت کے لحاظ سے ممنوع ہو تو تمام دنیا کے ڈاکٹرون سے پوچھ لیجئے۔ تمام آدمیون کے قالب کی بناوٹ کی نسبت حکما، ڈاکٹرون کا گروہ یک زبان ہو کر محمدی حدیث کے تصدیق کریگا۔ جب ہرایک آدمی کا قالب چالیس روز مین تیار ہوتا ہے تو اس روزمرہ کے مشاہدہ اور تجربہ سے یقین پڑتا ہے کہ سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ و السلام کا قالب عنصری بھی جو اسی جنس کے مورث اور باپ کا قالب ہے۔ ضرور ہی چالیس روز مین تیار ہوا۔ یہہ امر ثابت ہوگیا ہے کہ انسانی شکل اور اسکے تمام خط وخال کا کھلا خاکہ رحم مادر مین چالیس روز تک پورا ہو جاتا ہے۔ گویا تمام اولاد آدم - اپنے اس مورث اعلے کے چالیس روز مین بننے کی شہادت دیتی ہے۔ اور خبر محمدی اور حدیث احمدی (خمرتُ طین آدمؑ) کی تصدیق کرتی ہین - آریو !- آپکو طوعاً نہ سہی کرہاً محمدی حدیث ماننی پڑی فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ بخاری اور مسلم نے اپنی اپنی صحیح مین روایت کیا ہے۔

اِنَّ اَحَدَکُمْ یُجْمَعُ فِیْ بَطْنِ اُمِّہٖ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا بخاری کتاب القدر۔

تیسرے اعتراض کا جواب تقریر بالا سے بالکل ظاہر ہے۔ اور مکذب براہین کا یہہ کہنا۔ کہ اللہ تعالے بڑا محتاج آدمی ہے غلط ہے۔ آریو !- اسلامی لوگ جسے اللہ تعالے

[له] - علم افعال الاعضاء ۱۲

کہتے ہین وہ تو خالق آدم ہے۔ وہ آدمی نہین۔ یاد رکہو جسطرح عام ہنود اعتقاد کرتے ہین۔ کہ سری کرشن جی۔ اور رامچندر جی خدا۔ اور پھر آدمی تھے!۔ اور جسطرح عیسائی شاید اِن سے ہی سُنی سُنائی۔ حضرت مسیح علیہ السلام کو آدمی اور خدا کہتے ہین اسطرح اسلامیون کا اعتقاد نہین کہ اللہ تعالےٰ آدمی ہے۔ اسلامی تو اللہ تعالےٰ کو ہر ایک عیب اور نقص سے بالکل پاک جانتے ہین اسی چوتھے اعتراض مین مکذب نے باریتعالے کو جسکی صفت اسلامیون مین هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْز مذکور ہے کمزور کہا ہے۔ یہہ سوءِ ادب ہے۔ سُنو اسلام کی پاک کتاب مین اللہ تعالےٰ کی صفت مین آیا ہے وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ البتہ ایک معنی مین اسے بے کس کہو تو شاید ممکن ہو کیونکہ قرآن کریم مین اللہ تعالے کی تعریف مین آیا ہے۔ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ؕ اور حدیث مین وارد ہے كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهٗ شَيْئًا۔

پانچوین اعتراض مین مکذب براہین نے پوچھا ہے۔ مٹی کہانسے آئی۔؟۔ کُن سے کیون تیار نہ کر لیا؟ سُنو!۔ صاحب مٹی کو اسنے خود پیدا کیا۔ تمکو اطلاع نہین ہوئی مگر اسی آیت شریف مین خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ کے پہلے موجود ہے جسکے معنی ہین آسمانون اور زمین کو پیدا کیا مٹی زمین ہی کا حصہ ہے جسنے زمین کو بنایا اُسنے مٹی کو بہی بنایا صرف کُن سے جیسا آپ چاہتے ہین اِسلئے پیدا نہ کیا۔ کہ اسے اختیار ہے جیسے چاہے پیدا کرے۔ وہ تمہارا یا کسی کا ماتحت نہین۔ اور نہ کسی سے مشورہ کا محتاج ہے وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ پہر مین کہتا ہون کہ لفظ کُن کا تو یہہ مطلب ہے۔ اور یہہ معنی کہ ہو جا۔ یا ہو پڑے

تو جیسے اللہ تعالے نے کسی چیز کا ہونا چاہا - اسیطرح وہ چیز ہو گئی - جس چیز کا وجود تدریجًا اور آہستگی سے چاہا وہ چیز بتدریج و آہستگی پیدا ہوئی اور جس چیز کا وجود دفعتًہ چاہا وہ چیز دفعۃً پیدا ہو گئی - مثلاً چنے کا درخت چالیس روز مین پک کر تیار ہوتا ہے چنے کے لئے کُن کہنے والے کا یہہ منشا ہوا - جوان آدمی پچیس برس مین جوان بنتا ہے بڑ کا درخت صدی مین کمال کو پہنچتا ہے انکے لئے کُن کہنے والے کا بھی منشا ہوا کہ اتنی مدت مین بنے - غرض ہر چیز کے تیار ہونے مین اللہ تعالے نے جدا جدا اوقات مقرر کر رکھے ہین کسیکی کیا سکت کہ اسپر اعتراض کرے ؟ - کہ الٰھی تو نے فلان چیز کو تدریجًا بننے والی اور فلان کو دفعۃً بننے والی کیون نہ کیا لَا یُسْأَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَھُمْ یُسْأَلُوْنَ صادق آیت ہے اور رفتار نظام عالم اس کی مصدق ہے - چھٹے اعتراض کے جواب مین سر دست اتنا کہنا کافی ہوگا کہ روح کو کتب مقدسہ اور پاک کتاب قرآن کریم نے بہت معنون پر استعمال کیا ہے - اوّل - روح - کلام الٰہی کا نام ہے - اور اسلئے کہ کلام الٰھی سے بڑھ کر کوئی چیز زندگی کا موجب نہین - اگر اس متعارف روح سے چند روزہ زندگی حاصل ہو سکتی ہے تو اس روح (کلام الٰہی) سے جاودانی حیوۃ - ابدی نجات - نیو لائف - دہرم جیون کو انسان لے سکتے ہین ! اگر اس روح سے چند روزہ جسمانی خوشیون کو لے سکتے ہین تو اس روح سے ابدی سرور - مہا آنند - ابدی آرام پا سکتے ہین ! - ان معنے کے رو سے روح مخلوق نہین بلکہ اللہ تعالے کی ایک صفت ہے اسلئے کہ یہہ روح الٰہی کلام ہے اور اللہ تعالے اسکا متکلم - جب ان معنے کے لحاظ سے

روح خدا کی صفت ٹھہری اور مخلوق نہوئی اسکے لئے کسی مصالح کی ضرورت بھی بجز ذات الٰہی کی نہ ہی۔ قرآن کریم سے ان معنی کی شہادت سنو!

وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا۔ سورہ

يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ سورہ نحل

دوم۔ روح ملائکہ اور انبیاء کو کہا ہے اور ظاہر ہے کہ ملائکہ اور انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام مختلف اوقات میں مختلف عناصر سے پیدا ہوئے۔ اور مختلف مصالحوں سے بنے۔ ان معنی کا ثبوت قران کریم سے سنئے۔

وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ[1] وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ۔

اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى[2] ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗۤ اَلْقٰهَاۤ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ سورہ نسا ٭

سوم۔ روح جسمانی جسکا نفخ انسانی جسم میں اوردہ اور شرائین کی تجویف بن جانیکے بعد ہوتا ہے جسکا اشارہ فَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ میں ہے۔ اگر اسکی بابت پوچھتے ہو کہ مٹی کہانسے آئی ؟ تو ہم نہایت جرأت سے بلا تذبذب جواب دیتے ہین مٹی سربشکتمان (قادر مطلق) با اختیار۔ قادر کی ایجادی طاقت کا نتیجہ اور اثر تھا۔ رب النوع کا ماننا اسلامی اعتقاد نہین۔ اِس تذکرہ سے کس قوم پر تعریض کرتے ہو ؟۔ اسلامیون مین تو یہہ اعتقاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا۔ کوئی موجود بالذات۔ کوئی غیر مخلوق۔ اور فاعل مستقل نہین۔ رب النوع

---

[1] ۔ اور ہم نے عیسٰی ابن مریم کو کھلی دلیلین دین اور روح پاک سے اُسکی تائید کی۔ ٭

[2] ۔ اسکے سوا اور کچھہ نہین کہ عیسے ابن مریم اللہ کا رسول اور اسکا مخلوق ہے جو مریم کے پیٹ سے پیدا ہوا اور اللہ کی طرف سے روح ہے ٭

کے معتقد- اسلامیؤن بین مشرک کہلاتے ہین اور شرک کے حقمین قرآنی فتوے یہہ ہے-

اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ[1]

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ[2] اَنْ یُّشْرَکَ بِهٖ

اللہ تعالے کے سوا کسیکو رب ماننے بین قرآن کریم کی یہہ تعلیم ہے- اور اس امر مین صاحب قرآن کریم کو یون حکم ہوتا ہے- قُلْ یَا اَهْلَ الْکِتَابِ[3] تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ- وَلَا نُشْرِکَ بِهٖ شَیْئًا- وَلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ- ہان اسلام کو- دیانندی آریہ کا سا اعتقاد نہین کہ جیو اور مادہ عالم اسکے ساتھہ تہے بلکہ زمانہ بہی اسکے ساتھہ تہا- تب اللہ تعالے سرشٹی[4] کو رچ سکا!!!- مسلمانون کا اعتقاد یہہ ہے اللّٰهُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ اس اعتقاد سے مٹی کا خالق بہی اللہ تعالے ہے- اور مٹی کے مادہ کا خالق بہی وہی ہے- مادہ اور روح کی تشریح جسقدر روحانی تربیت مین مفید ہے اسقدر قرآن کریم نے تشریح کردی ہے اور جس تفصیل کی ضرورت روحانی تعلیم مین نہین اس سے قرآن کریم نے سکوت فرمایا- خلاصہ مطلب یہہ ہے کہ اگر روح کے معنے کلام الٰہی کے ہین

---

[1]- یقینا شرک بڑا بہاری ظلم ہے+

[2]- یقینا اللہ اسے معاف نہ کریگا کہ اسکے ساتھہ شرک کیا جاوے+

[3]- کہہ او کتاب والو!- آجاؤ ایسی بات کی طرف جو تمہارے ہمارے درمیان ٹہیک مسلم ہے- اور وہ بات یہہ ہے کہ اللہ تعالے کے سوا کسیکی پرستش فرمانبرداری نکرین اور نہ اسکا کوئی شریک ٹہراوین اور نہ بنا رکہے کوئی بہی ہم سے کسیکو رب- اللہ کے سوا- کیونکہ رب ایک ہی ہے- اور لوگو!- اگر تم نہ مانو تو ہم تو اسبات کے ماننے والے ہین ہی کہ اللہ کے سوا کوئی رب نہین ١٢

[4]- مخلوقات مرکبہ ١٢ ش ٥ رچ سکا پیدا کر سکا ١٢

تو روح غیر **مخلوق**۔ اور غیر مادی ہے۔ یہہ روح الٰہی **صفت** ہے اور مختلف اوقات مین اللہ تعالے کے پیارے بندونپر نازل ہوتی رہی اور نازل ہوتی ہے اور نازل ہوگی اور اُنکے وساطت سے عام مخلوق الٰہی کے پاس پہونچی اور پہنچیگی۔ اور روح کے معنی اگر ملائکہ اور انبیا علیہم السلام کے لین تو وہ مخلوق ہین ایک وقت مین پیدا نہین ہوئے۔ بلکہ مختلف اوقات اور انواع و اقسام کے مختلف اشیا سے پیدا ہوا کئے۔ انسانی جسمانی روح ایک قسم کی لطیف ہوا ہے جو انسان مین شریانی عروق اور انسانی پہیپہرون کے بن جانے اور قابل فعل ہونیکے وقت نفخ کیجاتی ہی اس مطلب کو سمجھنے کے لئے اللہ تعالے کی کتاب پر غور کرو یہہ صادق کتاب حقیقت نفس الامری کی خبر دیتی ہی کہ انسان اسی نطفہ سے جو عناصر کا نتیجہ ہے خلق ہوتا ہے اور پہر یہین اُسے سمیع و بصیر یعنے مدرک اور ذی العقل بنایا جاتا ہے نہ یہہ کہ پیچہے سے اپنے ساتہہ کچھ لاتا ہے اور پرانے اعمال کا نتیجہ اسکے ساتہہ چپٹا ہوتا ہے جس وہم و فرض کا کوئی مشاہدہ کا ثبوت نہین۔

هَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ یَکُنْ شَیْئًا مَّذْکُوْرًا۔ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ نَّبْتَلِیْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِیْعًا بَصِیْرًا۔

یاد رکہو۔ عہد الست کا تذکرہ ہم مسئلہ تناسخ مین کرینگے۔ انشاء اللہ تعالٰی۔ ایک مدت تک مجھے **تعجب** اور افسوس ہوا کہ **تکذیب** براہین کے مصنف صاحب نے اسقدر طول طویل اعتراض۔ آیتہ شریفہ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ پر کیون

لہ زمانہ مین سے ایک وقت بیشک انسان پر ایسا گذرا ہے کہ اسکا نام و نشان کچھہ بہی نہ تہا۔ ہمنے انسان کو ملے ہوئے نطفہ سے پیدا کیا۔ ہم اسکا امتحان لیا چاہتے ہین (اور اُس امتحان کے لیئے) ہم نے اسے سمیع و بصیر بنایا+

گئے۔ اور میرے تعجب اور افسوس کی کئی وجہین ہین۔

اول۔ اسلئے۔ چھ دن* مین زمین آسمان۔ اور جو کچھہ اِن دونون مین ہے اسکے پیدا ہونیکی خبر ایسے سچے لوگون نے دی ہے جنکا صدق مختلف دلائل اور نشانات سے ثابت ہے۔ اور اس خبر کو مشاہدہ ضروریہ علوم۔ اور قانون قدرت کے مستحکم انتظام نے نہین جھٹلایا۔

دوم۔ اِسلئے کہ جن لوگون نے یہہ خبر دی ہے۔ انمین سے ایک کا نام سیدنا موسیٰ علیہ السلام ہے اور دوسرے کا نام سیدنا محمد بن عبد اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ اور ان لوگون نے یون کہا ہے کہ ہمکو اللہ تعالے نے یہہ خبر دی اور اسکے مکالمہ سے یہہ بات ہمین معلوم ہوئی۔ ان خبر دہندون کی امداد اللہ تعالے نے جیسے کی ہے اسکی خبر دنیا سے مخفی نہین۔ اور جو تعجب انگیز کامیابی ان لوگون کو ہوئی اسکی نظیر مدعیان الہام مین کوئی نہین دکھا سکا۔

انصاف کرو۔

کیا جناب الٰہی کی پاک اور مقدس بارگاہ سے جھوٹون کو ایسی امداد مل سکتی ہے ؟!

سوم۔ اسلئے کہ جس کتاب مین یہہ خبر دی گئی۔ اسکا من جانب اللہ ہونا بہت وجوہ سے ثابت کیا گیا۔ چاہو اسکا نام توریت لو۔ چاہو قران کریم کہو۔

چہارم۔ اس لئے کہ اللہ تعالے کے اکثر بلکہ تمام کام جنکو ہم دیکھتے ہین۔ آہستگی اور تدریج سے ہوا کرتے ہین۔ بقدر امکان اپنے ارد گرد کا کارخانہ قدرت

---

* - دن یا یوم کے معنے بارہ گہنٹہ کے نہین یاد رکہو ۱۲

دیکھہ لو! - پہل دار درخت کتنے دنون مین - پہل دار کہلاتا ہے - گھوڑے اور ہاتھی کا آج پیدا ہوا بچہ کتنے دنون مین اللہ تعالے اسکو ہماری سواری کے قابل بنائیگا - آدمی کا وہ بچہ جو آجکل ماںکے رحم مین یا باپ کے جسم مین آرام گزین ہے اللہ تعالے اسکو کتنے دنون مین عالم فاضل اور ریفارمر کریگا - پس جب ایسے کام جو بتدریج ہو رہے ہین اسی قادر مطلق - سرب شکتیمان - کُن کے کلمہ کے ساتھہ پیدا کرسکنے والے کی پیدائش ہے - تو زمین و آسمان اور اسکے درمیانی اشیا کا چھہ روز مین پیدا ہونا کیون محل انکار ہے؟

پنجم - اسلئے کہ زمین آسمان - اور ان دونون کی درمیانی تین چیزین ہین اور انکی بناوٹ دو طرح پر ہے - اوّل ان اشیا کی اصل بناوٹ - دوم ان کی ترتیب پس یہہ چھہ چیزین ہوئین - جو چھہ یوم مین پیدا ہوئین - یہان یہہ امر بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ آریہ نے بھی تمام مخلوق کے اصول اشیا چھہ چیزون کو مانا ہے ارضی اشیا چہار - جنکو اربعہ عناصر یا چار تت کہتے ہین - اور سماوی چیزین دو - زمین کی چار چیزین مٹی - پانی - آگ - ہوا - سماوی دو چیزین - اکاش جسے سما یا السماء کہئے - اور دوسری روح - جسے جیو کہتے ہین - قران کریم مین ایک جگہہ کچھہ تفصیل کی گئی ہے اسے بھی سنو -

قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗ
اَنْدَادًا ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۚ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا

---

۵ - تو کہہ - کیا تم ایسے خدا کا کفر کرتے ہو جس نے زمین کو دو دن مین پیدا کیا - اور اُس کے شریک مقرر کرتے ہو - یہی تو عالمون کا پروردگار ہے - پھر اسپر پہاڑ بنائے - اور زمین کو برکت دی اور اشیائے خوردنی کے اسمین اندازے باندہے - یہہ سب کچھہ چار دن مین ہوا حاجتمندون کے لئے سب سامان درست ہو گیا - پھر سماء کی جانب متوجہ ہوا اور وہ دخان تھا یعنے اسے ٹھیک کیا) پھر اسے اور زمین (دونون) کو کہا کہ خواستہ یا ناخواستہ تم دونون حاضر ہو جاؤ - اُنہون نے کہا ہم خوشی سے آتے ہین - (یہہ ایک انداز محاورہ ہے جسکا مدعا یہہ ہے کہ یہہ اشیاء ہمارے مطیع فرمان ہین اور کبھی کسی طرح ہمارے حکم سے انحراف کر نہین سکتین) پھر انکو سات سماء مقرر کیا دو دن مین - اور ہر اسماء کو اسکا متعلق کام سپرد کیا +

وَبَارَكَ فِيهَا وَقَدَّرَ فِيهَا أَقْوَاتَهَا فِي أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ سَوَاءً لِلسَّائِلِينَ ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْأَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا قَالَتَا أَتَيْنَا طَائِعِينَ فَقَضٰيهُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ فِي يَوْمَيْنِ وَأَوْحٰى فِي كُلِّ سَمَاءٍ أَمْرَهَا۔ سورہ حٰمٓ۔ رکوع نمبر ۲۔ سیپارہ نمبر ۲۴۔

ششم اسلئے۔ کہ ان چیزون کے بنانے مین یہہ نہین فرمایا کہ تمام تمام دن اور رات مین ان اشیاء کو پیدا کیا۔ بلکہ یہہ فرمایا ہے کہ چھ۶ روز مین یہہ چھہ چیزین پیدا کین۔ یہہ کہا جاسکتا ہے کہ ایک ایک چیز ایک ایک روز مین ایک آن کے اندر کلمہ **کُن** سے پیدا ہوئی۔

ہفتم اسلئے۔ کہ **اللہ تعالےٰ** خَالِقُ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوَاتِ **معطل** بیکار نہین۔ وہ ہمیشہ اپنی کاملہ **صفات** سے موصوف ہے۔ ایسا کیون مانا جاوے کہ تمام اشیا کو ایک آن مین پیدا کرکے پہر معطل ہوگیا ہے۔

بلکہ وہ ہمیشہ خالق ہے۔ اور مخلوق کا حافظ ہے اور رہیگا۔

ہشتم اسلئے۔ کہ **یوم** عربی زبان مین **مطلق وقت** کو کہتے ہین **پس** سِتَّةِ اَيَّامٍ کے یہہ معنے ہونگے چھ **وقت** مین۔ چاہو وہ وقت ایک **آن** کلمح البصر۔ لو۔ چاہو تو وہ **ایک** ایک یوم لاکہون کرورون برس کا **یوم** جیسے **راقم** کا اعتقاد ہے سمجھو۔

نہم اسلئے۔ کہ **یوم** عربی زبان مین اس زمانہ اور وقت کو بہی کہتے ہین جسمین کوئی واقعہ گزرا۔ گو وہ واقعہ کتنے بڑے وقت مین گزرا ہو۔ دیکھو۔ **یوم بعاث** **یوم حنین**۔ **یوم بنو بکر**۔ **یوم بسبوس**۔ **یوم عاد** وغیرہ وغیرہ۔ اس زمین

وآسمان وغیرہ کی پیدائیش کے زمانہ کو اس محاورہ پر یوم کہا گیا+

دہم اسلئے۔ کہ پدارتھ ودیا۔ یعنے علم طبعیات حضوصًا علم طبقات الارض سے ثابت ہو چکا ہے۔ یہہ زمین کسی زمانہ مین آتشین گیاس تہا۔ بلکہ یون کہئے کہ ایک ستارہ روشن تہا جب قدرتی اسباب سے اللہ تعالے نے اُسمین کسیقدر کثافت پیدا کر دی تو یہہ زمین اسوقت ایک سیال مادہ ہو گیا جسے عربی زبان مین اَلْمَآء کہتے ہین اور اسپر اسوقت ہوا چلا کرتی تھی جیسے توریت شریف کی کتاب پیدایش کی پہلی آیتون مین لکہا ہے۔ پہر جب وہ اَلْمَآء زیادہ کثیف ہو گیا تو اسپر وہ حالت آگئی جسکے باعث اُسپر زمین کا لفظ بولا گیا۔ پس ایک دن اسپر وہ تہا کہ یہہ زمین سیال ہوئی اور دوسرا دن وہ آیا کہ کثیف ہو گئی طبقات الارض سے یہہ امر بھی پایہ ثبوت کو پہنچ گیا ہے کہ جسقدر زمین کے نیچے مرکز کی طرف کہودا جاوے زمین کی گرمی بہ نسبت بالائی سطح کے نیچے کو بڑہتی جاتی ہے حتّٰی کہ اب بھی چھتیس میل کی دوری پر ایسا گرم مادہ موجود ہے جسکی گرمی تصور سے باہر ہے اس زمانہ سے بہت عرصہ پہلے جب اسکا بالائے حصہ کثیف ہونا شروع ہوا تہا ایکدن اس ہمارے آرامگاہ پر وہ گزرا تھا کہ اس زمین کی بالائی نہایت پتلی سطح کے نیچے اس مادہ کا آتشین سمندر موجین مارتا تھا اور اسکی بالائی باریک سطح کو توڑ توڑ کے بڑے بڑے راکس اور بڑے بڑے حجرے قطعات باہر نکلتے تہے اور پہاڑون کا سلسلہ پیدا ہوتا جاتا تھا اور ظاہر ہے کہ اس وقت بڑے بڑے زلزلے اور بہونچال ہوتے تھے جب بڑے بڑے پہاڑ پیدا ہو گئے۔ اور زمین کا بالائی حصہ زیادہ موٹا ہو گیا پھر

تیسرا اور چوتھا دن یا تیسرا اور چوتھا وقت اس کرہ ارضی پر وہ آیا کہ نباتات۔ جمادات پھل۔ پھول وغیرہ اشیا انسانی آرام اور آسایش کے سامان مہیا ہوئے۔ ایک دن ان اشیا کی پیدایش کا۔ اور دوسرا دن ان اشیا کی ترتیب کا غرض دو دن پہلے اور دو دن یہہ کل چار روز زمین کے درستی کی ہوئی اسیطرح زمین کی بالای فضا۔ اور زمین کی سقف۔ اور زمین کی بنا۔ آسمان کو اللہ تعالے نے دو روز مین بنایا۔ اور انمین امر الٰہی کی وحی ہوئی اور وہ وقت آگیا کہ انسان زمین پہ آباد ہون کیونکہ جیسے قرآن کریم نے فرمایا ہے سَوَاءً لِلسَّائِلِیْنَ انسان کی تمام ضرورتین۔ اور اسکے لیئے سب مایحتاج پورا ہوگیا۔

یادداشت

اس تکذیب براہین سے غالباً پہلے کا ذکر ہے میرے ایک پیارے عزیز نے مجھ سے اسی آیتہ پر سوال کیا۔ کہ اللہ تعالے کو قرآن مین القادر یعنے قادر مطلق کہا ہے اور وہ تمام زمین اور آسمان کو ایک آن مین پیدا کر سکتا ہے کیونکر مان لیا جاوے آسمان و زمین کو اسنے چھ دن مین بنایا ہو اسوقت ایک جوار کا کھیت ہمارے سامنے لہلہا رہا تھا۔ مینے تھوری دیر سکوت کرکے پوچھا۔ اس کھیت کا دانہ کب تک تیار ہوکر کھانیکے قابل ہوگا؟۔ اس عزیز نے جواب دیا کئی مہینے کے بعد پک کر کھانے کے قابل ہوگا۔ تب مینے کہا اسکے دانہ کو کون بناوے گا؟۔ اُسنے جواب دیا۔ وہی۔ جسے۔ القادر قادر مطلق سرب شکتیمان۔ جگدیشر کہتے ہین۔ مینے کہا وہ ایک کھن مین سب کچھہ پیدا کر سکتا ہے کیونکر مانا جاوے کہ وہی ایسی قدرت والا دانون کے

بنانے مین اتنی دیر کرے تب اس عزیز نے کہا۔ صاحب یہہ اسکی خواہش۔ اچہا اسکی مرضی ہے اور ساتہہ ہی ہنس دیا اور کہا کہ جواب ہوگیا۔ تکذیب کی دلیل جو صفحہ نمبر ۶۹ مین ہے اور جو آپ نے اس آیت کے مقابلہ مین لکھی ہے۔

ہرن۔ زر ۱۲	گربہہ۔ کار معدن ۱۲	سمورتتا۔ ہوتا ہوا ۱۲	گرے۔ اول ۱۲	بھوتسی۔ تمام عالم ۱۲
جاتت۔ کے جو ہوا ۱۲	پتی۔ غالب ۱۲	ریک۔ ایک ۱۲	آآسیت۔ ہوتا ہوا ۱۲	سدادہار۔ قیوم ۱۲
پرتھوی زمین ۱۲	آنگ دیا آسمان ۱۲	موتے مان یہی نشان ہین ۱۲	کسمئے ایسے درو پ ۱۲	دیوائی پرکاش والا کو
ہویکھا۔ ہون کرکے	ودھیم قربانی کرتے ہین ۱۲			

تکذیب کے صفحہ نمبر ۷۱ مین اثبات وجود صانع پر چھٹی قرآنی دلیل یہہ لکھی ہے۔

قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِثْلُکُمْ یُوْحٰی اِلَیَّ اَنَّمَا اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ[لہ]۔ اور اس کو دلیل اثبات صانع سمجھہ کر اسپر یہہ پانچ اعتراض کئے ہین۔

(۱) عرب والے اللہ کو پہلے ہی مانتے تہے۔ اور صدق دل سے جانتے تہے کہ خدا ایک ہی

(۲) محمد صاحب کے باپ کا نام عبد اللہ تہا۔ حالانکہ مکہ کے مندر کا پوجاری تہا۔ پہر اسمین (آیتہ قرآنیہ) کوئی نئی تعلیم ظاہر نہین ہوئی‘‘ اور پہر آئیہ ذیل۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللہ۔ یَدُ اللہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ کو اعتراضات کا نشانہ کی بنانے کیلئے کلام کو اسطرح پر طول دیا ہے۔

(۳)۔ یہاں پر محمد صاحب کے ہاتہہ کو قرآن خدا کا ہاتہہ تبلاتا ہے۔ اور اسکے ہاتہہ ملانا خدا سے ہاتہہ ملانا جتلایا گیا ہے۔ کیا یہی توحید کی تعلیم ہے‘‘

[لہ] تو کہہ سوا اسکے اور کچھہ نہین کہ مین تم سا ایک بشر ہون میری طرف وحی ہوتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔

(۴) - غالب یقین ہوتا ہے کہ خدا کیطرف جہکاتے جہکاتے آخری وقت مین حضرت کو خدا بننے کا خیال آگیا تہا - اور بہت شخصون کو اپنی عبادت کیطرف ہی رجوع کرانے لگے تہے اُسکی تصدیق اس خطبہ سے ہوتی ہے - جو بروقت وفات انکے حضرت عمرؓ نے پڑہا تہا (دیکہو محمد صاحب کی زندگی کے حالات)''۔

(۵) - یہہ ہمہ اوست کی تعلیم ہے - یا خود پرستی - اور مشرکانہ ہدایت ہے -

غرض یہہ پانچ **اعتراض** ہین جنکو ہمنے خلاصۃً بیان کردیا ہے اور ہمنے آسانی کے لئے اوپر نمبر لگا دیئے ہین -

مصدق - مکذب کا پہلا دعوے ہے - "عرب والے صدق دل سے جانتے تہے کہ اللہ ایک ہے" اس ادعا سے بڑہکر جہوٹا اور بے بنیاد دعوے اور کیا ہوسکتا ہے - ؟ - الٰہ کے معنی معبود کے ہین - اور تمام خوانندہ دنیا سے مخفی نہین کہ عرب مین کیسی خطرناک بت پرستی تہی - اس امر کے ثابت کرنے اور اسپر شہادتین لانے کے لئے وقت کو صرف کرنا اور ایک **مسلم الثبوت** امر کو بمعرض اثبات مین لانا محض تحصیل حاصل ہے - یہہ تاریخی واقعہ ہے کہ عرب کے لوگون نے اسی توحید کے مسئلہ پر صحابہ کرام کو ایسے دکہہ دیئے کہ انکو بمجبوری وطن چہوڑ حبشہ کو بہاگنا پڑا حضور علیہ السلام بہی آخر مشرکون کی شرارت سے مدینہ طیبہ کو چلدیئے سمیہؓ عمار بن یاسر کی والدہ کو اسی توحید کی دشمنی پر یہ دُکہہ دیا کہ اسکی شرمگاہ مین برچہی مار کر گلے سے نکالی اسطرح کے ظلم کا ظالم اور ایسی شرمناک کارروائی کا مرتکب وہی کمبخت علیہ اللعنۃ تہا جسے مکذب براہین تکذیب مین ابو الحکم علیہ الرحمۃ کرکے لکہتا ہے - !!! - اس بہائی چارے کے قربان جایئے - سچ ہے الکفر ملۃ واحدۃ

"ابوجہل"

سیاہ اندرونی دیکھئے کہ حق کے دشمن سے کیسی ہمدردی ظاہر کی جاتی ہے۔ مشرکین مکہ کے اعتقاد کو ایک جگہہ قرآن بیان کرتا ہے۔ ذرہ غور سے سُنو۔ مشتی نمونہ خروارے۔ ایک دو آئتین سُناتا ہون توکہ ناظرین کو پتہ لگے کہ مکذب کے کلام مین کہان تک سچائی پائی جاتی ہے۔

وَعَجِبُوْٓا[1] اَنْ جَآءَهُمْ مُنْذِرٌ مِّنْهُمْ وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰٓی اٰلِهَتِكُمْ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ یُّرَادُ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِی الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ - اور ایک جگہہ آیا ہے۔

وَقَالُوْا[2] مَا هِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا نَمُوْتُ وَنَحْیَا وَمَا یُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ اِنْ هُمْ اِلَّا یَظُنُّوْنَ۔

لات۔ عزّے۔ اور منات وغیرہ کی پرستش کا تو مکذب کو بھی انکار نہین ہوگا کیونکہ مکذب نے تکذیب کے صفحہ نمبر ۵۷ مین ایک نوٹ لکھا ہے جسکی پہلی سطر یہہ ہے۔

"یہہ خبر چارون طرف مشہور ہوگئی کہ ابت پرستون کے ساتہہ محمدؐ صاحب نے صلح کر لی"

اس تقریر سے صاف واضح ہوتا ہے کہ اسوقت عام عرب مشرک بت پرست تہے۔ بس مکذب کا کہنا کہ "عرب صدق دل سے جانتے تہے خدا ایک ہے" - کذب ثابت ہوا +

دوسرا۔ دوسرا دعوے مکذب کا یہہ ہے۔ "کہ حضور علیہ السلام کے والد کا نام عبد اللہ تہا حالانکہ وہ

---

[1] - اور وہ حیران ہوئے کہ اُنہی مین سے اُنکے پاس ایک ڈرانیوالا آیا اور ان منکرون نے کہا۔ یہہ جھوٹا جادوگر ہے۔ دیکھو اس نے متعدد معبودون کو ایک ہی معبود بنا ڈالا۔ یہہ تو اچنبہے کی بات ہے۔ اور اُن کے سردار یہہ کہتے ہوئے (انہین) چلے کہ چلو اپنے معبودون پر پکے رہو۔ کیونکہ یہہ ایک بات ہے جسکا منشا کچہہ اور ہے ہمنے پچہلے دین مین یہہ بات نہین سنی یہہ تو کچہہ گہڑت سی معلوم ہوتی ہے۔

[2] - اور وہ کہتے ہین ہماری دنیا کی زندگی ہے (یہین) ہم مرتے ہین اور جیتے ہین اور زمانہ ہی ہمین ہلاک کرتا ہے۔ انہین اسبات کا کچہہ بہی علم نہین وہ تو بس اٹکلین دوڑاتے ہین۔

مکہ کا پوجاری تھا۔ **اول**۔ عبد اللہ آپکے والد کو مکہ کا پوجاری کہنا دعوے بے دلیل ہے **دوم**۔ ایسا نام رکھنے سے کیونکر واضح ہوا کہ عرب والے اللہ تعالے خالق الارض والسموات کے سوا کسیکو اللہ کی مخلوق مین سے اللہ نہین جانتے تھے۔ ۶۔ اور نیز یہ کہ عامہ عرب مشرک نہ تھے اور موجودات کی پوجا نہین کرتے تھے۔ اگر اس نام سے خواہ مخواہ توحید کے ثبوت وجود کو مان لین تو اتنا ثابت ہوگا کہ آپکا دادا بت پرست اور مشرک نہو خواہ مخواہ کا لفظ مین نے اسلئے بولا ہے۔ کہ بت پرست مشرک تو اسلئے مشرک کہلاتے ہین کہ اللہ تعالے کی ذات پاک کے سوا اور مخلوق کی بھی پرستش کرتے ہین وہ بالکل اللہ تعالے کے منکر یا اسکی پرستش کے منکر نہین ہوا کرتے۔ حق پرستی کے ساتھ بُت پرستی بھی کرتے ہین انکی عبودیت خالصہ عبودیت نہین ہوتی۔ معبودیت کی صفت مین باری تعالے کو یکتا نہین رکھتے خدا کو بھی معبود جانتے ہین اور اپنے بتون کو بھی معبود بناتے ہین اسیواسطے مشرک کہلاتے ہین۔ مثلاً ہم لوگ عامہ ہنود کو اسواسطے مشرک کہتے ہین۔ کہ وہ باریتعالے کو بھی معبود جانتے ہین۔ اور سری کرشن چندر۔ اور سری رامچندر جی۔ گنیش جی وغیرہ وغیرہ بھی کی پرستش کرتے ہین۔ اور دیانندی آریہ کو اسلئے یقینا مشرک سمجھتے ہین کہ وہ باری تعالے کو۔ غیر مخلوق مانتے ہین اور اسی صفت مین آرواح اور ارواح کے گُن۔ کرم۔ اور سبھاؤ۔ یعنی ارواح کے خواص افعال۔ عادات کو بھی غیر مخلوق اعتقاد کرتے ہین۔ !!!۔ پرمانو۔ اور انکے گُن۔ کرم۔ اور سبھاؤ کو بھی غیر مخلوق بتاتے ہین۔ !!!۔ اور زمانہ کو بھی غیر مخلوق کہتے ہین باریتعالے دیانندیون کے نزدیک مطلق خدا ہے اجنما۔ انوپئیم نہین۔ بلکہ اور اشیا بھی اسکی

---

۵۱ لم یلد ولم یولد ۱۲ ۵۲ لیس کمثلہ شی ۱۲

اس صفت مین شریک ہین۔ تعالے شانہ عمّا یقولون علوًّا کبیرًا۔ بنا بر علی ہذا۔ دیانندی آریہ مشرک ہین۔ اور پکّے مشرک ہین۔ یاد رہے مسلمان جنت دوزخ۔ ارواح وغیرہ کو ان معنی پر اَبدی نہین کہتے جن پر باریتعالے کو ابدی کہتے ہین مسلمان قوم کے نزدیک ان اشیاء کا وجود ممکن۔ اور باریتعالے کا وجود واجب ہے ان اشیا کا وجود باری تعالے کی عطا اور اسکا ایجاد۔ اور اسکی خلق ہے باریتعالے کا وجود کسیکا عطیہ نہین کسیکا ایجاد نہین کسیکی مخلوق نہین ان اشیا کا وجود اسلام کے نزدیک وجود اور بقا دونون مین جناب باریتعالے کا محتاج اور باری تعالے من کل الوجوہ غنی ہے۔ وَاللّٰہُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ قرآن کریم کی آیت ہے غرض حضور کے والد ماجد کا عبد اللہ نام کہنے سے۔ گو حضور کے مشن اور صداقت کی عمدہ فال ہے مگر اس سے یہہ ثابت نہین ہوسکتا کہ عرب لوگ بت پرست اور مشرک نہ تھے!۔ ہم یہان ہندستان یا آریہ ورت مین دیکھتے ہین بعضے ہندی آریہ ورتی اپنے بچون کا نام۔ ہردیداس۔ نرائنداس رامداس رکھتے ہین۔ اور شرک ہی کرتے ہین۔ بلکہ مسلمانون مین ایک گہرانے کے آدمیون کو دیکھتے ہین۔ ایک کا نام عبد اللہ ہے۔ دوسرے کا نام عبد الرسول۔ تیسرے کا نام فضل الرحمن۔ اور پہر چوتھے کا نام کرامت حسین فَاِنَّا لِلّٰہِ عَلٰی حَالَةِ الْاِسْلَامِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ایک مسلمان اللہ دتا ہے تو اسکے دوسرے بہائی کا نام نعوذ باللہ منہا پیراندتا ہے +

تیسرا دعوے مکذب کا یہہ ہے کہ آیۃ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ مین حضور علیہ السّلام نے فرمایا ہے۔ میرا ہاتہ اللہ تعالےٰ کا ہاتہ ہے۔“ خاکسار کہتا ہے۔ یہہ دعوے

تکذیب کا بالکل افترا- اور بہتان ہے- قرآن شریف کی کسی آیت مین ہرگز- ہرگز- ہرگز- موجود نہین- کہ سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا- ہو کہ میرا ہاتھہ اللہ تعالے کا ہاتھہ ہے- کَبُرَتۡ کَلِمَةً تَخۡرُجُ مِنۡ اَفۡوَاهِهِمۡ اِنۡ یَقُوۡلُوۡنَ اِلَّا کَذِبًا- جس آیت سے یہہ استدلال کیا ہے- اسکے معنی صاف ہان بالکل صاف ہین- کیونکہ ید اللہ کے معنی- عربی زبان مین ہین- (۱) ید اللہ یعنے انعامہ تعالے- (۲) ید اللہ یعنے نصرتہ تعالے- (۳) ید اللہ- صفتہٗ من صفاتہ تعالے اَلَّذِیۡ لَیۡسَ کَمِثۡلِہٖ شَیۡئٌ- جیسے میرا اعتقاد ہے- ان محاورات پر آیۂ شریفہ کے معنے ہوئے-

(۱) یَدُ اللّٰهِ فَوۡقَ اَیۡدِیۡهِمۡ اللہ تعالے کا انعام ان لوگون کے انعامات کے اوپر ہے-

(۲) اللہ تعالے کی نصرۃ- اسکی امداد ان لوگون ان لوگونکی نصرۃ اور امداد سے اوپر ہے-

(۳) اللہ تعالے بے مثل کی صفت ید- ان لوگون کی صفت ید کے اوپر ہے- حیرانی کی بات ہے کہ اسمین اشکال ہی کیا ہے-! ہان اگر یون ہوتا کہ یہی وہی ید اللہ خوق ایدیہم توکسقدر اعتراض کا موقع ہوتا- ہم اس آیت اور پہلی آئیہ کی تشریح آگے کرینگے- انشاء اللہ تعالے ❋

چوتھا اعتراض- اور دعوے یہہ کیا ہے- "آخری وقت مین حضور کو خدا بننے کا خیال آیا"- خاکسار کہتا ہے- تمام دنیا مین توحید کے واعظ آئے- اور انہون نے اپنی قوم کو شرک سے روکا- توحید الوہیت کی طرف- بلایا-

آخر کچھ زمانہ کے بعد وہی ہادی معبود بنائے گئے۔؟۔ دور نجاؤ۔ صرف حضرت مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کی حالت پر غور کر لو۔ کہ اس خاکی نہاد انسان کو کیسا آسمان پر اٹھایا گیا۔!۔ ہادی اسلام نے تمام انبیا و رسل کے وعظ کی اسطرح تکمیل فرمائی۔ کہ اپنی عبودیت کے اقرار و اعتقاد کو۔ توحید کی اقرار و اعتقاد کی جزو و لازم کر دیا کہ کہین آپکی قوم بھی امم سابقہ کی طرح آپکو خدا اور معبود نہ بنا لے اس احتیاط اور حزم کی یہہ برکت اور یہہ اثر ہے۔ کہ قوم کی قوم۔ شرک مین گرفتار ہونے سے محفوظ رہی اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ سبحان اللہ کیا حکمت ہے کہ آپکی قبر مکہ معظمہ سے بہت دور بنائی گئی تو کہ مکہ معظمہ کیطرف سجدہ کرتے وقت اِس قسم کا ممکن احتمال بھی نہ رہے کہ ساجدین کا قبلہ توجہ وہ قبر ہے آثار صحیحہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ آپ کی وفات کے بعد صحابہ جب سفر سے واپس آتے تو سیدھے مسجد نبوی مین جا کر دوگانہ ادا کرتے۔ مرقد مبارک کی جانب کوئی بھی رُخ توجہ نہ لاتا۔ افسوس ایسے بھی معترضین کا یہہ حوصلہ ہے۔! خداوند تعالے ہدایت کرے۔ آپ نے عین وفات کے وقت فرمایا قاتل اللہ الیہود والنصاری اتخذوا قبور انبیائہم مساجد۔[1] اور وصیت کی۔ وَلَا تجعلوا قبری وَثنًا یُعْبَدُ۔ اشتد غضب اللہ علی قوم اتخذوا قبور انبیائہم مَسَاجِدَ۔[2] اور سنو! عَنْ جُبَیْرُ بن مطعم قَالَ اَتَی النَّبِیَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ علیہ وسلم اِعْرَابِیٌّ فَقَالَ جُهِدَتِ الانفسُ وَضَاعَ العیالُ وَنُهِکَتِ الاموالُ وَهَلَکَتِ الانعامُ فَاسْتَسْقِ اللّٰہَ لَنَا فَاِنَّا نستشفع بک علی اللّٰہ ونستشفع باللّٰہ عَلَیْکَ فقال النبی صَلَّی اللّٰہ علیہ وسلم۔ سُبحَانَ اللّٰہ! سُبحَانَ اللّٰہ!

---

[1] یہود و نصاریٰ پر خدا لعنت کرے۔ انہون نے اپنے نبیون کی قبرون کو سجدہ گاہین بنا لیا۔

[2] اور میری قبر کو بُت نہ بنانا جو پوجا جاوے۔ اللہ کا غضب اُمنڈ آیا اُن لوگون پر جنہون نے اپنے نبیون کی قبرون کو سجدہ گاہین بنا لیا۔

فمازال یسبح حتی عرفت فی وجوہ اصحابہ ثم قال ویحک انہ لا تستشفع باللہ علی احدٍ شان اللہ اعظم من ذٰلک[1]۔ ایک دفعہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد برکت مہد میں ایک خطیب نے اثنائے خطبہ میں مَنْ یُطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ رَشَدَ وَاهْتَدٰى کے بعد کہا۔ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا۔ اس پر آپ نے فرمایا بِئْسَ الْخَطِیْبُ اَنْتَ۔ وَعَنْ عمر رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتطرونی کما اطرت النصاری ابن مریم فانما انا عبدہٗ۔ فقولوا عبد اللہ ورسولہ متفق علیہ سجدہ کرنے کرانے کی بابت سن لو۔ کیا لطیف واقعہ گزرا ہے۔ عَنْ قیس بن سعدٍ قَالَ اتَیْتُ الحیرۃ فرأیتھم یَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ لَھُمْ فَقُلْتُ لَرَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَحَقُّ اَنْ یُسْجَدَ لَہٗ فاتیتُ رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت انی اتیت الحیرۃ فرأیتھم یسجدون لمرزبان لھم فانت اَحَقُّ بِاَنْ یسجد لک فقال لی ارأیت لو مررت بقبری اکنت تسجد لہ فقلت لہ فقال لاتفعلوا[2]۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ نمبر ۲۸۲)

ہمہ اوست کے مسئلہ پر ایک آیت بھی نص صریح الدلالۃ نہیں یہہ دیگر بات ہے،

---

[1] جبیر بن مطعم روایت کرتے ہیں کہ ایک اعرابی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ جانوں پر آفت بنی ہوئی ہے۔ بال بچے تلف ہو گئے ہیں۔ مال تباہ ہو گئے مویشی ہلاکت پر آگئے آپ اللہ تعالے سے ہمارے واسطے پانی مانگئے ہم آپکو اللہ کے پاس سفارشی لے جاتے ہیں اور اللہ کو آپکے پاس۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے جواب میں کہا سبحان اللہ سبحان اللہ اور بار بار سبحان اللہ پڑھتے (جیسے اُس کے کلام سے سخت بیزار اور مضطرب ہو گئے ہیں) پھر فرمایا بھولے آدمی اللہ کو کسی کے پاس سفارشی نہیں لے جایا کرتے اللہ تعالے کی شان اس سے بہت بڑی ہے۔

[2] قیس بن سعد کہتے ہیں کہ میں حیرۃ میں جو گیا وہاں کے لوگوں کو دیکھا کہ اپنے حاکم کو سجدہ کرتے ہیں۔ میں نے اپنے دل میں کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا تو اور بھی زیادہ حق ہے کہ اُنہیں سجدہ کیا جاوے میں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے حیرۃ میں ایسا دیکھا کہ وہاں کے لوگ اپنے حاکم کو سجدہ کرتے ہیں آپ تو زیادہ حقدار ہیں کہ آپکو سجدہ کیا جاوے۔ آپنے فرمایا اچھا تو اگر تجھے میری قبر پر سے گزرنے کا اتفاق کبھی ہوا تو تو کیا اُسے سجدہ کرے گا۔ میں نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا خبردار ایسا مت کیجیو۔

یہہ دیگر بات ہے کہ خودغرض لوگون نے اپنے مدعا کے اثبات کے لئے قرآن کریم سے اس پر استدلال کیا ہی*۔ جیسے یہہ دو آئتین قائلین وحدۃ الوجود سے استدلال مین سنی ہین۔ اول۔ وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ۔ مگر جب اس آیت کا ماقبل اُنسے دریافت کیا جاوے تو حیران رہجاتے ہین۔ اسکا ماقبل یہہ ہے وَفِي الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ۔ بات نہایت صاف ہے کہ ارضؔ مین یعنی موجودات مین یقین کرنے والون کے لئے نشانیان ہین۔ اور جب تم اس سیر بیرونی سے فارغ ہوجاؤ تو پھر اپنے نفوس مین مطالعہ کرو و تدبر کرو*۔ دوسری آیت شریف۔ هُوَ الْاَوَّلُ هُوَ الْاٰخِرُ هُوَ الظَّاهِرُ هُوَ الْبَاطِنُ۔ مگر جب اون سے دریافت کیا گیا کہ جس چیز کے اول و آخر وہ ہو وہ چیز آپ کیا ہوئی؟۔ اور جس چیز کا ظاہر و باطن وہ ہو وہ خود کیا ہوئی؟۔ تو عوام مدعیان وحدۃ الوجود ساکت ہوجاتے ہین۔

---

*نوٹ دنیا مین یہہ عام مرض پھیلا ہوا ہے کہ متکلم یا قائل کی ذاتی وجاہت اسکی معروف شہرت۔ اسکی مسلم الثبوت سیرۃ اور اور اسکی معہود اصطلاح و مراد کے خلاف اسکی کلام کا مطلب لیا جاتا ہے۔ اور بڑے بڑے اہم مقاصد یا اعتراضات کا مبنی اسکو قرار دیا جاتا ہے۔ یہہ ایک مغالطہ ہے جسنے تحقیق حق کے رستہ مین اٹل چٹان کا کام دیا ہے۔ اب اسلام اور صاحب اسلام کا نشانہ دشمن عیسائیون کے مسئلہ تثلیث کفارہ کیطرح چیستان لاینحل کا ہمپایہ نہین۔ قد تبین الرشد من الغی یہہ نہایت واضح اور صاف راہ ہے اور پہلا اور ایک ہی مذہب ہے جسکے بانی کو اپنی صداقت۔ اپنی کامیابی کا کامل یقین اور علے العموم اذعان ہے کہ دن رات مین پانچ بار علے رؤس الاشہاد بلند مینارون پر اس مذہب کے اصول کی منادی کی جاتی ہے۔ اللہ اللہ! کوئی جویائے حق سلیم القلب ہے کہ اسی ایک دلیل سے اس کامل ہادی کا صادق پیرو بن جائے۔ فرقان حمید نے خلق و خالق۔ ممکن و واجب۔ فانی و باقی مین امتیاز و تفرقے کی نسبت بیسیون بار گفتگو کی ہین۔ جناب نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے جو آپکی علی الالف کا سچا حقیقت نما دستور العمل ہے ہرگز کوئی ایما یا صراحت بھی ایسے لغو خیالات (ہمہ اوست یا ہمہ از وست وغیرہ) کے متعلق پائی نہین جاتی۔ صدر امت اور آئمہ سلف کے کسی قول و فعل سے کوئی دلیل لائی نہین جاسکتی۔ پس یہہ کافی ثبوت ہے کہ نفس اسلام اور اُسکے صادق اتباع ایسے خلاف عقل عقاید و تعلیمات سے بری ہین۔ ایک شخص جسنے اعلاء کلمۃ اللہ مین۔ توحید کا نور عالم مین پھیلانے کو اپنی اور اپنے پیروون کی جانین کھپا دین۔ وہ شخص جو قدم قدم پر اپنے بندہ ہونے اور عاجز بندہ الٰہی ہونیکے ثبوت دیتا ہو۔ وہ جو مشرک اور کافر کو تیغ بے دریغ کا عرضہ بنانے سے تذبذب نہین کرتا جسنے ائین عالم سے قولاً و فعلاً غیر اللہ کے آثار مٹا ڈالے۔ مظاہر شرک و بدعت کو جڑ سے اکھاڑ دیا جسکے ادنے سے ادنے خادم نے سومنات کے ایسے شرک کدہ کو حرف غلط کی طرح صفحہ عالم سے حک کر دیا۔ ایسے مقدس وجود کی نسبت یہہ کہا جاوے کہ اُس نے شرک کی تعلیم دی یا ویدانتی مسئلہ کی بنیاد ڈالی۔ سراسر افترا ہے۔ یوروپ کے سخت سے سخت دشمن بھی جنہون نے اسلام پر لکھا ہے اس امر کا اعتراف کرنے سے پہلوتہی نہین کرتے کہ اسلام ہے ایک ایسا مذہب ہے جسنے دنیا مین توحید کو شائع کیا۔ ڈریپر صاحب لکھتے ہین مسیحی مذہب نے گو کافی طور پر ثابت کر دیا تھا کہ وہ حکومت و سلطنت کے انتظام کے لئے کفیل ہو سکتا ہے مگر تسیر ہی اپنے حریف

ہان البتہ ویدمین مسئلہ وحدۃ وجود کی بنیاد مستحکم رکہی گئی ہے اسلیئے کہ آریہ ورت مین وحدۃ وجود کے مسئلہ کو ویدانت کہتے ہین۔ اور خود یہہ لفظ ہی ظاہر کیئے دیتا ہے کہ اسکی اصل کہان سے ہے۔ اور حضرت میرزا صاحب کے شحنۂ حق اور سرمہ چشم کے جواب مین ایک میرٹھہ کے آریہ صاحب جو چہاونی نصیر آباد ضلع اجمیر کی عدالت کے سررشتہ دار ہین اپنی کتاب تنقیہ مین فرماتے ہین۔ ''ہی پرآتما اپنی اچہا سے بہوروپ ہوگیا یعنے رب شکلون مین ظاہر ہوا۔ یہہ تیترے اپنشد کا بچن ہے۔ انتہیٰ تنقیہ نمبر۷'' پہر صفحہ نمبر۹ مین کہا ہے۔ ''اس تمام عالم مجسم کا ظہور نمت کارن پر کرتے یعنے علت فاعلے پرمیشر سے ہے'' انتہے پہر صفحہ نمبر۲ مین لکہا ہے۔ ''یہہ بہی واضح ہو کہ ویدانتی یعنے آریون کے فلاسفر پرمیشر کو واحد الوجود مانتے ہین یعنے جو کچہہ ہے اللہ ہی اللہ ہے ماسوا کچہہ نہین'' صفحہ نمبر۳ مین لکہا ہے ''ارجن سرشٹی کا آد۔ اور مدہ۔ اور انت ہین ہون ودیاؤن

ابتدا ۱۲ اوسط ۱۲ آخر ۱۲ علم ۱۲

[illegible] ۱۲

مین برہم ودیا۔ چرچا کرنیوالون مین باد مین ہون'' +

تذکرہ ۱۲

مدہ کا لفظ جسکے معنے اوسط کے ہین۔ بہت ہی توجہ کے قابل ہے

صرف پرمیشر ہی یہہ تمام دنیا ہے۔ جو کچہہ ہو چکا ہے وہی تہا اور جو کچہہ ہوگا وہی ہوگا۔ رگوید بہاگ ۲ سکت ۹۰ منتر دوم یسین اچارج کہتے ہین۔ جو کچہہ گزشتہ زمانون مین تہا پرمیشور تہا۔ جو کچہہ اب موجود ہے پرمیشر ہے آدمیون کے جسم جو اب موجود ہین اور گزشتہ زمانون مین زندہ تہے تمام پرمیشور ہین اور ہے جو کچہہ

بقیہ ص ۳۰ (شرک وکفر) کے استیصال کے لیئے قوی نہ تہا بابرین غیر مذہب کے ساتہہ اسکے مجاہدہ کا نتیجہ یہہ ہوا کہ دونون کے اصول خلط ملط ہو گئے۔ اس مادہ مین عیسویت واسلام مین تناسب نہین جس (اسلام) نے اپنے مخالف وحریف کو بکلی معدوم کردیا اور بلا اختلاط غیری فقط اپنے ہی اصول کو شائع کیا۔'' (تاریخ منازعت مابین مذہب وعلم) دیانندیون کے یہ اعتراضات اسلام کی شوکت اور قرآن کی صداقت مٹانے سے رہے۔ وہ ان باتون سے اپنی ہی دانش وبنیش کی ہنسی اڑا رہے ہین۔ اَللّٰہُ یَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ۔ صاحبان بصیرت سمجہتے ہین کہ ایسی خردہ گیریون سے ان کا منشا کیا ہے حقیقت مین فرعون کی طرح جناب موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ مین دل ہی دل مین شکست کہا گئے ہین۔ مگر اب ظاہر مین نودی رسیون کے سانپون سے حق تعالیٰ کے قدوس کا سامنا کیا چاہتے ہین۔ سو انجام وہی ہوگا جو ان کا ہوا کیا ہے +

(عبدالکریم)

آئندہ زمانون مین ہوگا وہ بھی پرمیشر ہے۔ وہ دیوتاؤن کا دیوتا ہے۔ اس چیز سے جو لوگ کھاتے ہین وہ نشوونما پاتا ہے اور دنیا بھی اسکے ساتھ بڑھتی ہے۔ مایا کے سبب چیزین مختلف نظر آتی ہین۔ لیکن دراصل ہر ایک شئی پرمیشر ہے برہم کے تین حصہ اس دنیا سے پرے ہین۔ اسکا ایک حصہ تمام دنیا ہے یہی تمام ہے جو اسکے ایک حصہ سے بنا ہے۔ منتر ۲" + پھر سُنو ۱۔ تنقیہ دماغ کا مصنف آریہ۔ کیا کہتا ہے۔ بموجب قرآن کے صرف اسقدر توحید ہے کہ پیدا کرنے والا ایک ہے دو نہین ہین مگر بمقابلہ خدا کے دوسری موجودات مخلوق کے وجود سے انکار نہین کیا گیا۔ گو اسنے ہی گھڑے پیدا کئے ہون۔ مگر اسکے مقابلہ مین اسے علیحدہ موجود ہونا۔ اور تا ابد موجود رہنا۔ اہل اسلام کے یہان ثابت ہے۔ جب اسے علیحدہ دوسری چیز کا موجود ہونا ثابت و ظاہر ہے تو پھر توحید کہان یہ تو دوئی ہوگئی۔ تنقیہ صفحہ نمبر ۲۸"

اب مین ان دونون آیات کا مطلب سناتا ہون۔ مگر بیان شروع کرنے سے قبل مختصر سی تمہید کا لکھنا مناسب معلوم ہوتا ہے جب دو یا کئی چیزین باہم کسی امر مین شریک ہوتی ہین۔ اور کسی امر مین مختلف ہوتی ہین۔ تو ظاہر ہے کہ امر مشترک کے احکام مین ان مشترکہ اشیا کو اتحاد ہوگا۔ اور جن جن باتون مین ان چیزون کو باہمی اختلاف ہوتا ہے اون باتون مین جو جو احکام ہونگے ان مین بھی اختلاف ہوگا۔ مثلاً حیوانات و نباتات۔ جسمیت اور نمو مین باہم شریک ہین۔ مگر حیوانات تحرک بالارادہ خورد۔ نوش۔ وغیرہ اوصاف مین نباتات سے ممتاز ہین۔ پس حیوانات و نباتات کو جسمیت اور نمو کے احکام مین بھی شرکت ہوگی مگر خورد۔ نوش۔ جماع وغیرہ احکام مین حیوانات اور نباتات مین اشتراک ہوگا بلکہ حیوانات کو ان باتون اوران کے احکامات مین امتیاز و خصوصیت ہوگی۔ اسیطرح۔ انسان و حیوان کے درمیان

کہانے۔ پینے۔ جماع کی خواہش مین جسقدر اشتراک ہے اسیقدر کہانے۔ پینے۔ جماع کے احکام مین بھی اشتراک ہوگا۔ مگر انسان۔ ترقی۔ سطوت۔ جبروت۔ نئے علوم وفنون کی تحصیل اور نئے علوم کو اپنے ابنائے جنس کے سکہلا دینے مین حیوان سے ممتاز ہے۔ ان اشیا کے احکام مین بھی حیوان سے ممتاز ہوگا۔ ایسے ہی۔ ہادی۔ رسولون اور عامۂ آدمیون مین گو عام احکام بشریت کے لحاظ سے اشتراک ہوتا ہے۔ رسولون کا گروہ بخلاف اور عام آدمیون کے۔ الٰہی۔ ملہم۔ مصلح قوم۔ موید من اللہ ہوتا ہے۔ اسلئے عام احکام بشریت مین اگرچہ عامہ بشر سے اشتراک رکہتے ہین۔ لیکن اپنی خصوصیت رسالت نبوة۔ اصلاح قوم کے احکام مین عامہ خلایق سے ضرور جدا ہوتے ہین۔ بلاتشبیہ ایک مفتوح ملک کی رعایا کے ساتھہ ایک فاتح اور حکمران گورنمنٹ کا سپہ سالار یا مجاز حاکم اپنی گورنمنٹ کے حکم سے کوئی معاہدہ کرے اور اس رعایا کو اپنی گورنمنٹ کے احکام سنا دے۔ تو اگر اس مفتوح رعایا کے لوگ ان معاہدات اور احکام کی تعمیل نہ کرین تو ضرور وہ رعایا اس گورنمنٹ کی مجرم۔ باغی۔ غدار۔ نافرمان ٹہریگی۔ مگر وہی سپہ سالار اور گورنمنٹ کا ماتحت حکمران اس رعایا کو۔ کوئی اپنا ذاتی کام بتا دے اور اپنے طور پر ان رعایا مین سے کسی سے کوئی معاہدہ کرے اور اس رعایا کا آدمی اس سپہ سالار اور اس حاکم کی بات نہ مانے یا معاہدہ کا خلاف کرے تو یہہ شخص جو اس سپہ سالار اور گورنمنٹ کے ماتحت حکمران کے معاہدہ اور حکم کا مخالف ٹھرا ہے گورنمنٹ کی بغاوت کا مجرم نہوگا۔ کیونکہ پہلی قسم مین اس سپہ سالار اور حاکم کے احکام۔ فاتح گورنمنٹ کے احکام ہوا کرتے ہین۔ اور اس سپہ سالار کی زبان

فاتح گورنمنٹ کی زبان اسکی تحریر فاتح گورنمنٹ کی تحریر ہوا کرتی ہے۔ غور کرو۔ ایک قاتل کو مجاز حاکم کے حکم سے قتل کرنے والے یا پہانسی دینے والے کے ہاتہ اسی گورنمنٹ کے ہاتہ ہوتے ہین جسکے حکم سے قاتل کو قتل کرنے والے اور پہانسی دینے والے نے قتل کیا اور پہانسی دیا۔ درصورت دیگر وہی پہانسی دینے والا کسی اور ایسے آدمی کو جسپر اس گورنمنٹ نے موت کا فتوے نہین دیا قتل کرکے دیکھ لیکے اسکا انجام کیا ہوتا ہے پس اسی طرح اللہ تعالے کے رسول انکی بہی دو حالتین اور دو جہتین ہین۔ ایک حالت وجہت مین وہ آدمی ہین بشر ہین۔ اور دوسری حالت انکی رسالت ونبوۃ کی ہے۔ جسکے باعث وہ رسول ہین نبی ہین الہی احکام کے مظہر اور احکام رسان ہین جسکے باعث انکو پیغامبر کہتے ہین۔ پہلی حالت وجہت سے اگر وہ حکم فرماوین تو اس حکم کا منکر باغی۔ منکر رسول نہوگا جسکو شرعی اصطلاع مین کافر۔ فاسق۔ فاجر کہتے ہین اور دوسری حالت وجہت سے اگر کوئی انکے حکم کو نمانے تو ضرور انکے نزدیک اسپر بغاوت۔ انکار کا جرم قایم ہوگا۔ اور ضرور وہ کافر۔ فاسق۔ فاجر کہلاوے گا۔ اس جہت سے چونکہ وہ خداوندی احکام کے مظہر ہین اور جس سے معاہدہ کرتے ہین اُس سے خدا کے حکم سے معاہدہ کرتے ہین اور معاہدہ کنندہ جو معاہدہ اُن سے کرتا ہے وہ اصل مین باریتعالے سے معاہدہ کرتا ہے۔ پس اگر معاہدہ کنندہ معاہدہ کے خلاف کرے تو باغی و منکر بلکہ کافر ہوگا۔ نبی عرب محمدؐ بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نے رسالت ونبوۃ کا دعوے کیا اور اپنے آپ کو اللہ تعالے کا رسول بتایا اب انکو جن لوگون نے نبی و رسول مانا اور انکے احکام کو الٰہی احکام یقین کیا لامحالہ آپسے انکا معاہدہ حقیقۃً اللہ تعالے

سے معاہدہ ہوگا۔ ہان جو احکام اور مشورے اِس عہدہ رسالت کے علاوہ فرماوین ان احکام کی خلاف ورزی مین کفر وفسق نہوگا صحابہ کرام آپکے عہد سعادت مہد مین یہہ تفرقہ عملاً دکہاتے تہے۔ بریرہ نام ایک غلام عورت تہی جب وہ آزاد ہوگئی وہ اپنی خاوند سے جو ایک غلام تہا بیزار ہوگئی مگر اسکا شوہر اُس پر فدا تہا وہ اسکی علیحدگی کو گوارا نہ کرتا تہا وہ اس پر سخت کبیدہ خاطر ہوا اور آنجناب کیخدمت اقدس مین حاضر ہوکر اس امر کی شکایت کی آپنے۔ بریرہ سے اُس کے ساتہہ مصالحت کر لینے کو ارشاد فرمایا بُریرہ نے جواب دیا۔ آپ یہہ وحی سے فرماتے ہین یا عہدہ نبوۃ سے علاوہ بطور مشورہ کے فرماتے ہین آپنے فرمایا مین رسالت کے لحاظ سے یہہ حکم نہین دیتا اپنی ذاتی رائے سے تجہے کہتا ہون اُس نے نہ مانا اور کہا مجہے اختیار حاصل ہے اسیطرح إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ[1] يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَمَن كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا۔ اِس ایت مین شرک سے ممانعت اور اِس امر کا بیان ہے کہ مین ایک بشر ہون بشریت مین تمہاری مثل ہون۔ خبردار کبہی شرک نکرنا مجہے خدا نہ کہہ بیٹہنا نہ میری عبادت کرنا اللہ تعالے کی عبادت مین کسیکو شریک نہ ٹہرانا۔ اور ایسا ہی اِن آیات کریمہ مین غور کرنے والا یقین کر سکتا ہے کہ اسلام کہان تک شرک سے بیزاری ظاہر کرتا ہے۔ وَيُعَذِّبَ اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ الظَّانِّينَ بِاللَّهِ ظَنَّ السَّوْءِ عَلَيْهِمْ

---

[1] اس کے سوا نہین کہ مین تم سا ایک بشر ہون مجہے حکم ہوتا ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔ پس جو کوئی اپنے رب کی ملاقات کا امیدوار ہے وہ عمل نیک کرے۔ اور اپنے رب کی عبادت مین کسی کو شریک نہ ملاوے۔

دَائِرَةُ السَّوْءِ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيْرًا - وَ لِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا - اِنَّا اَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا - لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا - اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا

مکذب نے صفحہ نمبر ۴۷ تکذیب مین - سورہ نجم کے حوالہ سے یہہ لغو فقرہ تلک الغرانیق العلی وان شفاعتهن لترتجی - اعتراض کرنے کو لکھا ہے - اسلام کے مختلف فرقے دنیا مین موجود ہین - سب کے پاس قرآن ہے مگر تعجب ہے کہ کسی مین یہہ موجود نہین اور ہو کیسے قرآن کریم کی شان اس سے اعلے وارفع ہے کہ اس مجموعۂ توحید مین ایسا مشرکانہ مضمون ہو اب حقیقت مین قرآن پر کوئی اعتراض نہ رہا -

مکذب فٹ نوٹ مین - "مفصل حال اسکا معالم جلالین بیضاوی معتمد مین ذکر ہے" -

مصدق نے ان تفاسیر کیطرف رجوع کیا - مگر ان مین یہہ لکھا پایا جو ناظرین کے عرض

لہ - اور اللہ سزا دیگا منافق مرد و عورت اور مشرک مرد و عورت کو جو اللہ کی نسبت بدظنی رکھتے ہین انہین کے اوپر برائی کا پھیر ہے - اور اللہ انپر ناراض ہوا اور ان پر لعنت کی اور ان کے لئے جہنم تیار کیا اور وہ برا ٹھکانا ہے - (یہہ لوگ اپنی دولت - کثرت اور قوت پر فریفتہ نہ ہون اور اپنے موجودہ وقت کو جس سے سزا ابھی غائب ہے - سرمست آرام کا زمانہ تصور فرما کر مغرور نہ ہو جاوین - ان کو سزا دینا انکا استیصال کرنا اور عقل و فکر انسان سے باہر نا اندیشیدہ سامانون کا ہلاکت کے بہم پہونچانا ہم پر کچھ دشوار نہین ہے - اسباب ہمارے ہین اور اسباب کے خالق ہم ہین) اور آسمان و زمین کے لشکر اللہ کے قبضہ مین ہین اور اللہ غالب حکمت والا ہے - ہمنے تجھکو (اے نبی) شاہد - مبشر - نذیر بھیجا ہے - (اب ضرور ہے کہ تم لوگ) اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لاؤ - اسے (رسول کو) قوت دو اور اسکی تعظیم کرو - اور صبح و شام اللہ کے نام کی تقدیس کرو - یقیناً جو لوگ تجھسے بیعت کرتے ہین وہ اللہ سے بیعت کرتے ہین اللہ کا ہاتھ انکے ہاتھون کے اوپر ہے - اب جس نے عہد کو توڑ دیا وہ جانے کہ وہ عہد شکنی کی سزا پا دے گا - اور جس نے پورا کیا اسے جس پر اس نے اللہ سے معاہدہ کیا ہے تو عنقریب اللہ اسے اجر عظیم دے گا +

خدمت ہے بیضاوی نے اس واہی قصہ کو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فقرہ تلک الغرانیق العلی الخ پڑھا تھا لکھکر کہا ہے۔ وھو مردود عند المحققین۔ اور یہی بات معالم کے حاشیہ پر مرقوم ہے۔ تفسیر فتح البیان مین لکھا ہے۔ تلک الغرانیق الخ کی نسبت یہ کہنا کہ رسول اللہ صلعم نے سورہ نجم مین اسکو پڑھا۔ صحیح نہین چنانچہ وہ کہتے ہین لم یصح شی من ھذا ولا ثبت بوجہ من الوجوہ ومع عدم صحتہ بل بطلانہ فقد دفعہ المحققون بکتاب اللہ سبحانہ۔ حیث قال اللہ تعالی وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ۔ وقولہ تعالی وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ وقولہ تعالی وَلَوْلَا أَنْ ثَبَّتْنَاكَ لَقَدْ كِدْتَ تَرْكَنُ إِلَيْهِمْ۔ فنفی المقاربۃ للرکون فضلا عن الرکون

قال البزار ھذا حدیث لا نعلمہ یروی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم باسناد متصل +

قال البیھقی ھذہ القصۃ غیر ثابتۃ من جھۃ النقل ثم اخذ یتکلم ان رواۃ ھذہ القصہ مطعونون فیھم +

قال امام الائمہ ابن خزیمہ ان ھذہ القصۃ من وضع الزنادقۃ +

قال الرازی ھذہ القصۃ باطلۃ موضوعۃ لا یجوز القول بھا +

قال اللہ تعالی وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ +

ف۔ اس قسم کی کوئی بات بہی کسی وجہ سے ثابت اور صحیح نہین ہوئی۔ اگرچہ خود ہی اسکی عدم صحت اور اس کا بطلان ظاہر ہے۔ مگر محققین کہتے ہین کہ اللہ تعالے کی کتاب ہی تو اسے رد کر رہی ہے چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے۔ اگر یہہ (نبی) ہماری نسبت کوئی جہوٹی بات لگاتا تو ہم اسکا دہنا ہاتہہ پکڑ لیتے پہر ہم اسکی رگ جان کو کاٹ ڈالتے۔ اور اللہ تعالے فرماتا ہے۔ یہہ نبی اپنی طرف سے نہین بولتا۔ اور اللہ تعالے فرماتا ہے۔ اگر ہم تجہکو مضبوط نہ رکہتے تو تو اُن کی جانب قریب تہا کہ مایل ہو جاتا۔ اب یہہ آیت مقاربت میلان کی ہی نفی کرتی ہے چہ جائیکہ آنجناب کا میلان اُن کی جانب ہوتا۔ بزار کہتے ہین ہم نہین جانتے کہ کسی نے اس حدیث کو متصل اسناد سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہو۔ بیہقی کہتے ہین۔ یہہ قصہ نقل کے قانون کے لحاظ سے ثابت نہین ہوا۔ پہر بیہقی نے یہہ کلام کیا ہے کہ اس قصہ کے راویون مین طعن کیا گیا ہے + امام الائمہ ابن خزیمہ کہتے ہین۔ کہ اس قصہ

وقال اللہ تعالی سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰی - ولاشك ان من جوز علی الرسول تعظیم الاوثان فقد کفر لان من المعلوم بالضرورۃ ان اعظم سعیہ کان فی نفی الاوثان ٭ قال بن کثیر فی تفسیرہ ان جمیع الروایات فی ہذا الباب اما مرسلۃ او منقطعۃ لا تقوم الحجۃ بشی منہا - ثمّ قال فقد عرفناك انہا جمیعہا لا تقوم بہا الحجۃ لانہ لم یروہا احد من اہل الصحۃ ولا اسندہا ثقۃ بسند صحیح او سلیم متصل - (فتح البیان مختصرا)

وقال فی الکبیر - روی عن محمد بن اسحاق بن خزیمہ انہ سئل عن ہذہ القصۃ فقال ہذا وضع من الزنادقۃ وصنّف فیہ کتابا -

مکذب براہین - صفحہ نمبر ۷۸ مین لکہتے ہین - "اور اُنہی ہندوون کے مخفی رکہنے مین یہہ مصلحت تہی اور اہل اسلام سے چہپانے کا یہہ مطلب تہا. کہ وہ تعصب وجہالت سے غیر مذہب کی کتب کو جلادیا کرتے تہے - ایسا نہو کہ ان ست دہرم کی کتابون کو جلادین"

پہر مکذب نے صفحہ نمبر ۷۹ مین اسکندریہ کے کتب خانہ کی تباہی - کا ذکر کیا ہے -

"کہ فیلوتس حکیم اور فاضل اجل کی عرض پر عمرو سپہ سالار افواج نے امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالے عنہ خلیفہ ثانی سے اس کتب خانہ کے بارے مین اشتار دپوچہا تو خلیفہ نے لکہا فی الفور جلادئیجاوین - چہہ مہینہ تک

ص۲۳۷ - کو زندیقون نے وضع کیا ہے٭ امام رازی کہتے ہین - یہہ قصہ جہوٹا بناوٹی ہے اسکا ماننا ناجایز ہے کیونکہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ یہہ نبی اپنی طرف سے کچہہ نہین بولتا ہے. تو وہی کہتا ہے جو اسکے دل مین وحی کی جاتی ہے اور اللہ تعالے فرماتا ہے عنقریب ہم تجہے قرآن پڑہاتے ہین - پہر تو اُسے فراموش نہ کریگا - جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہہ کہنا روا رکہے کہ آپ نے بتون کی تعظیم کی ایسا شخص بے شک کافر ہے - اسلئے کہ یہہ واضح ہوچکا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی بہاری کوشش بتون کا نابود کرنا تہا - ابن کثیر - اپنی تفسیر مین کہتے ہین - کہ اس باب مین جتنی روائتین ہین یا تو مرسلہ ہین یا منقطعہ ہین اور ایسی روائتین حجت نہین ہوا کرتین - پہر امام صاحب فرماتے ہین - ہم تجہے سمجہا چکے ہین کہ یہہ تمام روائتین حجت پکڑنے کے قابل نہین ہین - کیونکہ اہل صحت مین سے کسی نے انہین روایت نہین کیا اور نہ کسی ثقہ نے سند صحیح یا سلیم متصل سے انہین اسناد کیا - اور امام صاحب تفسیر کبیر مین کہتے ہین - محمد ابن اسحق بن خزیمہ سے روایت ہے کہ اُسے اس قصہ کی بابت سوال کیا گیا - اس نے جواب دیا کہ زندیقون نے اسے گہڑا ہے - اور اُس نے اس بارہ مین ایک مستقل کتاب تصنیف کی ہے٭

وہ حمام گرم ہوتے رہے*۔ انتہی مختصراً۔

یہہ اعتراض صرف پادری صاحبان کی کاسہ لیسی کا نتیجہ ہے۔ والا ناظرین۔ غور کریں۔

اوّل۔ اگر اسلام کے عادات مین یہہ ہوتا۔ تو اسلام والے پہلے خلیفہ عمر رضہ اپنے عہد سعادت مہد مین۔ یہود۔ اور عیسائیون کی پاک کتابون کو جلا دیتے۔ کیونکہ یہی دونون مذہب ہان پاک کتابون والے مذہب اسلام کے پہلے مخاطب تہے۔ پہر مجوس پر اسلام کا پورا تسلط ہوا۔ مگر کوئی تاریخ نہین بتاتی کہ اسلام نے انکی کتابین جلائین۔ اگر یہہ فعل اسلام یا خلفاء اسلام کا داب ہوتا تو اس کے ارتکاب کے اسباب ہمیشہ اسلام مین موجود تہے۔ اور اسلام کا کوئی مانع نہ تہا۔

---

* نوٹ۔ اگرچہ اسوقت تک جبکہ اس واقعہ کی تحقیق نہ کی گئی تہی اور صحیح حالات روشنی مین نہ آئے تہے یہہ الزام مسلمانونکو دیا جاتا تہا مگر اب مصنف مزاج اور حق پسند علما مین ایسے لوگ بہت کم رہ گئے ہین جو یہہ ناحق الزام مسلمانون کو دیتے ہون اس الزام کی وجہ زیادہ تر تعصب یا ناواقفیت پر مبنی تہی اور اُس وقت بھی جب یہہ الزام لگانے والے کے پاس کوئی صحیح سند موجود نہ تہی۔ یعنی اس قصہ کے بیان کرنے والے دو مورخ اس واقعہ سے ۵۸۰ برس بعد پیدا ہوے تہے۔ اور کوئی پہلی سند اُن کے پاس موجود نہ تہی سنٹ کرائی سے جس نے اسکندریہ کے کتب خانہ کی تحقیق مین بہت سی کتابین لکہی ہین۔ اس روایت کو بالکل جہوٹا ٹہرایا ہے۔ اور معلوم ہوا ہے کہ یہہ کتابین جولیس سیزر کی لڑائی مین جل گئی تہین چنانچہ پلوٹارک بہی لائف آف سیزر مین لکہتا ہے کہ جولیس سیزر نے دشمنون کے ہاتہہ مین پڑ جانے کے خوف سے اپنے جہازون کو آگ لگا دی اور وہی آگ بڑہتے بڑہتے اس حد تک پہونچ گئی کہ اس نے اسکندریہ کے مشہور کتب خانہ عظیم کو بالکل جلا دیا۔

ہینڈی صاحب اپنی کتاب مین ڈکشنری آف ڈیٹس ریلیٹنگ ٹو آل ایجز جہان اس غلط روایت کو درج کیا ہے وہان اپنی تحقیقات سے یہہ نوٹ لکہا ہے کہ "یہہ قصہ بالکل مشکوک ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول "اگر وہ کتابین مخالف اسلام ہین تو جلا دینا چاہئین" مسلمانون نے تسلیم نہین کیا۔ اس قول کو بعض نے تھیوفلس اسکندریہ کے بشپ سے منسوب کیا ہے جو ۳۹۰ء مین ہوا اور بعض نے اسے کارڈنل زمینز کے ماتہے لگایا ہے جو ۱۵۰۰ء مین تہا"

ہمارے مشہور جوان مرد ڈاکٹر لائٹنر نے اپنی کتاب سنین الاسلام مین اس غلط روایت کی پیروی کی ہے اور افسوس سے معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب موصوف کو اپنی تحقیقات مین دہوکا ہوا ہے۔ ڈریپر صاحب نے مشہور کتاب مین پہلے اس قول کو غلط راویون سے نقل کیا ہے۔ لیکن بعد مین جا کر اس قول کی غلطی کو تسلیم کیا ہے۔ اور لکہا ہے کہ درحقیقت یہہ کتابین جولیس سیزر کی لڑائی مین جل گئی تہین۔ اور اب کامل یقین کے ساتہہ کہا جا سکتا ہے کہ یہہ قول بالکل بے اصل اور محض فسانہ ہے۔ اگر رونے کے لایق ہے تو یہہ سچا واقعہ ہے کہ متعصب کارڈنل زمینز نے اسی ہزار عربی قلمی کتابین گرینیڈا کے میدانون مین برباد کرنے والی آگ کے شعلون کے حوالے کردی تہین۔ (دیکہو کانفلکٹ بٹوین سائینس اینڈ ریلیجن) عبد الکریم

دوم- اگر مذہبی وغیرہ کتابون کا جلانا- اسلامی بادشاہون- اور عوام اسلام کا کام ہوتا- تو یونانی فلسفہ- یونانی طب- یونانی- یونانی علوم کے ترجمے عربی زبان مین محال ہوتے-

سیوم- اگر کتابون کا جلانا- اسلامی لوگ اختیار کرتے تو ضرور تہا- کہ مکذب براہین اپنے ملک سے کوئی **نظیر** دیتے- اور انہین اسکندریہ مین سمندر پار پہنچانا پڑتا-

چہارم- سات سو برس سے زیادہ اسلام نے ہندستان مین سلطنت کی- اور اس عرصہ مین- بھاگوت- رامائن- گیتا- مہابہارت- اور انکے شل- لنگ پران- مارکنڈی- مشہور کتابین جو آجتک مذہبی کتابین- اور مقدس پستک یقین کیجاتی ہین کسیکے جلانے کی خبر کان مین نہین پہنچی بلکہ ان کتابون مین سے بعض کے ترجمے ہوے- پس تعجب آتا ہے ؟- کہ ان ہندؤن نے کیونکر سمجھہ لیا کہ مسلمان انکی پستکون کو جلاتے ہین- **انصاف** سے سوچو-

پنجم- یاد رکہو- ہم ایک الزامی جواب دیتے ہین- اگرچہ الزامی جواب بعض لوگ پسند نہین کرتے- مگر ہم اسلئے ایسا جواب پسند کرتے ہین کہ اس قسم کے جواب سے **راستی پسند** مخاطب کا دل خود ہی اندرونی جواب کا طالب ہوتا ہے- اور حقیقی جواب ایسی حالت مین زیادہ تر موثر بنتا ہے- اس الزامی جواب مین پہلے ہم عیسائیون کو لیتے ہین جو اِس اعتراض کے پہلے بانی ہین اور مکذب براہین نے انہین کے اخبار نور افشان- نمبری ۱۲- جلد ۱۲ مطبوعہ ۲۲- مئی ۱۸۸۴ء سے یہہ سوال اخذ کیا ہے- اور اسوقت الزامی جواب کی خوبی پر انکو متی ۷ باب ۱-۵- لوکا ۶ باب ۳۷- یاد دلاتے ہین اور پہر عرض کرتے ہین کہ وہ اعمال ۱۹ باب ۱۸-۲۰ مین ملاحظہ

فرمائین کہ اسمین کیا لکھا ہے۔

اُور بہتیرون نے انہین سے جو ایمان لائے تہے آکے اپنے کامون کا اقرار کیا۔ اور بہتون نے جو جادوگر⁂ تہے۔ اپنی کتابین اکٹھی کرکے سب لوگون کے آگے جلادین۔ اور انکی قیمت کا حساب کیا۔ تو پچاس ہزار روپیہ ثابت ہوئین۔ ایسیطرح خداوند کریم کا کلام بڑہ گیا۔ اور غالب⁂ ہوا۔

اب اس تعلیم پر جو عملی کارروائیان ہوئین وہ سنئے۔ اور یہہ بہی یاد رہے کہ اسکندریہ کے کتب خانہ مین مذہبی کتابین نہ تہین۔ جو محل محال اعتراض ہین۔

کتاب دالٹن مطبوعہ ۱۸۷۸ء جلد سوم مین ہے۔۔

جب وکلف کے ترجمہ جلانے کا حکم ہوا تو ۱۴۱۰ء مین ایک کتاب ٹیلر نے تصنیف کی اور ۱۴۲۸ء مین کونسل منعقد ہوئی جسکے حکم سے وکلف کی ہڈیان قبر سے نکال کر جلائی گئین۔

۱۵۲۶ء مین کارڈنل ولسی اور بشپ لوگون نے حکم دیا کہ ٹنڈیل کا ترجمہ نہ پڑہا جاوے۔ اور اس مضمون کے اشتہار اپنے علاقومین جاری کئے کہ لوتہر کے بعضے پیروون نے ترجمہ غلط کیا ہے۔ اور خدا کے کلام کو جوٹہے ترجمون اور الحادی حاشیون سے خراب کیا ہے اسلئے وہ ترجمے جس جس کے پاس ہون تیس دن کے عرصہ مین جنرل وائیکر کے پاس حاضر کرے ورنہ کلیسیا سے نکالا جاویگا اور بدعتی

⁂ نوٹ۔ جادوگری کسکو کہا گیا ہے۔ پادری کلارک آیتہ ۱۹ کے نیچے لکہتے ہین۔ دنیا مین ہزارہا کتابین نفسانی اور شیطانی موجود ہین جنسے لوگ بگڑتے ہین عقلاً و نقلاً وہ بری ہین۔ مثلاً برے شعرون کی کتابین۔ کوک شاستر کی کتابین یا جہوٹہے قصے۔ کہانیان جو شہوت انگیز ہین۔ اور مرہ افسانے اور قصے جو لوگون نے برے مطلب پر تیار کئے ہین۔

پہر رابرٹ کلارک تفسیر اعمال۔ ۱۳ باب ۸ درس کی تفسیر مین لکہتے ہین۔

ہشیار۔ نجومی۔ جادوگر یہہ ایک ہی بات ہے۔ (متی ۲-۱) مین جو لفظ مجوسی لکہا ہے وہ لفظ اور یہہ لفظ ایک ہے پہر کہا کہ تواریخ مین لکہا ہے کہ ماریسیوس بزرگ۔ پمپیوس۔ کلائسس۔ جولیس۔ طبریوس شہنشاہ یہہ سب کے سب اپنی اپنے ساتہ جادوگرون کو رکہتے تہے۔ اور نپولین شہنشاہ فرانس جو ابہی مرا ہے ایسی ناہی کے زمانہ مین بہی اپنے ساتہہ جادوگر رکہتا تہا۔ اعمال کے ۱۶ باب ۶ درس کے تفسیر مین کہا ہے رومی لوگ جادوگرون کو بہت چاہتے تہے اور انسے شگون و فال دریافت کرتے تہے۔ جیسے اسوقت ہندؤن مین ہو رہا ہے۔ اور بعضے مسلمان بہی تعویذ گنڈہی۔ اور رمالی۔ اور فال کشائی۔ اور ٹوٹکے کرتے ہین۔ رابرٹ کلارک تفسیر اعمال ۱۹ باب ۲۰ درس مین لکہتے ہین۔ پس یہہ کتابین بہی خداوند کی کلام کے غلبہ سے جل گئین اور جادوگری کا اعتقاد دلون سے نکل گیا۔ بطلان مٹ گیا۔ کلام صدق پہیل گیا۔

کہلاوے گا۔ اور اسی سال ٹونسل بشپ لنڈن اور ٹامس مور نے تمام نسخے خرید کرکے پالی کراس مین جلا دئیے۔

پہر سنہ ۱۵۲۹ء مین یہہ نسخے چیپ سار مین علانیہ جلا دئیے گئے۔

جب سنہ ۱۵۳۰ مین ٹنڈیل نے اسپر نظر ثانی کرکے دوبارہ چہپوایا۔ اور جان وغیرہ کی معرفت اس کی اشاعت کی تو۔ لنڈن کے بشپ نے شائع کرنے والون کی تشہیر کی اور یک لاکہہ اٹہاسی ہزار چارسو روپیہ چہہ آنہ آٹہہ پائی جرمانہ کیا۔

پہر سنہ ۱۵۴۶ء مین ہنری ہشتم شاہ انگلستان کا حکم صادر ہوا۔ کہ ٹنڈیل اور کورڈیل کے ترجمے اور نیز وہ کتابین جنکے پارلیمنٹ نے اجازۃ نہین دی۔ اور نیز فرت اور وکلف کی کتابین نہ پڑہی جاوین۔ اور ملکی اور کلیسائے افسرون کو دیجاوین کہ وہ جلادی جاوین۔

پہر سنہ ۱۵۵۰ء مین نماز کی کتاب مع انجیل جلائی گئی۔

پہر سنہ ۱۵۵۵ء مین اشتہار جاری ہوا کہ بدعتی کتابین کہین نہ بہیجی جاوین اور نہ کوئی اپنے پاس رکہے۔

یہہ پاک عیسائیون کی کاروائیان تہین جو انہون نے خلاف مذہب تحریرات اور کتب کی اشاعت کی انسداد مین جاری رکہین۔ اب ہم روشن ضمیر آریہ صاحبان کو ستیارتہہ پرکاش مطبوعہ بار اول کے صفحہ ۱۹۴ و ۲۱۶ و ۳۱۲ کے دیکہنے کی تکلیف دیتے ہین جو انکے واجب القدر گورو دیانند صاحب کی تصنیف سے ہے۔ وہ تحریر فرماتے ہین۔

”دُوسری بات یہہ ہے کہ بیدآدمی ست شاسترون کا پرتیت پرچار کرے۔ اور جو کوئی جال پستک رچے۔ وا پڑہے۔ پڑہاوے۔ اسکو راجہ جیبہ چہیدن تک ڈنڈ دیوے۔ جیسے کہ کوئی ہتہیا جال پستک نہ رچیگا۔“

ستیارتہہ پرکاش صفحہ ۱۹۴۔

اور صفحہ نمبر ۲۱۵۔ مین دیانند جی نے لکہا ہے۔

”بیاس ارتہاہتہ اکادشی۔ بہاگوت آدکون کی کہتا کرنے والے اور مندرون کے پوجاری

اور سنتپر دا ہو والے ۔ بیراگی ۔ سنتنیو ۔ بام مارگی اوک پنڈت مہا تما ۔ اور سدہ بہہ تو اوپر سے بنے رہتے ہین پرنتو انکو سب جگت کے ٹھگنے والا جاننا ۔ بیس ۔ اور یہہ سب پرسدہ جو ہین انکو ڈنڈ سے راجہ اپدیش کر دے ! ایسا ڈنڈ دے کہ کوئی اس پر کا کہنکہہ پرجا مین نہ ہونے پاوے ۔ تب ہی راجہ اور پرجا کی انتی ہوگی ۔ انتہا ہنہین ""

پہر ستیارتھ پرکاش مین ۔ آریہ ورتی مذاہب کی کارروائی صفحہ ۳۱۲ مین لکہی ہے اور جو جو بید آدکون کے پستک کو پایا اور پورب کے آتی ہاسنون کا انکا پرایا ناش کردیا جیسے کہ انکو پورب اوستھا کا سمرن بہی نہ ہے ۔

پہر جینیونکا راج اس دیش مین اتینت جم گیا ۔ تب جین بہی بڑے ادمان مین ہو گئے اور کو کرم انیا بہی کرنے لگے ""

الزامی جوابات پر نظر ڈالنے کے واسطے جو تکلیف دی گئی تہی اس تکلیف کو اب ہم زیادہ کرنا نہین چاہتے اور انصاف پسند طبائع کو اب اسی طرف مائل کرتے ہین کہ وہ اسکندریہ کے کتب خانہ کا حال ملاحظہ فرمائین ۔

مصر کے جغرافیہ مین جسکو فکری نے لکہا ہے ۔ یون آیا ہے :۔

احترقت ۔ کتب خانہ بطلیموس الاول ۔ فی عہد پولیس قیصر الرومان بان ۔ عند محاصرۃ پولیس بالاسکندریۃ ۔ رمت الاعداء الاستیلاء علی سفینۃ ۔ فاضرم فیہا النار ۔ انتہی ۔

ثم قال

الطوان الرومانی ۔ اہدی الی الملکۃ کیلوسطبرہ من کتب خانہ برجام ۲۰۰ ء الف او ۴۰۰ ء الف کتب ۔

فاصابہا الحریق مرتین بواسطۃ الدیانۃ النصرانیۃ لازالتہ افکا عبدۃ الاوثان فی مدۃ حکم

علاوہ برین

اہل اسلام بے سند بات کو پرانے زمانہ کی باتون سے قابل اعتبار نہین سمجھتے مخالفون کو ضرور ہے کہ اسکا پورا **ثبوت** دین۔

اَب بمقابلہ ڈاکٹر لائیٹنر کی بے سند بات کے مشہور اور یورپ والون کے نزدیک محقق ہسٹورین گبن صاحب کے فٹ نوٹون کا ترجمہ ملاحظہ ہو۔

تاریخ گبن صفحہ نمبر ۶۶۔ باب ۵۱۔ جلد نمبر ۶

اول۔ یہود یا عیسائیونکی مذہبی کتابون کے نہ جلانے کی دلیل یہہ ہے کہ اہل اسلام خدا کے نام کی بہت عزت کرتے ہین اور انکی کتابون کو وہ کتب آلہیہ مانتے ہین جیسا کہ صفحہ نمبر ۳۷ جلد ۶ مین ذکر ہے۔ دیکھو مکتوبات فریفش

دوم۔ اسکندریہ مین دو کتب خانہ تھے۔ ایک بروچین کا کتب خانہ جو گیلنس کے عہد حکومت مین سنہ ۲۶۳ء مین جلایا گیا تھا۔ جیسا گبن باب ۱۰۔ جلد ۱ صفحہ ۳۴۷ مین ہے۔ دوسرے کا نام سیریپیم کا کتب خانہ تھا۔ جسکے نصیب مین اسی وصیت کا سامنا ہوا۔ جو پہلے کتب خانہ کو ہوا۔ یعنے تھیو پالیس کے جور و جفا سے تباہ کیا گیا جسکا باب ۲۸ مین ذکر ہو چکا ہے۔ اور جسکا حوالہ گبن اس موقع پر دیتا ہے۔ یہہ بیش قیمت ذخیرے دوسو پچاس برس پہلے حضرت عمر رض کے حملہ کے تباہ ہو چکے تھے۔ اور اس وقفہ کے عرصہ مین کوئی تواریخ کسی بادشاہ محب وطن یا کسی عالم کا پتہ نہین لگا سکتی جسکو اِن کتب خانون کے پورا کرنیکی خواہش ہوئی ہو۔ یا جسکے پاس وسائل انکے پورا کرنے کے ہون۔ ابوالفرگیس کا افسانہ اسقدر مشہور نہو جاتا۔ اگر ایسے

یہہ غرض ہنوتی۔ کہ روم کے وحشی فتح یابون کو اسبات کا الزام دیا جاوے۔ کہ انہون نے دنیا مین علمی تاریکی پہیلانے کی کوشش کی۔

گبن صفحہ نمبر ۲۸۶ جلد نمبر ۳ باب ۲۸

تہیوڈاسس کے زمانہ (۳۷۸-۳۹۵) مین جب اسکندریہ کے بتونکی تباہی کا حکم نافذ کیا گیا تو عیسائیون نے بڑی خوشی اور خورمی کے نعرے بلند کئے اور بدنصیب پیگنس نے جنکی تندی کے باعث یہہ حملہ ہوا تہا۔ جلدی شکست کہائی۔ اور کچہہ بہاگ گئے اور کچہہ چہپ گئے۔

تہوفیلس نے آگے قدم بڑہایا تو کہ سیرپیس کے مندر کو تباہ کرے۔ اور بجز اس کے کوئی مشکل اسے سد راہ ہنوئی کہ وہان کی بڑی بڑی اشیا جو مقدار اور وزن مین بہاری تہین۔ دشوار رکاوٹین معلوم ہوئین۔ اور مجبوراً اسے ان بناؤن کو چہوڑکر اسبات پر قناعت کرنی پڑی۔ کہ اس مندر توڑکر ایک تو وہ خاکستر بنایا۔ اور اسکی ایک حصہ پر تہوڑی دیر بعد ایک گرجا تعمیر کیا۔ تو کہ عیسائی غازیون کی یادگار رہے۔

قیمتی کتب خانہ اسکندریہ کا تباہ اور برباد کیا گیا اور قریباً بیس سال بعد خالی الماریان ایسے نظارہ کنندون کے غم وغصہ کو بڑہاتی تہین۔ جنکا دل مذہبی تعصب سے بالکل سیاہ ہنوا ہو۔

پرانے عقلا کی تصانیف جنمین سے بہت تباہ ہوگئین یقیناً بعض ان مین سے بت پرستی کے زمانہ کی تباہی سے بچگئے ہونگے۔ تاکہ آئندہ نسلین ان سے فائدہ اٹہاوین۔ اور انکے مطالعہ سے اپنے دلکو خوش کرین۔

پہر گبن صفحہ ۳۴۸ باب ۱۰ جلد ۱ مین اسکندریہ کی آبادی اور اسکا جلیل القدر

تجارتگاہ ہونا بیان کرنیکے بعد لکہتے ہین کہ اسمین مختلف قومون کے آدمی آباد تھے
آخر انمین ایسا عام فساد ہوا کہ بارہ برس تک قایم رہا۔ یہہ لڑائی سیول اوہٹری
آدمیون مین ایک جوتے سے شروع ہوئی۔ اس تباہ شدہ شہر کے بعض حصون
مین باہم خط وکتابت اور آمد ورفت کا سلسلہ قطع ہوگیا۔ اور ہر ایک کوچہ خون
سے پُر ہوگیا۔ اور اسکی عمارتین ڈہائی گئین حتے کہ اسکا بہت حصہ تباہ ہوگیا۔
وسیع اور شاندار محلہ بروچیین کا معہ دیگر محلون اور عجائب خانون اور بادشاہون
اور فلاسفرون کے مکانات کے تباہ ہوگیا۔ اور اسکے بعد قریباً ایک سو برس تک
ویران پڑا رہا۔ بلکہ اب بھی اسکی حالت ایسی ہے۔

مکذب صفحہ نمبر ١٨۔ "مگر اہل اسلام سے ایک ضروری گذارش ہے کہ آدم وحوا
وشیطان۔ وموسٰے۔ ونوح۔ وابراہیم۔ ویوسف۔ وخضر۔ ویعقوب۔ ولوط
ولقمان۔ وسکندر۔ واصحاب کہف۔ ویاجوج۔ وماجوج۔ وعمران۔ وذکریا۔
وعیسٰے۔ ومریم۔ ومحمد صاحب کے خانگی امورات وجنگ وجہاد وسامری۔
ویونس۔ ویحییٰ۔ ودوزخ۔ وبہشت۔ کی نہرون کا حال حور وقصور غلمان۔
وخیرات وزکوۃ۔ وحج واحرام وسنگ اسود۔ ونکاح۔ ومتاع۔ وحلال۔
وحرام۔ وقربانی وغیرہ کے قصہ وکہانی نکالکر باقی کو ملاحظہ فرمائیو! اگر آپ انصاف
سے مطالعہ فرماوینگے تو بخوبی جان جاوینگے کہ کسقدر الٰہی تعلیم باقی ہے"۔

مصدق۔ اس سمجھدار کو اتنی بھی خبر نہین۔ کہ حرام وحلال کی بحث اور
خیرات اور زکوۃ کا حکم قصہ کہانیون مین داخل ہے۔ یا سچی تعلیمات مین؟ پہر یہہ
خبر نہین کہ ان پاک قصون مین کسقدر صداقتین بہری ہوئی ہین۔ بہرحال ان

قصہ کہانیون کے سوا جو کچھ صداقتین اور پاک تعلیمات قرآن کریم مین ہین۔ انکی لئے کئی مجلد بہی کفائت نہین کرسکتین۔ اسلئے کہ قرآن کریم ان تمام حقہ تعلیمات و علوم کا مجموعہ ہے۔ جنکی ضرورت ہمکو لاحق ہے۔ یا ہوگی۔ کیا ہی سچ کہا جسنے کہا۔ جمیع العلم فی القرآن لاکن تقاصر عنہ افہام الرجال۔ مگر یہان جسقدر اس کتاب مین گنجائش ہوسکتی ہے نہائت مختصر گذارش کرتے ہین تفصیل کے واسطے احکام القرآن حضرت پیرومرشد مجدد الوقت میرزا غلام احمد صاحب کی اور اقتباس الانوار شیخ محمد عبید اللہ صاحب۔ اور جواہر صمدیہ جناب عبد الصمد پیغام محمدی۔ سید محمد علی۔ نیل المرام نواب صاحب وغیرہ دیکہنے چاہئے ہان ان مضامین بالا کے سوا جنکو مکذب نے بیان کیا۔ قرآن کریم مین اس قسم کے مضامین ہین۔

اول۔ باری تعالے کی ہستی اور اسکی توحید کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ
اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ
وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ
كُفُوًا اَحَدٌ ۝

او مخاطب تو کہہ دے۔ اصل بات تو یہ ہے۔ کہ خود بخود موجود جسکا نام ہے اللہ پوجنے کے لائق۔ فرمانبرداری کا مستحق۔ وہ ایک ہے۔ اپنی ذات مین یکتا۔ صفات مین بے ہمتا۔ ترکیب و تعدد سے پاک۔ اللہ جسکا نام ہے۔ وہ اصل مطلب مقصود بالذات ہر کمال مین بڑہا ہوا۔ جسکے اندر نہ کچھہ جاوے۔ کہ کہانے پینے وغیرہ کا

	محتاج ہونا اسکے اندر سے کچھہ نکلے کہ کسیکا باپ بنے پس نہ وہ کسیکا باپ اور نہ کسیکا بیٹا - اسکے وجود مین اسکے بقا مین اسکی ذات مین اسکی صفات مین کوئی بھی اسکے جوڑ کا نہین +
وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ پ ٢ - س بقر - ر ١٩ -	تمہارا معبود صرف ایک ہی ہے - جسے اللہ کہتے ہین ہر ایک کاملہ صفت سے موصوف ہر ایک برائی سے پاک - بن مانگے احسانات کرنیوالا - مانگنے والون کے سوال و محنت پر عنایت فرما - اس اللہ کے سوا کوئی بھی معبود نہین +
وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ - پ ١٠ - س توبہ ر ٥ -	لوگون کو ایک اللہ کی پوجا کے سوا کسیکی پوجا کا حکم نہین - ایک ہی معبود ایک ہی پورن پوجنی کے بنا کوئی پرستش و عبادت فرمانبرداری کے لایق نہین +

دوم - باری تعالے کے وجود اور توحید پر دلایل

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِیْ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ	بے شک - آسمانون اور زمین کی پیدایش مین کہ دونون مین کسقدر مختلط القوے اشیا موجود ہین اور پہر انمین کیسا باہمی تعلق ہے - تمکو کسقدر وقتاً فوقتاً ضرورتون کا سامنا ہوتا ہے - پہر آسمان

بِمَا یَنۡفَعُ النَّاسَ وَمَا
اَنۡزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ
مِنۡ مَّآءٍ فَاَحۡیَا بِهِ
الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِهَا
وَبَثَّ فِیۡهَا مِنۡ کُلِّ دَآبَّةٍ
وَّتَصۡرِیۡفِ الرِّیٰحِ وَالسَّحَابِ
الۡمُسَخَّرِ بَیۡنَ السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ
لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّعۡقِلُوۡنَ
پ ٢- س بقرہ- ر ۴-

اور زمین مین کتنا سامان تمہاری ضرورتون کے علاوہ تمہاری راحت کے واسطے بہی موجود ہے- اور رات ودن کے اختلاف مین کہ کسطرح دونون طول البلد مین باہین اختلاف کہ ہر ایک دوسرے کے پیچھے موجود ہے- اور عرض بلد مین باہین اختلاف کہ کم وزیادہ موجود رہتے ہین- اور ان جہازون مین جو لوگون کے لئے ہر قسم کے منافع کے واسطے سمندر مین پتلے پتلے پانیون پر بڑے بڑے بوجھ لیکے ساتھہ دوڑ رہے ہین- اور اسمین کہ اللہ تعالے ویران وغیر آباد زمینون کو اس پانی سے آباد کردیتا ہے- جسکو وہ آپ بادلون سے اتارتا ہے- اور اسمین کہ پینے کے لئے پانی کہانے کیلئے کہانے- غرض آسمانون اور زمین کی پیدایش اور رات دن کی روشنی واندہیری اور بادلون کی بارش کے بعد اللہ تعالے نے ہی زمین مین ہر قسم کے جاندارون کو پہیلایا- اور ہواؤن کے ادہر اُدہر پہیرنے مین کہ کہین ان مین کوئی حیوانات ونباتات کی زندگی کا باعث ہین- کہین خون کے صاف کرنے اور گہسے پسے اجزا کے نکالنے مین مددگار- کہین جہازون

اور کشتیون کے لیجانے مین مفت کے مزدور کہین بادلون کو ایک جگہہ سے دوسری جگہہ لیجانے مین فرمانبردار - کہین ضرورت کے موافق ذرات کو جمع کردین - کہین صفائی مین مدد دین - اور بادلونمین جو آسمان و زمین کے درمیان اللہ تعالے کے قبضہ حکم مین مسخر ہو رہے ہین - ضرور ہی ان باتونمین اللہ تعالے کی ہستی اسکی یکتائی اسکی کاملہ صفات - حکمت - قدرت - علم - رحم وغیرہ وغیرہ کے نشان ہین - مگر صرف اس قوم کے واسطے جو عقل سلیم رکہتے ہین -

سوم نہایت درجہ کا ظلم اور بے ایمانی جس نے دنیا مین جہالت اور اختلاف و توہمات کو پہیلایا وہی جسکو شرک کہتے ہین قرآن کریم نے اس کا ابطال کیا

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا + پ ۵ - س نسآء - ر ۷ -	جان لو جسکا نام ہے اللہ ہر برائی سے پاک ہر ایک کامل صفت سے موصوف وہ یہہ گناہ تو کبھی نہ بخشیگا کہ اسکا کوئی شریک ٹہرایا جاوے - ذات مین اسکا ہمتا سمجہا یا صفات مین اسکے ہم پلہ خیال کیا جاوے یا کسی عبادت مین کسیکو اسکا ساجھی بنایا جاوے اور شرک کے نیچے کے گناہ - تمکو عفو کر دیگا - جسکے لئے اپنے

	رحم سے چاہے۔ جسنے کوئی شرک کیا اُسنے بڑی بھاری بدی کا طوفان باندھا۔
إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاءُ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيدًا ؛ پ ۵ ۔ س نساء ر ۱۸	جان لو جسکا نام ہے اللہ ہر بُرائی سے پاک ہر ایک کامل صفت سے موصوف وہ یہہ گناہ تو کبھی نہ بخشیگا کہ اسکا کوئی شریک ٹھہرایا جاوے۔ ذات مین اُسکا ہمتا سمجھا یا صفات مین اسکے ہم پلہ خیال کیا جاوے یا کسی عبادت مین کسی کو اسکا ساجھی بناے اور شرک سے نیچے کے گناہ اسکو عفو کر دیگا جسکے لئے اپنے رحم سے چاہے۔ جس نے کوئی شرک کیا وہ راہ حق سے بہک کر کہین دور جا پڑا ؛
إِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوٰىهُ النَّارُ وَمَا لِلظّٰلِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ۔ پ ۶ ۔ س المائدہ ۔ ر ۱۰	بات یہہ ہے۔ کہ جسنے کسی چیز کو کسی پہلو پر بہی خدا کا شریک بنایا۔ اسپر اس معبود نے جو ہر ایک بُرائی سے پاک اور ہر ایک کامل صفت سے موصوف ہے سچے آرام گاہ کو جسکا نام جنت ہے۔ اسپر حرام کر دیا۔ اور ایسے بدکار کا ٹھکانا۔ وہ آگ ہے جسے دوزخ کہتے ہین۔ ان ظالمون کا جو رزق کسی کا کہاتے ہین۔ اور فرمانبرداری کسے دوسرے کی کرتے ہین۔ مخلوق کسی کی ہین اور مطیع کسی کی جزا سزا کے واسطے حاضر کسی کے پاس ہونا ہے حساب کتاب

	کسینے لیتا ہے۔ اور فرمانبردار کسی کے بنتے ہین کوئی بھی حامی نہو گا۔
لَوْ کَانَ فِیْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا۔ پ ۱۷۔ س انبیا۔ ر ۲	اگر زمین و آسمان مین ایک معبود برحق کاملہ صفات سے موصوف اور برائیون سے پاک ذات اللہ تعالےٰ کے سوا کچھہ اَور معبود بنائے جاوین۔ تو آسمان و زمین مین ایسی بڑی خرابی پڑے کہ دونون مین تباہی آجاوے۔ کیونکہ ظاہر ہے۔ جس قوم مین شرک پہیلتا ہے وہ قوم جاہل۔ وہم پرست۔ سچے علوم سے محروم افسانون۔ ڈہکوسلون مین مبتلا ہوکر آخر پہوٹ مین گرفتار ہو جاتے ہین۔
سَخَّرَ لَکُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مِّنْهُ پ ۲۵۔ س ر ۲	تمام وہ چیزین جو آسمانون اور زمین موجود ہین انسان کے قابو مین ہو کر انسان کے مفت مزدور اور انسان کے خادم ہین۔

چہارم تمام مخلوقہ اشیاء جو انسانی نوع کیواسطے بے مزدوری مزدور ہین۔ اور مزدورون کو اپنا معبود بنانا اسطرح باطل کیا

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّیْنِ حَنِیْفًا فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا	پس درست رکہہ۔ مخاطب اپنے آپ کو سچے دین پر۔ اور وہ یہہ ہے۔ کہ انسان سب سے قطع تعلق کرکے اللہ تعالےٰ کیطرف جہک جاوے

لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ پ ۲۱- س روم- ر ۳-	اور تمام اقوال و افعال حرکات و سکنات اسیکی محبت سے صادر ہون- یہی الٰہی فطرة کے مطابق بات ہے جس پر اللہ تعالے نے لوگون کو پیدا کیا- الٰہی اندازہ کو بدلانا نچاہیئے- یہی پکا اور ٹھیک دین ہے-

پنجم اللہ تعالے کے کاملہ صفات کا بیان

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۗءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـــُٔـوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ	ہر ایک عیب سے پاک تمام صفات کاملہ کے ساتھ موصوف جسکا نام ہے اللہ اُسکے بغیر کوئی بھی پرستش و فرمانبرداری کا مستحق نہین- دائم اور باقی تمام موجودات کا مدبر اور حافظ جسکو کبھی سستی اونگھ اور نیند نہو- اُسی کے تصرف اور ملک اور خلق مین ہین- آسمان و زمین اسی کی ہستی اور یکتائی کو ثابت کرتے ہین کوئی بھی نہین کہ اسکی کبریائی عظمت کے باعث اس پاک ذات کی پروانگی کے سوا- کسی کی سپارش بھی کر سکے- پس کسیکو مقابلہ و حمائت کی تو کیا سکت ہو گی- وہ جانتا ہے تمام جو کچھ آگے ہو گا- اور جو کچھ گذر چکا ہے- موجودات کی نسبت کیا کہنا ہے کوئی بھی اسکو علم سے کسی چیز کا اسکی مشیت کے سوا احاطہ نہین کر سکتا- اسکا کامل علم آسمانون و

الْعَظِيْمُ ٥ پ ٣- س بقر - ر ٢	زمینون پر حاوی ہے اور وہ آسمانون اور زمینون کی حفاظت سے کبھی نہین تھکتا - وہ شریک اور جوڑ سے بلند ہے-
هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ٥ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ	وہ ذات پاک جس کا نام ہے اللّٰہ تمام صفات کاملہ سے موصوف تمام برائیون سے پاک وہی جسکے سوا کوئی بھی پرستش و فرمانبرداری کے لایق نہین- اپنی ذات کو جو تمام غیبون کا غیب ہے- آپ ہی جانتا ہے- تمام ان اشیا کو جو موجود ہو کر فنا ہو گئین- یا ابتک ابھی پیدا ہی نہین ہوئین صرف اسکے علم مین ہی ہین- اور تمام موجودات کو جانتا ہے وہ رحمان برون بھلون سب کو روزی رسان- بن مانگے فضل کرنیوالا وہ رحیم جو بھلون کو اپنے فضل و رحم سے بخشے- اور کسیکے سوال و محنت کو ضائع نکرے- وہی اللّٰہ جسکے سوا کوئی دوسرا پرستش و فرمانبرداری کے لائق نہین **الملک** پورا مالک اشیا کی خلق و بقا پر **القدوس** تمام ان اسباب عیوب سے پاک جنکو حس دریافت کرسکے یا خیال تصور کرے یا وہم اسطرف جاسکے- یا قلبی قوی سمجھ سکین- **السلام** تمام عیوب سے مبرا سلامتی کا دینے والا- **المومن** امن کا بخشنے والا-

اَلْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ	اپنے کمالات و توحید پر دلائل قائم کرنے والا **المہیمن** سب کے اعمال کا واقف سب کا محافظ۔ **العزیز** بے نظیر۔ سب پر غالب۔ ذرہ ذرہ پر متصرف **الجبار** سنوارنے والا ہمارے بگاڑون پر اصلاح کے سامان پیدا کرنیوالا اصلاح کی توفیق دینے والا **المتکبر** تمام مخلوقی عیوب اور مخلوق کے اوصاف سے مبرّا۔ تمام چھوٹون بڑون آسمانی اور زمینی شریک اور ساجھی سے اسکی پاک ذات بلند۔ **ہو**۔ وہ خود بخود موجود جس کا نام ہے اللہ **الخالق**۔ ہر ایک چیز کا کامل حکمت کے ساتھ اندازہ کرنے والا۔ **الباری**۔ ہر ایک چیز کو اسکے اندازہ کے مطابق بے نقص و تفاوت ظاہر کرنے والا۔ **المصوّر** اسی اندازہ اور عمدگی سے صورتون اور شکلون کا عطا کرنے والا۔ اسیکے ایسے نام ہین کہ تمام خوبیون پر شامل ہون۔ اسیکی تسبیحین کرتی اور اسکی پاک اور کاملترین ہستی کو تمام وہ چیزین جو آسمان و زمین مین ہین ثابت کرتی ہین وہ غالب جسکے تمام کام حکمتون پر مبنی ہین

ششم۔ الٰہی عبادت کی تاکید

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ	فرمانبردار۔ عبادت کرنے والے۔ اللہ کے بنو۔ اور

شَيْئًا- پ ۵- س نساء- ر ۶-	کسی چیز کو کچھ ہی ہو اسکا کسی امر مین ساجھی اور شریک نہ بناؤ-
فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ- پ ۵- س مومن- ر ۲	اللہ تعالےٰ کو پکارو- اسکی عبادت مین اخلاص سے کام لو اور دین کے قبول کرنے مین ظاہر و باطن مین دکھ سوکھ مین- غرض کسی حالت مین ہو اللہ تعالے کے سوا کسیکے ساتھ تمہارا تعلق نہو اگر منکر بُرا منادین تو بڑے منادین-

ہفتم اللہ تعالے کی عبادت کرنے کی دلیل بیان فرمائی

يَا اَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَّكُمْ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ	سُنو!- او لوگو!- فرمانبرداری کرو اپنے اس محسن مربّی کی جسنے تمکو اور تم پہلون کو خلق کیا- اس سے فائدہ یہہ ہوگا کہ دکہون سے بچ رہوگے- وہ تمہارا مربّی اور خالق وہی ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو گول پہر آرامگاہ بنایا- اور آسمان کو ایسا کردیا- کہ وہ زمین کے قیام کا باعث ہو رہا ہے- اور جہان دیکہو وہ ہمان زمین کے لئے نیو ہے- وہی جس نے بادلون سے ایسا پانی اُتارا جسنے تمہارے کہانے کے واسطے رنگ برنگ کے پھل نکالے- ایسے محسن- مربّی- کامل صفات کے جامع کا کسیکو کسی امر مین شریک ٹھیراؤ-

تَعْلَمُوْنَ پ ۱ - س بقرہ - ر ۳	اور تم جانتے ہو تمہارے انسانی عمدہ قوے مین اتنا تو رکھہ ہی دیا ہے - کہ ایسا محسن - مربّی - کامل فرمانبرداری اور عبادت کا مستحق ہے پس اپنے قوے کو بیکار نہ کرو +

ہشتم اخلاق فاضلہ کی تعلیم دی

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا	پسندیدہ باتین یہی تو نہین - کہ مشرق اور مغرب
وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ	کی طرف موہنہ کرکے نماز پڑہ لی - نیکی اور عمدہ بات
وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ	تو اس شخص کی ہے - جس نے دل سے مانا - زبان سے
مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ	اقرار کیا - اور اپنے کامون سے کر دکھایا - کہ وہ اللہ
الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ	کو مانتا جزا - وسزا کے دن پر یقین رکھتا ہے -
وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ	ملائکہ اور اللہ تعالے کی پاک کتاب - اور سچے
وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ	نبیون پر اُسکے اعتقاد لایا ہے - اور باانکہ
ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى	اسے خود حاجت و ضرورت ہے - اور زندگی کا
وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ	امیدوار ہے - مگر اپنے مال سے رشتہ دارون کی
وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ	خبرگیری کرتا ہے - اور یتیمون مسکینون اور
وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى	مسافرون - سائل کی پرورش - غلامون
الزَّكٰوةَ وَالْمُوْفُوْنَ	کے آزاد کرنے مین مال کو خرچ کرے - عبادت
بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا	و نمازون کو ٹھیک درست رکھے - اپنے مال
وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ	سے مقرری حصہ جسے زکوة کہتے ہین - ادا کرتا رہے

وَالضَّرَّاۤءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ ھُمُ الْمُتَّقُوْنَ + پ ۲ - س البقرۃ - ر ۶	اور نیکی تو انکی ہے - جو تمام ان پہلے معاہدون اور اقرارون کا ایفا کرین - جو انہون نے خدا تعالےٰ سے یا اسکے کسی بندے سے باندہے ہے - باتون مین صداقت کو کام مین لاوین - امانت مین خیانت نکرین افلاس مین - مرض مین - جنگ کی شدۃ مین - تنگی مین - تکلیف مین - وفادار - ثابت قدم مستقل مزاج رہین -
لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا	او مخاطب ! کبھی اللہ تعالےٰ کے ساتھ کسیکو معبود نہ بنانا کہ خدا کی بھی عبادت و فرمانبرداری کی - اور اسکی بھی - اگر شرک کا مرتکب ہوا تو دنیا مین برا اور ذلیل ہوگا -
وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۭ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰـهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ	او مخاطب تیرے مربی اور محسن پالنے والے کا حکم تو یہہ ہے - کہ اسکے سوا کسیکی پرستش اور فرمانبرداری نہ کیجاوے - اور مان باپ سے پورا نیک سلوک ہو - اگر او مخاطب تیرے جیتے ہوئے والدین بوڑہے ہوجاوین - ایک یا دونون - تو خبردار کبھی انسے کسی قسم کی کراہت نہ کرہیو - اور نہ کبھی انکو جہڑکیو - اور ان سے پیاری میٹھی نرم ادب کی باتین کیا کرنا - انکی پرورش و دنیاداری کے لحاظ سے

ف

اف کا لفظ عرب مین اقل ہی بولتے ہین ۱۲

الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ
رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ
صَغِيْرًا ۝ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ
بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ اِنْ
تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ
كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا
وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَ
الْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ
وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا اِنَّ
الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْا اِخْوَانَ
الشَّيٰطِيْنِ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ
لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا
وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ
ابْتِغَاءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ
تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا
مَّيْسُوْرًا ۝ وَلَا تَجْعَلْ
يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى
عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا
كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ

نہین - بلکہ صرف دلی محبت وپیار سے اسطرح کرنا - جسطرح پرندے اپنے بچون کو پرون مین پرورش کے لئے لیتے ہین - اور خدا سے یون دعائین مانگنا - اے میرے ربّ انسے اسطرح رحم کے سلوک کر جسطرح اُنہون نے میرے لڑکپن مین پرورش فرمائی - غرض جیسے والدین تیرے لڑکپن مین تیرے ہمدرد تھے ایسا ہی تو انکے لئے ہو - سنو - مخاطبو! - تمہارا پرورش کرنے والا تمہارے دلون کے بھید جانتا ہے - پس وہان ریا اور دکھلاوا کام نہین آتا - اگر تم سچ مچ کے نیک ہو - تو وہ خدا ہمیشہ ہی اپنی طرف رجوع لانیوالون کو بخشنے والا ہے - او مخاطب! - ہر ایک رشتہ دار اور مسکین اور مسافر کو جو کچھ اسکا حق ہے دیدے - اور اپنے نفسانی خواہشون پر - فخر پر - اور بڑائی کے لئے - اور بے ایمانی کے کامون مین - اموال کو ضائع مت کر - ناجائز طور پر مالون کو ضائع کرنیوالے شیاطین کے بھائی ہین - اور شیطان تو ایسا ہے کہ جس نے اُسے پیدا کیا - اور جس نے اسکو پرورش کیا اسکا بھی منکر ہوگیا - اگر ان لوگون کے دینے کو جنہین دینا ہے - تیرے پاس کچھ نہو - اور تو امید

مَلُومًا مَّحْسُورًا ۝ إِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَآءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيرًا بَصِيرًا ۝ وَلَا تَقْتُلُوٓا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ ۖ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُمْ ۚ إِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْأً كَبِيرًا ۝ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَىٰٓ ۖ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً ۖ وَسَآءَ سَبِيلًا ۝ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ۗ وَمَن قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهِۦ سُلْطَانًا فَلَا يُسْرِف فِّي الْقَتْلِ ۖ إِنَّهُ كَانَ مَنصُورًا ۝ وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي

کہ عنقریب تجھے تیرا محسن رب کچھ دیگا۔ تو سر دست ان کو ایسا جواب دے۔ جسنے انکو آرام ہو۔ اور انکی امید بڑہے۔ نہ ایسا بخیل کنجوس بن۔ کہ گویا تیرے ہاتہہ تیری گردن سے بندہے ہین۔ اور نہ اتنا فضول خرچ بن کہ کچھ بھی تیرے پاس نہ ہے۔ اگر ایسا ہوا۔ تو تجھے ملامت لگے گی۔ اور تہکا ماندہ ہوجاویگا (بعض انسانون کی حالت ایسی حالت ہوتی ہے۔ کہ محتاج کو دیکھہ کر گھبرا جاتے ہین۔ اور فضول کر بیٹھتے ہین ایسونکو مخاطب کر کے فرمایا) تیرے رب کی کیطرف سے ہی۔ کہ کسیکو دولتمند کرتا ہے۔ اور کسیکو مفلس۔ تو کیون گھبراتا ہے وہ حکیم اپنے بندون سے واقف اور انکے حالات پر آگاہ ہے۔ اولوگو۔ا۔ اپنی اولاد کو اسلئے تو قتل نہ کیا کرو۔ کہ ہم انکو کہانے کہلا دینگے۔ تم اور وہ ہمارا ہی رزق کھاتے ہین۔ اور بات تو یہہ ہے۔ کہ اولاد کا قتل کسی سبب سے کیون نہو بڑی بھاری غلطی اور بدی ہے۔ اور زنا کے تو نزدیک بھی مت جاؤ۔ یہہ بڑی بے حیائی۔ اور بری راہ ہے۔ اور ایسے شخص کو بیوجہ قتل نکر جسکا قتل اللہ نے حرام فرمایا۔ جو کوئی بیوجہ قتل کیا گیا اس مقتول کے وارث کو ہمنے طاقت دی ہے۔ کہ

هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ
اَشُدَّهٗ وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ
اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا
وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ
وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ
الْمُسْتَقِيْمِ ذٰلِكَ خَيْرٌ
وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝ وَلَا
تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ
عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ
وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ
كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا
وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا
اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ
وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا
كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ
عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا
ذٰلِكَ مِمَّآ اَوْحٰٓى اِلَيْكَ
رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ وَلَا
تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ

قاتل کو مار ڈالے۔ مگر کوئی ناجایز کام اس قصاص مین نہ کرے۔ اور بسبب مقتول کو مدد دی گئی کہ اسکا بدلہ دنیا مین بہی لیا جاوے۔ اور آخرة مین گناہ کے بوجھ سے ہلکا ہو۔ کسی بہلے غرض کے سوا یتیمون کے مال کے پاس مت جاؤ۔ اور انکا خیال رکہو۔ یہانتک کہ مضبوط اور بڑے ہو جاوین۔ اپنے معاہدون پہ وفاداری دکہلاؤ۔ تمہارے معاہدے خدا تعالے سے ہون۔ یا اسکے بندون سے۔ یاد رکہو عہدون کی بابت پوچہے جاؤگے۔ ناپنے اور تولنے مین پورا ناپ اور پورا تول اختیار کرو۔ اس بات کا نتیجہ اس دنیا مین بہت ہی اچھا ہوگا۔ اور اس امر کا انجام ہی بہت عمدہ ثابت ہوگا۔ اور جو بات معلوم نہو۔ اسکا دعوے مت کرو۔ ناسمجھی سے گواہی ندو۔ کان اور آنکھ۔ اور اعصابی مرکز جسے قلب کہتے ہین سب سے انکے کامون کا سوال ہوگا۔ خوشی سے اتراتے ہوے زمین پر مت چلو۔ تو او مخاطب! اپنی طاقت سے زمین کو نہین پہاڑ سکتا۔ اور نہ پہاڑون سے اونچا ہو سکتا ہے۔ یہہ سب بری باتین ہین ان کی برائی تیرے رب کو ناپسند ہے۔ یہہ وہ حکمت کی

فَتُلْقٰى فِيْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا - پؔ ١٥ - سؔ بنی اسرائیل رؔ	باتین ہین کہ تیرے رب نے تجھے وحی کے ذریعہ بتلاوین - اللہ تعالےٰ کے ساتھ کسی کو بھی معبود مت ٹہرانا - اگر شرک کیا تو جہنم مین ملزم ہوکر دہکیل دیا جاوے گا -
وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ه وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ه وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ قلے اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا وَالَّذِيْنَ اِذَا اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ه وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ	رحمٰن کے فرمانبردار بندے تو وہی ہین - جو زمین مین سکینہ - وقار - اور تواضع کی چال چلتے ہین - نہ تکبر اور سستی کی - اور جب جاہل انسے الجھین - تو ان سے ایسا سلوک کرتے ہین - جسمین نہ بدی و ایذا ہو - اور نہ جہل و نادانی وہی جو اپنے رب کے آگے سجدون اور قیام مین راتین گذار دیتے ہین - وہی جنکی دعا ہے - کہ اے ہمارے رب ہٹا دے ہمسے دوزخ کا عذاب - اسکا عذاب تو دائمی ہلاکت ہے - اور دوزخ تو بڑی تکلیف کی جگھ اور برا مقام ہے - وہی فرمانبردار بندے کہ جب اموال کو خرچ کرتے ہین - تو مالون کو نہ بیجا ضائع کرین - اور نہ موقع مین دینے سے کمی دکھلاوین - بلکہ خرچ مین پسندیدہ راہ اختیار کرین وہی جو اللہ تعالےٰ کی یاد کے ساتھ دوسرے معبود کو نہین پکارتے - اور ایسی جانون کے ناحق قتل سے بچتے ہین - جنکا قتل اللہ تعالےٰ نے حرام فرمایا - اور

الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ
وَلَا یَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ یَّفْعَلْ
ذٰلِکَ یَلْقَ اَثَامًا
یُّضٰعَفْ لَہُ الْعَذَابُ
یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَیَخْلُدْ
فِیْہٖ مُہَانًا ۔ اِلَّا مَنْ تَابَ
وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا
فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ
سَیِّاٰتِہِمْ حَسَنٰتٍ ۭ وَکَانَ
اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۔ وَمَنْ
تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّہٗ
یَتُوْبُ اِلَی اللّٰہِ مَتَابًا وَ
الَّذِیْنَ لَا یَشْہَدُوْنَ الزُّوْرَ
وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا
کِرَامًا ۔ وَالَّذِیْنَ اِذَا
ذُکِّرُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّہِمْ
لَمْ یَخِرُّوْا عَلَیْہَا صُمًّا
وَّعُمْیَانًا ۔ وَالَّذِیْنَ
یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا ہَبْ لَنَا

کسی قسم کا زنا نہین کرتے۔ اور جو کوئی بندون مین سے ایسی کرتوت کرتا ہے۔ وہ بڑی سخت بدکاری مین گرفتار ہوا۔ ایسے بدکار کے لئے عذاب بڑھا۔ اور ذلیل و خوار ہو کر اس عذاب مین رہ پڑا۔ مگر بچا تو وہی بچا۔ جس نے بدی کو چھوڑ دیا۔ اور تمام بھلائیون کی اصل۔ ایمان کو اختیار کر لیا۔ اور اچھے اعمال کئے۔ آخر ایسے لوگون کی بُرائیان جاتی رہتی ہین۔ اور انکے بدلہ مین نیکیان آجاتی ہین۔ (دیکھو عربون کے حالات اسلام سے پہلے اور پیچھے) اور ہر تائب کی توبہ اللہ تعالے قبول کرنے والا۔ اور اسکی توبہ پر رحم کرنے والا ہے۔ جو کوئی بدی کو چھوڑ بھلے کامون کی طرف متوجہ ہوا وہی اللہ تعالے کی طرف پسندیدہ طور سے جھکا وہی رحمان کے فرمانبردار بندے ہین۔ جو دہوکے کے پاس بھی نہین جاتے۔ اور جب کبھی کسی بیہودہ کام کے پاس سے بھی گذرتے ہین۔ تو اسطرح گذرتے ہین۔ کہ بھلائیون کا حکم کرتے اور بُرائی سے روکتے ہین۔ وہی جنکو جب کبھی الٰہی نشان دکھلائے گئے۔ تو اس نشان پر اندھے۔ اور بہرے کیطرح ٹھوکر نہین کھاتے وہی جو دعا مانگتے ہین کہ اے ہمارے رب ہمارے

مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا خٰلِدِيْنَ فِيْهَا حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا	ساتھیون سے (بی بیان ہون یا اور دوست)- اور ہماری اولاد سے ہمین آرام دے- وہ ہماری آنکھون کا نور ہون جو دلکے سرور کا نشان ہے- اور دعا مانگتے ہین- کہ ہم تجھے فرمانبردارون کے واسطے آئندہ کیلئے نمونے ہون- وہی اللہ تعالے کے فضل سے اپنے نیک اعمال کا بدلہ بڑے بلند مقامات کو پا کر وہان نئی زندگی اور پوری سلامتی پاوین گے- اور پھر اتنا ہی نہین- بلکہ تناسخ سے بچکر وہان ہی ہمیشہ ہمیشہ کیلئے رہین گے- واہ وہ کیسے آرام کی جگہہ اور رہنے کا مقام ہے-
قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ه	او مخاطب! کہدے میرے رب کو تمہارے ہلاک و تباہ کرنیکی ضرورت ہی کیا ہے- اگر تمہاری بت پرستی نہوتی- مگر تم تو راستی کو جھٹلا چکے- پس نافرمانی کا لازمی وبال تمپر ضرور آنیوالا ہے-

نہم سیاست مدن کے اصول

اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ پ ۵ س نساء ر ۵	فرمانبرداری کرو اللہ تعالے کی چاہے اسکا حکم اسکے کلام سے پہونچے- چاہے اسکے فعل سے (قانون قدرت) سے اور فرمانبردار بنو اللہ کے رسول کے کہ وہ

	اسی اللہ تعالے کے تمہین پہونچاتا ہے۔ اور فرما برداررہو حکومت والون کے دنیوی حکام ہون یا سچے دین کے علماء ہون۔

دہم جمہوری سلطنت کی بنا ڈالی اور مسلمانونکی صفاتین کہا

وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ پ ۴ - س آل عمران - ر ۱۷	(جناب رسالت آب صلی اللہ علیہ وسلم کو بطریق اولویت بلکہ ہر ایک مخاطب کو حکم ہوتا ہے) کہ حکومت مین اپنے لوگون سے مشورہ کرلیا کر۔
وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ پ ۲۵ - س شوریٰ - ر ۵	وہ نعمتین جو اللہ تعالے کے پاس ہین بہت ہی اچھی اور ہمیشہ رہنے والی ہین۔ اور انہین کو ملین گی کہ جو ایمان لائے۔ اور اپنے رب ہی پر انکا بہروسا ہے۔ اور وہ جو بڑے بڑے گناہون سے اور بےحیائیون سے بچے رہتے ہین۔ اور اگر کسے پر غضب کرین تو عفو کرتے ہین اور انکی حکومت باہمی مشورہ سے ہوتی اور کچھہ ہمارا دیا خرچ کرتے ہین۔

یازدہم بغاوت کی برائی سے آگاہ کیا اور بغاوت سے حکماً روک دیا

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ
مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ
وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ
الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ
يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطَانًا وَّاَنْ
تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ
پ ٨ - س انعام - ر ٦

او مخاطب! تو کہہ دے۔ میرے رب نے تمام بیحیائیون کو حرام کر دیا۔ کہلی بیحیائیان یا چھپی اور ہر ایک اثم و بدی اور بیوجہ بغاوت کو اور اسکو کہ اسکا شریک ٹہراؤ۔ اللہ کے ساتھ ایسی اشیا کو جنکے شریک ہونے کی دلیل کوئی بھی اللہ تعالے نے نہین اتاری۔ اور یہ بھی حرام ہے کہ اللہ تعالے کی نسبت ایسی باتین بناؤ جنکا تمکو علم ہی نہین۔

دوازدہم باہمی معاملات واصول تمدن پر فرمایا

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا
اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ
الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ
فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا
بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ
اَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُوْنَ
وَلَا تُظْلَمُوْنَ وَاِنْ كَانَ

او ایمان والو! - اللہ تعالے کے عذاب سے جو اسکے نافرمانون کے لئے مقرر ہے اپنے آپکو بچائے رکھو۔ اور چھوڑ دو جو کچھ بیاجون کا روپیہ تمکو لوگون سے لینا ہے۔ اگر مومن ہو تو ایسے ہی کام کرو۔ اگر اس معاملہ مین تمنے فرمانبرداری نہ کی۔ تو جان لو۔ کہ تم سے جنگ کرنیکا حکم خدا اور اسکے رسول سے لگ چکا۔ اگر اللہ کی طرف توجہ رکھو تو تمکو اصل سرمایہ کے لینے کی اجازت ہے۔ ظالم نہ بنو والا ظلم کی سزا بہگتو گے۔ اصل بہی نہ ملیگا۔

ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَىٰ
مَيْسَرَةٍ وَأَنْ تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَّكُمْ
إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ وَاتَّقُوا يَوْمًا
تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ تُوَفَّىٰ
كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَا
يَنْتُمْ بِدَيْنٍ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى
فَاكْتُبُوهُ وَلْيَكْتُبْ بَيْنَكُمْ كَاتِبٌ
بِالْعَدْلِ وَلَا يَأْبَ كَاتِبٌ أَنْ
يَكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللَّهُ فَلْيَكْتُبْ
وَلْيُمْلِلِ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ وَ
لْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ
شَيْئًا فَإِنْ كَانَ الَّذِي عَلَيْهِ
الْحَقُّ سَفِيهًا أَوْ ضَعِيفًا أَوْ لَا
يَسْتَطِيعُ أَنْ يُمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهُ
بِالْعَدْلِ وَاسْتَشْهِدُوا
شَهِيدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ
فَإِنْ لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ
وَامْرَأَتَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ

اگر تمہارا مقروض مفلس ہے۔ تو اسے آسودگی تک مہلت دو۔ اور اگر قرضہ عفو کردو۔ تو تمہارے حقمین بہت بہلا ہے اگر سمجھو۔

ڈرتے رہو اس وقت سے کہ تمہارا معاملہ اللہ کے سامنے پیش ہو اور وہان ہر جی اپنے کئے کی سزا بہگتے۔ اور وہان کسی پر ظلم نہوگا۔

اور ایمان والو! ہر ایک معاملہ کو لکھ لیا کرو جسکے لئے کوئی میعادی معاہدہ ہو اور ہر ایک کو نچاہئے کہ معاہدہ کو لکہا کرے۔ بلکہ چاہئے کہ معاہدہ کو وہ شخص لکھے جو ایسے معاملون کا لکھنے والا ہو۔ اور معاہدہ کو اس انصاف کے ساتھ لکھے جسمین ضرورت کے وقت تمسک مین نقص نہ نکلے۔ اور تمسک نویس کو تمسک کے لکھنے مین کبھی انکار نہوا کرے۔ کیونکہ کاتب کو اللہ تعالے نے فضل سے ایسا کام سکہایا۔ پس چاہئے کہ تمسکات کو لکھے اور لکھاوے وہ جسنے دینا ہو۔ اور ضرور ہے کہ لکھاتے ہوئے لکھانیوالا اللہ سے ڈرتا رہے۔ اور ذرہ بھی اسمین کمی ونقص نکرے۔ اور اگر لکھانے والہ کم عقل اور بچہ اور لکھانے کے قابل نہین۔ تو اسکا سربراہ انصاف وعدل کے

الشُّهَدَآءِ اَنۡ تَضِلَّ اِحۡدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحۡدٰىهُمَا الۡاُخۡرٰى وَلَا يَاۡبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوۡا وَلَا تَسۡـَٔمُوۡۤا اَنۡ تَكۡتُبُوۡهُ صَغِيۡرًا اَوۡ كَبِيۡرًا اِلٰٓى اَجَلِهٖ ذٰلِكُمۡ اَقۡسَطُ عِنۡدَ اللّٰهِ وَاَقۡوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدۡنٰٓى اَلَّا تَرۡتَابُوۡۤا اِلَّاۤ اَنۡ تَكُوۡنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيۡرُوۡنَهَا بَيۡنَكُمۡ فَلَيۡسَ عَلَيۡكُمۡ جُنَاحٌ اَلَّا تَكۡتُبُوۡهَا وَاَشۡهِدُوۡۤا اِذَا تَبَايَعۡتُمۡ وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيۡدٌ وَاِنۡ تَفۡعَلُوۡا فَاِنَّهٗ فُسُوۡقٌ بِكُمۡ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ وَاِنۡ كُنۡتُمۡ عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمۡ تَجِدُوۡا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقۡبُوۡضَةٌ فَاِنۡ اَمِنَ بَعۡضُكُمۡ بَعۡضًا فَلۡيُؤَدِّ الَّذِى اؤۡتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلۡيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا تَكۡتُمُوا

ساتھ لکھاوے- اور اپنے معاملات پر دو مرد گواہ بنا لیا کرو- اگر دو مرد گواہ نہ مل سکین تو ایکمرد اور دو عورتین دو کا فائدہ یھہ ہے کہ اگر ایک انمین سے کچھ بھول گئی- تو دوسری اُسے یاد دلائے گی- اور گواہ بلانے پر انکار نکرین- اور ایسے سست نہ بنو- کہ تھوڑا یا بہتا میعادی معاملہ لکھنے مین چھوڑ دو- اللہ تعالے کے یہان یہہ انصاف کی باتین ہین- اور جہان گواہی کی ضرورت پڑیگی- وہان یہہ باتین بڑی مفید پڑین گی- اور ایسی تدبیرون سے باہمی بدگمانیان جاتی رہین گی- ہان دستی لین دین- اور نقدی کی تجارۃ مین تحریر کے نہونے سے گناہ ہی نہین مگر ہر ایک سودے مین گواہون کا پاس ہونا تو ضرور چاہئے (اگر اسپر عمل ہوتا تو چوری کی چیزین لینے مین پولیس کی گرفتاری سے بہت کچھ امن ہو جاتا) اور یاد رہے کہ کاتب اور گواہ کو انکا ہرجانہ دو- اگر نہ دوگے- تو بدکار بنوگے- خدا کا ڈر رکھو- اللہ تعالے تمہین آرام کی باتین سکھاتا ہے- اور اللہ تعالے ہر شئے کو جانتا ہے- اگر کہین ایسے سفر مین لین دین کرو- جہان تمکو کاتب نہ مل سکے

الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗٓ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝ پ۳- س بقرہ - ر ۷	تو رہن سے کام لو- مگر ضرور ہے- کہ مرہون چیز کا قبضہ کر لیا کرو اور اگر ایسے معاملات مین ایک کو دوسری کی امانت و دیانت پر یقین ہو- تو امین کو چاہیے کہ اللہ تعالے کا خوف کرکے امانت دار کے حقوق کو پورا ادا کر دے- اور گواہی کو مت چھپاؤ گواہی کا چھپانے والہ دل کا بڑا بدکار ہوتا ہے- اور اللہ تعالے تمہارے اعمال کو جانتا ہے-
يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ	او ایمان والو-! اللہ تعالے سے ڈرو جیسا ڈرنیکا حق ہے- اور یھہ بات کر دکھاؤ- کہ تمہاری موت اسلام ہی پر ہو اور اسلام یھہ ہی کہ اپنے تمام وجود اور اپنی تمام طاقتون سے خدا تعالے کے رستے پر پنجہ مارو کیا یعنے تمام و کمال ظاہر و باطن آلہی ارادون کے پیرو ہو جاؤ ایسا نہو کہ کچھ خدا کے اور کچھ غیر کے بنے رہو- اور اللہ تعالے کی اس نعمت کو تو سوچو! تم کیسے آپسمین ایک دوسرے کے دشمن تھے اسلام کے باعث تم سب کے دل ایک ہو گئے اور اللہ تعالے کے فضل سے آپسمین بھائی بھائی ہو گئے ایک دوسرے کے خیر خواہ ایک دوسرے کے

لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ؕ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ؕ ب ۴ - س عمران - ر ۲	دوکھہ سوکھ مین شریک۔ اور تم اپنی بدی - بدکاری شرارتون سے دوزخ کے کنارے اور باہمی جنگون مین پہنسے پڑے تھے اللہ تعالے نے تمکو اس آفت سے نکالا۔ غور توکرو کسطرح اللہ تعالے بیان کرتا ہے۔ اپنے نشان کہ اسلام حق اور راحت بخش ہے۔ اور یہہ اسلیئے کہ تم راہ پر آؤ۔ او مسلمانو! ۔ تمسے ہمیشہ ایک ایسا گروہ رہے۔ کہ لوگون کو بھلائی کی طرف بلائے۔ ہرایک پسندیدہ کام کا حکم کرے۔ ہرایک ناپسندیدہ کام سے منع کرے۔ اور وہی لوگ مراد کو پہونچنے والے ہین اور نہ ہو ان لوگون کی طرح کہ جنہون نے دین مین تفرقہ ڈالا۔ اور اختلاف مچایا۔ حالانکہ انکو اتفاق کی خوبیان اور اتفاق کی عمدگی کے دلائل بہی معلوم تھے۔ ایسے لوگون کو بڑا عذاب ہوگا۔
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ	ای ایمان والو۔ اپنے گہر کے سوا کسی کے گہر مین اطلاع و اجازت کے بنا کبہی نہ جائیو۔ بے اجازت و اطلاع جانا وحشیون کا کام ہے۔ بلکہ سلام کہکر اجازت لو۔ (اگر اتفاقاً وہ نہ سنے تو تین بار تک یعنی جیسا حدیث مین ہے)

لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ فَاِنْ لَّمْ
تَجِدُوْا فِيْهَا اَحَدًا فَلَا
تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ
وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا
فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ وَاللّٰهُ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ لَيْسَ عَلَيْكُمْ
جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا
غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ
وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا
تَكْتُمُوْنَ ۝ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا
مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا
فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ
اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ
وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ
مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ
فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ
زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا
وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى
جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ

یہہ عمدہ باتین ہین۔ اور اسلیئے بتائی جاتی ہین کہ اُنپر عمل کرو۔ اگر وہان کوئی نہو۔ تو وہان بدون اجازت مت جاؤ۔ اگر تمکو کہا جاوے کہ اسوقت تمکو اندر آنے کی اجازت نہین۔ واپس چلے جاو یہی پسندیدہ طرز ہے۔ اور اللہ تعالے تمہارے اعمال پر واقف ہے۔ ہان ایسے غیر آباد گھرون مین جہان کسیکی سکونت نہین۔ اور تمہارا وہان اسباب رکہا ہے۔ بدون اطلاع و اجازت بھی جانا روا ہے۔ اور خدا تعالے جانتا ہے۔ کہ تم کسی گھر مین بہلائی کو جاتے ہو۔ یا شرارت کو۔ تو کہدے ایمان والون کو کہ آنکھون کو نیچا رکھا کرین۔ اور شرمگاہون کی حفاظت کرین۔ یہ نہایت پسندیدہ بات ہے۔ اور جو کچھ اپنی زبانون سے کہتے اور دوسری ہاتھ اور اعضا سے لیتے ہو۔ سب کو اللہ تعالے جانتا ہے۔ ایسے ہی ایمان والی عورتون سے بھی کہدے کہ آنکھون کو برائی سے بچا رکھین۔ اور شرمگاہون کی حفاظت رکہین۔ اور اپنے بناؤ سنگار کو مت دکہلاوین۔ مگر وہ حصہ لابدی ہے جو ظاہر ہے اور اُوڑہنی کو ایسا اوڑہین کہ جیب تک چہپ جاوے۔

زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ
اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ
اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ
اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ
اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ
اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ
اَوِ التَّابِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي
الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ
الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ
النِّسَآءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ
لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ
زِيْنَتِهِنَّ وَتُوْبُوْٓا اِلَى
اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ
لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ وَاَنْكِحُوا
الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَ
الصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ
وَاِمَآئِكُمْ اِنْ يَّكُوْنُوْا
فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ
وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

اور عورتین اپنے بناؤ سنگار کو کسی پر ظاہر نہ کرین مگر اپنے خاوندون اور باپون اور خسر اور اپنے بیٹون اور خاوند کے بیٹون اور اپنے بہائیون اور بہتیجون اور بہانجون اور اپنی نیکبخت بی بیون (عیسائی مشن کی عورتون کو جو لوگ اپنے گہرون مین آنے دیتے ہین اور اسلام کے مدعی ہین وہ غور کرین) اور غلامون اور ان نوکرون پر جنہین عورتون کی رغبت ہی نہین (جیسے پاگل) اور بچون پر جو عورتون کے معاملات سے واقف ہی نہین۔ اور عورتون کو واجب ہے۔ کہ ایسی طرح پاؤن زمین پر نمارین کہ انکے کسی سنگار کی کسیکو خبر ہو جاوے۔ اللہ کی طرف رجوع رکہو۔ ایمان والو!۔ تو کہ نجات پاؤ۔ اور نکاح کردو اپنی بیوہ عورتون کو اور اپنے نیک غلامون اور لونڈیون کو اگر غریب و مفلس ہین تو اللہ تعالے ان کو اپنے فضل سے غنی کریگا۔ اور اللہ تعالے بڑی وسعت والہ بڑے علم والہ ہے۔

پ ۱۸- س نور- ر ۳	
اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ پ ۲۶- س حجرات ر ۱۳	تمام ایمان والے آپسمین بہائی بہائی ہین۔ امیر سے غریب تک۔ شریف سے وضیع تک اجنبی سے اپنے پرائے ہم قوم تک۔ اگر ایمان والون مین رنج آجاوے تو ان بہائیون مین صلح کرادو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو تو کہ تمپر رحم ہو۔

سیزدہم اپنے لوگون اور غیر قومون سے تعلق

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ پ ۲۶- س حجرات- ر ۱۴	او ایمان والو!- کوئی قوم کسی قوم سے تمسخر نہ کرے جسّے تم ہنسی کرتے ہو اور جسے تم مسخرہ بناتے ہو شاید تمسے اچھا ہو- اور نہ عورتین ہنسی کرین عورتون سے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ جسّے ایک عورت تمسخر کرتی ہے دوسری سے اچھی ہو- اور اپنون کو کوئی طعن مت دیا کرو- اور کسیکی نسبت برا لقب مت لو لو ایسی کرتوتون سے برے لقب دینے والا اللہ تعالے کے یہان سے فاسق و بدکار ہونیکا لقب پاتا ہے اور مومن کہلاکر فاسق بننا برا ہے جو لوگ بری کامون سے باز نہ آئے وہی بدکار ہیں

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُم بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ ط وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ ط پ ۲۶ - س حجرات - ر ۱۴	او ایمان والو! - بہتی بدگمانیونسے بچو بعض بدگمانی بدکاری ہوتی ہے - لوگون کی عیب جوئی مت کیا کرو - اور ایک دوسرے کا گلہ کبھی نہ کرو گلہ کرنا ایسا بُرا ہے جیسا بہائی کا گوشت کہا لینا کیا یہہ امر کسیکو پسند ہے - بے ریب کسیکو بھی یہہ بات پسند نہین - اللہ سے اسکی نافرمانیون پر ڈرو اللہ تعالے ان لوگون کو جو نافرمانیون کو چہوڑ اسکی طرف متوجہ ہوتی ہین - رحم کرتا ہے -
يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ پ ۲۶ - س حجرات - ر ۴	(اللہ تعالے فرماتا ہے) ہمنے ہی تمکو پیدا کیا نر و مادہ سے - اور تمکو قومون اور قبائل پر تقسیم کیا - تو کہ یک دوسرے سے تعارف رکھو اور تہین یاد رہے کہ خدا کے یہان تم مین سے وہی معزز ہے جو بڑا پرہیزگار ہے اور جان رکھو - اللہ تعالے علیم و خبیر ہے -
وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ	نیکی و بدی - دونون ایک دوسرے کے ساتھ ہم پلہ اور خوبی مین مساوی نہین - بدی کا دفعیہ نیکی کے ساتھہ کرد کہاؤ - اگر ایسا ہی حسن سلوک اپنے دشمنون سے کرد کہاؤ گے تو تمہارے دشمن

وَلِيٌّ حَمِيمٌ وَمَا يُلَقّٰهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يُلَقّٰهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ پ ۲۴ - س حٰم السجدہ - ر ۱۸	ہی تمہارے سچے دوستوں اور گرم جوش والے خیر خواہوں کیطرح ہو جاوین گے - اس نصیحت کو وہی لوگ مانین جو بڑی بُردباری اور بلند حوصلگی کا حصّہ رکھتے ہین -

چہاردہم مومنین کے صفات ہین فرمایا -

إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُوا الْأَلْبَابِ الَّذِينَ يُوفُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُونَ الْمِيثَاقَ وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ أَنْ يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولٰئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ پ ۱۳ - س رعد - ر ۸	نصیحت تو وہی پکڑین جو عقل والے ہین - وہی جو الٰہی معاہدوں کا پورا خیال رکھتے ہین اور جس کسی سے مستحکم وعدے کئے انکو نہین توڑتے - جنسے ملاپ کرنا چاہئے انسے ملاپ کرتے - اللہ کی نافرمانیکا خوف رکھتے اور بُرے کاموں کے بدلہ سے ڈرتے وہی اللہ تعالےٰ کی رضامندی کے طالب ہو کر بردباری کرتے ہین اور نمازوں کو درست رکھتے اور کچھ اللہ کا دیا - ظاہری اور باطنی طور پر خرچ کردیتے ہین - اور خاص بدی کا مقابلہ خاص نیکی سے کیا کرتے ہین - انہین کو انجام کا آرام ہوگا -

أُولَٰئِكَ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُم مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوا وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ پ ۲۰ - س قصص - ر ۹	پہلی کتابون کے ماننے والے اگر قرآن کریم پر بھی ایمان لائے تو انہین دوہرا بدلہ ملیگا اسلئے کہ اُنہون نے بڑی ہی بردباری کی۔ اور اُن کی چال ہی ایسی ہے۔ کہ بدی کا مقابلہ نیکی کے ساتھ کر دیتے ہین
لَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُم مِّن دِيَارِكُمْ أَن تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ إِنَّمَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ قَاتَلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَأَخْرَجُوكُم مِّن دِيَارِكُمْ وَظَاهَرُوا عَلَىٰ إِخْرَاجِكُمْ أَن تَوَلَّوْهُمْ وَمَن يَتَوَلَّهُمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ پ ۲۸ - س الممتحنہ - ر ۷	جو لوگ تمسے مذہبی عداوت پر نہین لڑتے۔ اور نہ انہون نے تمکو جلاوطن کیا۔ اُنسے سلوک اور انصاف کے برتاؤ سے اللہ تعالے کبھی نہین منع کرتا بلکہ ایسے منصف تو اللہ تعالے کو محبوب و پیارے ہین۔ اللہ تعالے تو اِن لوگون کی محبت و دوستی سے تمکو منع کرتا ہے جنہون نے تم سے مذہبی جنگ کی۔ اور اسلام کے باعث تمسے لڑے اور تمکو جلاوطن کیا اور تمہاری جلاوطنی مین تمہارے دشمنون کے مددگار ہوئے۔ اور جو ایسے دشمنون سے پیار کرین وہی ظالم ہین۔
فَاعْفُ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلَامٌ پ ۲۵ - س زخرف - ر	تو اُن سے درگذر کر اور سلام کہدے۔

وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ۔ ب ۱۸ - س نور - ر ۸	دکھہ اور تکلیف دینے والون پر عفو کرو اور انسے درگزر۔ کیا تمکو پسند نہین کہ اللہ تعالے تمسے درگزر کرے اگر اللہ تعالے کا تمسے درگزر کرنا تمہین پسند ہے تو اسکی یہی تدبیر ہے کہ تم لوگون سے درگزر کرو۔

پانزدہم تعلیم اور تعلم اور علم کی ترقی کے واسطے

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ب ۴ - س عمران - ر ۲	او اسلام والو! - تمسے ایسے لوگ ہوا ہی کرین جو بہلائیون کی طرف بلا دین اور ہر ایک پسندیدہ بات کا حکم کرین اور ہر ایک برائی سے روکین اور وہی ہین نجات پانیوالے (یہان محمڈن مشنری بننے کی تاکید ہے) کبھی نہونا - ان لوگون کی طرح جو آپسمین بہت بڑے اور کہلے نشانون کے بعد بہی اختلاف مچایا - یاد رکھو انہین کو بڑا عذاب ہوگا۔
كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ	اسلام والو! - تم تو بڑی عمدہ قوم بہلائیون کے سکہلانیوالے ہو - صرف لوگون کے فائدہ کے لئیے اللہ تعالے نے تمہین بنایا - ہر پسندیدہ بات کا حکم کرتے ہو - اور

وَيُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ - پ ۴ - س عمران - ر ۳	ہر ایک ناپسند امر سے روکتے ہو اور اسپر بڑھکر یہہ بات ہے کہ اللہ تعالے پر ایمان لائے ہو +
اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا + پ ۲۲ س فاطر - ر ۱۵	اللہ کے بندون مین اللہ تعالے سے وہی ڈرین جنکو علم ہے - یعنے پاک علم والے ہی اللہ کے نافرمان نہین ہوا کرتے +
يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ پ ۲۸ - س مجادلہ - ر ۲	اللہ ایمان داروں اور پاک علوم کے عالمون کو ہی درجات پر پہونچاتا ہے +
قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ پ ۲۳ - س زمر - ر ۱۵	مخاطب ! تو کہہ بھلا - کہین علم والے - اور جاہل بھی برابر ہوتے ہین ہرگز نہین +
وَقُلْ رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا پ ۱۵ - س بنی اسرائیل - ر ۱۵ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجَاهِلِيْنَ پ اول - س بقرہ - ر ۸	اور تو اسے محمد کہدے - یا اے مخاطب کہدے - اے میرے رب مجھے علم مین ہمیشہ ترقی دے + نبی نے کہا - خدا کی پناہ - کہ مین جاہلون سے ہون +
فَلَوْ لَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْا	وہ لوگ ایسا کیون نہین کرتے - کہ انکی ہر ایک قوم و قبیلہ سے ایک بڑا گروہ دنیا مین سمجھ پیدا کرے - اور واپس ہوکر اپنی اپنی قوم کو علم سیکھہ کر

اِلَیْهِمْ لَعَلَّهُمْ یَحْذَرُوْنَ پ ۱۱ - س توبہ - ر ۳	برایون کے بدنتائج سے ڈراوے- توکہ انکی قومین برایون سے ڈرجاوین +
فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ- پ ۱۴ - س نحل - ر ۶	اگر تمکو علم نہو- تو علم والون سے پوچھ لیا کرو +
وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ لَتُبَیِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَکْتُمُوْنَهٗ پ ۴ - س آل عمران ر	تمام کتاب والون سے تو اللہ تعالے مستحکم وعدہ لے چکا ہے کہ وہ لوگ کتاب کا مطلب لوگون کی بھلائی کے لئے سُنا دین- اور الٰہی کتاب کو نہ چھپاوین (آریو! تمہاری عملی کارروائی کیا دکھاتی ہے)
وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَی اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا پ ۲۴ - س سجدہ فصلت - ر ۱۸	اس شخص سے بھلی بات کسکی جس نے لوگون کو اللہ کی طرف بلایا + اور اچھے کام کئے +

شانزدہم تیامی کے حق مین فرمایا

اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا وَسَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا پ ۴ - س نساء - ر ۱۲	جو لوگ ظلم کی راہ سے یتیمون کا مال کھا جاتے ہین وہ یاد رکھین- وہ انگارے کھاتے ہین آگ ہی اُن کے پیٹ مین جاتی ہے- بے ریب وہ جلتے دوزخ مین بیٹھین گے

وَاٰتُوا الْيَتٰمٰٓى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا۔ پ ۴ - س نساء - ر ۱۱	یتیمونکے اموال یتیمون کو دیدو۔ اور انکی اچھی چیزین اپنی بُری اشیا سے نہ بدلو۔ اور اپنے اموال سے ملا کر بھی انکے مال نہ کھاؤ بس بالکل انہین کامل کہا جانا کیا بُرا ہوگا۔ بے شک یہہ بات بڑی بدی ہے۔

ہفتدہم کورٹ آف وارڈس اور حجر کا راحت بخش قانون سمجھایا

اگر اس قانون پر عمل ہوتا تو دنیا سے ہزارون مفاسد اٹھ جاتے۔ کیونکہ اس قانون کے مطابق حکم ہے جب کوئی یتیم مالدار رہجاوے یا کوئی شخص گو کم عمر نہین مگر اپنے اموال کو نادانی کم عقلی سے ضائع کرتا ہے۔ تو دونون صورتون مین صاحب مال کو اس مال کے تصرف سے روکدو۔ اور اس مال کی حفاظت رکھو اور صاحب مال کو بقدر ضرورت اس وقت دیتے رہو کہ عاقبت اندیشی سے خرچ کر سکے +

وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِىْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ فِيْهَا وَاكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰٓى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ	نادان بچون کو انکے مال نہ دیدینا۔ مال ہے تو معیشت اور گزارہ کا ذریعہ ہے ہان ان بچون کو کھانے اور پہننے کے لئے اِن اموال سے کچھ دیتے رہو اور انہین میٹھی پیاری زبان سے تسلی دو۔ اور امتحان کرتے رہو۔ جب یتیم بڑے اچھے جوان نکاح کرنے کے قابل ہوجاوین۔ اور تمہین ثابت ہوجاوے

مِنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوٓا	کہ اپنا آپ اب سنبہال لین گے۔ تو انکے مال انہین
اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ وَلَا	دیدو۔ اور ایسا نہو کہ ناجائز طور پر انکے بڑے ہونے
تَاْكُلُوْهَآ اِسْرَافًا وَّبِدَارًا	سے پہلے ہی تم خُرد برد کرلو۔
اَنْ يَّكْبَرُوْا وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا	دولتمند۔ یتیم کے اموال کا نگران تو اس مال سے
فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ	کچھ بھی نہ لے۔ مگر غریب نگران۔ مناسب حق الخدمتہ
فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ	کہالے۔
فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ	اور جب یتیمون کا مال یتیمون کو دو تب ہی گواہ
فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ وَكَفٰى	رکھہ لو۔ کہ یہ جیسے ہمیرے پاس تہی صحیح وسالم
بِاللّٰهِ حَسِيْبًا۔ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ	پوری تمنے دیدی۔ اور یاد رکہو اللہ تعالے کافی
مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَ	حساب کرنے والا ہے ماں باپ اور رشتہ دارون کے
الْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ	مال کے وارث مرد بہی ہین اور عورتین بھی کوئی
اَوْ كَثُرَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا	کم کوئی زیادہ حقدار ہے۔
وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى	ہر ایک وارث کا حق الٰہی قانون مین مقرر ہے۔
وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ	اور جب ورثہ کی تقسیم پر رشتہ دار یتیم۔ اور مسکین
فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَقُوْلُوْا لَهُمْ	جمع ہون۔ تو انہین اسمین سے کچھہ دو اور جو بات
قَوْلًا مَّعْرُوْفًا۔ وَلْيَخْشَ الَّذِيْنَ	کہو ایسی ہو کہ شریعت اسے پسند کرے۔
لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ	خدا کا خوف کرو۔ تمہارے ننہے ننہے بچے اگر
ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا عَلَيْهِمْ	رہجادین۔ اور تم مرجاؤ تو تمکو مرتے وقت کتنا ہی
فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُوْلُوْا قَوْلًا	انکا فکر ہوتا ہے۔ ایسے ہی عام یتیمون کا فکر رکھو۔

سَدِیۡدًا اِنَّ الَّذِیۡنَ یَاۡکُلُوۡنَ اَمۡوَالَ الۡیَتٰمٰی ظُلۡمًا اِنَّمَا یَاۡکُلُوۡنَ فِیۡ بُطُوۡنِہِمۡ نَارًا وَسَیَصۡلَوۡنَ سَعِیۡرًا ؕ پ۴ - س نساء - ر اول	اور جو بات کہو بڑی پختہ ہو- جو لوگ یتیمون کے مال کہا جاتے ہین- بے ریب اپنے پیٹ مین آگ ڈالتے ہین- اور جلتے دوزخ مین پیٹہین گے-

ہژدہم غلامی کی پرانی رسم کے استیصال کی ہدایت فرمائی

فَاِذَا لَقِیۡتُمُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا فَضَرۡبَ الرِّقَابِ ؕ حَتّٰۤی اِذَاۤ اَثۡخَنۡتُمُوۡہُمۡ فَشُدُّوا الۡوَثَاقَ ٭ۙ فَاِمَّا مَنًّۢا بَعۡدُ وَ اِمَّا فِدَآءً حَتّٰی تَضَعَ الۡحَرۡبُ اَوۡزَارَہَا	جب کفار سے تم معرکہ آرا ہو تو ان دشمنون کی گردنین مارو- یہانتک کہ تم فتحمند ہو جاؤ پہر دشمنون کو قید کرلو- آخر- احسان کرکے چہوڑدو- یا جرمانہ لیکر رہا کرو-

پہر اسیر ہی اکتفا نہین فرمایا- بلکہ اور جگہہ کے گرفتار غلامون کے رہا کرانے کیواسطے اوس مذہبی چندہ مین جسمین ہر ایک مسلمان کو جو پچاس باون روپیہ کا بھی مالک ہو- اسی اڑہائی روپیہ فیصدی کے حساب سے دینے پڑتے ہین- ایک رقم غلام آزاد کرنے کی بہی قایم کی- بدون اسلام کے کسی مذہب نے یہہ تدبیر تجویز کی ہو تو کوئی نشان دے- بلکہ ماورا اسکے اور بہت سی تدابیر قایم کین جنکے ذریعہ غلام آزاد کئے جاوین **مثلاً** فرمایا-

اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسَاكِيْنَ وَالْعَامِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ پ ۱۰ - س توبہ - ر ۸	خیرات تو فقیرون مسکینون - اور صدقات کے کارکنون اور ان کافرون کا جنکو اسلام و مسلمانون سے لگاؤ ہے حق ہے صدقات کو غلامون کے آزاد کرنے اور جنپر خاص آفتین آئی ہین انکی امداد دینی اور خدائی کامون جہاد وغیرہ - اور مسافرون کی مددگاری مین خرچ کرو - یہ امر اللہ کیطرف سے نہایت ضروری ہے اور اللہ تعالے علم والا ہے -
وَالَّذِيْنَ يُظَاهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا پ ۲۸ - س مجادلہ - ر اول	جو لوگ اپنی بی بیون کو مان کہ بیٹھے اور انہین الگ کرنا چاہتے ہین پہر اسبات پر نادم ہوئے انپر لازم ہے کہ بی بی کے پاس جانیسے پہلے غلام آزاد کرین وغیرہ وغیرہ -

اور جنگ کے قیدیون کو بجائے اسکے کہ جیلخانون مین جاہل بنائے جاوین یا جاہلون کی صحبت مین رکہے جاوین - اہل اسلام کے گہرون مین اس طور پہ رکہنے کا حکم ہوا کہ انہین بہائیون کی طرح رکہو جیسے آپ کہاتے ہو ویسا کہلاؤ جیسا آپ پہنتے ہو ویسا پہناؤ - انکی عمدہ تادیب کرو -

نوزدہم عام احسان

تمام مذاہب کے بڑون کی بے ادبی سے منع کیا - اور فرمایا -

وَلَاتَسُبُّوالَّذِیۡنَ یَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ فَیَسُبُّوااللّٰہَ عَدۡوًۢا بِغَیۡرِ عِلۡمٍ پ ۷ - س انعام - ر ۱۹	کبھی برا نہ کہنا انکو جنکو لوگ پوجتے ہین اور جنہین لوگ اللہ تعالےٰ کے ورے پکارتے ہین - اگر تم برا کہہ بیٹھو گے تو بت پرست تمہارے مقابلہ مین ناسمجھنے سے اللہ تعالےٰ کو برا کہہ بیٹھین گے -

کل دنیا مین منذرین کا آنا تسلیم فرمایا اور انصاف سے مذاہب پر کلی انکار نہین کیا - بلکہ تمام انبیا و رسل پر یقین کرنا اور اونپر ایمان لانا سکھایا اور **فرمایا**

اِنۡ مِّنۡ اُمَّۃٍ اِلَّا خَلَا فِیۡھَا نَذِیۡرٌ - پ ۲۲ - س فاطر - ر ۱۵	تمام امتون مین - نافرمانون کو ڈر سنانے والے گذر چکے ہین -

وَالَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡکَ وَمَاۤ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِکَ وَبِالۡاٰخِرَۃِ ھُمۡ یُوۡقِنُوۡنَ اُولٰٓئِکَ عَلٰی ھُدًی مِّنۡ رَّبِّھِمۡ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ پ اول - س بقر - ر اول	متقی وہی ہین جنہون نے مان لئے وہ احکام جو خاص تجھہ پر اترے اور وہ احکام بہی جو تجھہ سے پہلے عام لوگون کی ہدایت کو نازل ہو چکے ہین - اور پچھلے دن پر انکا یقین ہے خدا کی طرف سے وہی سیدہی راہ پر ہوئے اور وہی نجات پانے والے بنے -

کسی نبی کی نسبت طعن نہین کیا - انبیا کی تعلیم پر کہین بہی نکتہ چینی نہین کی بلکہ نصائح کو بدون طعن و تشنیع بیان کیا ہے مطاعن بیان کرنے مین بالکل سکوت فرمایا -

طعن کیا گیا ہے کہ مسلمانون مین جو کسل اور سستی - حرام خوری - عیاشی

فضول خرچی غرور ہے وہ صرف اسلامی تعلیمات کا نتیجہ ہے - مگر مین کہتا ہون **آیات** ذیل کن لوگون کی مقدس کتاب مین ہین -)

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا کَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَکُمْ مِنَ الْاَرْضِ پ ٣ - س بقرہ - ر ٥	ایمان والو ! - اپنی کمائی اور زمین کی عمدہ برکات سے جو ہمنے تمہارے لئے نکالے ہین اچھی اچھی چیزین خدا کی راہ مین خرچ کرو -
یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ وَاشْکُرُوْا لِلّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاہُ تَعْبُدُوْنَ پ ٢ - س بقرہ - ر ٥	او ایمان والو ! - اللہ تعالے کی دی ہوئی چیزون سے نہایت ستھری اور پسندیدہ کمایون کو کہاؤ - اور اللہ تعالے کا شکریہ کرو - اگر اسکے فرمانبردار ہو -
وَلَا تَاْکُلُوْٓا اَمْوَالَکُمْ بَیْنَکُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِھَآ اِلَی الْحُکَّامِ لِتَاْکُلُوْا فَرِیْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ پ ٢ - س بقرہ - ر ٧	آپسمین ایکدوسرے کے اموال کو ناجائز طور پر مت کہایا کرو - اور نہ اپنے مالون کو حکام تک پہونچاؤ کہ اس ذریعہ سے لوگونکے اموال کو دبا لو اور جان بوجہ کر بدی مین مبتلا رہو -
وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰی اِنَّہٗ کَانَ فَاحِشَۃً وَّسَآءَ	بدکاری کے پاس بھی نجاؤ زنا بڑی بیحیائی - اور برائی ہے اور بری راہ ہے -

سَبِیۡلًا۔ پ۱۵۔ س بنی اسرائیل۔ ر۴	
یَاۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنَّمَا الۡخَمۡرُ وَالۡمَیۡسِرُ وَالۡاَنۡصَابُ وَالۡاَزۡلَامُ رِجۡسٌ مِّنۡ عَمَلِ الشَّیۡطٰنِ فَاجۡتَنِبُوۡهُ لَعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ پ۷۔ س مائدہ۔ ر۲	او ایمان والو!۔ شراب۔ قمار بازی۔ بت پرستی۔ شگون لینے یہہ شیطانی کام بڑے ہی گندے ہین بس انسے بچو تو کہ نجات پاؤ۔

بستم عیاشی سے یہانتک نفرت دلائی کہ بدکار عورتون اور کسبیون سے نکاح گے بارے مین کہا۔

اَلزَّانِیۡ لَا یَنۡکِحُ اِلَّا زَانِیَةً اَوۡ مُشۡرِکَةً وَّالزَّانِیَةُ لَا یَنۡکِحُهَاۤ اِلَّا زَانٍ اَوۡ مُشۡرِکٌ وَحُرِّمَ ذٰلِکَ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ پ۱۸۔ س نور۔ ر اول	بدکار تو بدکارون یا بُت پرست عورتون کو ہی نکاح کرتے ہین، اور بدکار عورتین بھی ایسی ہین کہ انہین بدکار یا مشرک ہی بیاہین اور ایمان والون پہ تو یہہ باتین حرام ہی ہین۔

بست و یکم اسراف اور حق تلفی اور غرور کے بارے مین ارشاد ہوتا ہے

وَاٰتِ ذَا الۡقُرۡبٰی حَقَّهٗ وَ	رشتہ دارون۔ مسکینون۔ مسافرون کو انکے حق دیدو

الْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ۔ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ۔ پ ۱۵ ۔ س بنی اسرائیل ۔ ر ۲	اور فضولی مت کرو۔ فضولی والے شیطانون کے بھائی ہوا کرتے ہین ۔
وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا پ ۱۵ ۔ س بنی اسرائیل ۔ ر ۳	اترتا ہوا زمین پر مت چلا کر۔ کیا تو زمین کو پھاڑیگا کبھی نہین۔ اور اونچائی اور بلندی مین پہاڑ کو نہ پہونچیگا۔ تمام یہہ بری باتین تیرے رب کو ناپسند ہین ۔

رہی یہہ بات کہ یہہ قصص قرآن مین کیون ہین سو اسپر گذارش ہے ۔ **آدم** و **حوا** ۔ **شیطان** کا قصہ صفحہ نمبر ۴ و ۱۱۹ **تصدیق** سے شروع ہوتا ہے ۔ اسپر غور کرو ۔ کیا صرف کہانی ہے ؟ سیدنا **موسیٰ** نمبر ۲ و **نوح** نمبر ۵ **لوط** علیہم السلام کے مختصر قصے **تصدیق** نمبر ۷ مین مندرج ہین **لقمان** ص نمبر ۶۳ و **سکندر** نمبر ۶۴ ۔ **یاجوج ماجوج** کے قصے **تصدیق** صفحہ نمبر ۶۸ مین مذکور ہین **سنگ اسود** کا تذکرہ آگے آتا ہے ۔

ابراہیم علیہ السلام کا قصہ اسوقت سنا دیتے ہین اور انصاف مانگتے ہین کہ کیا یہہ کہانی لغو ہے یا تمام بلندپروازیون اور ترقیون کی جڑہ ہے ۔

اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْ حَآجَّ اِبْرٰھٖمَ فِیْ رَبِّہٖٓ اَنْ اٰتٰىہُ اللّٰہُ الْمُلْکَ اِذْ قَالَ اِبْرٰھٖمُ رَبِّیَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ قَالَ اَنَا اُحْیٖ وَاُمِیْتُ قَالَ اِبْرٰھٖمُ فَاِنَّ اللّٰہَ یَاْتِیْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِھَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُھِتَ الَّذِیْ کَفَرَ وَاللّٰہُ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ پ ۳ - س بقرہ - ر ۲	بھلا دھیان تو کرو - اس شخص کی طرف جسنے ابراہیم راستباز سے رب کی بابت بحث کی - کیا یہہ بحث بدلہ نہی اس بات کا کہ اللہ تعالے نے اسے پادشاہی دے رکہی تھی - جب ابراہیم علیہ السلام راستباز نے کہا میرا رب تو ایسا طاقتور ہے - کہ زندہ کرتا اور مارتا ہے - تو اوس نادان نے (غور کرو) - کیا جواب دیا مین بہی مارتا اور زندہ کرتا ہون - جب ابراہیم علیہ السلام نے دیکہا کہ یہہ ایسا نادان ہے - کہ زندہ کرنا اور مارنا ہی نہین سمجہتا - تو فرمایا - اچھا اللہ تعالے تو سورج کو مشرق کیجانب سے طلوع کرتا ہے - تو سورج کو مغرب کی طرف سے لا دکھا - اتنی بات سنکر کافر بغلین جہانکنے لگا - اور اللہ تعالے تو ایسے بدکارون کو بحث کی سمجہہ بھی نہین دیتا -
وَاذْکُرْ فِی الْکِتٰبِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّہٗ کَانَ صِدِّیْقًا نَّبِیًّا اِذْ قَالَ لِاَبِیْہِ یٰٓاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا یَسْمَعُ وَلَا یُبْصِرُ وَلَا یُغْنِیْ عَنْکَ شَیْئًا یٰٓاَبَتِ اِنِّیْ قَدْ جَآءَنِیْ مِنَ الْعِلْمِ	اور بیان کر دے اس کتاب مین ابراہیمؑ کا قصہ بیشک وہ راستباز نبی تھا - ابراہیمؑ نے اپنے باپ کو کہا اے پیارے باپ کیون بتون کی پرستش کرتا ہے - وہ تو تمہاری دعاؤن کو سنتے نہین - اور تمہاری حالت کو دیکھتے نہین - اور اگر سنتے اور دیکھتے بہی - تو تمہاری کچھ بھی حاجت براری نہین کر سکتے - میرے

مَا لَمْ يَأْتِكَ فَاتَّبِعْنِيْٓ اَهْدِكَ
صِرَاطًا سَوِيًّا ۔ يٰٓاَبَتِ لَا تَعْبُدِ
الشَّيْطٰنَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ
لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ○ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْٓ
اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ
مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ
وَلِيًّا قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ
اٰلِهَتِيْ يٰٓاِبْرٰهِيْمُ لَئِنْ
لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِيْ
مَلِيًّا ○ قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ
سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ اِنَّهٗ كَانَ
بِيْ حَفِيًّا وَاَعْتَزِلُكُمْ وَمَا
تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ
اَدْعُوْا رَبِّيْ عَسٰٓى اَلَّآ اَكُوْنَ
بِدُعَآءِ رَبِّيْ شَقِيًّا ○ فَلَمَّا
اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَهَبْنَا لَهٗٓ
اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَكُلًّا جَعَلْنَا
نَبِيًّا ○ وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا

پیارے باپ۔ مجھے تو خدا پرستی کے فوائد کی سمجھ ہے مجھے معلوم ہے۔ کہ بت پرستی ہمارے تمدنی۔ اخلاقی۔ وغیرہ وغیرہ مین مضر ہے۔ مگر افسوس تجھے ان باتون کی خبر نہین۔ پس تجھے چاہئے میرا کہا مان۔ مین تجھے سیدہی راہ بتادونگا۔ اے پیارے باپ نافرمان اور رحمت سے دور شیطان کی فرمانبرداری مت کر۔ شیطان تو رحمن جیسے محسن کا نافرمان ہے۔ میرے پیارے باپ بے ریب مجھ تو ڈر ہے۔ کہ تجھے رحمن ہی عذاب دے۔ اور تو شیطان کا ساتھی ہوجاوے۔ ابراہیم کے باپ نے جواب دیا۔ کیا تو ہمارے بتون سے پھر گیا۔ اگر تو اپنے خیال و اعتقاد سے نہ ٹلا۔ تو مین تجھے سنگسار کرونگا۔ پس چاہئے۔ کہ تو مجھ سے بچ کر کہین چلا جا ابراہیم نے کہا تجھے بُرے اعتقاد سے سلامتی رہے میری طرف سے تجھے دُکھ نہ پہونچے۔ مین تو بہرحال اپنے رب سے تیرے لئے معافی مانگونگا وہ مجھ پر مہربان ہے۔ اور تمسے۔ اور تمہارے بتون سے جنہین تم خدا کے سوا پکارتے ہو سب سے الگ ہون۔ اور صرف اپنے رب کو ہی پکارتا ہون۔

وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا پ ١٦ - س مریم - ر ٣	اور امید ہے - کہ جسطرح تم بتون کو پکار کر پورے کامیاب نہین ہوتے - یقیناً میرا حال ایسا ہوگا پس جب ابراہیم ان لوگون سے اپنے بت پرست باپ اور اپنی بت پرست قوم اور انکے بتون سے الگ ہوا - تو اسے اللہ تعالے نے نبی بیٹا اسحق جیسا اور نبی پوتا یعقوب جیسا عطا فرمایا - اور ان لوگون کو اللہ تعالے نے اپنے فضل وکرم سے اتنے انعامات بخشتے - جنکے بیان کی حاجت ہی نہین - کیونکہ ابراہیمی خاندان کے برکات ظاہر ہین - تمام دنیا کے لوگ ان کی مدح اور ثنا کرتے ہین +
وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ اِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا تَعْبُدُوْنَ قَالُوْا نَعْبُدُ اَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عٰكِفِيْنَ قَالَ هَلْ يَسْمَعُوْنَكُمْ اِذْ تَدْعُوْنَ ۙ اَوْ يَنْفَعُوْنَكُمْ اَوْ يَضُرُّوْنَ ۙ قَالُوْا بَلْ وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ قَالَ اَفَرَاَيْتُمْ مَّا كُنْتُمْ	ابراہیم کی وہ خبر انپر پڑہ سنا - جب اُسنے اپنے باپ کو اور اپنی قوم کو کہا - کہ تم لوگ کسکی پرستش کرتے ہو - ابراہیم کے باپ اور قوم نے جواب دیا کہ ہم تو بتون کی پرستش کرتے ہین اور انہین کے پاس بیٹھہ رہتے ہین ابراہیم نے کہا - کیا یہہ بت تمہاری پکار کو سُنتے ہین - یا کیا تمکو نفع دیتے ہین یا تم کو کوئی دکھہ دیتے ہین - بت پرست لوگون نے جواب دیا - ہم بت پرستی کی دلیل تو نہین رکھتے - مگر ہمنے اپنے بزرگون کو پایا ہے - کہ وہ ایسا ہی کرتے ہین - تب

تَعْبُدُوْنَ ۝ اَنْتُمْ وَاٰبَاۗؤُكُمُ الْاَقْدَمُوْنَ ۝ فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّیْٓ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ الَّذِیْ خَلَقَنِیْ فَهُوَ یَهْدِیْنِ وَالَّذِیْ هُوَ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ وَالَّذِیْ یُمِیْتُنِیْ ثُمَّ یُحْیِیْنِ وَالَّذِیْٓ اَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَ لِیْ خَطِیْٓئَتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِ رَبِّ هَبْ لِیْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِیْمِ وَاغْفِرْ لِاَبِیْٓ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّیْنَ وَلَا تُخْزِنِیْ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِیْنَ ۝

ابراہیم نے جواب مین کہا۔ سُنو تم بت پرستی کے معتقد تو کہا کرتے ہو۔ کہ جنکی پرستش ہم کرتے ہین۔ اگر ہم چھوڑ بیٹھین۔ تو شاید ہمین دُکھ دین سُنو! جن لوگون کی تمنے اور تمہارے باپ دادا نے پرستش کی۔ وہ سب کے سب۔ مجھے بُرے لگتے ہین۔ اور اللہ تعالے رب العلمین کے سوا کوئی بھی مجھے پیارا نہین۔ وہی رب جسنے مجھے پیدا کیا۔ اور وہی میرا راہ نما۔ اور مجھے منزل مقصود تک پہونچانے والا۔ وہی جو مجھے کھانا دیتا ہے۔ اور پانی پلاتا ہے۔ اور جب کبھی اپنی غلطی سے بیمار ہوتا ہون تو فضل سے شفا بخشتا ہے۔ وہی جو مجھے مارے۔ او پھر جلا دے۔ وہی جسپر مجھے امید ہے۔ کہ بُری اعمال کی سزا اور نیک اعمال کی جزا کے وقت مجھی معافی دیگا۔ اے میرے رب مجھے سمجھ عطا کر۔ اور بھلے لوگون کے ساتھ رکھ اور مجھے اپنی انعام والی جنت کا وارث کر۔ اور میرے باپ پر عفو کر۔ وہ تو بھولا اور بہک گیا۔ اور مجھے قیامت مین ذلیل نہ کر۔ قیامت کا وہ دن ہے جسمین مال اور اولاد کام نہ آوے۔ مگر وہی نجات پاوے جو

پ ۱۹- س شعرا- ع ۵ اللہ تعالے کے پاس سلامت والے دل کے ساتھہ آیا۔

مکذب - "ضرورت الہام پر دلائل قاطع کا لکھنا بعد ملاحظہ کل قرآن شریف کے ہر چند غور و فکر سے دیکھا گیا کوئی ضرورت الہام قرآن کی بنا پر گمان نہ پہونچی - چہ جائیکہ ثبوت و واطمینان سوائے قصہ جات مذکورہ بالا کے اگر کوئی عمدہ بات قرآن شریف ثابت کرے - جو وید مقدس مین نہو تب ہمین بہی موقعہ کلام کا ہو -"

مصدق ایک پادری نے قرآن کریم کی عدم ضرورت پر ایک رسالہ بنام "عدم ضرورت قرآن" لکھا ہے - یہان مکذب براہین نے وہی مضمون اپنے مطلب پر لا ڈالا ہے اس جگہہ کوئی اپنا کمال نہین دکہایا۔ رسالہ عدم ضرورت قرآن کے مصنف سے میرے ایک دوست نے بالمواجہہ گفتگو مین کہا ہے - پادری صاحب! دنیا مین نیک سب ہی گذر چکے ہین - اور بدکار ہی - کتابون کے مصنف بہی خدا تعالے پیدا کر چکا اور تصنیفات کو تباہ کر دینے والے عیسائی بہی جیسے ڈکلائن اینڈ فال آف رومن امپائر وغیرہ مین اسکندریہ کے عظیم الشان کتب خانہ کے بابت مذکور ہے - اور جیسے حواریون کے اعمال سے ظاہر ہے کہ پچاس ہزار کی کتابین انکی تعلیم سے جلادی گئین (دیکھو اعمال ۱۹ باب ۱۹)

اور آریہ ورت مین بدھ اور جینیون نے کتابین جلا دین - جیسے ستیارتھ پرکاش طبع اول کے صفحہ نمبر ۳۱۲ مین مندرج ہے۔

پادری صاحب! - برے اور بہلے سب تو ہو چکے اب اللہ تعالے کو اچہے لوگون کے پیدا کرنے اور برونکے خالق ہونے کی کیا ضرورت ہے۔

پادری صاحب اس سوال کے جواب سے اسوقت ہی ساقط نہ تھے بلکہ آج ہی چپ ہین مگر میرا اِس کتاب مین پادریون کے جواب دینے کا ارادہ نہین اور نہ میری مخاطبت کا منشا ہے۔ کہ ہمین ایسے جواب لکھے جاوین۔ بلکہ یہان تو یہہ تفتیش ہے کہ قران کریم نے اپنی ضرورت کو کسطرح ثابت فرمایا ہے۔ اسلئے مجھے یہہ بیان کرنا پڑا کہ قران کریم اپنی وجوہ ضرورت مین کیا کچھ بیان کرتا ہے سو اُن وجوہات کو لکھنے مین مگر اسقدر کہنے سے چشم پوشی نہین کر سکتے۔ کہ مکذب نے تکذیب کے صفحہ نمبر ۹۵ مین لکھا ہے "ہم لوگ جو تناسخ کو مانتے ہین کسی کا الہام پانے سے محروم رہنا اسکی شامت اعمال جانتے ہین" پس ہم آریہ کو کہتے ہین ہمارے سید و مولا صلی اللہ علیہ وسلم کسی ایسی بدعملی مین گرفتار نہ تھے جسکی شامت کے باعث الہام سے محروم رہتے۔

سوچو!۔ اور غور کرو!۔ قرآن کریم ہمارے سید و مولا جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن لانے والا رسول ثابت کرنے اور حضور علیہ السلام کو قرانی ہادی بنانے پر فرماتا ہے کہ اِس قسم کا عہدہ رسالت و نبوت کا عطا کرنا ایک خاص شخص کی نسبت ہمارا افضل ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ اللہ تعالے کا فضل بے ثمر و ضائع نہین ہوسکتا۔ اسلئے کہ ہمہ قدرت ہمہ طاقت کا فضل ہے۔ اگر ایک شخص کے حال پر باریتعالے کی نظر عنایت ہو اور اللہ تعالے اسے معزز و ممتاز ہادی اور رسول بنانا۔ اور اسے قران جیسی کتاب دینا چاہے اور پھر رسول نہ بنا سکے اور قرآن جیسی کتاب نہ دے سکے تو کیا اللہ تعالے قادر مطلق کی طاقت بیکار نہو گی؟۔

اس ہمارے سید ابن ابراہیم علیہما الصلوۃ والسلام کی نسبت جب آپکے پہلے مخاطبون مین سے چند ناسمجھ اور ناعاقبت اندیشون نے

اسی قسم کا اعتراض کیا تہا۔ تو وہ دو گروہ تہے۔ عرب کے قدیم باشندے۔ اور یہود۔ دونون کو قرآن کریم مین اسطرح جواب دیا گیا۔ اول **عربون** کے سوال کو اسطرح نقل فرمایا ہے۔

وَقَالُوْا[1] لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ اور **جواب** مین فرمایا ہے۔ اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ[2] رَحْمَتَ رَبِّكَ ۭ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا ۭ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ؀

اِس سوال و جواب مین ایک لطیفہ غور کے قابل ہے۔ اُمّی۔ اَنْ پڑہ۔ عربون نے یہہ تو نہ کہا کہ رسول کیون ہوا؟۔ اور اللہ تعالےٰ نے کیون رسول کرکے بہیجا؟ کیونکہ آخر اتنی تو سمجہہ رکہتے تہے۔ کہ رسولون کا آنا الہمون کا پیدا ہونا بیوجہ نہین ضرور ان کا بابرکت وجود برکات کا مثمر ہے۔ مگر یہہ کہا۔ کہ رسولون کا آنا بے شک ضروری اور فضل ہے۔ پر جنپر دنیوی فضل ہو رہا ہے وہی اِس روحانی فضل کے مورد کیون نہوئے؟۔ اگر امیر ہی رسول ہوتے تو بڑی کامیابی ہو جاتی۔ **پادریو!۔ آریو!**۔ کاش تم اتنی عقل رکہتے!! اور جواب سے یہہ ظاہر کیا جب دنیوی ترقیات کو دیکہتے ہو کہ بعض ترقی کے اعلےٰ درجہ پر پہونچ گئے

---

[1] اور عربون نے کہا یہہ قرآن مکہ اور طایف کے کسیے بڑے آدمی پر کیون نہ اترا؟

[2] قران کا نازل ہونا قران کا لانیوالا ہونا تو اللہ تعالے کا فضل ہے وہ اتنا ہی نہین سمجہتے کہ دنیا کے گزارے مین بہی تو ہمہی نے تقسیم کر رکہی ہے اور بعض کو بعض پر مختلف درجون کے فضائل دیکر عزت بخشی ہے تو کہ ایک دوسرے کے کام آوین بادشاہ رعایا کا خادم اور رعایا بادشاہ کی خدمتگذار۔ جب ظاہری دنیا و دولت کی تقسیم ان لوگون کی تجویزون پر نہین تو نبوۃ و رسالت والا تو ان تمام چیزون سے بڑہکر ہی جسکو یہہ لوگ جمع کرتے ہین۔ کیا اس رحمت و فضل کو یہہ لوگ اپنے ناقص عقل پر تقسیم کرنا چاہتے ہین۔ پ ۲۵ - ر ۹

ہین اور بعض سخت تنزل مین گر رہتا۔ پس روحانی معاملات کو دنیا کے حال پر کیون نہین قیاس کرتے جیسے دنیاوی عزتون کی تقسیم الٰہی ارادون اور اسکے قدرتی اسبابون سے ہورہی ہے اور تمہاری عقلین وہان پوری حاوی نہین ایسے ہی روحانی عزت بہی جسکا اعلے حصہ نبوۃ و رسالت ہے۔ تمہاری غلط منطق سے کسیکو نہین مل سکتی۔ ہان یہان ختم نبوت پر بحث ہوسکتی ہے۔ مگر وہ دوسری بحث ہے جو عنقریب ہم خود بیان کرینگے (انشاء اللہ تعالے)۔ اور یہود اور عیسائی ضرورت قرآن کے دریافت کرنیوالون کو فرمایا۔

اَمْ یَحْسُدُوْنَ[1] النَّاسَ عَلٰی مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ فَقَدْ اٰتَیْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِیْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَیْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِیْمًا

عیسائی یہودی مانتے ہین کہ ابراہیم راستباز کے ساتھ اسکی راستبازی پر وعدہ ہے کہ اسکے گہرانے کو معزز و ممتاز کیا جاوے۔ اور اسکے گہرانے تمام گہرانے برکت پاوین (پیدایش ۱۲ باب ۳) یہہ وعدہ جیسا اس راستباز سے الہامی طور پر کیا گیا ویسا ہی الحمد للہ اسکا ظہور مشاہدہ مین آرہا ہے۔ غور کرو۔ آریہ گہرانے کی کتابونکی اشاعت اور ابراہیمی گہرانے کی تعلیمات کی اشاعت دیکہلین ابراہیمی تعلیمات کی اشاعت عیسائیون کے ذریعہ سے ہون یا اہل اسلام کے وسیلہ سے۔

یہود نے حضور علیہ الصّلوٰۃ والسلام کے سامنے مدینہ طیبہ مین ایک داو کہیلا۔ اور

---

[1] کیا ان یہود اور عیسایون کو بات پر حسد آیا ہی کہ اللہ تعالے نے اپنے فضل سے عربون مین رسول بہیجا اور اسی کتاب دی تو نہین کہ تم ابراہیم کے فرزند ہو۔ اب بہی تو کتاب اور حکمت اور بڑی بادشاہت ابراہیم ہی کی نسل کو ملی ہے کیونکہ اسمعیل ابراہیم کا بیٹا تہا اور قریش جنمین سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول ہوئے اسیکی اولاد ہین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونیسے ابراہیم کی نسل والا عہدہ رسالت ابراہیم کے گہر سے نہین نکلا پس تمہین کیون حسد آگیا۔ سپارہ ۵۔ رکوع ۵

حضور علیہ السلام سے لوگون کو ہٹایا اور کہا

وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِيْنَكُمْ[ل]

اسکے جواب مین قرآن فرماتا ہے۔

قُلْ اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ اَنْ يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ اَوْ يُحَآجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

غرض اللہ تعالے کا وہ فضل۔ ارادہ علم اور قدرت جسنے وہ مخلوق کو پیدا کرتا۔ اور عزت کے لائقون کو عزت دیتا ہے۔ اسکی تکمیل اور اسکا پورا ہونا ایک لابدی امر ہے۔ کیونکہ اسکا کوئی مانع نہین۔ جب سیدنا نبی عرب کو اسنے اپنے خاص فضل اور رحمت سے نبی رسول۔ رسولون کا سردار رسولون کا خاتم بنایا۔ اور اسے قرآن جیسی پاک کتاب دینی چاہی تو اس قادر مطلق کے فضل وارادہ کا کون مانع ہے یہہ دنیا۔ اور دنیا کے لوگ اسکا ملک اور مِلک ہے۔ اور اللہ تعالے اپنے ملک کی رعایا پر مختلف جسمانی حکام بنایا کرتا ہے تو کہ انکا انتظام دنیا مین کسیقدر امن کو قایم رکھے۔ روحانی انتظام جسمانی انتظام سے زیادہ ضروری اور توجہ کے قابل ہے۔ اگر دنیا کے انتظام کیواسطے اللہ تعالے نے مختلف ناظم بھیجدئے تو دنیوی انتظام سے زیادہ دینی روحانی انتظام کیواسطے کئی ناظمون کا آنا ضروری نہین؟

[ل] تو کہدے وہ خاص ہدایت جسے الٰہی کہتے ہین وہ تو یہی ہے کہ دیا جاوے کوئی مثل اسکی کہ دئیے گئے تم (استثنا ۱۸۔ باب ۱۸) بلکہ تم پر حجت مین غالب آوے تمہارے پالنے رب کے سامنے تو کہدے یہہ نبوۃ اور رسالت اللہ تعالے کا فضل ہے اور اسیکے ہاتھہ ہے جسے چاہے دے اور اللہ وسیع و علم والا خاص عزت و رحمت جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ تعالے بڑے فضل والا ہے۔ پ ۲ ع ال عمران ۸

دوسری ضرورت

جزیرہ نما عرب کے لوگ الٰہیہ مواعظ سے مُدّت تک محروم رہے - توریت اور انجیل نے عرب کے جیتنے مین کوئی کامیابی نہ دکہائی - بہلا بید جسکی تعلیم سے ہم آریہ ورتی لوگ باوجود کوشش کے بہی واقف نہین ہوسکے - کیونکر فائدہ اُٹھاتے تجربہ نے ثابت کردیا ہے - کہ تمام بلاد کے لوگ بیرونی یا اندرونی یا دونون قسم کے معلمون کی تعلیمات کو قبول کرتے اور مان سکتے ہین اور جیسی جسمانی فتوحات مین بیرونی لوگونکے محکوم بن جاتے ہین - ویسے ہی روحانی فتوحات مین بیرونی فاتحوں کے ماتحت ہوسکتے ہین -

یورپ - افریقہ - امریکہ - پر جو اثر شامی مذہب کا پڑا ہے - اسّے ظاہر ہے کہ اصل اور پاک عیسائیت درکنار اور سیدنا مسیح علیہ السلام کا رسول ماننا کیا - یہ لوگ ابن اللہ بلکہ خود خدا ماننے کو تیار ہین ہند - سند - افغانستان - چین کے حالات ظاہر ہین - کہ چین والے تو نہایت کمزور قوم آریہ ورتون سے ایک غیر الہامی شخص گوتم کی تعلیم ماننے کے لئے ہی تیار ہین اور بلاد کی حالت پہ اگر نگاہ کو دوڑاؤ - اور افریقہ کی اندرونی اس پہیلاؤ پر نظر کرو جسمین اسلام سر توڑ اور کچھ عیسائی مذہب ترقی کر رہا ہے - تو میری اس عرض کی صداقت پر ناظرین کو کلام نہ ہوگا - تجربہ اور مشاہدہ نے صاف طور پر ظاہر کردیا ہے - کہ صرف عرب کو بلکہ قریش اور ان مین بہی حجازی اور اہل مکہ ہی بخصوصیت اس دنیا مین ایسے لوگ ہین جنپر عام طور سے غیر قومون کی ظاہری یا باطنی تاثیر نے اثر نہین کیا -

(دیکھو یرمیاہ کی کتاب ۱ - باب ۱۰ -)

دنیا مین کوئی قوم ایسی نہین گذری جسکے مرکز پر بیرونی حملون کے زد کا اثر نہین پہونچا ہمنے ایشیا- یورپ- افریقہ- امریکہ- نیو ہولینڈ- نیوزی لینڈ وغیرہ اور انکی یروشلم اور پیٹرآمون کے معبد- پارسیون کے ایرانی آتشکدہ بابل- کانشی جی- لاسہ- انطاکیہ وغیرہ کو دیکہہ لیا-

کسی مین مکہ یا مکہ والون کی آن نہ دیکھی- جب دنیا پر- اور دنیا کے ہادیون اور ہادیون کے جان نثار مشنریون پر حجت کے طور پر ثابت ہوگیا- کہ کوئی بہی عرب کے مرکز تک راستبازی کو کامل طور پر نہ پہونچا سکا-

جب پہلے اُپدیشکون اور مشنریون نے اس قوم عرب کی نسبت یہہ کمزوری دکہائی اور انپر اتمام حجت نہ کرسکے- تو اللہ تعالے کے فضل- اور رحم نے جوش مارا- اور اس قوم کو محروم نہ رکہا بلکہ وہان ایسا ہادی پیدا کردیا اور اسے قران جیسی کتاب دی- جسکی قوی تاثیر نے وہ تمام صداقتین اور راستبازیان جو دنیا بہر کے ملہمون کے پاس اور پاک کتابون مین مندرج تہین- مرکز عرب کو بہی پہونچادین اور اسطرح جو الزام دنیا کے راستباز مشنریون پر تہا کہ انہون نے اپنا پورا کام نکیا یعنی مرکز عرب کو نہ جیتا- اسکو اٹہا دیا- اور ان راستبازون اور راستبازیون کی بدلہ مین حضرت نبی عرب اور قران کریم نے کفائت کی- اور راستبازونکے سچے ارادے کی تکمیل قرآنی ضرورتنے ثابت کردی ترقی چونکہ بتدریج دنیا مین پہیلتی ہے- اسلئے وہ تمام صداقتین ہمارے سید و مولے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طفیل اول عرب کے مرکز اور تمام عرب مین پہیلین- پہر اس کے جانشینون کی وساطت سے اور بلاد مین پہیل رہی ہین اور امید

ہے آہستہ آہستہ تمام دنیا پر اس مجموعہ صداقتون کی حجت قایم ہو جائے گی۔ چونکہ تجربہ۔ پہر مشاہدہ نے ثابت کر دیا ہے کہ اور گون پر اور اُن کی مرکز پر مختلف مشنریون کا اثر پڑتا رہا۔ اور ان مشنریون پر اور ان کے مرکز پر عرب کا اثر پڑ سکتا ہے۔ تو اس نتیجہ کے تجربہ اور مشاہدہ سے پورا یقین ہے۔ کہ تشریعی نبوت ختم ہو چکی۔ کیونکہ اب کوئی براعظم نہین رہا جسکے عام باشندے ایسے ہون کہ انپر کسی قوی الہمتہ مشن کا اثر نہ پڑ سکے۔ بلکہ کل دنیا کا اثر دوسرے پر۔ اور عرب کا اثر دنیا پر ثابت ہو چکا۔ اب موجودہ دنیا پر ثابت ہو چکا ہے۔ کہ عرب کا درہ مستقل۔ وفادار راستباز مشن قایم ہو تو تمام قومین اسکی بات ماننے کو تیار ہین اس مضمون کو قرآن کریم اسطرح بیان فرماتا ہے۔

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ ۔

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ

یہہ بابرکت کتاب ہے ہمنے ہی اتارا۔ پس اُسکے مطابق عمل درآمد کرو اور اپنے آپکو نافرمانی کے بدنتائج سے بچائے رکہو تو کہ رحم پاؤ۔ یہہ کتاب تمہین اسلئے دی ہے کہ کہین یہہ نکہہ دو کہ الٰہی کتاب ہمسے پہلے ایسے دو گروہ یہود و عیسائیون کو اتاری گئی۔ جنکے علوم سے ہم بے خبر تہے۔ یا یہہ نہ کہہ دو اگر ہمین الٰہی کتاب ملتی۔ تو ہم پہلون سے زیادہ راستی کے راہ پر چلتے۔ پس سنو! تمہارے رب کیطرف سے تمہین کہلی مفصل کتاب ملی ہے۔ جو راہ نما و رحمت ہے۔

مُنۡفَکِّیۡنَ حَتّٰی تَاۡتِیَھُمُ الۡبَیِّنَۃُ رَسُوۡلٌ مِّنَ اللّٰہِ یَتۡلُوۡا صُحُفًا
مُّطَھَّرَۃً فِیۡھَا کُتُبٌ قَیِّمَۃٌ[1] ط

عرب جو دنیا بہر کو عجم کا خطاب دیتے تہے کیا نہین کہہ سکتے تہے۔ ہم عجمون گونگون کی کیا مانین۔ کسنے عرب کو

[2] وَاعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰہِ جَمِیۡعًا وَّلَا تَفَرَّقُوۡا وَاذۡکُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰہِ عَلَیۡکُمۡ اِذۡ کُنۡتُمۡ اَعۡدَآءً
فَاَلَّفَ بَیۡنَ قُلُوۡبِکُمۡ کا حکم دیکر فَاَصۡبَحۡتُمۡ بِنِعۡمَتِہٖۤ اِخۡوَانًا کا لقب دیا
یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ عَلَیۡکُمۡ جَمِیۡعًا[3] کس نے کہا۔ ذرہ اسکا نشان دو !

تیسری ضرورت

دنیا مین ہمارے سادات انبیا علیہم الصّلوٰۃ والسّلام تشریف لائے اور انہون نے بقدر امکان راستی اور راستبازی کو دنیا مین پہیلایا۔ مگر انکے ناعاقبت اندیش۔ اور جہوٹہے بلکہ ناسمجہ پیرؤن نے انکی پاک تعلیم مین نافہمیون کو ملا دیا اور اسمین خلاف مچایا۔ ہندؤن نے اللہ تعالے کو معاذ اللہ کئی اوتارون۔ کچہہ۔ مچہہ۔ اور سور۔ کے اشکال پر دنیا مین آنا اعتقاد کیا۔

عیسائیون نے اللہ تعالے کے خاکسار بندے حضرت سیدنا مسیح علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو خدا یا خدا کا ازلی بیٹا یقین کیا۔ بلکہ ان مین رومن کیتہولک نے سیدنا

---

[1] اہل کتاب کے منکر اور مشرک کبہی اپنی بدی سے نہ ٹلتے اگر اللہ تعالے کی طرف سے اللہ کا رسول جو کہلی دلیل ہے نہ آتا۔ اور وہ پاک صحیفے جنمین کئی مضبوط کتابین موجود ہین نہ پڑہ سناتا۔ پ ۳۰۔ سورہ بینہ۔ ر ۱

[2] خدا تعالے کے رسے پر پنجہ مارو کیا معنی تمام و کمال ظاہر و باطن الہی ارادہ کے پیرو ہو جاؤ ایسا نہو کہ کچہہ خدا کے اور کچہہ غیر کے بنے رہو اور اللہ تعالے کی اس نعمت کو تو سوچو!۔ تم کیسے آپسمین ایکدوسرے کے دشمن تہے۔ اسلام کے باعث تم سب کے دل ایک ہو گئے اور اللہ تعالے کے فضل سے آپسمین بہائی بہائی ہو گئے ایکدوسرے کے خیرخواہ ایک دوسرے کے دکہہ سکہہ مین شریک۔

[3] او لوگو۔! بے ریب مین تم سب لوگون کی طرف اللہ تعالے کا رسول ہو کر آیا ہون۔

مسیح کی والدہ صدیقہ مریم کو بھی معبود ٹھہرایا۔ یہودون نے اللہ تعالے کی صفات مین تشبیہ تک نوبت پہونچائی۔ آریہ بیچارے تو یہانتک گرے کہ باریتعالے کی ہمہ قدرت سربشکتیمان ذات کو اپنے پر قیاس کرکے کہہ دیا جیسے بدون میٹر اور مادہ کے مخلوق مین کوئی شخص کوئی چیز نہین بنا سکتا۔ باریتعالے سے بھی بدون مادہ کے کسی چیز کا بننا اسنبھو اور محال ہے۔ اور اس فاسد قیاس کے باعث کروڑون کروڑ ذرات عالم کو غیر مخلوق۔ کروڑ کروڑ ارواح کو غیر مخلوق کہہ بیٹھے۔

ابدی نجات کی سچی طلب ہر سلیم الفطرة کے قلب مین موجود ہے۔ اس کے حصول کیواسطے لوگ کیسے بھول بھلیان مین پڑے ہین یہود نے تو یقین کر لیا ہم ابراہیمؑ راستباز کے فرزند ہین صرف اُسی رشتہ کے باعث نجات پا جائینگے جیسے کہتے ہین

لَن تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَیَّامًا مَّعۡدُودَة

عیسائی تو ایسی حالت مین جا پڑے۔ کہ اپنی ساری لعنتون ملامتون کے بدلہ مین حضرت سیدنا مسیح علیہ الصلوٰة والسلام کو معاذ اللہ ملعون بنایا۔ (دیکھو نامہ گلتیان ۳ باب ۱۳۔)

اور بعض نے مع بعض آریہ ورتی سادھون کے رہبانیت اختیار کی۔ آریہ جو گھبرائے اور بھولے تو تناسخ کے قائل ہو کر ابدی نجات کے ہی منکر ہو بیٹھے اور بعض آریہ ورتیون نے تو اپنی نجات کے واسطے باری تعالے کو سور اور کچھ اور مچھ تک اوتار لینے والا مان لیا۔

لہ گنی گنتی کے دن ہی ہمین تو آگ چھوئے گی پھر نجات پا جائینگے۔

ایسے لوگون کے واسطے ضرور تہا۔ کہ ایک زبردست ملہم والہام آوے جوان لوگونکو ان عظیم الشان غلطیون سے بچاوے یا آگاہ تو کردے۔ اور وہ ہمارا ہادی اور ہمارا قرآن تہا۔ جسنے ان بطلانون کا ابطال فرمایا غرض ایسی ضرورت کی نسبت فرمایا۔

اِنَّ[۱] هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَقُصُّ عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَكْثَرَ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ +
وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ[۲] الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِى اخْتَلَفُوْا فِيْهِ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ +

اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ[۳] وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ

آریون سے جسقدر اختلاف ہوا ہمنے قران کریم کے ذریعہ کا فیصل قول لکہدیا ہے۔ باقی یہود تو ایسے ذلیل ہو رہے ہین۔ کہ سردست انکے واسطے قلم اوٹہانے کی ضرورت نہین۔ اور عیسائیون کے واسطے بقدر ضرورت اہل اسلام نے ہر زمانہ مین اتمام حجت کردیا ہے۔ جنمین خاکسار نے بہی چار مجلد کی کتاب جسکے دو مجلد شائع ہو چکے ہین۔ اور باقی بہی انشاء اللہ شائع ہونیوالے ہین۔ لکہدی۔ اور رسالہ ابطال الوہیت مسیح غالباً اندنون شائع ہو جائیگا۔ اسلئے یہان ہر ایک مسئلہ پر بحث نہین کرتے۔

چوتہی ضرورت

اللہ تعالے کے پیارے بندے دنیا مین آئے اور انہون نے الٰہی الہام سے

---

[۱] بے ریب یہہ قرآن بنی اسرائیل پر اکثر وہی باتین ظاہر کرتا ہے جسمین وہ اختلاف مچا رہے رہین۔ پ ۲۰ سورہ نمل ر ۶۔

[۲] ہمنے قرآن تو صرف اسلئے تجہہ پر اُتارا ہے کہ جن باتون مین انہونے اختلاف کور کہا ہے اُسے تو ظاہر کردے اور یہہ قرآن ہدایت و رحمت ہے۔ ایماندارون کے لئے۔

[۳] بے ریب یہہ قرآن ایک فیصلہ کی بات ہے۔ اور یہہ قرآن کوئی ہنسی اور تمسخر نہین۔

لوگون کو بت پرستی سے روکا - مگر آخر کار لوگون کی سابقہ بت پرستی ہادیون کی محبت کے ساتھہ ایسی ملی - کہ ہادی ہی معبود بنائے گئے - دیکھو حالات حضرت سیدنا مسیح علیہ السلام اور رام چندر جی اور سری کرشن جی کے - مگر ہادی اسلام نے اس دعوت توحید کو اسطرح پورا کیا - کہ اپنی عبودیت کو الٰہی توحید کا لازمی جزو قرار دیا اور کھول کھول سنایا -

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ[مله] يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ وَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ

پانچوین ضرورت

حضرات انبیا اور رسولون (صلوات اللہ علیہم وسلامہ) کی وساطت اور انکے جان نثار پیروون کی کوشش سے صداقتین اور راستبازیان دنیا مین پھیلتی رہین - اور لوگون کی استعداد اور ترقی کے موافق مختلف ملکون مین مختلف وقتون پر اللہ تعالے نے صداقتون کے لانیوالے راستبازیون کے پھیلانیوالے پیدا کئے - مگر ہر ایک ہادی نے جہان وہ روحانی قوانین اور ضروری جسمانی قاعدے الٰہی الہام سے سکھائے جو انسانی نوع کے لئے مشترک النفع تھے وہان ہر ایک نبی نے اپنی اپنی قوم کو کچھہ قواعد وضوابط مختص الزمان اور مختص المقام بھی تعلیم کئے -

علاوہ برین ترقی یافتہ قوم جسکو کبھی الٰہی الہام نصیب ہوا - آخر وہ الٰہی نافرمانیون کے باعث ادبار مین آ گئی - انسے الہام کی حفاظت ہی نہو سکی یا وہ لٹریچر از

[مله] کہہ دے (مین تمام دنیوی معاملات مین) مثل ایک آدمی ہون (تم مین مجھہ مین فرق یہہ ہے) میری طرف وحی ہوتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی ہے - اسکے احکام کی بجاآوری مین لگے ہو جاؤ - اور ہر قسم کی لغزش کی معافی اسی سے مانگو مشرکین کے لئے ہلاکت ہے +

زبان ہی مرگئی جسمین وہ الہام ہوا تہا- یہانتک وہ قوم ادبار مین پہنسی کہ اس مین اپنے ہادی کے جانشین ملہم اور مقدس لوگ جو اس زبان کو ہمیشہ زندہ رکہین اور ان تعلیمات کو مختلف تدابیر سے پہیلایا کرین انکا آنا ہی موقوف ہوگیا جیسے آریہ اور عیسائیون مین- اور انکے بعد یہودون پارسیون وغیرہ مین مشاہدہ کیا جاتا ہے- اور اس قدیم الہام کی تفاسیر ہی ایسی مختلط ہوگئین کہ حق کا باطل سے جدا کرنا محال ہوا- اور قوی التاثیر مخلص ملہم جسکو اللہ کی طرف سے تائید ہو اس قوم مین پیدا نہوا- تو اللہ تعالے آور قوم کو جو صداقتین پہیلاوے الہام فرماتا ہے- اور اسے قوت بخشتا ہے- تمام قرآنی صداقتین اگر دنیا کی مختلف کتابون اولڈ ٹسٹمنٹ- نیو ٹسٹمنٹ- سقراط کے ملفوظات- چار وید ژند- وستا- وساتیر وغیرہ سے عبری- یونانی- ویدک سنسکرت- دری کالڈی- جین- وغیرہ السنہ سے لینی پڑتین اور انہین انکے مفسرین کے غلط خیالات کو الگ کرنا پڑتا- تو کیا مشکل بلکہ محال کام ہوتا- پہر اگر کوئی ایسا جان باز ہوتا بہی اور وہ شب روز کی محنتون سے کسی حد تک پہونچ ہی جاتا تو اوسکو دوسرون کے تسلیم کرانے مین کتنی دقتین ہوتین تامل کرو!- جو کچھہ کہیتون مین سے ہم لاتے ہین- جو لطیف دودہ خون وگوبر کے درمیان سے چارپایون کی وساطت سے ہمین ملتا ہے- جو لطیف لطیف میوے راحت بخش میوے ہم باغون سے لاتے ہین اور وہ نہائت صحت بخش چیز جو شہد کی مکہی کی وساطت سے ہمین ملتی ہے- اگر ہم اپنی کمسٹری آلات کے ذریعہ لینا چاہتے تو کتنی مشقت پہر غلطی و نافہمی مین مبتلا ہوتے اللہ تعالے نے تمام تعلیمات کو قرآن

ہین یکجا جمع کردیا ہے۔ اور ہمین مختلف السنہ اور اقسام اقسام کی کتب کے جابجا ایک آسان کتاب پڑہ لینا کافی ہے والحمد للہ۔

اب ہم دعوے سے کہتے ہین کہ کوئی روحانی صداقت قرآن سے باہر نہین اسی ضرورت کیطرف قرآن شریف اشارہ فرماتا ہے جہان فرماتا ہے۔

[لہ] تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِى اخْتَلَفُوْا فِيْهِ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ وَاِنَّ لَكُمْ فِى الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهٖ مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ، وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِيْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ ثُمَّ كُلِيْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِيْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا يَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ، اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ پ۔ ۱۴ س نحل ۔ ر ۔ ۱۴

لہ۔ اللہ کی قسم تجہہ سے پہلے بہی ہمنے رسول بہیجے۔ پر مردود شیطان نے لوگونکو انکی بدعملیان خوشنما کرکے دکہائین۔ وہی آج انکا دوست اور والی ہوا۔ اور ایسونکے دوکہہ کی مار ہے۔ اور قرآن تو تجہپر انہی فواید کے لئے نازل کیا ہے۔ کہ جن اہم دینی معاملات مین لوگون نے اختلاف مچا رکہا ہے۔ تو کہولکر سنادے کہ ان اختلاف مین حق کیا ہے۔ علاوہ برین تمام صدہا فنون کو یکجا جمع کرکے بتانے والا۔ اور یقین کرنے والون اور اسکے مطابق عمل رکہنے والون کے واسطے بڑے فضل و رحمت کا ذریعہ ہے۔ اللہ ہی بادل سے پانی اتارتا ہے جسنے اسنے ویران زمین کو آباد کیا اس قدرتی نظارہ مین ثبوت کی نشان ہین

اور فرمایا

وَاَنْزَلْنَا اِلَیْکَ[1] الْکِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْہِ مِنَ الْکِتَابِ وَمُہَیْمِنًا عَلَیْہِ فَاحْکُمْ بَیْنَہُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰہُ

اور فرمایا

لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ[2] کَفَرُوْا مِنْ اَہْلِ الْکِتَابِ وَالْمُشْرِکِیْنَ مُنْفَکِّیْنَ حَتّٰی تَاْتِیَہُمُ الْبَیِّنَۃُ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰہِ یَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَہَّرَۃً فِیْہَا کُتُبٌ قَیِّمَۃٌ

چھٹی ضرورت

جسمین سوال کے اس حصہ کا جواب بھی ہے - کہ قران مین کیا ایسی صداقتین بھی ہین جو اور کتب مین موجود نہین - صداقتین - راستبازیان - قران کریم سے پہلے بھی دنیا کے مختلف اقوام کے پاس موجود تہین - گو محرف و مخلوط ہی کیون نہون مگر پہر بہی وہ صداقتین صرف دعوے ہی تہے - جنکی عوام کو حاجت تھی

---

[1] - اور ہمنے ہی صداقت والی کتاب تیری طرف نازل کردی جسنے سچ کر دکہایا اوس کتاب کو جو اس کتاب کے سامنے ہے اور تمام مواعظ پر شامل ہے - پس انمین اس اللہ کی اُتاری کتاب پر حکم کر۔

[2] - اہل کتاب اور مشرکون کا کافر گروہ اپنی شرارت و کفر سے کبہی نہ ٹلتے اگر اللہ کا ایسا رسول جو ایک کہلی دلیل ہے نہ آتا - اور یہہ پاک صحیفہ جسمین تمام مضبوط کتابین موجود ہین نہ پڑہ سناتا -

حاشیہ بقایا صفحہ نمبر ۳۰۵ - مگر اس قوم کے لئے جو سُنتے - سننے والو! - جو کچہہ آباد کہیتون سے لاتے ہو وہ سب کچہہ پہلے ہی موجود ہوتا ہے - مگر جبتک پانی نہین برستا - تب تک تم اور تمہارے کہیتون کے طبعی قوی یہہ ضروری سامان عمدگی سے کیا بلکہ مہیا ہی نہین کر سکتے ایسی ہی صداقتین بہی بُری تعلیمات اور رہو کہون سے ملی جلی موجود تہین تم تمیز نہ کر سکتے اگر یہہ الٰہی الہام اللہ کیطرف سے نہوتا لعمرے رب تمہارے دودہ دینیوالے چارپایون مین بہی ایک ایسا ہی جسمانی نظارہ روحانی نصیحت لینے کو موجود ہے کہ ہم ہی تمکو چارپایون کے شکمن سے - لہو گوبر مین ملا خوشگوار دودہ الگ کرکے پلاتے ہین - غور کرو دودہ کے ذرات اور عام ذرات سے ملی تہی - کسطرح الٰہی سامان نے الگ کیئے اور انگور - کہجور کے پہلون سے سرکہ - اور کہانے کے لئے میوہ اور پینے کو ان مین سے عمدہ عمدہ نبیذ اور رس لیتے ہو اس قدرتی نظارہ مین بہی عقلوالون کے واسطے نشان ہے - کہ یہہ ذرات جنسے شہد بنتا ہے - موجود تو

علے العموم سابقہ کتب مین ان دعوون کے دلائل موجود نہ تہے - اگرچہ ان دعوون کے دلائل تہے بہی - تو پہلی کتابون مین آنیوالے باطلہ مذاہب کی تردید مین مدلل گفتگو کا سامان بخلاف قرآن کے موجود نہ تہا بلکہ یون ہی کہئے کہ قرآن ایسی صداقتون کی جامع کتاب نازل ہوا ہے جسکی جمعیت کے سامنے کسی نئی اور پرانی پستک کو مقابلہ کی تاب نہین - مین نے کئی دفعہ تمدن کے ایک ضروری مسئلہ نکاح پر عیسائیون سکہون ہندون سے - سوال کیا - کہ کس رشتہ مین نکاح کی ممانعت ہے - اس ممانعت پر کوئی خاص قول جناب سید نا مسیح کا یا اسکے رسول بنانے والا کا اپنی کامل کتاب انجیل سے پیش کرو - گورو نانک جی کے گرنتھ صاحب سے بتاؤ - وید کی خالص شرتی سے یا شرتی کے خاص ملہمون کے اقوال سے دکہاؤ کسی نے بہی آجتک تو کوئی نشان ہی نہین دکہایا - جب ایسے ضروری مسائل پر بہی بحث نہین تو ہماری کل روحانی ضرورتون کو کیونکر یہہ کتابین پورا کر سکتی ہین اور اگر ایسے مسائل مین جنکا ذکر اوپر گذرا برہمون یا نیچرل ایسٹ لوگون کے قواعد سے کام لینا ہے - تو اپنی کتاب کے کامل ہونیکا دعوے مت کرو - غرض - اگر صداقتون کا یکجا جمع ہونا اور انکا مدلل ہونا عقلا کے نزدیک کوئی ضروری امر

حاشیہ بقایا ص نمبر ۳۰۶ بہتا ہی - مگر الٰہی عطا کردہ قوت نے کسطرح انکو یکجا کر دیا - ایسی ہی صداقتین ہی مختلف ملہمون مین موجود مگر مخلوط تہین - اس الہام کے ذریعہ جو نبی عرب کو ہوا یکجا جمع ہو گئین - شہد کی مکہی کو تیرے رب ہی نے وحی بہیجی کہ پہاڑون اور درختون اور بعض بیلون مین گہر بنا - اور اپنے مذاق کے تمام پہلون سے کہا - فرمانبردار ہو کر اپنے رب کی بتائے ہوئے راہون پر چل اس مکہی کے اندر سے مختلف رنگت کی شربت نکلتی ہے جسمین کئی لوگون کے لئے شفا ہے بے ریب اسمین فکر والون کے واسطے نشان ہے - یہہ جواب ہین ان لوگون کے واسطے جو کہتے ہین قرآن کریم کتب سابقہ کا اقتباس ہے ؛

ہے۔ اور ہے۔ تو قرآن کریم کا نازل ہونا ہی ضروری ہے۔

مثلاً اللہ تعالے موجود ہے ایک ضروری مسئلہ ہے جسپر قرآن نے یہہ دلیل دی ہے۔

اِنَّ فِی خَلقِ السَّمٰوٰتِ وَالاَرضِ وَاختِلافِ اللَّیلِ وَالنَّھَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الاَلبَابِ۔

اللہ تعالے کا کوئی شریک نہین۔ ایک دوسرا مسئلہ ہے۔ اسپر قرآن فرماتا ہے

لوکان فِیھِمَآ[1] اٰلِھَۃٌ اِلَّا اللہُ لَفَسَدَتَا۔

قرآن کی کلام الٰہی ہونے کی دلیل فرماتا ہے۔

اِن کُنتُم فِی رَیبٍ[2] مِّمَّا نَزَّلنَا عَلٰی عَبدِنَا فَاْتُوا بِسُورَۃٍ مِّن مِّثلِہٖ پ اول

سورہ بقرہ ر ۳

اور فرماتا ہے

قُل لَّئِنِ اجتَمَعَتِ[3] الاِنسُ والجن علٰی اَن یاتوا بمثل ھٰذا القرآن لا یاتون بمثلہ ولو کان بَعضُھم لبعضٍ ظھیرًا

---

[1] اگر زمین آسمان کے درمیان ایک اللہ کے سوا کئی اور معبود بھی پوجے جاوین تو یہہ دونون خراب ہو جاوین کیونکہ جہالت۔ وہم پرستی۔ نفاق۔ و شرارت۔ بت پرستی کا لازمی نتیجہ ہے۔ اور ان باتون سے اس آبادی مین ویرانی کا آجانا ضروری ہے۔

[2] اگر اس کتاب مین جو اللہ تعالے نے اپنے بندے پر اتاری تمکو کچھ تردد ہے۔ اور تمہارے خیال مین ہے کہ اس شخص نے خود ہی بنالی ہے۔ تو مصنوعی مصنوعی ہوسکتی ہے۔ اسکی مثل ایک سورہ بنا لاؤ۔

[3] تو کہہ دے کہ اگر تمام جن اور آدمی اس امر پر تل جاوین کہ قرآن کی سی کتاب بنالین۔ تو ہرگز اسکی مثل نہ بنا سکین گے۔ اگرچہ ایک دوسرے کی پیٹھ بھرین۔ اور باہم مددگاری کرین۔ کیونکہ قدرتی مصنوعی نہین ہوسکتی۔

اور فرمایا ہے

لَوْ كَانَ مِنْ[لہ] عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا

یاد رہے - اختلاف دو قسم کا ہوا کرتا ہے - اوّل یہہ کہ ایک آیت دوسری آیت کے خلاف ہو - دوم یہہ کہ کوئی قرآنی مضمون نیچرل فلسفی یا کسی سچے علوم کے خلاف ہو - قرآن مین ہر دو قسم مین سے کسی قسم کا اختلاف نہین اس تیرہ سو برس مین نیچرل فلسفی کی کتنی سر توڑ ترقی ہوئی - مگر کچہہ بھی قرآنی بیان کی غلطی ثابت نہو سکی - ہان عامہ قرآنی دلائل کو تو عامہ علماء اسلام اور متکلمین ملتہ خیر الانام علیہ وآلہ الصّلوۃ والسلام بیان کرتے رہے - اور کرتے ہین - اور کرین گے - مگر قرآنی آیات بیّنات تو ایسے ہی ہین کہ ان کی پر زور تاثیرات سے ہمیشہ ظلی طور پر اس قسم کے نمونے اسلام مین پیدا ہوتے رہتے ہین جو اپنی پاک تاثیرات سے دنیا مین الٰہی سچی توحید اور اپنی کتاب کے فاضلہ اخلاق کو پھیلایا کرتے ہین - اور غیر قوموں مختلف پیرائیون سے اس الٰہی محبت اور فضل کو پورا کیا کرتے ہین جنکے لئے ملہمون اور کتابون کا آنا الٰہی کتاب ماننے والے مذاہب مین ضروری ہی - ہمیشہ ہر صدی مین اس تحریف اور ایزاد اور نقص کو دور کرتے ہین - جو انسانی آزادی کے باعث سچے مذہب مین آجاتی ہے - اور ہمیشہ قوم کو جگاتے اور اصل کتاب کو پھیلاتے ہین - حال ہی کے اہل اسلام کو دیکہہ لو کیسے کمزور ہین ضعیف ہین مگر اپنی کتاب کا درس اسکی اصلی زبان مین کسقدر دے رہے ہین - عیسائی - آریہ -

---

[لہ] - اگر قرآن اللہ تعالے کے سوا کسی اور شخص کا بنایا ہوتا تو اسمین بہت اکیا بہت ہی اختلاف ہوتا -

پارسی ذرہ آنکہہ اٹہاکر دیکہین - اورمونہہ پرسے پردہ اٹہادین -

لَا یَزَالُ طَائِفَۃٌ[۱] مِّنْ اُمَّتِیْ ظَاہِرِیْنَ عَلَی الْحَقِّ ۔ اور

اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ لِھٰذِہِ[۲] الْاُمَّۃِ عَلٰی رَاسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا

کامصداق بنکر اسلام کیطرح اپنی صداقت کوکون ظاہر کرتا ہے - **عملی** حالت پر نگاہ کرو ادہر کوئی اسلام مین شریک ہوا مسلمانون کا بہائی بن گیا - جماعت اسلام مین شریک کہانے مین - مصافحہ کا ہاتہہ ملانے مین آزاد - قرآن پڑہنے مین قوم کا مساوی مستحق - مسجد مین غرض ہر امر مین جماعت اسلام کے بادشاہ اسلام کا ہی اسلام مین ہم پلہ - یورپین چرچ مین نیٹو عیسایون کے لئے عملی ممانعت کہانی مین انکی تحقیر کو ہم ذکر کے آریہ کے حالات سے چشم پوشی ہی کرنا مناسب سمجہتے ہین - کیونکہ آجتک اُنہون نے نہ کسی غیر قوم کو وید پڑہایا - اور نہ وید کو پڑہا کر اپنے ساتہہ بے تکلف آریہ کے حقوق مین کسی کو مساوی حقدار کیا ایسی ہی عملی اور علمی ضرورتون کے پورا کرنے کے واسطے قرآن نازل ہوا - جیسے فرماتا ہے

قَدْ جَآءَکُمْ[۳] بُرْھَانٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْکُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا -

اور فرماتا ہے

فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِہٖ[۴] اِخْوَانًا

---

[۱] ایک طائفہ میری امت کا اپنی راستبازی کے باعث ہمیشہ غالب رہیگا -

[۲] اور ہر صدی کے سرے پر اللہ تعالے اس امت مین ایسے لوگ پیدا کردیتا ہے جو اہل دین کی ایزادیون اور تحریفون کو دور کرتے رہتے ہین اور جاہلون کی غلط تاویلات کو باطل کرکے ہمیشہ دین کو تروتازہ اور پر نور رکہتے ہین اسمین پژمردگی نہین آنے دیتے -

[۳] بے ریب تمہارے پاس اپنے رب کیطرف سے ایک برہان آگئی اور ہمنے ہی تمہاریطرف ایک ایسا نور نازل فرمایا جسمین ذرہ کدورت نہین اور ہر طرح خالص ہے [۴] پہر تم اللہ کے فضل وانعام سے بہائی بہائی ہوگئے -

ساتوین ضرورت

قرآن والی صداقتین مختلف بلاد۔ مختلف کتابون مین اگرمان لین پہلے بہی موجود تہین۔ مگر اول تو ان کتابون کا غیر محرف ہم تک بہم پہونچنا اور پہر ان صداقتون پر نہائت پرانی بولیون کے ذریعہ واقف ہونا اور انکی تفاسیر مین سے غلط کو صحیح سے الگ کرنا کیسا مشکل اور محال ہوتا۔ پہر آخر ان صداقتون کے مجموعہ کو بہی کسی نہ کسی پیرایہ مین بیان کرنا ہی پڑتا۔ علاوہ برین جو ایک پیرایہ مین نجانے اوسے دوسرے پیرایہ مین بتانا بلحاظ رحم اگر ضروری ہے۔ تو اوسی ضرورت پر قران نے فرمایا ہے

لِتُنۡذِرَ قَوۡمًا مَّآ اَتٰھُمۡ مِّنۡ نَّذِیۡرٍ۔

اور فرماتا ہے

قُرۡاٰنًا عَرَبِیًّا لِّتُنۡذِرَ اُمَّ الۡقُرٰی وَمَنۡ حَوۡلَھَا

آٹہوین ضرورت

جب اللہ تعالے زمین وآسمان اوران کے درمیان غرض جو انسانی ضرورۃ کی اشیا تہی پیدا کرچکا تو اسنے انسان کو جسکا وجود وبقا ان اشیا پر موقوف تہا پیدا کیا۔ اور اوسمین علاوہ ان قوی کے جو جمادات۔ نباتات۔ حیوانات۔ مین موجود ہین نیک وبد علوم واخلاق کا مادہ بہی رکہدیا۔

---

[1] جن لوگون کے پاس کوئی بہی ایسا ملہم نہین پہونچا جو لوگون کو انکی نافرمانیون سے ڈرادے۔ تو انکو بہی ڈرادے۔

[2] یہہ قرآن عربی زبان مین ہے اسلئے کہ تو ان نافرمانون کو ڈرادے جو اس شہر مین رہتے ہین۔ جو دنیا کے تمام شہرونکی مربی مان ہے۔ اور توحید الہی کی تعلیم سب کا اصل ہے اور ان تک بہی نافرمانی کا ڈر پہنچادے جو اس شہر کے گرد رہتے ہین +

علمی حصہ مین انسان ان سوشیل۔ مارل۔ پولٹیکل قواعد وضوابط کا محتاج تھا۔
جنکے باعث اکل۔ شرب۔ لباس۔ آسائش۔ آرام۔ جماع۔ اور تمدن۔ وامن
مین۔ ابتداء۔ انجام۔ نشیب۔ وفراز۔ بہرشائستگی۔ آخر۔ افادہ۔ واستفادہ
ہی پر اکتفا نہین کرتا بلکہ وہی علوم لینے کا حقدار ہوجاتا ہے اور **عملی** حصہ مین انسان
ارادہ استطاعت کو لیکر کبھی باری تعالے سے انس ومحبت پیدا کر کے استقلال
استقامت۔ فراخ۔ حوصلگی۔ نفع رسانی۔ عاقبت اندیشی سے ایسا پاکیزہ باطن
بنتا ہے۔ کہ ظاہری نجاست کیساتھ بھی بارگاہ الٰہی مین مناجات نہین کرتا۔ مگر کبھی انسان
شتر بے مہار۔ ہر ایک ضرورۃ مین ناعاقبت اندیش۔ رہبان۔ فرعون۔ مضطرب
تنگ دل۔ بخیل۔ ایسا گندہ کہ پاکیزگی کا نام ہی نجانے۔ ہوجاتا ہے فطرۃ کی موافق
سچی آرام وہ اشیا کا نام نیکی اور مخالف اشیا کا نام بدی ہے۔ مگر رسم۔ رواج۔ آب وہوا۔
ناقص تعلیم۔ افلاس۔ دولتمندی۔ حکومت کی بُری تاثیر انسان کو ایسے پھندے مین پھنساتی
ہے۔ کہ مخالف اشیا کو موافق اور موافق کو مخالف سمجھ کر عقل وتمیز کو کھو بیٹھتا ہے۔
فطری ممیزہ قوۃ اور نور ایمان۔ اور کانشنس جسے نفس **لوامہ** کہتے ہے وہ ایک ہیچ
کیطرح ایسے کمزور ہوجاتی ہی کہ اسمین ایجاد کیا تمیز ہی نہین رہتی **سنو!**۔ میرے
ایک پیارے نوجوان نے (اللہ تعالے اسے علم وعمل مین ترقی دی) اگنی ہوتری
کو اسکی اس لفظ کو سنکر کہ ”ہے پربھو مین تیری راحت بخش بارگاہ کے پاس لوگونکو لایا چاہتا ہون
مگر وہ نہین آتے“ اسکی دعا کے بعد کہا۔ کیا آپ یقینی طور پر ہمین اس بارگاہ تک
پہونچاؤ گے۔ جسکا دعوے کرتے ہو۔ تب اگنی ہوتری نے کہا۔ یقیناً مین نہین کہ سکتا
کہ تم میرے تعلیمات کے ذریعہ ضرور وہانتک پہونچ جاؤ گے۔ کیونکہ ممکن ہے کبھی

میرے اقوال کی غلطی ثابت ہوجاوے۔ تب میرے پیارے نوجوان عزیز نے (اعطاہ اللہ علما وعملا آمین) کہا ہم نجات کے طالب ہمارا کانشنس ضعیف ہے۔ غلطی سے محفوظ نہین۔ ایک طرف محمدؐ صاحب ہمین بلاتا ہے۔ "اُدہر آؤ" مین یقیناً تمہین نجات تک پہنچا دونگا" دوسری طرف آپ کہتے ہین اُدہر آؤ شاید مین ہی پہنچا دون۔ بتاؤ کسکے پیچہے چلین۔ اسپر گنی ہوتری ساکت ہوئے

فَبُهِتَ الَّذِيْ[1] كَفَرَ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ

غرض۔ جب ان اسباب سے جنکا ذکر اوپر ہوا تمیز ٹھیک نہین رہتی۔ تو انسان کو یقینی آرام دہ مقنن وممیز کے ملنے کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ تب ہمہ قدرت ہمہ فضل۔ ہمہ طاقت۔ اللہ تعالےٰ جسکی گہر مین بخل نہین اسکی طرف سے الہام ہوتا ہے۔ پہر جو کچہہ ایک ملک مین الہام سے سکہایا۔ ممکن ہے کہ دوسرے ملک مین اس الہامی تعلیم کا اثر نہ پہیلے۔ اسلئے دوسری قومون مین اللہ تعالےٰ ملہم بہیجتا ہے۔ جیسے فرماتا ہے۔

وَاِنْ مِّنْ[2] اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ

اور فرمایا

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ[3] حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا

---

[1] تب منکر اسلام لگا بغلین جہانکنے۔ اور اللہ ظالم بدکار کو منزل مقصود تک نہین پہنچاتا

[2] نافرمانون کو نافرمانی پر ڈرانے والے ہر قوم مین گذر چکے۔

[3] جب تک ہم اپنی طرف سے رسول نہ بہیجدین جبتک کسی قوم کو عذاب نہین دیتے۔

دنیا مین اللہ تعالے نے لوگون کی ہدایت کو ملہم رسول بہیجے۔ اور انکو صداقتین بتائین۔ اور ان ملہمون کو ان صداقتون کے پہیلانے کی لو لگا دی مگر ان تعلیمات کے پہیلانے مین انبیا و رسل کو کوئی اور حد بندی نہین کردی گئی کہ فلان مدت تک فلان ملک تک اس ہدایت کو پہیلاؤ پھیلانے کا ثواب ملیگا۔ انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کی **مقدس روح** ہی **سُتنتر آزاد** بنائی گئی تہی۔ وہ مجبور نہین تھی۔ جب ایک ملہم کے ہدایات وتعلیمات کے پھیلاؤ مین ظاہری یا باطنی یا دونون صورت مین کچھ ذرہ کمزوری ہوئی۔ اور اسکا پورا اثر اسکی تلامیذ یا قوم یا ملک تک بھی ایسا نہوا جسکی بعد قوم کا **عذر** نہ ہے۔ تو اور ایک شخص اس عہدہ پر ممتاز کیا گیا۔

غور کرو حضرت سیدنا **مسیح** علیہ السلام کی تاثیر کیسی کمزور ثابت ہوئی جناب کے حواریون سے فسٹ نمبر کے حواری عیسائی کلیسیا کے فونڈیشن سٹون سیدنا **مسیح** علیہ السلام کو **ملعون** کہہ بیٹھے۔ اور جو کچھ ہوا اسکریوطی نے سلوک کیا وہ دنیا سے مخفی نہین اور جو کچھ روحانیت آپکی پاک تعلیم سے آپکی قوم کو حاصل ہے معلوم ہے سوچو! حضرت سیّدنا **مسیح** علیہ السلام کا وہ قول کہ اونٹ کا سوئی کے ناکے سے نکلنا اسّے آسان ہے۔ کہ دولتمند خدا کی بادشاہت مین داخل ہو (متی ۱۹ باب ۲۴)۔ اور یورپ وامریکہ کی دنیاداری۔) سیدنا **موسیٰ** علیہ السلام کے مخاطب ایسے تہے۔ کہ جب انکو حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر کے **آہنی تنور** (یرمنا۔ ۱۱ باب ۴) سے نکال لائے۔ اور حکم کیا کہ کنعان کو چلو تو انکار کر بیٹھے۔ قرآن کریم اس قصہ کو عبرت کے لئے نقل فرماتا ہے

واذ قال موسى لقومه يٰقوم اذكروا نعمة الله عليكم اذ جعل فيكم انبياء وجعلكم ملوكا واتٰكم ما لم يؤت احدا من العٰلمين يٰقوم ادخلوا الارض المقدسة التي كتب الله لكم ولا ترتدوا على ادباركم فتنقلبوا خٰسرين قالوا يٰموسى ان فيها قوما جبارين وانا لن ندخلها حتى يخرجوا منها فان يخرجوا منها فانا داخلون قال رجلن من الذين يخافون النعم الله عليهما ادخلوا عليهم الباب فاذا ادخلتموه فانكم غٰلبون وعلى الله فتوكلوا ان كنتم مؤمنين قالوا يٰموسى انا لن ندخلها ابدا ما داموا فيها فاذهب انت وربك فقاتلا انا ههنا قاعدون •

آخر بدون یوشع بن نون۔ اور کالب بن یفنہ کے کوئی بہی فرمانبردار نہ نکلا دیکہو گنتی ۱۴ باب ۳۰)

سبحان اللہ کسی نے بہی سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے حکم ماننے مین دلیری دکہائی۔ ویدوالے سورج۔ وایو۔ اگنی۔ انگہرہ جتنے ہین انکی بنسبت کوئی شہادت نہین دیسکتا۔ کون تہے۔ کہان کے رہنے والے۔ کیسے چال چلن کے تہے۔ اور یہہ کہ انہون نے اگر ملہم تہے۔ اور وید سچے الہامات ہین۔ تو کسقدر ویدون کا اثر دنیا مین پہیلا یا رہے اسکے جانشین اور جانشینون کے تعلیم یافتہ سو بموجب دعوے آریہ کے قریبًا دو ارب برس گذرتے ہین کہ ویدون نے دنیا مین ظہور پایا اور

لہ جب موسی علیہ السلام نے اپنی قوم کو کہا۔ اے میری قوم اللہ تعالے کے انعام کو یاد کرو جو تم پر کیا کہ تمہاری قوم مین انبیا بنائے اور تمکو بادشاہ بنایا اور تمکو اپنے اپنے فضل سے وہ کچہہ دیا کہ کسیکو نہ دیا اے میری قوم کنعان کی پاک زمین (ہولی لینڈ) جسکو اللہ تعالے نے تمہارے لئے ابراہیمی بشارتون مین لکہدیا ہے۔ اسمین داخل ہوجاؤ۔ اور کبہی پیچہے نہ پہر لو۔ اگر پیچہے ہٹے اور میری نافرمانی کی تو ٹوٹا پاتے پیچہے پہرو گے۔ تب انہون نے (موسیٰ کی قوم نے) جواب مین کہا موسیٰ اس زمین کے لوگ بڑے طاقتور ہین اور جب تک وہ نہ نکلین ہم تو کبہی اس ملک مین نہ جاوین۔ ہان اگر وہ لوگ نکل کر کہین چلے جاوین تو خیر ہم اپنی

اس عرصہ مین وید کے اتباع مین کسی نے انکا صحیح ترجمہ بہی نکردکہایا۔ دوسرون سے کیا اپنی لوگون سے بہی اخفا کرتے ہین۔ رہی یہہ بات کہ ویدون پر عمل درآمدہا سو آریہ کا **چال چلن** ہی بتاتا ہے۔ کہ کسقدر وید پر **عمل** کرتے ہین۔

غرض جب کسینے نبی کی پاک تعلیم نے دنیا پر اپنا قوی اثر نہ دکہایا۔ اور نہ اس نبی کے جانشین نے ان پاک تعلیمات کو جگت پر ظاہر کیا۔ تو اللہ تعالے کے رحم وفضل نے اور کو یہہ عہدہ خطا کردیا۔ یہانتک کہ ایک ایسا **آدمی** دنیا پر ظاہر ہوا۔ جسنے ان تعلیمات کو پہیلایا۔ اور اشاعت مین جو کسر باقی رہی اسکی تلافی وہ جانشین کرنے لگے جنکی کرامات وپاک تاثیرات کے اثبات مین علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کی پیشین گوئی ہوچکی تہی۔ اور چونکہ الدَّال علی الخَیرِ کفاعلہ کی روسی جانشینون کی پاک کوششون کا ثواب ان ہادیون کے نامہ اعمال مین بہی اضعافا درج ہوتا ہے۔ اسواسطے یہہ سب آپکی کوششین ہین۔ صلی اللہ علیہ وسلم روحانی ہدائت وترقی دفعی اور مخلوق کے فرد فرد کے لئے کسی مذہب مین ضروری نہین امید ہے کہ جسطرح عرب وشام ومصر وروم۔ اور ہند وسندہ تاتار۔ پر بلاواسطہ یا بالواسطہ حجت قایم ہوگئی۔ اسیطرح تمام دنیا پر حجت قایم ہوجائیگی۔ جب دنیا کو مجموعہ صداقتون کا پہونچگیا۔ اور اونپر حجت قایم ہوگئی۔ تو یہہ حصہ احکام سنانیکا پورا

حاشیہ بقایا صفحہ ٣١٠۔ ملک مین چلے جائین گے۔ کہا ان دو آدمیون نے جو اللہ کی نافرمانی سے ڈرنے والے تہے اور انپر ہمت وحوصلہ کا انعام تہا۔ ہمت مت ہارو۔ چوری بہی نہین بلکہ دروازون کے رستہ چلے جاؤ۔ جب حسب الحکم الٰہی داخل ہوگئے۔ تو جیسے الٰہی وعدہ ہے۔ فتحمند رہوگے۔ اگر ایمان رکہتے ہو اللہ پر بہروسا کرو۔ پہر بہی یہی جواب دیا اے موسٰی جبتک وہ لوگ وہان موجود ہین ہم اس ملک مین کبہی نہین جائین گے۔ ہان۔ تو اور تیرا رب۔ تم دونون لڑو ہم تو یہین بیٹہے رہینگے۔

ہوگیا- اب انکی جزا وسزا کا وقت آجاویگا اسی ضرورت کیطرف قرآن شریف اشارہ فرماتا ہے-

لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیهم رسولا من انفسهم یتلوا علیهم ایاتہ
ویزکیهم ویعلمهم الکتاب والحکمة وان کانوا من قبل لفی
ضلال مبین[1]

ایک عجیب یادداشت

خاکسار تو قران کریم کی ضرورت پر مضمون لکہکر مطبع مین روانہ کرچکا تہا- کیونکہ مجہے زیادہ تر قرانی صداقتون کا اظہار اور سیر اتمام حجت مطلوب رہتا ہے مگر الہی قدرت سے وہ مضمون چند آیات کے ترجمے لکہنے کے واسطے میرے پیارے عبدالکریم نے واپس کردیا- ابہی وہ اوراق میرے پاس ہی تہے کہ ۱۷- اپریل سنہ ۹۰ع کو حضرت پیرومرشد سلمہ ربہ کی علالت طبع سُنکر قادیان چلاگیا- وہان کسی تقریب پر وید کی قدامت کا ذکر آگیا- تو اسوقت مجہہ خاکسار کے دلمین ضروری معلوم ہوا کہ وید کی قدامت پر کچہہ لکہون یورپین لوگون کی تحقیقات اور بریلی سبہا کے پنڈتون کے خیالات ویدون کی نسبت شائع ہوچکے ہین- انکا تذکرہ شاید موجب تطویل ہو اسلئے ایک مختصر امر کا بیان لکہنا مناسب سمجہتا ہون کیونکہ مکذب براہین نے تکذیب کے صفحہ نمبر ۸۱- و نمبر ۸۲ مین دعوے کیا ہے-

---

[1] بے شک احسان کیا اللہ تعالے نے ایمان والون پر جبکہ اُسنے بہی انہین سے ایک رسول بہیجا جو پڑہتا ہے انپر میرے آیات اور عملی طور پر انہین پاک و صاف کرتا ہے- اوران کو سکہاتا ہے- کتاب اور نہائت پاکیزہ وعمدہ باتین اگرچہ پہلے کہلی گمراہی مین تہے-

دہی باتین یالتے عمدہ باتین قرآن سے پہلے کتابون مین موجود ہین پس اسبات سے توکسیکو انکار نہین کہ ان پہلی کتابون نے وہ باتین قرآن سے نہین چورائین۔ مگر فریق ثانی کے ذمہ یہہ الزام ضرور ہے۔ جتنے اسکی راستی و الہامیت سراسر کافور ہے۔ سو اس پر ایک ریمارک ہے۔ کہ پارسیون کو دعوے ہے کہ وہ اور انکا مذہب۔ انکی کتاب آریہ ورتی کتابون سے ہان آریہ ورتی مقدس کتابون بلکہ ویدون سے بہت پرانے ہین۔ کیونکہ آریہ نے دیانندی تحقیق پر ایک ارب چہانوین کروڑ کا زمانہ اس موجودہ سلسلہ کے واسطے اپنے عندیہ مین ثابت کیا ہے۔ اور پارسیون کے دساتیر مین لکہا ہے۔

دیکہو نامہ شت جی۔ افرام ساتیر نمبر ۲۔ سفرنگ صفحہ ۳۴۔

(۱۶) بنام ایزد روزی دہ جاندار وآمرزندہ نیکوکار۔

(۱۷) گفتم کہ نخستین آباد را بگزیدم پس از وسیزدہ پیغمبر آباد نام پیہم فرستادم

(۱۸) باین چہاردہ پیغمبر جہان آراستہ وآرام یاب شد۔

(۱۹) پس از یشان کہ چہاردہ آباد باشند بادشاہان جانشین وبیرہ ہاے (خلفاء) آنان جہان راخوب داشتند۔

(۲۰) چون صدزاد سال در بادشاہی ایشان رارفت آباد آراد۔ بادشاہ۔ جہانداری گذاشتہ یزدان پرست شد۔

ایکسوزاد کتنا ہوتا ہے اسکی دیکہو تفصیل باید دانست کہ فرسندج کیشان ہزار بارہ ہزار سال رایک فرد گویند دہزار بارہ فرد رایک ورد دہزار بارہ ورد را یکمرد دہزار بارہ مرد رایک جاد وسہ ہزار جاد رایک واد دہزار واد رایک زاد نامند وبدین شمارہ صدزاد سال در گروہ آبادیان خسروی پائید (سفرنگ دساتیر

صفحہ نمبر ۴۴ و ۴۵) یہہ حساب لگائے تو یہہ عدد ....،...،.....،......،.....،....،.. ۳۰ ہوتا ہے حساب دانو! ذرہ اسپر غور کرو ایک ارب چہانوین کروڑ سے کتنا آگے ہے۔ اب اگر اسکے آگے ستجی افرام کی ابتدا سے آجتک کا حساب لگائے تو اور سوچ لو نوبت بکجا رسید کا معاملہ ہے۔ کیونکہ نامہ شت شاہ کلیوجی مین لکہا ہے۔

(۴) اے شاہ کلیو پور جی الادچون آب (رونق) ویرمان ردا سے جہان بیک اسپار سال کشید مردمان بزہ کار (گناہگار) شدند جی الاد ازیشان بیرون رفت۔ سفرنگ صفحہ نمبر ۶۔ اور اسپار ایک ارب سال کو کہتے ہین یہہ زمانہ بالا کے بعد جیان کی سلطنت و مذہب کا وقت ہے۔

اگر مکذب براہین کا قول درست ہے تو فرسنداج گیشون نے وید سے کچہہ نہین چورایا بلکہ فریق ثانی کے ذمہ یہہ الزام ضرور ہے جسنے اُس (وید) کی رتی الہامیت سراپا کافور ہے۔ والا آریہ ثابت کرین کہ آبادیون نے بہی وید سے تعلیم پائی۔ اب خاکسار چند وہ دلائل بیان کرتا ہے جنسے یقین پیدا ہوا ہے کہ ہندیون نے پارسیون سے سیکہا۔

اوّل۔ قدامت۔ پارسی بحساب بالا آریہ کے پہلے ہین۔ **دوم**۔ بیاس جی کا پارسی فرسنداج کیش زرتشت کے پاس جانا۔ اور اُسکا مذہب قبول کرنا۔ اور یہہ امر کچھ مخفی بہی نہین ہوا بلکہ بڑی ہی مجلس مین واقع ہوا۔ دیکھو نامہ زرتشت آیتہ نمبر ۶۵ و ۶۶ و آیتہ نمبر ۱۶۲ سفرنگ صفحہ نمبر ۱۲ و نمبر ۱۳۵۔ **سیوم**۔ دونون ادیان کے اُن تعلیمات کا باہم موافق ہونا جنپر سچے دین اسلام سے آریہ کو اختلاف ہے مثلاً مسئلہ تناسخ۔ دیکہو ساتیر فرز آباد وخشوران وخشور آیتہ نمبر ۶۷ و ۶۸ و ۶۹-

گوشت نہ کہانا۔ اور اسکے ترک کو ضروری یقین کرنا دیکہو۔ آئتہ نمبر ۱۳۶ و ۱۳۷۔ سورج اور چاند اور کواکب۔ اور عناصر کی پرستش دیکہو نامہ شت شائے کلیو آیۃ نمبر ۴۶ و ۴۷ و ۴۸ و نامہ وخشور یاسان امہ نمبر ۵۴ و ۵۵

بلکہ غور کیجئے تو اکثر حصہ کیا انکی کل تعلیمات کا خزانہ وہی پارسی ہین۔ وبس (ذرا غور کرو)۔

تکذیب صفحہ نمبر ۸۲ – "احقاق حق وابطال باطل سے قاصر رہنا۔ احقاق حق مین جسقدر قرآن کم زبان ہے اسی قدر ابطال باطل مین وہ قاصر البیان ہے۔ سات آسمانون[۱] اور سات زمینون کا ہونا زمین[۲] کے اوپر پہاڑون کو بمنزلہ میخون کے ٹہوکنا تاکہ زمین جنبش نہ کرے۔ سورج[۳] کا چشمہ گلی مین ڈوبنا چاہ[۴] بابل مین ہاروت وماروت کا قید ہونا چشمہ[۵] ہائے دودہ وشہد وشراب کا بہنا سلیمان[۶] کے وقت جانورون کا بولنا وغیرہ حق کے ظاہر کرنے سے قطعی پرہیز ہو رہا ہے۔ ورنہ اہل عالم وماہران تواریخ وہیئت وجغرافیہ انکی تردید نمبروار کر رہے ہین"۔

مصدّق احقاق حق کا قصہ سُن چکے ہو۔ تمام حقوق کا سرتاج اور بڑا حق عقل کانشنس اور الہامی مذاہب مین اللہ تعالے کا ماننا ہے۔ اسکو غور کرو کس کامل طور پر قران نے بیان کیا۔ اور کس کامل طور پر ثابت کیا۔ اور کس طرح اللہ تعالے کو عیوب سے مبرّا بتایا۔ سوّر۔ اور کچھ۔ اور مچھ۔ بننے سے پاک یقین کرایا۔ یہودیون کے ہاتہ سے پٹنے سے پاک بتایا ابطل اباطیل شرک کی جڑہ کاٹی۔

رہی یہہ بات کہ سات آسمان باطل ہین وغیرہ وغیرہ سو اسکا جواب نمبروار دیتے ہین ٭

اول :- سات آسمانون اور سات زمینون کی کسی عالم بلکہ اہل عالم ماہر تواریخ و ہیئت وجغرافیہ نے نمبروار تردید کی ہے؟ مرد آدمی انکا نام ہی لکھدیا ہوتا-

سُنئے - آپکو ہم بتا دین - آپنے تو منکر اہل علم کا نام نہین لیا - ہم ماننے والون کے نام سناتے ہین - یوگ - پاتنجل کرت سوتر نمبر ۲۵ دیاس منی کی بہاس ادہیا سوم سورج دہارنا کی نرتی مین لکھا ہے - بہو کی اوپر بہور سُوَر مہر جن تپ انترکھ ست - یہہ سات آسمانی طبقات ہین - جو زمین کے اوپر ہین اور مہاتل - رساتل اتل - ستل - وتل - تلاتل - پاتال - یہہ سات طبقات زمین کے نیچے ہین - اب بتائیے یہہ آریہ ورتی اہل علم و ہیئت دان اور جاگرفی کے ماہر تہے یا نہ تہے - اگر تہے تو بتاؤ جنبو دیپ کے گرد لون سمندر اور شاک دیپ کے گرد - اکہیورس سمندر - کشن دیپ کے گرد سورا سمندر - کرونچ دیپ کے گرد سرپی سمندر - شالمل دیپ کے گرد دہی سمندر گیومید دیپ کے گرد - کہیر سمندر - پشکر دیپ کے گرد - جل سمندر - ان دیپون کا بیان اور تشریح کس جاگرفی دان سے پوچھین -

پہر مین کہتا ہون - کہ زمین اور آسمان کا سات سات حصص مین منقسم ہونا سچی تقسیم ہے جو سراسر حق ہے - اسکے ماننے مین بطلان ہی کیا ہے - کہ قرآن کریم نے اسکا ابطال نہین کیا - قرآن کریم اور احادیث صحیحہ مین سبع ارضین کا تذکرہ موجود ہے - مگر یاد رہے - موجودات مرکبہ کی تقسیم کئی طرح ہوسکتی ہے - اگر اللہ تعالے نے یہہ تقسیم فرما دی تو بطلان کیا ہوا -

اب ہم ایک ایسی بات کہتے ہین جسکے سُنتے سے کسی منصف آریہ کو قرآن کریم کے سبع سموات کہنے مین انکار کی جگہہ نہین - زمین سے لیکر جہانتک فوق مین

اللہ تعالے کی مخلوق ہے۔ اس مخلوق کو اللہ نے ایک تقسیم مین سات حصونپر تقسیم کیا ہے۔ ہر ایک آسمان جسکا بیان اللہ تعالے نے قرآن مین کیا ہے انکا بیان آیات ذیل موجود ہے

اوّل وہ مقام جسمین ہمارے لئے کہانیکا سامان رکہا ہے۔ جیسے فرمایا ہے۔

وَفِي[1] السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ

دوم۔ وہ مقام جسکے اندر جانور اوڑتے ہین جیسے فرمایا۔

أَوَلَمْ يَرَوْا[2] إِلَى الطَّيْرِ صَافَّاتٍ فِي جَوِّ السَّمَآءِ

سوم۔ وہ مقام جسمین اولے بنتے ہین اور کہیتون اور باغون کو ویران کرتے ہین جیسے فرمایا۔

فَأَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا رِجْزًا مِنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ

چہارم۔ وہ مقام جسمین سے مینہ آتا ہے جیسے فرمایا۔

وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَكُمْ۔

پنجم۔ وہ مقام جسمین ستارے اور نیازک گرتے ہین۔ جیسے فرمایا۔

وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَجَعَلْنَاهَا رُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ وَأَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيرِ۔

---

[1] اور آسمان ہی مین تمہارے لئے رزق یعنی کہانے پینے کا سامان رکہا ہے اور وہ چیز ہے جسکا تمہین وعدہ دیا گیا۔

[2] کیا یہہ لوگ پرندون کیطرف نہین دیکہتے کہ کیسی صفین باندہے آسمانی فضا مین موجود ہین +

[3] پہر ہمنے ہی اتارا بدکارونپر انکی بدکاری کے بدلے۔ آسمان سے عذاب +

[4] اور ہمنے آسمانون یعنی بادلون سے پانی اُتارا اور اسکے درمیانی ہونے سے پہل نکالے۔ جو تمہارے لئے رزق یعنی کہانے اور پینے کا سامان ہین +

ششم۔ وہ مقام جسمین ستارے ہین جیسے فرمایا

وَجَعَلْنَا فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَزَيَّنَّاهَا لِلنَّاظِرِينَ

ہفتم۔ وہ حصہ جو ان سب سے اوپر ہے۔ اور جسمین اللہ تعالے نے بہشتون کو رکہا ہے۔ کہ ان مشہود ستارون سے اوپر بہی کوئی مقام ہے۔ جیسے فرمایا۔

جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ

بقیہ اعتراضات تکذیب صفحہ نمبر ۸۲ کا جواب

دوم۔ "پہاڑ زمین پر میخون کی طرح ٹہوکے گئے"

مصدق۔ یہہ مشاہدہ ہے۔ اور ہمنے اسپر ایک مضمون لکھدیا ہے۔ جو عنقریب آتا ہے۔ اسے ضرور پڑہو +

سوم۔ "سورج کا چشمہ گلی مین ڈوبنا"

مصدق۔ قرآن مین نہین لکہا +

چہارم۔ "چاہ بابل مین ہاروت ماروت کا قید ہونا"

مصدق۔ قران مین نہین لکہا۔ بلکہ چاہ بابل کا کوئی تذکرہ بہی قرآن مین نہین۔ ہاروت ماروت کے قید ہونیکا بیان بہی نہین +

پنجم۔ "چشمہ ہائے دودہ و شہد و شراب کا ہونا"

مصدق۔ ہم دنیا مین بہی دیکہتے ہین۔ تو آپنے اسکا ابطال کیسے تجویز کرلیا دیکہو مادہ گائے بہنیس کا شیردان۔ مکہی کا چہتہ۔ انگور کی چہتریان +

ششم۔ "سلیمان کے وقت جانورون کا بولنا"

مصدق۔ یہہ امر بہی قرآن کریم مین نہین آیا جانور تو اب بہی بولتے ہین

اسوقت کی کیا خصوصیت ہے قرآن مین صرف اتنی بات آئی ہے کہ سیدنا سلیمان علیہ السلام **مَنْطِقُ الطَّیر** کو جانتے تہے علم منطق الطَّیر کو عبری مین **وَبْرَهَا عَرَفْ** کہتے ہین **وَبْرَ** کے معنے بات۔ **عَرَفْ** کے معنی پرندہ اور یونانی زبان مین اس علم کا نام **اُرْنِی ثُولوجیا** ہے۔ اُرنیس ور اُرتی تہوس کہتے ہین اُڑنے والیکو۔ اور لوجیا کے معنے لغت اور علم کے ہین۔ کتاب تاریخ مین جو غالبًا شاہی روزنامچونسے یا الہام سے تیار ہوئی ہے۔ اسکا ۴ باب ۳۳ ملاحظہ ہو۔

تکذیب صفحہ نمبر ۸۳۔ پر نظر

(۱)۔ "بیت اللہ کی نسبت کہ وہی خانہ خدا ہے"۔

(۲)۔ "چاہ زمزم کی منبع نہرہائے جنت کے سوتے ہین"۔

(۳)۔ "زمزم دل سے گناہون کے سیاہ داغ دہوتا ہے"۔

(۴)۔ "حجرالاسود کی تعظیم و چومنے سے گناہ معاف و موہنہ پاک ہوتا ہے"۔

(۵)۔ "زیارت مدینے سے دلکی نورانی ہے"۔

(۶)۔ "شق القمر کے سحر آمیز تعلیم"

(۷)۔ "عرش کے برابر خدا کا وجود بیان کرنا"۔

مصدق۔ ان امور کا قرآن کریم مین کہین وجود نہین۔ ذرا مکذب صاحب دکہاوین۔ باقی بیت اللہ کی طرف سجدہ کرنا۔ اسکی طرف سے پہر کر سجدہ کرنا۔ ناروا بلکہ گناہ وخطا ہے۔ حج وطواف احرام کعبہ عمرہ مین دوڑتے۔ قربانی حور و غلمان شراب کا تذکرہ اسی کتاب مین کرینگے۔ انشاء اللہ تعالے

تکذیب صفحہ نمبر ۸۴

موسٰی کو آگ کے سامنی کس نے مسجود کرایا ہے۔ اور ابراہیم کا سورج کو کس نے خالق اور رب ٹھرایا ہے۔ آگ چاند سورج اور ستارون کو خدا ربّی کون بتلاتا ہے۔ اور فرشتون کو رب النوع کون ٹھراتا ہے۔

مصدق۔ سیّدنا موسٰی علیہ السلام نے کبھی آگ کو سجدہ نہین کیا۔ آؤ کچھ خدا کا خوف کرو۔ سیدنا ابراہیم علیہ الصّلوٰۃ والسلام اہل توحید کے سردار اور موحدین کے مقتدا تھے۔ **سُنو**! اور ہوش کی کہو۔ یہہ مال و اسباب فانی اور زوال پذیر ہے۔ آخر اسے چھوڑنا ہے۔ سوشیل اصلاحون کی ناجایز تدبیرین تمہین پہندے مین ڈالینگی۔ اور بجائے اسکے کہ تم مذہب کو صرف خیالی سوشیل حالت کی اصلاح کا ذریعہ بنا رہے ہو۔ اور تمہارے دلمین مین اپنے کانون بہتون سے سُن چکا ہون کچھہ بہی نہین۔ الا ماشاء اللہ۔ یاد رکھو۔ سوشیل اصلاح مین یہہ منافقانہ کارروائی فائدہ نہ دیگی۔ **غور کرو**۔ اور **سنو**۔ ابراہیم علیہ السلام سچے اور پکے موحد خداپرست تھے۔ انکی قوم ستارہ پرست اور سورج پرست تہی سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم سے سیارہ پرستی کی بُرائی پر مناظرہ کیا۔ اور کہا۔ کیا یہہ غائب ہونے والی اشیاء تمہارے رب ہوسکتی ہین۔ ہرگز نہین رب تو وہ ہو جو ہر وقت ان اشیائ کا نگران رہے جنکی پرورش کرتا ہے۔ اور یہہ اشیاء تو غائب ہوجانیوالے ہین۔

دیکھو۔ اس ابراہیمی بحث کے اخیر چند آیتین جنمین صاف لکھا ہے یہہ سارا مناظرہ صرف توحید کے لئے تہا۔ جو سیّدنا ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا۔ ہان۔ آگ کو خدا ربی کہنا اس امر کا تذکرہ بہی قرآن کریم مین نہین معلوم نہین ہوا۔

کہ مکذب نے کہان سے دہوکہا کہا یا۔ اور ابراہیمی مناظرہ یہہ ہے۔

فَلَمَّا رأي الشمس بازغة قَال ہذا ربي ہذا اکبر فَلَمَّا افلت قال یقوم اني بري مِمّا تشرکون۔ اِنّي وَجهت وجهي للّذِي فطر السّموات والارض حنيفا وَمَا أنا من المشرکين۔ وحاجہ قومہ قال اتحاجوني في الله وَقد ہدين وَلا اخاف ما تشرکون بہ الا ان يّشاء ربي شيئا وسع رَبِّي کل شيء علمًا افلا تتذکّرون۔ وَکيف اخاف ما اشرکتم وَلا تخافون انکم اشرکتم بالله ما لم يُنزّل بہ عليکم سلطانا فايّ الفريقين احق بالامن ان کُنتم تعلمون۔ اَلّذينَ امنوا ولم يلبسوا ايمانہم بظلم اُولئکَ لہم الامن وَہُم مُہتدون وتلک حجتنا اتينہا ابراہيم علی قومہ وَنرفع درجات من نّشاء ان رَبّک حکيم عليم

فرشتون کو رب النوع کہنا قرآن کریم کا حکم نہین اسلامیون کا اعتقاد نہین۔ قرآن کریم تو مخلوقات مین کسیکو رب کہنا جایز نہین تبلاتا۔ جیسے فرماتا ہے۔

وَلا یتخذ بعضنا بعضًا اربابا من دون الله۔

تکذیب کے صفحہ نمبر ٨٦ مین شخصی بحث ہے جو اس حصہ مین ہم نہین کرتے۔ کیونکہ یہہ حصہ خالص اسلام کے متعلق ہے۔ تکذیب کے صفحہ نمبر ٨٦ سے نمبر ٩٤ تک کوئی دلچسپ بحث نہین۔ اسلئے اسکا ہم ذکر ہی نہین کرتے۔ البتہ صفحہ نمبر ٩٢ مین تکذیب کا وہ فٹ نوٹ جسکا خلاصہ یہہ ہے۔ کہ ”حسب اعتقاد یہود و عیسای اہل اسلام بنی اسرائیل کے سوا کسی قوم مین کوئی پیغمبر کتاب لیکر نہین آیا“ ذکر کے قابل ہے۔ اس اعتقاد کے اثبات مین۔ (اگرچہ مسلمانون کا اعتقاد نہین)

مکذب نے جو اشارہ کیا ہے۔ وہ یہہ تین آئتین ہین۔

اوّل۔ وَمَا اُوْتِیَ النَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّھِمْ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْھُمْ وَ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۔ پ اول۔ سورۃ رکوع ۱۵

دوم۔ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْکُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَیْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ

پ ۵ سورہ ال عمران رکوع

سوم۔ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ اذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ اِذْ جَعَلَ فِیْکُمْ اَنْبِیَآءَ وَجَعَلَکُمْ مُّلُوْکًا

مگر **مکذب** یاد رکھین کہ ان آیات مین حصر وتخصیص کا کوئی لفظ نہین آیا۔ بلکہ قرآن شریف مین آیا ہے۔

انّ من امّتہ الا خلا فیھا نذیر۔) (وآن من قریتہ الا خلا فیھا نذیر۔)

تکذیب صفحہ نمبر ۸۵

جہانتک مجھے معلوم ہے۔ ممبران آریہ سماج ہمیشہ اخلاق ومحبت کے ساتھہ غیر مذہب والون سے گفتگو کرتے ہین"۔

مصدق۔ منشی صاحب اور کس شخص پر الزام لگائیے کس آریہ کی شکایت کیجئے آپ ہی کا کلام آپکی تکذیب مین آپکے اخلاق کا عمدہ نمونہ ہے جو آپکے ردگوئی کی دلیل ہے۔ کیونکہ آپ ہی مدعی ہین علمی طور پر کہانتک آپ اپنے اصل مقتم کے تابع ہین "سب سے پریتی پور بک دہرم انسار یتا یوگ برتنا چاہئے"۔ ہان دہرم انسار کا لفظ آپکے بچاؤ کی اچھی سپر ہے۔ **غور کرو**۔ اور اپنے اخلاق کی خوبی دیکھو۔

تکذیب صفحہ نمبر ۳

"بسا پنڈت و مولوی پادری ✤ بناحق شماتت شدہ مفتری"

اللہ تعالے آپکو فہم عطا کرے آپنے کن ہاتھون سے یہہ سطر لکھہ ماری ہے - جو **تکذیب صفحہ نمبر ۳۶** مین ہے "خداے محمدیان بے علم نافہم - مکار دہوکھہ باز - فریبی - حیلہ پرداز ہے"-

ہمارا خدا کون ہے - وہی جسکا نام الرحمن الرحیم ہے رب العلمین اور مالک یوم الدین ہے - وہی القدوس السلام المومن المہیمن - الخالق الرزاق العلیم الحکیم ذوالجلال والاکرام - وہی جسنے آسمان اور سورج اور چاند اور ہزارون ہزار کُرے اور سب کچھ بنایا - منشی صاحب آپکے اخلاق اور آپکی محبت بہری گفتگو کا فیصلہ آپکی کانشنس پر نہین چہوڑ سکتا - آپ اپنے اور کسی آریہ سے ہی پوچھ لین یہہ تو آپکی جنکو ریفارمری کا دعوے ہے - برتاؤ کا نمونہ تہا والا جو کچھہ مینے آریہ صاحبان کا سلوک اپنے ساتھہ دیکھا اسکی شہادت دون - تو منصف - سننے والے کے رونگٹے کہڑے ہو جاوین - مگر مین انما اشکو بتی و خرنی الے اللہ اپنی پریشانی اور دکھہ کو صرف اللہ ہی کی آگے بیان کرتا ہون اور کہتا ہون - اللہ تعالے آپ ہی میرا اور میرے عیال کا حافظ و ناصر ہو - اور ہماری حفاظت مین صرف اپنے رحم کو کام مین لاوے - آمین -

تکذیب صفحہ نمبر ۹۹

"نمونہ کے طور پر کچھہ اختلاف دکہاتا ہون"-

مصدق - منشی مکذب! - قرآن نے اپنی راستی سچائی اور قرآن کے منجانب اللہ ہونیکے دلائل مین یہہ دلیل بہی دی ہے - کہ اسمین اختلاف نہین جیسے فرمایا -

لوکان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا کیا معنی اگر قرآن کریم اللہ تعالے کیطرف سے اور اس علیم وخبیر کی کلام ہوتا۔ تو اسمین بہت ہی اختلاف ہوتا۔ حالانکہ اسمین ایک ذرہ بہر ہی اختلاف نہین ہے۔

تکذیب ۱۔ آپنے توریت شریف اور انجیل شریف کے اختلافات جسقدر ارقام کئے ہین انکا جواب اسوقت مین نہین دیتا۔ کیونکہ آپنے بالتخصیص ہمسے جواب طلب کیا ہے۔ عیسائیون کے متعلق اعتراض کا جواب عیسائی دین گے۔ دیکہو صفحہ ۴ تکذیب اور تکذیب صفحہ نمبر ۸۵۔ اپنے اختلافات کے بیان کرنے سترہ نمبر اختلافات کے بیان کئے ہین انمین صرف نمبر ۳۔ اور نمبر ۱۵۔ اور نمبر ۱۶۔ اور نمبر ۱۷۔ پانچ اختلاف قرآن کریم کے متعلق ہین۔ نمبر ۳۔ جب خاوند چاہے طلاق دے سکتا ہے (یہہ پہلا اختلاف ہے)۔

اوّل۔ قرآن مین یہہ حکم نہین۔ رکوع یا آیت کا پتہ دیجئے۔ علے العموم خاوند جب چاہے عورت کو طلاق دیدے۔ یہہ قرآن کا حکم نہین۔ ہان یہہ حکم اگر کچہہ شرایط کے ساتہہ ہو تو جدا امر ہے۔

دوم۔ اگر مان لین۔ کہ قرآن مین یہ حکم ہے۔ تو اسمین اختلاف کیا ہوا۔ یہہ تو ایک حکم ہوا اسکا مخالف حکم کہان ہے؟

وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ فَإِنْ كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَىٰ أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا

خیال کرو۔ خاوندون کو بی بیون کے ساتہہ کس حکمت کے ساتہہ عمدہ برتاہ کا حکم ہوتا ہے۔ قرآن فرماتا ہے۔ اگر کسی اتفاق سے بی بی مکروہ بہی لگے۔ تو بہی پسندیدہ

سلوک کرو اسکا بدلہ اللہ تعالے بہت ہی بہت بہتری ان بی بیون مین رکہے گا
غور کرو قرآن ماننے والا خدا کے وعدون کو سچ یقین کرنے والا اس امید پر بری
سے بُری بی بی کے ساتھہ بہی کتنا سلوک کریگا - قرآن نے دوہی صورتین طلاق کے جواز کے لیئے رکہی ہین اور ان
دونون صورتونمین طلاق کا ہونا کمال حکمت پر مبنی ہے کیونکہ وہ دونون صورتین اصل
منشا نکاح کے خلاف ہین اول زنا جیسے فرمایا -

وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَا اٰتَیْتُمُوْهُنَّ اِلَّا ان یاتین بفاحشۃ مبنیۃ
وَلَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُیُوْتِهِنَّ وَلَا یَخْرُجْنَ اِلَّا اَنْ یَّاْتِیْنَ بِفَاحِشَۃٍ مبنیۃ

دوم - بدچلنی - اور باہمی جہگڑا - اور فساد منزل - لاکن اسمین بہی پہلے مصالحت
کی تمام تدابیر کی جاوین - تب طلاق دین جیسے فرمایا

وَالّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ
فَاِنْ اَطَعْنَکُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَیْهِنَّ سَبِیْلًا ○ وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَیْنِهِمَا فَابْعَثُوْا
حَکَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَکَمًا مِّنْ اَهْلِهَا اِنْ یُّرِیْدَا اِصْلَاحًا یُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَیْنَهُمَا

سوم - طلاق دینے پر ایک زبردست جرمانہ رکہا ہے -

وان اردتم استبدال زوج مکان زوج وَاٰتَیْتُمْ احدٰیهنّ قِنطارًا
فَلَا تَأخذوا منه شَیْئًا اتاخذونه بهتانًا واثمًا مبینا وکیف تاخذونه وقد
افضٰی بَعْضُکُمْ الٰی بَعْضٍ واخذن مِنْکُمْ میثاقًا غلیظًا -

چہارم - یہہ حکم جسکو مکذب نے لکہا ہے - غالبًا اس صورت مین ہے - جہان میان
بی بی مین خلوت ہی نہین ہوئی - گویا نکاح ہی پورا نہین ہوا - ہمارے مولانا
جناب مولوی ابو سعید صاحب نے اشاعۃ السنۃ مین ان مسائل پر مفصل کلام کیا ہے

افسوس ہاس سفر مین وہ پرچے پاس نہین - ناظرین انکو ضرور ملاحظہ کرین -

مکذب - "اختلاف نمبر ۱۳ شراب کی حرمت" -

مصدق - شراب کی حرمت کا قرآن مین حکم ہے - اور اسپر سخت ممانعت ہے پہر اسمین اختلاف کیا ہوا - اختلاف تب ہوتا - کہ کہین قرآن مین شراب کی حلت ہوتی - اور کہین حرمت صرف اسمین اختلاف کیا ہوا - غور کرو -

اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ اِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ اَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُنْتَهُونَ ۝ وَاَطِيعُوا اللّٰهَ وَاَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاحْذَرُوا فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوا اَنَّمَا عَلٰى رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ[1]

ایک ہمارے پرانے دوست نے جسکو اب ہم سے کچہہ ایسا تعلق نہین رہا - اور معلوم نہین ہوسکتا - کہ کیون - مگر یہہ کہ اسکے جلیس ہی ہمسے ناخوش ہین ایکدفعہ سوال کیا شراب کی نسبت صریح لفظ حرمت ہی موجود ہے ؟ - مینے اُسکے آگے پہلی آیت متذکرہ بیان کی الا اسکو انکار رہا - اور کہا کہ صریح حرمت ہو تو مانونگا - خاکسار نے اسسے عرض کیا صریح لفظ حرام ہی قرآن مین ہے -

يَسْئَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا اِثْمٌ كَبِيرٌ ۝[2]

---

[1] - بے ریب شراب اور قمار بازی اور بت پرستی اور بدشگنی کا اپنا شیطانی ناپاک باتین ہین - انسے بچے تو کہ نجات پاؤ شیطان کا تو منشا ہی ہے - کہ شراب اور قمار کے باعث آپسمین تمہارے عداوۃ و بغض پیدا ہو - اور تمہین الٰہی یاد اور نماز سے اس بہانے روک لے - پس اب بہی ان بری باتون سے رکوگے کہ نہین اور فرمانبردار رہو اللہ و رسول کے اور نافرمانی سے خوف رکہو - اگر ہمارے حکمکو نہ مانوگے تو جان رکہو ہمارے رسول کے ذمہ تو اتنا ہی تہا کہ اسنے کہول کر سنا دیا ؛

[2] لوگ تجہسے پوچہتے ہین کہ شراب اور جوے کا کیا حکم ہے تو کہدے ان دونون مین بڑی بدی ہے - اور یہہ دونون بڑے اثم ہین ؛

اس آیت شریف سے ثابت ہوا۔ شراب مین اثم ہے۔ اور بڑا اثم ہے۔ اب اثم کا حکم سنو۔

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطَانًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ

ذرہ غور کرو شراب کی ممانعت کس زور سے فرمائی ہے

تکذیب صفحہ نمبر ۱۰۰

مکذب براہین۔ "اختلاف نمبر ۵ عام مسلمانون کے لئے چار چار۔ اور محمد صاحب کو ۹-۱۱-۱۸ بلکہ لاانتہا قران سورہ احزاب"۔

مصدق منشی صاحب! آپکی عربی دانی کا مین قائل ہوجاؤن۔ اگر بنام خدا سورہ احزاب وغیرہ مین سے نو اور گیارہ۔ اور اٹھارہ۔ اور لاانتہا کا حکم نکالدو۔ آپکے لاانتہا کہنے کی راستی سورہ احزاب کی آیت ذیل سے ظاہر ہی

وَلَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْ بَعْدُ وَلَا اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ

سورہ احزاب کی اس آیت سے تو آپکا لاانتہا کہنا بالکل غلط معلوم ہوتا ہے۔

مکذب براہین کے نزدیک نمبر ۱۶۔ اور نمبر ۱۷ مین قرآنی اختلاف یہہ ہین۔

---

[1] تو کہدے ہر ایک ظاہری اور باطنی بیحیائی کو اور اثم و ناحق کی بغاوت اور شرک کو جس کم بخت کے واسطے اللہ نے کوئی ثبوت کی وجہ نہین بتائی اور اس امر کو کہ خدا پر ایسی باتین بناؤ جنکا تمکو علم نہین۔ میرے اللہ نے حرام کردیا ہے٭

[2] ان بی بیون کے بعد تجھے کوئی بی بی حلال نہین۔ اور نہ یہہ امر تجھے جائز ہے کہ انکے بدلہ مین اور بی بیان بنائے اگرچہ تجھے کیسی پسند آوین مگر وہی عورتین جنکا تو مالک ہوچکا٭

بیت المقدس کی طرف سجدہ کرو۔ مکہ کی طرف سجدہ کرو۔ پہلا حکم منسوخ ہوا؟

منشی صاحب کہین تو فطرت وعقل سے بہی کام لیا ہوتا۔ کیا کرتے ہو۔ کہان قرآن مین لکہا ہے کہ بیت المقدس کیطرف سجدہ کرو۔ اور نہ قرآن مین لکہا ہے کہ اب یہ حکم منسوخ ہوا۔ قرآن مین کہین نہین لکہا کہ بیت المقدس کیطرف سجدہ کرو۔ اصل بات یہہ ہے۔ کہ ہر ایک مذہب مین دو قسم کے احکام ہوا کرتے ہین۔ چاہے یہہ تقسیم عرفًا اور رسمًا ہو جاوے۔ چاہے حکمًا۔ ایک قسم کے احکام مین ایک مذہب کا آدمی اگر دوسرے مذہب مین چلا جاوے تو عام طور پر وہ بدنام نہین ہوتا۔ مثلًا کوی ہندو زکوۃ دیا کرے۔ یا کوئی مسلمان علی الصباح خواہ مخواہ ضروری نہالے۔ یا موچہین بڑہا لے۔ تو اپنی قوم سے علی العموم علیحدہ نہین ہو جاتا۔ اور دوسری قسم کے وہ احکام جنکے کرنے سے جہٹ ایک قوم سے الگ اور دوسری مین شامل سمجہا جاتا ہے۔ مثلًا کوئی مرتد مسلمان عام مجلس مین نعوذ باللہ سور کہالے۔ یا کوئی آریہ کہلا کر ہماری نماز کی جماعت مین شامل ہو جاوے۔ اللہ تعالے نے رسول اللہ کے خالص احباب الگ کرنے کو ابتدا مین جب آپکے حضور اکثر عرب آتے تہے۔ اور مکہ کو قبلہ مانتے تہے بیت المقدس کو قبلہ بنایا تہا۔ مگر وہ حکم قرآن مین موجود نہین۔ جب مدینہ مین تشریف لیگئے اور یہود و نصارے سے سابقہ پڑا تو مکہ کو قبلہ ٹہرایا۔

تمت

کیا گیا ہے حجم چھوٹے ۱۶ صفحے قیمت بلا محصول ار پانچ جلد سے کم باہر نہین بہیجا جا سکتا +

اسلام پر لکچر۔ جو سید حامد شاہ صاحب نے انجمن اسلامیہ سیالکوٹ کے جلسہ مین دیا تھا۔ نہایت خوشخط چھپا ہوا قیمت لہر پانچ جلد سے کم باہر نہین بہیجا جا سکتا +

سفر نامہ علیگڈھ۔ قیمت ار پانچ جلد سے کم باہر نہین بہیجا جا سکتا +

گناہ پر لکچر۔ نہایت عجیب وغریب لکچر جو مولوی عبد الکریم صاحب نے سیالکوٹ کے ایک عام مجمع مین دیا۔ بالکل نئی تحقیقات ہے قیمت ار پانچ جلد سے کم باہر نہین بہیجا جا سکتا +

فاتح بنگالہ ایک دلچسپ بنگالی ناول "**بنگ وجیتا**" کا ترجمہ جسے دیوان کشن گوپال صاحب نایب تحصیلدار سیالکوٹ نے نہایت اعلے درجہ کی اردو مین ترجمہ کیا ہے نہایت عمدہ ولایتی کاغذ پر خوشخط اور صاف چھاپا گیا ہے۔ واقعات بڑے ہی دلچسپ ہین جو صرف دیکھنے کے ساتھ تعلق رکھتے ہین قیمت بلا محصول عہ ہے +

نماز اور اسکی حقیقت معہ ترجمہ۔ نہایت خوشخط چھپی ہے حجم ۲۰ صفحے قیمت بلا محصول ۴ر +

المشتہر
غلام قادر فصیح پروپرائیٹر و مینجر پنجاب پریس سیالکوٹ

قطعہ تاریخ از نتائج طبع مولوی فیروز الدین

دنیا سے اُڑ رہی ہے ظلمت کذب　　پھیلا ہے جہان
چمکے جو جہان مین اُسکے انوار　　تاریخ ہوئی فرو

فصل الخطاب لمقدمۃ اہل الکتاب

مصنّفہ

حکیم مولوی نورالدین صاحب ملازم سرکار جمون وکشمیر

اس بیش قیمت کتاب مین واجب القدر مصنف نے الزامی جوابات کے ساتھ جو بڑی متانت اور شائستگی سے دیئے ہین حقیقی جواب صرف **قرآن کریم** سے دیئے ہین - اور یون ان غیر مترقب موقعون پر کتاب اللہ کے مختلف مقامات کی نہایت لطیف تفسیر کردی ہے - ہٹ دہرم **عیسائیون** کا زور توڑنے کے لئے یہہ کتاب اپنی پوری ضرورت ثابت کرتی ہے - فی الحقیقت اس کتاب نے جدید لباس پہنکر ہر ایک غور کرنے والے مناظرہ پسند علم دوست محقق کی دلی تعریف حاصل کی ہے ڈیمائی کاغذ دو حصون مین ۴۰۰ صفحہ سے زیادہ نہایت خوشخط **قیمت** عہ/۸ بلا محصول ڈاک

المشتہر

عبدالکریم بورڈ سکول سیالکوٹ

کیا گیا ہے جو
بھیجا جا سکتا
اسلام کا
تھا۔
ہے
گا

تصدیق براہین احمدیہ

جلد دوم

اس بیش قیمت کتاب کی دوسری جلد بھی بڑے اہتمام کے ساتھ
پنجاب پریس سیالکوٹ مین چھپ رہی ہے۔ اور عنقریب فروخت کیلئے
بالکل تیار ہو جائیگی۔ اِس جلد مین بھی بڑے ضروری اور مفید مطلب
مضامین پر بحث کی گئی ہے خصوصاً مسئلہ تناسخ کی تردید مین بڑا مفصل
مضمون لکھا گیا ہے۔ درخواستین جلد آنی چاہئین

المشتہر عبدالکریم بورڈ سکول سیالکوٹ

قطعہ تاریخ از نتائج طبع مولوی فیروز الدین صاحب بورڈ

دنیا سے اُڑی ہے ظلمتِ کذب پھیلا ہے جہان مین نور
چمکے جو جہان مین اُسکے انوار تاریخ ہوئی فروغ تصد

فصل الخطاب لمقدمۃ اہل الکتاب

مصنفہ

حکیم مولوی نور الدین صاحب ملازم سرکار جمون و کشمیر

اس بیش قیمت کتاب مین واجب القدر مصنف نے الزامی جوابات کے ساتھ جو بڑی متانت اور شائستگی سے دیئے ہین حقیقی جواب صرف **قرآن کریم** سے دیئے ہین - اور یون ان غیر مترقب موقعون پر کتاب اللہ کے مختلف مقامات کی نہایت لطیف تفسیر کردی ہے - ہٹ دہرم **عیسائیون** کا زور توڑنے کے لئے یہہ کتاب اپنی پوری ضرورت ثابت کرتی ہے - فی الحقیقت اس کتاب نے جدید لباس پہنکر ہر ایک غور کرنے والے مناظرہ پسند علم دوست محقق کی دلی تعریف حاصل کی ہے ڈیمائی کاغذ دو حصوں مین ۴۰۰ صفحہ سے زیادہ نہایت خوشخط **قیمت** عہ/ ۸ بلا محصول ڈاک

المشتہر
عبد الکریم بورڈ سکول سیالکوٹ

تصدیق براہین احمدیہ

جلد دوم

اس بیش قیمت کتاب کی دوسری جلد بہی بڑے اہتمام کے ساتھ
پنجاب پریس سیالکوٹ مین چہپ رہی ہے۔ اور عنقریب فروخت کیلئے
بالکل تیار ہو جائیگی۔ اِس جلد مین بہی بڑے ضروری اور مفید مطلب
مضامین پر بحث کی گئی ہے خصوصًا مسئلہ تناسخ کی تردید مین بڑا مفصل
مضمون لکہا گیا ہے۔ درخواستین جلد آنی چاہئین؛

المشتہر عبدالکریم بورڈسکول سیالکوٹ